

## Table of Contents

9.....	اتعارف امامت
9.....	ضرورت امام از رؤے عقل و قرآن
10.....	حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
12.....	غائب امام کا فائدہ اور صورت استفادہ
12.....	موجودات عالم میں غیبت کے دو طریقہ ہیں -
17.....	2 مہدویت کا تعارف
17.....	حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام
18.....	حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کی ولادت باسعادت
20.....	آپ کا اسم گرامی
21.....	آپ کے القاب
21.....	آپ کی کنیت
22.....	آپ کا حلیہ مبارک
22.....	آپ کا نسب نامہ
23.....	تین سال کی عمر میں حجت اللہ ہونے کا دعویٰ
24.....	حدیث نعتل اور امام عصر :
24.....	امام عصر کا واقعہ کربلا بیان کرنا
24.....	امام غائب کا پرچہ حاضر ہونا
25.....	حضرت صاحب العصر کی ازواج و اولاد
25.....	حضرت امام مہدی علیہ السلام کے طول عمر کی بحث
27.....	زیارت ناحیہ اور اصول کافی
28.....	3 قرآن اور مہدویت
28.....	قرآن اور حضرت امام مہدی علیہ السلام
29.....	امام مہدی نبوت کے آئینہ میں
29.....	4 عقیدہ موعود و ادیان
29.....	ادیان و امام مہدی علیہ السلام:
30.....	۱۔ زردشتیوں کی کتابیں :
30.....	۲۔ ہندوؤں کی کتابیں :
30.....	۳۔ زیور :
31.....	۴۔ توریت :
31.....	۵۔ انجیل :

- 31..... امام مہدی کا ذکر کتب آسمانی میں
- 32..... دیگر مذاہب عالم اور وجود امام مہدی علیہ السلام :
- 32..... ولادت باسعادت :
- 32..... حلیہ مبارک :
- 15 امام کی زیارت کرنے والے
- 33..... جناب بحر العلوم کا امام زمانہ سے ملاقات کرنا
- 33..... ملا محمد باقر داماد کا امام عصر سے استفادہ کرنا
- 34..... امام مہدی کی مومنین سے ملاقات :
- 34..... پانچ سال کی عمر میں خاص الخاص اصحاب سے آپ کی ملاقات
- 35..... جزیرہ خضرا میں امام علیہ السلام سے ملاقات
- 35..... اسحاق بن یعقوب کے نام امام عصر کا خط :
- 37..... شیخ محمد بن محمد کے نام امام زمانہ کا مکتوب گرامی
- 38..... واقعات ورائے حاجات :
- 44..... ان حضرات کے نام جنہوں نے زمانہ غیبت صغریٰ میں امام کو دیکھا ہے
- 6 غیبت
- 44..... امام مہدی علیہ السلام کا حمایت مذہب فرمانا واقعہ انار :
- 46..... زمانہ غیبت کبریٰ میں امام مہدی کی بیعت :
- 46..... حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کے بعد :
- 46..... امام مہدی کی غیبت کی وجہ :
- 48..... غیبت امام مہدی پر علما اہل سنت کا اجماع :
- 52..... غیبت امام مہدی جعفر جامعہ کی روشنی میں :
- 53..... حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت اور اس کی ضرورت :
- 55..... امام مہدی اور حج کعبہ
- 55..... غیبت کبریٰ میں امام مہدی کا مرکزی مقام :
- 56..... حضرت حجت علیہ السلام کا مسکن
- 63..... ۳۰۷ ہجری میں آپ کا حجر اسود نصب کرنا
- 17 امام کے سفیر
- 64..... سفر اعمومی کے اسماء
- 64..... غیبت صغریٰ و کبریٰ اور آپ کے سفر
- 8 بسم اللہ الرحمن الرحیم
- 9 انتظار
- 66..... انتظار فرج کے معنی :
- 68..... انتظار کا مفہوم
- 69..... ۱ منفی
- 69..... ۲ مثبت

71.....	10منتظروں کی ذمہ داریاں
71.....	انفرادی اصلاح
72.....	سماج کی اصلاح
74.....	11مدعیان مہدویت
74.....	مہدویت کا دعویٰ کرنے والے
77.....	12منکران مہدویت
77.....	ابن خلدون
78.....	ابن خلدون کو جواب
78.....	احمد امین
79.....	13ظہور کی علامتیں
79.....	اخلاقی حالت
79.....	(الف) انسانی جذبات کا سرد پڑ جانا
79.....	(ب) اخلاقی فساد
80.....	(ج) بد اعمالیوں کا رواج
81.....	(د) اولاد کم ہونے کی آرزو
81.....	(ه) یہ سرپرست خاندانوں کی زیادتی
82.....	14بسم اللہ الرحمن الرحیم
82.....	علامات ظہور :
137.....	امن وامان
137.....	(الف) ہرج و مرج اور نا امنی
138.....	(ب) راستوں کا غیر محفوظ ہونا
139.....	(ج) خوفناک جرائم
140.....	(د) زندہ افراد موت کی آرزو کریں گے
141.....	(ه) مسلمانوں کا اسیر ہونا
142.....	(و) زمین میں دھسنا
142.....	(ز) ناگہانی اموات کی زیادتی
142.....	(ح) دنیا والے نجات سے نا امید ہوں گے
143.....	(ط) مددگاروں کا فقدان
143.....	(ی) جنگ، قتل اور فتنے
146.....	مذکورہ تمام روایات سے مندرجہ ذیل نکات نکلتے ہیں :
147.....	دینی حالت
147.....	(الف) اسلام اور مسلمان
147.....	(ب) مساجد
148.....	(ج) فقہاء
148.....	(د) دین سے خروج

- 148.....(ھ)دین فروشی
- 149.....دنیا ظہور سے قبل
- 151.....اقتصادی حالت
- 151.....الف) بارش کی کمی اور یہ موقع بارش
- 151.....چھوٹی چھوٹی نہروں جھیلوں کا خشک ہونا
- 152.....ج) قحط، فقر و کساد بازاری
- 153.....د) غذا کے مقابل عورتوں کا تبادلہ
- 153.....15ظہور
- 153.....ظہور کے بعد :
- 157.....امام مہدی اور عیسیٰ ابن مریم کا دورہ :
- 158.....حضرت امام مہدی کا قسطنطنیہ کو فتح کرنا :
- 158.....امام مہدی کے ظہور کا سن :
- 159.....ظہور کے وقت امام علیہ السلام کی عمر
- 159.....امید کے درجے
- 160.....الف) حقیقی مومنین
- 160.....ب) شیعہ علماء و دانشمندوں کا کردار
- 161.....ج) آخر زمانہ میں شہر قم کا کردار
- 162.....قم اہل بیت علیہم السلام کا حرم
- 164.....یاجوج ماجوج اور ان کا خروج
- 166.....حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور موفور السرور
- 168.....16قیام امام
- 168.....حضرت مہدی کے انصار
- 169.....ایران امام زمانہ کا ملک ہے
- 169.....ایرانیوں کی عظمت
- 170.....ظہور کی راہ ہموار کرنے والے
- 171.....دشمنوں سے امام کا سلوک
- 172.....الف) دشمنوں کے مقابل امام کی استقامت
- 172.....۱۔ جنگ و کشتار
- 173.....۲۔ یہانسی اور جلا وطنی
- 173.....حضرت نے کہا: ”ہاں! وہ خود اور ان کے چاہنے والے۔“
- 174.....۳۔ ہاتھوں کا قطع کرنا
- 174.....ب) مختلف گروہ سے مقابلہ
- 174.....۱۔ قوم عرب
- 175.....۲۔ اہل کتاب
- 176.....۳۔ باطل و منحرف فرقے

۴۔ مقدس نما لوگ.....	177
۵۔ ناصبی (دشمنان اہلبیت علیہم السلام).....	178
۶۔ منافقین.....	179
۷۔ شیطان.....	180
حضرت کی جنگیں.....	180
الف) شہیدوں اور مجاہدوں کی جزا.....	180
ب) جنگی اسلحہ اور ساز و سامان.....	181
ج) امام کا نجات بشر کے لئے دنیا پر قبضہ.....	182
امام کے قیام میں عورتوں کا کردار.....	187
تاریخی کتابوں میں عصر ظہور میں عورتوں کے ماضی کی تحقیق.....	188
۱۔ صیانة.....	189
۲۔ ام ایمن.....	190
۳۔ زبیدہ.....	190
۴۔ سمیہ.....	190
۵۔ ام خالد.....	191
۶۔ حبابہ والیہ.....	191
۷۔ قنوا دختر رشید ہجری.....	192
بیغمبر (ص) کے زمانے میں عورتوں کا نقش.....	193
۱۔ ام عطیہ.....	194
۲۔ ام عمارہ.....	194
۳۔ ام ایبہ.....	194
۴۔ ام ایمن.....	194
۵۔ حمنہ.....	194
۶۔ ربیعہ.....	195
۷۔ ام زیاد.....	195
۸۔ امیہ.....	195
۹۔ لیلائی غفاریہ.....	195
۱۰۔ ام سلیم.....	195
۱۲۔ سنان اسلمیہ.....	195
۱۳۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا.....	196
۱۴۔ ام سلبط.....	196
۱۵۔ نسیمہ.....	196
۱۶۔ انسیمہ.....	196
غیبی امداد.....	197
الف) رعب، خوف، امام کے اسلحہ.....	197

- 198.....(ب) فرشتے اور جنات
- 199.....(ج) زمین کے فرشتے
- 201.....(د) تابوت موسیٰ (علیہ السلام)
- 202.....امام زمانہ کا قیام
- 203.....(الف) اعلان ظہور
- 203.....(ب) پرچم قیام کا نعرہ
- 204.....(ج) قیام سے کائنات کی خوشحالی
- 205.....(د) محرومین کی نجات
- 206.....امام زمانہ کا قیام
- 207.....(الف) اعلان ظہور
- 207.....(ب) پرچم قیام کا نعرہ
- 208.....(ج) قیام سے کائنات کی خوشحالی
- 209.....(د) محرومین کی نجات
- 210.....رہبر قیام
- 210.....(الف) جسمی خصوصیات
- 211.....جسمی خصوصیات ابو بصیر کی زبانی
- 212.....اخلاقی کمالات
- 212.....(الف) خوف خدا
- 212.....(ب) زہد
- 213.....(ج) لباس
- 214.....(د) اسلحہ
- 214.....(ھ) امام اور صورت کی شناخت
- 215.....(و) اکرامات
- 216.....۱۔ پرندوں کا بات کرنا
- 217.....۲۔ پانی کا ابلنا اور زمین سے غذا کا حاصل کرنا
- 217.....۳۔ طی الارض اور سایہ کا فقدان
- 217.....۴۔ انتقال کا ذریعہ
- 218.....۵۔ زمانہ کی چال میں سستی
- 218.....۶۔ قدرت تکبیر
- 219.....۷۔ پانی سے گذر
- 219.....۸۔ بیماروں کو شفا
- 220.....۹۔ ہاتھ میں موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا
- 220.....۱۰۔ بادل کی آواز
- 220.....امام کے سیاہی
- 220.....(الف) لشکر کے کمانڈر

- ۱۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)..... 221
- ۲۔ شعیب بن صالح..... 221
- ۳۔ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے فرزند اسمعیل اور عبد بن شریک..... 222
- ۴۔ عقیل و حارث..... 222
- ۵۔ جبر بن خابور..... 222
- ۶۔ مفضل بن عمر..... 223
- ۷۔ اصحاب کہف..... 223
- ب) سیاہیوں کی قومیت..... 223
- ۱۔ ایرانی..... 223
- قم..... 225
- خراسان..... 225
- طالقان..... 225
- ۲۔ عرب..... 226
- مختلف ادیان کے پیروکار..... 227
- ۴۔ جَابَلْقَا و جَابَرْ سَا..... 229
- ج) سیاہیوں کی تعداد..... 229
- ۱۔ مخصوص افواج..... 230
- ۲۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی فوج..... 232
- ۳۔ حفاظتی گارڈ..... 232
- د) سیاہیوں کا اجتماع..... 233
- ھ) سیاہیوں کی بحالی کے شرائط اور امتحان..... 234
- و) سیاہیوں کی خصوصیت..... 235
- ۱۔ عبادت و پرہیزگاری..... 236
- ۲۔ امام سے عشق اور آپ کی اطاعت..... 236
- ۳۔ سیاہی قوی بیکل اور جوان ہوں گے..... 237
- پسندیدہ سیاہی..... 238
- شہادت کے متوالے..... 239
- ۱۱۷ اصحاب امام..... 239
- حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب..... 239
- حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب کی خصوصیتیں..... 239
- ۲۔ ۳۱۳ اصحاب پوری دنیا سے جمع ہوں گے..... 239
- ۳۔ وہ سب سے پہلے امام کی بیعت کریں گے..... 239
- ۴۔ وہ بہادر اور جان نثار ہوں گے..... 240
- ۵۔ وہ زمین پر حاکم ہوں گے..... 240
- ۶۔ وہ امت محدودہ ہیں..... 240

- ۷۔ ۳۱۳ اصحاب میں سے ۵۰ عورتیں ہیں ..... 240
- 18 رجعت و حکومت ..... 241
- حکومت ..... 241
- الف) حکومتوں کا ظلم ..... 241
- ب) حکومتوں کی تشکیل ..... 242
- ج) حکومتوں میں عورتوں کا نفوذ ..... 242
- د) بچوں کی فرمانروائی ..... 243
- ه) حکومت کی ناپایداری ..... 243
- و) حکومتیں ملک کو کٹرو ل کرنے سے بے بس و مجبور ..... 243
- امام مہدی علیہ السلام کی مدت حکومت اور خاتمہ دنیا : ..... 244
- 19 خصوصیات حکومت ..... 247
- سنت محمدی کو زندہ کرنا ..... 247
- الف) احکام جدید ..... 249
- ۱۔ زنا کار اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کو پھانسی ..... 249
- ۲۔ قانون ارث ..... 250
- ۳۔ جھوٹوں کا قتل ..... 250
- ۴۔ حکم جزیہ کا خاتمہ ..... 251
- ۵۔ امام حسین (علیہ السلام) کے باقی ماندہ قاتلوں سے انتقام ..... 251
- ۶۔ رہین و وثیقہ کا حکم ..... 252
- ۷۔ تجارت کا فائدہ ..... 252
- ۸۔ برادر دینی کا ایک دوسرے کی مدد کرنا ..... 252
- ۹۔ قطايع کا حکم (غیر منقول اموال کا مالک ہونا) ..... 252
- ۱۰۔ دولتوں کا حکم ..... 253
- حکومت حق ..... 253
- الف) دلوں پر حکومت ..... 255
- ب) حکومت کا مرکز ..... 256
- ج) حکومت مہدی کے کارگذار ..... 258
- د) مدت حکومت ..... 259
- اجتماعی اصلاح، مسجد کی عمارت کی تجدید ..... 261
- ۱۔ مسجد کوفہ کی تخریب اور اس کے قبلہ کا درست کرنا ..... 261
- ۲۔ راستے میں واقع مساجد کی تخریب ..... 261
- ۳۔ مناروں کی ویرانی ..... 261
- ۴۔ مساجد کی چھتوں اور منبروں کی تخریب ..... 262
- ۵۔ مسجد الحرام و مسجد النبی کا اصلی حالت پر لوٹانا ..... 262
- علم و دانش اور اسلامی تہذیب میں اضافہ ..... 263

264.....	الف)صنعت و دانش کی بہار
267.....	ب)اسلامی تہذیب کا رواج
268.....	۱۔ اسلامی معارف و قرآن کی تعلیم
268.....	۲۔ تعمیر مساجد
269.....	۳۔ اخلاق و معنویت میں رشد و اضافہ
272.....	حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کی خصوصیتیں
272.....	پہلی خصوصیت
272.....	دوسری خصوصیت
273.....	تیسری خصوصیت
273.....	چوتھی خصوصیت
273.....	پانچویں خصوصیت
273.....	قضاوت
274.....	شورشوں کی سرکوبی - فتنوں کی خاموشی
275.....	ھ)جنگوں کا خاتمہ
276.....	20امام اور عدالت
276.....	عدالت امام مہدی علیہ السلام
277.....	۱۔ انسان اور خدا کے رابطہ میں عدالت
277.....	۲۔ انسان کی اپنے ساتھ عدالت
278.....	۳۔ دوسرے انسانوں کے ساتھ عدالت
278.....	حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ مختلف امور میں ہونے والی عدالت
278.....	علم اور تہذیب سے متعلق عدالت
279.....	فیصلوں میں عدالت
279.....	اقتصادی عدالت
280.....	حکومت عدل
280.....	مرحوم طبرسی کی نظر
281.....	21انبیاء سے مشابہت
281.....	جناب آدم علیہ السلام سے شبہات
283.....	22امام سے منسوب مقامات
283.....	مسجد مقدس جمکران :
284.....	مسجد جمکران کی تعمیر کی داستان
287.....	23ماہرین اسلام اور مہدویت
287.....	دنیا کے سونجومیوں کا متفقہ فیصلہ اور ان کے حساب سے تاریخ ظہور امام مہدی علیہ السلام
288.....	24بسم اللہ الرحمن الرحیم
288.....	امریکی روحانی خاتون اور تصور حضرت امام مہدی علیہ السلام
291.....	امریکی روحانی خاتون جین ڈکسن اور مستقبل کی اطلاعات

292.....	موجودہ نسل کا حشر ہے یناہ مصائب کا انبوه اور جراثیمی جنگ
292.....	25 بسم الله الرحمن الرحيم
293.....	سرزمین ایران کا مشہور ستارہ شناس حکیم جاماسپ اور اطلاع ظہور امام مہدی علیہ السلام یا بادشاہ دیں گی
293.....	آمد
293.....	جاماسپ نامہ کے اشعار کا ترجمہ
295.....	امریکہ کے مشہور و معروف مستقبل شناس کے انکشافات
296.....	مرزا برادران اور حضرت امام مہدی علیہ السلام
300.....	شاہ نعمت اللہ ولی اور ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام
301.....	26 بسم الله الرحمن الرحيم
302.....	سرزمین عرب کے مشہور و معروف کابینہ سطح کار و روح پروریان
303.....	27 سوال و جواب
303.....	سوال و جواب
306.....	زردشت
306.....	ہندو
307.....	زبور
307.....	یہودی
307.....	عیسائی

## 1 تعارفِ امامت

### ضرورت امام از روئے عقل و قرآن

تمام اہل اسلام اور دیگر جملہ مذاہب کے نزدیک وجود ابلیس (شیطان) تسلیم شدہ ہے قرآن شریف میں اکثر مقامات پر تذکرہ شیطان موجود ہے جس میں بتا گیا ہے کہ شیطان انسان کا دشمن اور کھلم کھلا گمراہ کرنے والا ہے نیز شیطان نے خود بھی دربار خداوندی اپنا یہ چیلنج واضح کیا ہے کہ میں سوائے تیرے مخلص ہندوں کے سب کو بہکاؤں گا اور راہ راست سے منحرف کروں گا چنانچہ وہ انسانی رگوں میں خون کی طرح سرایت کرتے ہوئے ہر فرد کو بہکا تا رہتا ہے اور ضلالت و گمراہی اس کا مشغلہ ہے۔

مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ خالق شیطان خدا ہے اور اسی نے اس کو وقت معلوم تک مہلت بھی عطا کی ہے۔ اس لیے عقلاً ضروری ہے کہ جب تک کائنات میں ایسے گمراہ کرنے والے کا وجود باقی ہے اس وقت تک اسی طرح کسی ہدایت کرنے والے کا وجود بھی ہونا چاہیے۔ ورنہ انسان اپنی

فطری تخلیقی کمزوریوں کی بنا پر شرارت اور گناہ پر مجبور سمجھا جائے گا۔ خداوند عالم کا شیطان کو موجود رکھنا اور مخلوق کو بغیر ہادی چھوڑنا مخلوق پر ظلم کے مترادف ہوگا اور جب انسان فطرتاً گناہ و گمراہی پر مجبور سمجھا لیا جائے گا تو پھر جزا و سزا وجود جنت و دوزخ سب بے کار ہو جائے گا۔

اسی لئے قدرت نے کائنات کو از ابتدا کبھی کبھی بغیر ہادی نہیں چھوڑا چنانچہ حضور صلعم کے متعلق ارشاد ہے کہ ”اے پیغمبر تو بشیروں و نذیر ہے اور ہوقوم کے لیے ایک ہادی ہے۔“ گویا ہدایت کا انتظام من جانب اللہ ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ مگر ظاہر ہے کہ وہ انسان جو خود محتاج ہدایت ہو برگز ہادی نہیں ہو سکتا بلکہ ہادی وہی ہو سکتا ہے جو خود ہدایت یافتہ ہو اور جس کا دامن گناہوں سے مبرا ہو اور صرف وہ معصوم ہی ہو سکتا ہے گمراہ اور خطا کار انسان برگز ہدایت کا اہل نہیں ہو سکتا کیونکہ او خویشتن گم است کرار ہیری کند

اسی طرح یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ ہادی وہی ہوگا جو بالفطرت ہدایت یافتہ ہو اور جو ہدایت یافتہ ہوگا اسی کو ”مہدی“ کہتے ہیں اور کسی ایسے کے وجود سے عقلاً زمانہ کبھی خالی نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ تخلیق بشری کی ابتداء سے یہ سلسلہ جاری و ساری ہے بلکہ پہلا بشر بھی بشکل ہادی ہی زینت زمین کا سبب بنا ہے اور از آدم تا خاتم سلسلہ ہدایت و نبوت جاری رہا ہے جن میں ہر نبی کی معصوم زندگی ضرورت ہدایت کو پوری کرتی رہی ہے اس لیے بعد از ختم نبوت جبکہ زمانہ باقی ہے اور اس کو قیامت تک باقی رہنا ہے تو ضروری ہے کہ ایسا ہی معصوم سلسلہ ہدایت اب بھی جاری رہے مگر دنیا جانتی ہے کہ ایسی معصوم شخصیتیں بعد از نبی اکرم علاوہ ذریت خاص و آل پیغمبر کے اور کوئی نہیں ہے کسی ظاہری راہ نمائے اپنے معصوم ہونے کا دعویٰ کیا ہے اسی لئے اس دور کے لیے بھی جملہ اہل اسلام متفق ہیں کہ اس زمانے کے امام حضرت مہدی علیہ السلام بھی ذریت پیغمبر ہی سے ہوں گے جن کا وجود مسلم و محقق ہے ذریت پیغمبر میں جو سلسلہ امامت جاری رہا ہے اس میں کے بارہویں امام حضرت حجت ابن الحسن العسکری علیہ السلام موجود ہیں اور غائب ہیں آپ فریضہ ہدایت کو پوشیدہ رہ کر اسی طرح انجام دے رہے ہیں جس طرح شیطان پوشیدہ رہ کر گمراہی و بہکانے میں مصروف ہے۔

### حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سرور کائنات کی مشہور حدیث ”حدیث ثقلین“ جو حضور نے آخری حج کے موقع پر ارشاد فرمائی۔ تقریباً جملہ اہل اسلام میں متفق علیہ ہے اس حدیث میں حضور نے اپنے بعد کی ہدایت کا انتظام واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی و اہلبیتی۔ الخ (اے مسلمانوں! میں اپنے بعد تمہارے درمیان ہدایت کے لیے دو گرانقدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں جن میں ایک قرآن اللہ کی کتاب اور دوسرے میری عترت و اہلبیت ہیں تم ان دونوں سے اپنا رشتہ

وابستہ رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور یہ آپس میں ہرگز جدانہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر نہ پہنچ جائیں ) اس حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ بعد از پیغمبر مسلمانوں کے لیے واجب الاتباع ”اہلبیت رسول“ اور واجب العمل کتاب اللہ (قرآن) ہے اور ان سے تمسک کے بغیر نجات ممکن نہیں ہے اسی لئے ان کا قیام قیامت تک ساتھ رہنا ضروری نہیں ہے ظاہری طور سے کتاب اللہ یعنی قرآن تو مسلمان کے پاس موجود ہے مگر اہلبیت کی بہ ظاہر فرد نظر نہیں آتی لیکن یہ ارشاد اس ذات گرامی کا ہے جس کی جانب دروغ اور جھوٹ کا شائبہ بھی نظر نہیں ہو سکتا بلکہ اعلان قرآن کی رو سے ان کا ارشاد خدا کا ارشاد ہے اس لیے عقلا و شرعا ماننا پڑے گا کہ اہل بیت پیغمبر میں سے کسی بھی فرد کا باقی رہنا ضروری ہے اور اس وقت تک ضروری ہے جب تک دنیا میں قرآن باقی ہے اور اہلبیت پیغمبر میں ایسی جو ذات بھی ہوگی وہ ہادی ہوگی اور کوئی ہادی ہونہیں سکتا جب تک کہ مہدی نہ ہو۔ اس لیے اگر آج کوئی ایسے امام کے وجود کا منکر ہوگا جو نسل اہلبیت سے ہو تو اس کو وجود کتاب کا بھی انکار کرنا پڑے گا کیوں کہ حضور کا ارشاد ہے کہ ”یہ دونوں ہرگز جدانہیں ہو سکتے“ بلکہ ساتھ ساتھ رہیں گے لہذا واضح ہو گیا کہ جب قرآن موجود تو اہلبیت رسول میں سے کوئی نہ کوئی ایسا وجود ضرور ہے جو قرآن کے ساتھ ہو اور اہلبیت رسول مع آنحضرت چہار دہ معصومین ہیں جن میں علاوہ دختر پیغمبر جناب فاطمہ الزہرا صلوات اللہ علیہا کے بارہ امام شامل ہیں ان میں سے آج تک گیارہ امام از حضرت علی تا حضرت امام حسن عسکری گزر چکے ہیں اب صرف بارہوں فرزند یعنی صرف حضرت امام مہدی علیہ السلام باقی ہیں جن کا وجود کتاب خدا کے ساتھ باقی ہے اور انہیں کی وجہ سے یہ قرآن باقی ہے ان کا نظر نہ آنا موجود نہ ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے جملہ اہل اسلام عقیدہ رکھتے ہیں کہ امام مہدی اہلبیت رسول ہی سے ہیں اور وقت مقررہ پر ظاہر ہوں گے ان کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حدیث مذکور کی اسناد اس قدر کتب میں موجود ہیں مجھے اس کے متعلق کچھ تحریر کرنے کی ضرورت نہیں۔ عام مسلمانوں کی کتابوں میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں علاوہ ازیں دیگر اکثر احادیث و آیات قرآنی بطور دلیل اس بارے میں موجود ہیں۔ کتاب ہذا کا اختصار تفصیلی طور سے تحریر کرنے میں مانع ہے، مطالعہ کے شوقین طالبان حق اور صاحبان ذوق و شوق۔ صراط السری فی احوال المہدی اور کفایتہا لطالب محمد ابن شافعی میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں بطور نمونہ صرف دو حدیثیں پیش کی جا رہی ہیں

۱۔ ابن عباس، انس، جابر، ابن ماجہ، احمد بن حنبل وغیرہم نے روایت کی کہ رسول اکرم نے ارشاد فرمایا کہ اگر حیات دنیا میں صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو بھی ضرور اللہ میرے اہلبیت سے ایک شخص کو قائم کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا۔ جیسا کہ وہ ظلم و جور سے پرہیز چکی ہوگی۔

نوٹ: اس حدیث پر جملہ اہل اسلام متفق ہیں۔

۲۔ بخاری شریف صحیح مسلم اور دیگر کتابوں میں موجود ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ”یکون بعدی اثنا عشر امیرا کلہم من قریش اور بعض نسخوں میں ”من بنی ہاشم“ یعنی پیغمبر نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے جو کل قریش سے ہوں گے پھر تخصیص کے ساتھ فرمایا کہ بنی ہاشم سے ۔

یہ حدیث بخاری میں تین طرح صحیح مسلم میں نو طرح، ابوداؤد میں تین طرح ترمذی میں ایک طرح حمیدی میں تین طرح اور دیگر متعدد کتابوں میں متعدد طریقوں سے مروی ہے اس لئے پتہ چلتا ہے کہ پیغمبر اکرم نے چند مرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی جس میں کہیں قریش فرمایا اور کہیں تخصیص کر کے بنی ہاشم مگر بارہ کی قید برجگہ موجود ہے اب یہ بالکل واضح ہے کہ یہ بارہ امیر، خلیفہ، حاکم یا امام علاوہ اہلبیت رسول کے دوسرے نہیں ہو سکتے کیونکہ نہ تو کوئی دوسرے سلسلہ کا کوئی خلیفہ و امیر اس آج موجود ہے جس کا وجود قرآن کے ساتھ تسلیم کیا جائے اور نہ کوئی حاکمی و امیری سلسلہ بارہ پر ختم ہو جاتا ہے رہے اصحاب رسول جو خلیفہ کہلائے وہ با رہ نے تھے نہ بنی امیہ کے تاجداروں میں یہ تعداد پوری ہوتی ہے اور نہ بنی عباس کے بادشاہوں میں اس درست صرف یہی ہے کہ ان امیروں سے مراد صرف بنی ہاشم اور اہلبیت رسول میں سے بارہ امام ہی ہو سکتے ہیں جن کے اول علی اور آخری بارہویں امام مہدی علیہ السلام حجت خدا و رسول موجودہ ہیں ۔ جن کی وجہ سے اب تک دین محمدی و وجود عالم باقی وقائم ہے اور قیامت کو بھی انہیں کا انتظار باقی ہے ۔

## غائب امام کا فائدہ اور صورت استفادہ

قرآن میں سب سے پہلے غیبت پر ایمان لانے والوں کا ذکر ہے سورہ الحمد کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ یہی آیت ہے

الم ذلک الکتاب لایب فیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب

یعنی وہ کتاب ہے جس کے کتاب الہی ہونے میں کوئی شک نہیں ۔ یہ ان پرہیزگاروں کے لئے رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں ۔

خداوند عالم کے اس فرمان کے بعد ہر مسلمان کے لئے غیب پر ایمان لانے کی اہمیت ظاہر ہے اور عقل بھی یہی کہتی ہے کہ بندوں کو اپنی زندگی میں غیب کی باتوں کا اقرار کئے بغیر چارہ کار نہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ لامذہب شخص کو بھی اس کا قائل ہونا پڑتا ہے اور مذہب والے خدا کو مانتے ہیں ۔ وہ بلا تامل ایک ایسی طاقت کے سامنے سر جھکاتے ہیں جو نہ کسی کے مشاہدے

میں آئی اور نہ آسکتی ہے -

خدا کی نشانیاں نظر آتی ہیں مگر وہ خود نظر نہیں آتا پھر قیامت پر، حساب و کتاب پر، بہشت و دوزخ پر، بے دیکھے ایمان لانا ضرور ہے پس ایسی تمام غیبی چیزوں پر ایمان رکھنے والے ہر منصف مزاج کو پس و پیش نہیں ہوسکتا جن کی موجودگی کی سنکڑوں دلیلیں موجود ہیں -

## موجودات عالم میں غیبت کے دو طریقہ ہیں -

ایک یہ کہ وہ چیزیں نظر ہی نہ آتی ہوں جیسے کہ جنت یا اصحاب کہف - اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ غائب ذاتیں نظر تو آتی ہیں مگر ان کی پہچان نہیں ہوتی جیسے کہ جنات یا حضرت خضر یا حضرت الیاس وغیرہ - بس یہی صورت حجت علیہ السلام کی ہے کہ لوگ حضرت کو دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں ہیں اور اس غیبت کا صرف یہ مطلب ہے کہ امام زمانہ درپردہ منصب امامت کی ذمہ داری انجام دے رہے ہیں - جنت درپردہ موجود ہے مگر نہ اس کی نعمتیں ہم تک آتی ہیں نہ ہم وہاں پہنچ سکتے ہیں پھر بھی کوئی عاقل اس وقت اس کے وجود کو بے فائدہ نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ اس کے تذکرے اطاعت الہی کی طرف متوجہ کرتے ہیں لہذا جب غیبت میں جنت کا وجود مفید ہے تو کم از کم اسی طرح بحالت غیبت امام زمانہ کا وجود مفید ہے - خدا کی بنائی ہوئی جنت کو اس وقت لوگ نہیں دیکھتے لیکن اس کے بنائے ہوئے امام و حجت کو پہلے بھی دیکھا گیا اور اب بھی خوش قسمت صاحبان زیارت سے مشرف ہوتے ہیں -

ہر امام کا کام - دین و ملت کی حفاظت و نگہداشت ہے وہی رہنمائے عالم ہوتا ہے لیکن اس رہنمائی کی دو صورتیں ہیں اگر اس کو دنیوی اقتدار بھی حاصل ہے تو کار ہدایت حکومت کے ذریعہ سے انجام پائے گا اور اگر مخالف قوتوں کی مزاحمت سے ایسا تسلط ہوگا تو اس کا منصبی کی تکمیل مخفی طریقے پر ہوتی رہے گی جیسی کہ اس زمانہ میں ہو رہی ہے کہ اصول اسلام و قانون شریعت محض فیوض امام سے باقی ہیں اور جزوی مسائل میں ہر شخص کے لئے حضرت کے احکام نافذ نہ ہونے سے منصب امامت پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا کیونکہ دنیا والوں نے بدقسمتی سے اپنا یہ نقصان آپ کیا ہے - ان کے مظالم اور کمزوریاں ہی اس پردہ غیبت کا باعث ہیں اور یہ سب ان کے کردار کا نتیجہ ہے -

انبیاء ہوں یا آئمہ، جب سب کا تقرر خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور یہ دین دنیا دونوں کے بادشاہ ہوتے ہیں کسی کی رعیت نہیں ہوتے اگر کہیں دنیوی ریاست و حکومت پر دوسرے لوگ قابض ہو جائیں

تو اس سے ان کی نبوت وامامت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اسی طرح یہ حضرات حاضر ہوں یا غائب ہوں ہر حالت میں نبی وامام رہتے ہیں۔ حضور و عدم حضور یا غیبت و ظہور سے شان نبوت وامامت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ انبیاء کی بھی غیبتیں ہوئی ہیں نبی تھے اور نبی رہے اسی طرح حضرت حجت علیہ السلام ہر حال میں امام ہیں اور حضرت کا وجود مبارک تمام عالم خدا کے لئے رحمت و نعمت ہے۔ حضرت حجت علیہ السلام اسی نور رسول اللہ کے حامل ہیں جس سے خطاب الہی ہوا تھا : لولاک لما خلقت الافلاک یعنی تم نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا پس عالم کی پیدائش جس پر موقوف ہے اسی پر عالم کا بقا موقوف ہے اگر یہ نہ ہوں تو ساری دنیا ختم ہو جائے اسی لئے تو اس نور کے حامل امام موجود ہیں اور ہر قسم کی نعمتیں عام خلایق کے شامل حال ہیں آسمان سے بارش ہوتی ہے، زمین سے دانا اگتا ہے، درختوں میں پھل آتے ہیں، عقلوں میں سمجھنے کی قوت ہے، آنکھوں میں بصارت ہے، کانوں میں سماعت ہے۔ زبان میں گوئی ہے اور انعامات الہیہ کا ذریعہ روئے زمین پر حجت خدا کا وجود ہے جو رحمة للعالمین کے فرزند ہیں۔ جن کی برکت سے دنیا باوجود ان بدکرداریوں کے جو سابقہ امتوں پر نزول عذاب کا باعث ہوتی رہی ہیں، عذابوں سے محفوظ ہیں اور پہلے کے عالم گیر عذاب مسخ و خسف، غرق و حرق یعنی صورتوں کا بدل جانا، زمین میں دھنسا، پانی میں ڈوبنا، آگ میں جلنا سب کے سب انہیں کے سبب سے رکے ہوئے ہیں۔ کیونکہ عذاب نازل نہ ہونے کے دو سبب قرآن میں بیان ہوئے ہیں

یا رسول اللہ کی موجودگی، یا بندوں کا استغفار

وماکان اللہ ليعذبهم وانت فیہم وماکان اللہ معذبہم وہم یستغفرون

یعنی اے رسول، جب تک تم ان میں موجود ہو خدا ان پر عذاب نہ کرے گا اور نہ ایسی حالت میں عذاب نازل فرمائے گا کہ لوگ استغفار کرتے رہیں۔

پس اب نہ رسول اللہ تشریف فرما ہیں نہ سب بندے معافی کے خواہاں ہیں، توبہ و استغفار مثل نہ ہونے کے ہے۔ پھر عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا؟ صرف اس لئے کہ قائم مقام رسول ہمنام رسول موجود ہیں جو فرزند رسول ہیں، وارث رسول ہیں جن کا فعل، فعل رسول ہے، جن کا وجود وجود رسول ہے، جن کا نور نور رسول ہے اور وہ اسی نور مبارک کے حامل ہیں جو غایت خلقت عالم اور سبب بقائے عالم ہے۔ یہی مطلب اس فرمان نبوی کا ہے

النجوم امان لاهل السماء و اهل بیتی امان لاهل الارض۔ یعنی ستارے اہل آسمان کے لئے امان کا سبب ہیں اور میرے اہل بیت زمین والوں کے واسطے باعث امن وامان ہیں۔

ستارے نہ ہوں تو آسمان والوں کے لئے مصیبت ہے اور میرے اہل بیت میں سے کوئی نہ ہو تو زمین والوں کے لئے مصیبتیں ہیں

یہ بھی حضرت کا ارشاد ہے کہ اگر ایک ساعت بھی روئے زمین حجت خدا سے خالی ہو جائے تو ساری زمین تباہ و برباد ہو جائے گی، اور حجت خدا نہ ہونے کی صورت میں زمین اس طرح موجیں مارے گی جس طرح سمندر موج زنی کرتا ہے۔

جابر بن عبد اللہ انصاری نے رسول اللہ سے سوال کیا تھا کہ آیا زمانہ غیبت میں قائم آل محمد سے دوستوں کو فائدہ پہنچے گا؟ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ”ہاں! اے جابر اس خدا کی قسم جس نے مجھ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، یقیناً ان کی غیبت میں وہ ان سے منتفع ہوں گے اور ان کے نورس ولایت سے اسی طرح روشنی حاصل کریں گے جس طرح لوگ آفتاب سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اگرچہ اس پر بادل چھایا ہوا ہو۔“

یہ پیغمبر اسلام کا مختصر کلام ہے جس میں حضرت نے اپنے فرزند کو آفتاب سے تشبیہ دی ہے اس جتنا بھی غور کیا جائے اتنا ہی آنکھوں میں نور دل میں سرور پیدا ہوگا۔

جس طرح آفتاب سے دنیا روشن رہتی ہے وہ کائنات عالم کی زندگی کا ذریعہ ہے اس کی روشنی سے مخلوقات کے کام نکلتے ہیں، ضروریات پوری ہوتی ہیں، حاجات برآتی ہیں۔ اسی طرح وجود عالم کی روشنی امام علیہ السلام سے ہے انہیں کے ذریعہ سے دنیا میں نور ہدایت قائم ہے، وہی علوم و معارف کا وسیلہ ہیں، ان کے توسل سے حاجت روائی ہوتی ہے۔ بلاؤ مصیبت کے ایسے موقعوں پر کہ جب کوئی فریاد رس نہ ہو، امیدوں کے دروازہ ہر طرف سے بند ہو چکے ہوں، مایوسی کا عالم ہو تو وہی بارگاہ الہی میں شفاعت کرتے ہیں اور ساری بلائیں دفع ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جیسا مکان ہوتا ہے ویسی ہی اس میں روشنی پہنچتی ہے جتنا بھی حائل ہونے والی چیزیں کم ہوں گی اتنی ہی اس میں دھوپ آئے گی جتنے وسیع دروازہ ہوں گے، جتنے روشن دان ہوں گے، اتنی ہی شعائیں کمرہ میں داخل ہوں گی اسی طرح انسان جس قدر علائق جسمانیہ سے منزہ اور معارف روحانیہ پر فائز ہوگا اسی قدر اس کا سینہ امام علیہ السلام کے انوار امامت کی روشنی سے منور ہوگا۔ یہاں تک کہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو آسمان کے نیچے ہو، اور چاروں طرف سے آفتاب کی راحت رساں، روح افزا شعاعیں اس پر پڑ رہی ہوں۔

پھر یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ایک بستی میں سورج نظر نہ آئے تو دوسری آبادی میں چھپا رہے بلکہ بیک وقت کسی شہر میں دھوپ ہوتی ہے کسی میں گھٹا ہوتی ہے کسی ملک میں دن ہے کسی

میں رات ہے ، کہیں دھوپ میں مصلحت ہے ۔ جب آفتاب صاف دکھائی دے رہا ہو تو تھوڑی سی دیر بھی آنکھیں کھول کر اس کی طرف نظر قائم نہیں رہتی اور ایسی صورت سے ہر شخص اس کی روشنی کا متحمل نہیں ہو سکتا بلکہ بعض اوقات ایسے عمل سے بینائی جاتی رہتی ہے ۔ اسی طرح یہ ایسا وقت ہے کہ اگر امام علیہ السلام ظاہر ہو جائیں تو بہت سے لوگ حضرت کو دیکھنے سے بالکل اندھے اور حق سے منحرف ہو سکتے ہیں کیونکہ ان میں اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے وہ کمزوریاں پیدا ہو چکی ہیں کہ حقیقت حق کے تحمل کی قوت باقی نہیں رہی حالانکہ وہ بظاہر اس زمانہ غیبت میں اسلام پر قائم ہیں ۔ اس وقت حضرت حجت علیہ السلام کی مثال آفتاب کی مثال ہے جب کہ وہ بادل میں پوشیدہ کہ ایسی حالت میں بھی اس کی روشنی سے دنیا فائدہ اٹھاتی ہے اگرچہ بے بصارت آدمی محروم رہتا ہے ۔

اسی طرح امام علیہ السلام کے فیوض سے ایمان کی بینائی والے مستفیض ہو رہے ہیں لیکن بے بصیرت لوگ محروم ہیں ۔ اور یہ کہ باوجود ابرکے بھی بعض اہل نظر سورج کو اسی طرح دیکھ لیتے ہیں کہ یکایک ذرا بادل بنا اور ان کی نگاہ اس پر پڑ گئی مگر دوسروں کو دیکھائی نہیں دیتا ۔ آفتاب کے مقابل ابر کا حصہ دفعتاً ہلکا ہوا اور تیز نظر لوگوں نے قرص آفتاب کو دیکھ لیا لیکن عام طور پر سب لوگوں کی نظریں اس پر نہ پڑ سکیں اسی طرح کچھ خوش قسمت لوگ موجودہ زمانہ غیبت میں بھی امام علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اور ان کو شرف ملاقات ہو سکتا ہے ۔

ایمان بالغیب و انتظار ظہور ضرور دشوار گزار منزل ہے مگر ایسی مبارک کہ جناب رسالت مآب نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جن میں ایک شخص اجرو ثواب میں تمہارے پچاس آدمیوں کے برابر ہوگا ۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا حضرت ہم نے تو بدر و حنین میں جہاد کئے ، ہمارے تذکرے قرآن میں ہیں ۔ فرمایا کہ اگر ان کے جیسے مصائب و صعوبتیں پیش آئیں تو تم ان کی طرح صبر نہیں کر سکتے ۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ظہور کے منتظر رہنا کیونکہ خدا کے نزدیک بہترین عمل انتظار ہے اور ہمارے امر کا منتظر مثل اس شخص کے ہے جو راہ خدا میں شہید ہوا اور اپنے خون میں لوٹے ۔

## 2 مہدویت کا تعارف

### حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام

امام زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سلسلہ عصمت محمدیہ کی چودھویں اور سلک امامت علویہ کی بارھویں کڑی ہیں آپ کے والد ماجد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور والدہ ماجدہ جناب نرجس (۱) خاتون تھیں ۔

آپ اپنے آباؤ اجداد کی طرح امام منصوح ، معصوم ، اعلم زمانہ اور افضل کائنات ہیں ۔ آپ بچپن ہی میں علم و حکمت سے بھرپور تھے ۔ (صواعق محرقہ ۲۴۱ #) آپ کو پانچ سال کی عمر میں ویسی ہی حکمت دے دی گئی تھی ، جیسی حضرت یحییٰ کو ملی تھی اور آپ بطن مادر میں اسی طرح امام قرار دیئے گئے تھے ، جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی قرار پائے تھے ۔ (کشف الغمہ ص ۱۳۰) آپ انبیاء سے بہتر ہیں ۔ (اسعاف الراغبین ص ۱۲۸) آپ کے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے شمار پیشین گوئیاں فرمائی ہیں اور اس کی وضاحت کی ہے کہ آپ حضور کی عترت اور حضرت فاطمہ الزہرا کی اولاد سے ہوں گے ۔ ملاحظہ ہو جامع صغیر سیوطی ص ۱۶۰ طبع مصر و مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص ۸۴ طبع مصر و کنوز الحقائق ص ۱۲۲ و مستدرک جلد ۴ ص ۵۲۰ و مشکوٰۃ شریف ) آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ امام مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا ۔ اور حضرت عیسیٰ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے ۔ ملاحظہ ہو صحیح بخاری پ ۱۴ ص ۳۹۹ و صحیح مسلم جلد ۲ ص ۹۵ و صحیح ترمذی ص ۲۷۰ و صحیح ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۱۰ و صحیح ابن ماجہ ص ۳۴ و ص ۳۰۹ و جامع صغیر ص ۱۳۴ و کنوز الحقائق ص ۹۰) آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ امام مہدی میرے خلیفہ کی حیثیت سے ظہور کریں گے اور یختم الدین بہ کما فتح بنا جس طرح میرے ذریعہ سے دین اسلام کا آغاز ہوا ۔ اسی طرح ان کے ذریعہ سے مہر اختتام لگادی جائیگی ۔ ملاحظہ ہو کنوز الحقائق ص ۲۰۹ آپ نے اس کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ امام مہدی کا اصل نام میرے نام کی طرح محمد اور کنیت میری کنیت کی طرح ابوالقاسم ہوگی وہ جب ظہور کریں گے تو ساری دنیا کو عدل و انصاف سے اسی طرح پرکردیں گے جس طرح وہ اس وقت ظلم و جور سے بھری ہوگی ۔ ملاحظہ ہو جامع صغیر ص ۱۰۴ و مستدرک امام حاکم ص ۴۲۲ و ۴۱۵ ظہور کے بعد ان کی فوراً بیعت کرنی چاہیے کیونکہ وہ خدا کے خلیفہ ہوں گے ۔ (سنن ابن ماجہ اردو ص ۲۶۱ طبع کراچی ۱۳۷۷ھ) ۔

## حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کی ولادت باسعادت

مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ ھج یوم جمعہ بوقت طلوع فجر واقع ہوئی ہے جیسا کہ (وفیات الاعیان، روضة الاحباب، تاریخ ابن الوردی، ینابع المودة، تاریخ کامل طبری، کشف الغمہ، جلال العیون، اصول کافی، نور الابصار، ارشاد، جامع عباسی، اعلام الوری، اور انوار الحسینہ وغیرہ میں موجود ہے) بعض علما کا کہنا ہے کہ ولادت کا سن ۲۵۶ ھج اور ما دہ تاریخ نور ہے (یعنی آپ شب برات کے اختتام پر بوقت صبح صادق عالم ظہور و شہود میں تشریف لائے ہیں -

۱# نرجس ایک یمنی بوٹی کو کہتے ہیں جس کے پھول کی شعرا آنکھوں سے تشبیہ دیتے ہیں (المنجد ص ۸۶۵) منتهی الادب جلد ۴ ص ۲۲۲۷ میں ہے کہ یہ جملہ دخیل اور معرب یعنی کسی دوسری زبان سے لایا گیا ہے - صراح ص ۴۲۵ اور العماط صدیق حسن ص ۴۷ میں ہے کہ یہ لفظ نرجس، نرگس سے معرب ہے جو کہ فارسی ہے - رسالہ آج کل لکھنؤ کے سالنامہ ۱۹۴۷ کے ص ۱۱۸ میں ہے کہ یہ لفظ یونانی نرکسوس سے معرب ہے، جسے لاطینی میں نرکس اور انگریزی میں نرس سس کہتے ہیں - ۱۲

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی پھوپھی جناب حکیمہ خاتون کا بیان ہے کہ ایک روز میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے پھوپھی آپ آج ہمارے ہی گھر میں رہئے کیونکہ خداوند عالم مجھے آج ایک وارث عطا فرمائے گا - میں نے کہا کہ یہ فرزند کس کے بطن سے ہوگا - آپ نے فرمایا کہ بطن نرجس سے متولد ہوگا، جناب حکیمہ نے کہا: بیٹے! میں تو نرجس میں کچھ بھی حمل کے آثار نہیں پاتی، امام نے فرمایا کہ اسے پھوپھی نرجس کی مثال مادر موسیٰ جیسی ہے جس طرح حضرت موسیٰ کا حمل ولادت کے وقت سے پہلے ظاہر نہیں ہوا - اسی طرح میرے فرزند کا حمل بھی بروقت ظاہر ہوگا غرض کہ میں امام کے فرمانے سے اس شب وہیں رہی جب آدھی رات گذر گئی تو میں اٹھی اور نماز تہجد میں مشغول ہو گئی اور نرجس بھی اٹھ کر نماز تہجد پڑھنے لگی - اس کے بعد میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ صبح قریب ہے اور امام حسن عسکری علیہ السلام نے جو کہا تھا وہ ابھی تک ظاہر نہیں ہوا، اس خیال کے دل میں آتے ہی امام علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے آواز دی: اے پھوپھی جلدی نہ کیجئے، حجت خدا کے ظہور کا وقت بالکل قریب ہے یہ سن کر میں نرجس کے حجرہ کی طرف پلٹی، نرجس مجھے راستے ہی میں ملیں، مگر ان کی حالت اس وقت متغیر تھی، وہ لرزہ بر اندام تھیں اور ان کا سارا جسم کانپ رہا تھا، میں نے یہ دیکھ کر ان کو اپنے سینے سے لپٹالیا، اور سورہ قل

ہوا اللہ، انا انزلنا والے الکرسی پڑھ کران پردم کیا بطن مادر سے بچے کی آواز آنے لگی، یعنی میں جو کچھ پڑھتی تھی، وہ بچہ بھی بطن مادر میں وہی کچھ پڑھتا تھا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ تمام حجرہ روشن و منور ہو گیا۔ اب جومیں دیکھتی ہوں تو ایک مولود مسعود زمین پر سجدہ میں پڑا ہوا ہے میں نے بچہ کو اٹھالیا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے آواز دی اے پھوپھی! میرے فرزند کو میرے پاس لائے میں لے گئی آپ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا، اور زبان دردھان دے کر اور اپنی زبان بچے کے منہ میں دیدی اور کہا کہ اے فرزند! خدا کے حکم سے کچھ بات کرو، بچے نے اس آیت: بسم اللہ الرحمن الرحیم و نریدان نمن علی اللذین استضعفوا فی الارض و نجعلہم الوارثین کی تلاوت کی، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو زمین پر کمزور کر دیئے گئے ہیں اور ان کو امام بنائیں اور انہیں کوروئے زمین کا وارث قرار دیں۔

اس کے بعد کچھ سبڑھاٹروں نے آکر ہمیں گھیر لیا، امام حسن عسکری نے ان میں سے ایک طاٹر کو بلایا اور بچے کو دیتے ہوئے کہا کہ خدہ فاحفظہ الخ اس کو لے جا کر اس کی حفاظت کرو یہاں تک کہ خدا اس کے بارے میں کوئی حکم دے کیونکہ خدا اپنے حکم کو پورا کر کے رہے گا میں نے امام حسن عسکری سے پوچھا کہ یہ طاٹر کون تھا اور دوسرے طاٹر کون تھے؟ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل تھے، اور دوسرے فرشتگان رحمت تھے اس کے بعد فرمایا کہ اے پھوپھی اس فرزند کو اس کی ماں کے پاس لے آؤ تاکہ اس کی آنکھیں خنک ہوں اور محزون و مغوم نہ ہو اور یہ جان لے کہ خدا کا وعدہ حق ہے واکثرہم لایعلمون لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے۔ اس کے بعد اس مولود مسعود کو اس کی ماں کے پاس پہنچا دیا گیا (شواہد النبوة ص ۲۱۲ طبع لکھنؤ ۱۹۰۵ء علامہ حائری لکھتے ہیں کہ ولادت کے بعد آپ کو جبرئیل پرورش کے لئے اٹھا کر لے گئے (غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۷۵) کتاب شواہد النبوت اور وفيات الاعیان و روضة الاحباب میں ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو مختون اور ناف بریدہ تھے اور آپ کے داہنے بازو پر یہ آیت منقوش تھی جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا یعنی حق آیا اور باطل مٹ گیا اور باطل مٹنے ہی کے قابل تھا۔ یہ قدرتی طور پر بحر متقارب کے دو مصرعے بن گئے ہیں حضرت نسیم امروہوی نے اس پر کیا خوب تضمین کی ہے وہ لکھتے ہیں #

چشم و چراغ دیدہ نرجس عین خدا کی آنکھ کا تارا

بدر کمال نیمہ شعبان چودھواں اختراوج بقا کا

حامی ملت ماحی بدعت کفر مٹانے خلق میں آیا

وقت ولادت ماشاء اللہ قرآن صورت دیکھ کے بولا

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

محدث دہلوی شیخ عبدالحق اپنی کتاب مناقب ائمہ اطہار میں لکھتے ہیں کہ حکیمہ خاتون جب نرجس کے پاس آئیں تو دیکھا کہ ایک مولود پیدا ہوا ہے، جو مختون اور مفروغ منہ ہے یعنی جس کا ختنہ کیا ہوا ہے اور نہ لانے دھلانے کے کاموں سے جو مولود کے ساتھ ہوتے ہیں بالکل مستغنی ہے۔ حکیمہ خاتون بچے کو امام حسن عسکری کے پاس لائیں، امام نے بچے کو لیا اور اس کی پشت اقدس اور چشم مبارک پر ہاتھ پھیرا اپنی زبان مطہران کے منہ میں ڈالی اور داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی یہی مضمون فصل الخطاب اور بحار الانوار میں بھی ہے، کتاب روضۃ الاحباب ینابع المودۃ میں ہے کہ آپ کی ولادت بمقام سرمن رائے سامرہ میں ہوئی ہے۔

کتاب کشف الغمہ ص ۱۳۰ میں ہے کہ آپ کی ولادت چھپائی گئی اور پوری سعی کی گئی کہ آپ کی پیدائش کسی کو معلوم نہ ہو سکے، کتاب دمعہ ساکبہ جلد ۳ ص ۱۹۴ میں ہے کہ آپ کی ولادت اس لئے چھپائی گئی کہ بادشاہ وقت پوری طاقت کے ساتھ آپ کی تلاش میں تھا اسی کتاب کے ص ۱۹۲ میں ہے کہ اس کا مقصد یہ تھا کہ حضرت حجت کو قتل کر کے نسل رسالت کا خاتمہ کر دے۔ تاریخ ابوالفدا میں ہے کہ بادشاہ وقت معتز باللہ تھا، تذکرہ خواص الامۃ میں ہے کہ اسی کے عہد میں امام علی نقی کو زہر دیا گیا تھا۔ معتز کے بارے میں مورخین کی رائے کچھ اچھی نہیں ہے۔ ترجمہ تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی کے ص ۳۶۳ میں ہے کہ اس نے اپنے عہد خلافت میں اپنے بھائی کو ولی عہدی سے معزول کرنے کے بعد کوڑے لگوائے تھے اور تاحیات قید میں رکھا تھا۔ اکثر تواریخ میں ہے کہ بادشاہ وقت معتمد بن متوکل تھا جس نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو زہر سے شہید کیا۔ تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۶۷ میں ہے کہ خلیفہ معتمد بن متوکل کمزور متلون مزاج اور عیش پسند تھا۔ یہ عیاشی اور شراب نوشی میں بسر کرتا تھا، اسی کتاب کے صفحہ ۲۹ میں ہے کہ معتمد حضرت امام حسن عسکری کو زہر سے شہید کرنے کے بعد حضرت امام مہدی کو قتل کرنے کے دریغ ہو گیا تھا۔

آپ کا اسم گرامی

آپ کا نام نامی واسم گرامی ”محمد“ اور مشہور لقب ”مہدی“ ہے علما کا کہنا ہے کہ آپ کا نام زبان پر جاری کرنے کی ممانعت ہے علامہ مجلسی اس کی تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”حکمت آن مخفی است“ اس کی وجہ پوشیدہ اور غیر معلوم ہے - (جلال العیون ص ۲۹۸) علماء کا بیان ہے کہ آپ کا یہ نام خود حضرت محمد مصطفیٰ نے رکھا تھا - ملاحظہ ہو روضۃ الاحباب وینایع المودۃ - مورخ اعظم ذاکر حسین تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۳۱ میں لکھتے ہیں کہ ”آنحضرت نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ خلیفہ قریش سے ہوں گے آپ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں جب دنیا ظلم و جور سے بھر جائے گی، تو میری اولاد میں سے مہدی کا ظہور ہوگا جو ظلم و جور کو دور کر کے دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا - شرک و کفر کو دنیا سے نابود کر دے گا، نام ”محمد“ اور لقب ”مہدی“ ہوگا حضرت عیسیٰ آسمان سے اتر کر اس کی نصرت کریں گے اور اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے، اور دجال کو قتل کریں گے۔

## آپ کے القاب

آپ کے القاب مہدی، حجة الله، خلف الصالح، صاحب العصر، صاحب الامر، والزمان القائم، الباقي اور المنتظر ہیں - ملاحظہ ہو تذکرہ خواص الامۃ ۲۰۴، روضۃ الشہداء ص ۴۳۹، کشف الغمہ ۱۳۱، صواعق محرقہ ۱۲۴، مطالب السؤل ۲۹۴، اعلام الوری ۲۴ حضرت دانیال نبی نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت سے ۱۴۲۰ سال پہلے آپ کا لقب منتظر قرار دیا ہے - ملاحظہ ہو کتاب دانیال باب ۱۲ آیت ۱۲ - علامہ ابن حجر مکی، المنتظر کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہیں منتظر یعنی جس کا انتظار کیا جائے اس لئے کہتے ہیں کہ وہ سرداب میں غائب ہو گئے ہیں اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کہاں سے گئے (مطلب یہ ہے کہ لوگ ان کا انتظار کر رہے ہیں، شیخ العراقین علامہ شیخ عبدالرضا تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کو منتظر اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کی غیبت کی وجہ سے آپ کے مخلصین آپ کا انتظار کر رہے ہیں - ملاحظہ ہو - (انوار الحسینیہ جلد ۲ ص ۵۷ طبع بمبئی)۔

## آپ کی کنیت

اس پر علما فریقین کا اتفاق ہے کہ آپ کی کنیت ”ابوالقاسم“ اور آپ ابو عبد اللہ تھی اور اس پر بھی علما متفق ہیں کہ ابوالقاسم کنیت خود سرور کائنات کی تجویز کردہ ہے - ملاحظہ ہو جامع صغیر ص ۱۰۴ تذکرہ خواص الامۃ ۲۰۴ روضۃ الشہداء ص ۴۳۹ صواعق محرقہ ص ۱۳۴ شواہد النبوت ص ۳۱۲، کشف الغمہ ص ۱۳۰ جلال العیون ص ۲۹۸۔

یہ مسلمات سے ہے کہ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مہدی کا نام میرا نام اور ان کی کنیت میری کنیت ہوگی۔ لیکن اس روایت میں بض اہل اسلام نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آنحضرت نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مہدی کے باپ کا نام میرے والد محترم کا نام ہوگا مگر ہمارے راویوں نے اس کی روایت نہیں کی اور خود ترمذی شریف میں بھی ”اسم ایہ اسم ابی“ نہیں ہے، تاہم بقول صاحب المناقب علامہ کنجی شافعی یہ کہا جاسکتا ہے کہ روایت میں لفظ ”ایہ“ سے مراد ابو عبد اللہ الحسین ہیں۔ یعنی اس سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ امام مہدی حضرت امام حسین کی اولاد سے ہیں

## آپ کا حلیہ مبارک

کتاب اکمال الدین میں شیخ صدوق فرماتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ امام مہدی، شکل و شبہت خلق و خلق شمائل و خصایل، اقوال و افعال میں میرے مشابہہ ہوں گے۔

آپ کے حلیہ کے متعلق علما نے لکھا ہے کہ آپ کا رنگ گندگون، قدمیانہ ہے۔ آپ کی پیشانی کھلی ہوئی ہے اور آپ کے ابرو گھنے اور باہم پیوستہ ہیں۔ آپ کی ناک باریک اور بلند ہے آپ کی آنکھیں بڑی اور آپ کا چہرہ نہایت نورانی ہے۔ آپ کے داہنے رخسارہ پر ایک تل ہے ”کانہ کوکب دری“ جو ستارہ کی مانند چمکتا ہے، آپ کے دانت چمکدار اور کھلے ہوئے ہیں۔ آپ کی زلفیں کندھوں پر پڑی رہتی ہیں۔ آپ کا سینہ چوڑا اور آپ کے کندھے کھلے ہوئے ہیں آپ کی پشت پر اسی طرح مہر امامت ثبت ہے جس طرح پشت رسالت مآب پر مہر نبوت ثبت تھی (اعلام الوری ص ۲۶۵ وغایۃ المقصود جلد ۱ ص ۶۴ ونور الابصار ص ۱۵۲)۔

## آپ کا نسب نامہ

آپ کا پدری نسب نامہ یہ ہے محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ ابن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی وفاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یعنی آپ فرزند رسول، دلہند علی اور نور نظر بتول علیہم السلام ہیں۔ امام احمد بن حنبل کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ نسب کے اسما کو اگر کسی مجنون پر دم کر دیا جائے تو اسے یقیناً شفا حاصل ہوگی (مسند امام رضا ص ۷) آپ سلسلہ نسب ماں کی طرف سے حضرت شمعون بن حمون الصفا و صی حضرت عیسیٰ تک پہنچتا ہے۔ علامہ مجلسی اور علامہ طبرسی لکھتے ہیں کہ آپ کی والدہ جناب نرجس خاتون تھیں، جن کا ایک نام ”ملیکہ“ بھی تھا، نرجس خاتون یسوعا کی بیٹی تھیں، جو روم کے

بادشاہ ”قیصر“ کے فرزند تھے جن کا سلسلہ نسب وصی حضرت عیسیٰ جناب شمعون تک منتهی ہوتا ہے۔ ۱۳ سال کی عمر میں قیصر روم نے چاہا تھا کہ نرجس کا عقد اپنے بھتیجے سے کر دے لیکن بعض قدرتی حالات کی وجہ سے وہ اس مقصد میں کامیاب نہ ہوسکا، بالآخر ایک ایسا وقت آگیا کہ عالم ارواح میں حضرت عیسیٰ، جناب شمعون حضرت محمد مصطفیٰ، جناب امیر المومنین اور حضرت فاطمہ بمقام قصر قیصر جمع ہوئے، جناب سیدہ نے نرجس خاتون کو اسلام کی تلقین کی اور آنحضرت صلعم نے بتوسط حضرت عیسیٰ جناب شمعون سے امام حسن عسکری کے لئے نرجس خاتون کی خواستگاری کی، نسبت کی تکمیل کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ صلعم نے ایک نوری منبر پر بیٹھ کر عقد پڑھا اور کمال مسرت کے ساتھ یہ محفل نشاط برخواست ہو گئی جس کی اطلاع جناب نرجس کو خواب کے طور پر ہوئی، بالآخر وہ وقت آیا کہ جناب نرجس خاتون حضرت امام حسن عسکری کی خدمت میں آپہنچیں اور آپ کے بطن مبارک سے نور خدا کا ظہور ہوا۔ (کتاب جلال العیون ص ۲۹۸ وغایۃ المقصود ص ۱۷۵)۔

## تین سال کی عمر میں حجت اللہ ہونے کا دعویٰ

کتب تواریخ و سیر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی پرورش کا کام جناب جبرئیل علیہ السلام کے سپرد تھا اور وہ ہی آپ کی پرورش و پرداخت کرتے تھے ظاہر ہے کہ جو بچہ ولادت کے وقت کلام کر چکا ہو اور جس کی پرورش جبرئیل جیسے مقرب فرشتہ کے سپرد ہو وہ یقیناً دنیا میں چند دن گزارنے کے بعد بہر صورت اس صلاحیت کا مالک ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی زبان سے حجت اللہ ہونے کا دعویٰ کر سکے۔ علامہ اربلی لکھتے ہیں کہ احمد ابن اسحاق اور سعد الاشقری ایک دن حضرت امام حسن عسکری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے خیال کیا کہ آج امام علیہ السلام سے یہ دریافت کریں گے کہ آپ کے بعد حجت اللہ فی الارض کون ہوگا، جب سامنا ہوا تو امام حسن عسکری نے فرمایا کہ اے احمد! تم جو دل میں لے کر آئے ہو میں اس کا جواب تمہیں دے دیتا ہوں، یہ فرما کر آپ اپنے مقام سے اٹھے اور اند جا کر یوں واپس آئے کہ آپ کے کندھے پر ایک نہایت خوب صورت بچہ تھا، جس کی عمر تین سال کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اے احمد! میرے بعد حجت خدا یہ ہوگا اس کا نام محمد اور اس کی کنیت ابوالقاسم ہے یہ خضر کی طرح زندہ رہے گا۔ اور ذوالقرنین کی طرح ساری دنیا پر حکومت کرے گا۔ احمد بن اسحاق نے کہا مولا! کوئی ایسی علامت بتا دیجئے کہ جس سے دل کو اطمینان کامل ہو جائے۔ آپ نے امام مہدی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، بیٹا! اس کو تم جواب دو۔ امام مہدی علیہ السلام نے کمسنی کے باوجود بزبان فصیح فرمایا: ”انا حجة الله وانا بقى الله“۔ میں ہی خدا کی حجت اور حکم خدا سے باقی رہنے والا ہوں، ایک وہ دن آئے گا جس میں دشمن خدا سے بدلہ لوں گا، یہ سن کر احمد خوش و مسرور اور مطمئن ہو گئے (کشف الغمہ ۱۳۸)

## حدیث نعل اور امام عصر :

نعل ایک یہودی تھا جس سے حضرت عائشہ ، حضرت عثمان کو تشبیہ دیا کرتی تھیں ، اور رسول اسلام علیہ السلام کب بعد فرمایا کرتی تھیں : اس نعل اسلامی کو عثمان کو قتل کر دو ۔ (ملاحظہ ہو، نہجۃ اللغه علامہ ابن اثیر جزری ص ۳۲۱) یہی نعل ایک دن حضور رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا مجھے اپنے خدا ، اپنے دین ، اپنے خلفا کا تعارف کرائیے اگر میں آپ کے جواب سے مطمئن ہو گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا ۔ حضرت نے نہایت بلیغ اور بہترین انداز میں خلاق عالم کا تعارف کرایا ، اس کے بعد دین اسلام کی وضاحت کی ۔ ”قال صدقت ۔“ نعل نے کہا آپ نے بالکل درست فرمایا پھر اس نے عرض کی مجھے اپنے وصی سے آگاہ کیجئے اور بتائیے کہ وہ کون ہے یعنی جس طرح ہمارے نبی حضرت موسیٰ کے وصی یوشع بن نون ہیں اس طرح آپ کے وصی کون ہیں ؟ آپ نے فرمایا میرے وصی علی بن ابی طالب اور ان کے فرزند حسن و حسین پھر حسین کے صلب سے نویٹے قیامت تک ہوں گے ۔ اس نے کہا سب کے نام بتائیے آپ نے بارہ اماموں کے نام بتائے ناموں کو سننے کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے کتب آسمانی میں ان بارہ ناموں کو اسی زبان کے الفاظ میں دیکھا ہے ، پھر اس نے ہروسی کے حالات بیان کئے ، کربلا کا ہونے والا واقعہ بتایا ، امام مہدی کی غیبت کی خبر دی اور کہا کہ ہمارے بارہ اسباط میں سے لادی بن برخیا غائب ہو گئے تھے پھر مدتوں کے بعد ظاہر ہوئے اور از سر نو دین کی بنیادیں استوار کیں ۔ حضرت نے فرمایا اسی طرح ہمارا بارہواں جانشین امام مہدی محمد بن حسن طویل مدت تک غائب رہ کر ظہور کرے گا ۔ اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا ۔ (غایۃ المقصود ص ۱۳۴ بحوالہ فرائد السمطين حمویٰ)۔

## امام عصر کا واقعہ کربلا بیان کرنا

حضرت امام مہدی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ”کھیعص“ کا کیا مطلب ہے تو فرمایا کہ اس میں (ک) سے کربلا (ہ) سے ہلاکت عترت (ی) سے یزید ملعون (ع) سے عطش حسینی (ص) سے صبر آل محمد مراد ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ آیت میں جناب زکریا کا ذکر کیا گیا ہے ۔ جب زکریا کو واقعہ کربلا کی اطلاع ہوئی تو وہ تین روز تک مسلسل روتے رہے ۔ (تفسیر صافی ص ۲۷۹)۔

## امام غائب کا ہرجہ حاضر ہونا

احادیث سے ثابت ہے کہ امام علیہ السلام جو کہ مظہر العجائب حضرت علی کے پوتے ، ہر مقام پر پہنچتے اور ہرجہ اپنے ماننے والوں کے کام آتے ہیں ۔ علما نے لکھا ہے کہ آپ بوقت ضرورت

مذہبی لوگوں سے ملتے ہیں لوگ انہیں دیکھتے ہیں یہ اور بات ہے کہ انہیں پہچان نہ سکیں۔  
- (غایۃ المقصود)۔

## حضرت صاحب العصر کی ازواج و اولاد

حضرت حجت کی اولاد کے بارے میں بعض صاحبان متحیر رہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ بیشتر محافل و مجالس میں ایسی باتوں کا ذکر نہیں ہوتا اور خود فرصت نہیں کہ ان کتابوں کو دیکھیں جن میں اس قسم کے تذکرے ملتے ہیں۔ بہت سی روایات میں اس قسم کے بیانات ملتے ہیں اور عقل بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ کیونکہ عینی طور سے کسی امر پر ہمارا مطلع نہ ہونا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ ہم کیا اور ہمارا علم کیا؟ اگر ایک چیز ہمیں معلوم نہیں ہے تو اس سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا کہ اس شی کا وجود ہی نہیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں ایک بات کی اطلاع نہ ہو لیکن دوسرے لوگ اس سے مطلع ہوں۔ البتہ ہمارے پاس تین قسم کے ایسے قرائن و شواہد موجود ہیں جن کی بناء پر اگر ہم یہ تسلیم کر لیں کہ امام زمانہ مجرد نہیں بلکہ معیل زندگی گزار رہے ہیں تو ہم حق بجانب ہوں گے۔ وہ شواہد و قرائن یہ ہیں :

فطرت انسانی کے فطری تقاضے۔

آئمہ معصومین سے منقول روایات۔

آئمہ کرام کی عطا کردہ دعائیں۔

## حضرت امام مہدی علیہ السلام کے طول عمر کی بحث

بعض مستشرقین و ماہرین اعمار کا کہنا ہے کہ ”جن کے اعمال و کردار اچھے ہوتے ہیں اور جن کا صفائے باطن کامل ہوتا ہے ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ علما فقہاء اور صلحا کی عمریں اکثر طویل دیکھی گئی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ طول عمر مہدی علیہ السلام کی یہ بھی ایک وجہ ہو، ان سے قبل جو آئمہ علیہم السلام گزرے وہ شہید کر دیئے گئے، اور ان پر دشمنوں کا دسترس نہ ہوا، تو یہ زندہ رہ گئے اور اب تک باقی ہیں لیکن میرے نزدیک عمر کا تقرر و تعین دست ایزد میں ہے اسے اختیار ہے کہ کسی کی عمر کم رکھے کسی کی زیادہ اس کی معین کردہ مدت عمر میں ایک پل کا بھی تفرقہ نہیں ہو سکتا۔

تواریخ و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے بعض لوگوں کو کافی طویل عمریں عطا کی ہیں۔ عمر کی طوالت مصلحت خداوندی پر مبنی ہے اس سے اس نے اپنے دوست اور دشمن دونوں کو نوازا ہے۔ دوستوں میں حضرت عیسیٰ، حضرت ادریس، حضرت خضر و حضرت الیاس،

اور دشمنوں میں سے ابلیس لعین، دجال بطل، یاجوج ماجوج وغیرہ ہیں اور ہو سکتا ہے کہ چونکہ قیامت اصول دین اسلام سے ہے اور اس کی آمد میں امام مہدی کا ظہور خاص حیثیت رکھتا ہے لہذا ان کا زندہ و باقی رکھنا مقصود ہوا، اور ان کے طول عمر کے اعتراض کو رد اور رفع و دفع کرنے کے لئے اس نے بہت سے افراد کی عمریں طویل کر دی ہوں مذکورہ افراد کو جانے دیجئے۔ عام انسانوں کی عمروں کو دیکھئے بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جن کی عمریں کافی طویل رہی ہیں، مثال کے لئے ملاحظہ ہو:

- (۱) - لقمان کی عمر ۳۵۰۰ سال - (۲) عوج بن عنق کی عمر ۳۳۰۰ سال اور بقولے ۳۶۰۰ سال - (۳) ذوالقرنین کی عمر ۳۰۰۰ سال - (۴) حضرت نوح و (۵) ضحاک و (۶) طمہورث کی عمریں ۱۰۰۰ سال - (۷) قینان کی عمر ۹۰۰ سال - (۸) مہلائیل کی عمر ۸۰۰ سال (۹) نفیل بن عبداللہ کی عمر ۷۰۰ سال - (۱۰) ربیعہ بن عمر عرف سطیع کاہن کی عمر ۶۰۰ سال - (۱۱) حاکم عرب عامر بن ضرب کی عمر ۵۰۰ سال - (۱۲) سام بن نوح کی عمر ۵۰۰ سال - (۱۳) حرث بن مضاض جرہمی کی عمر ۴۰۰ سال - (۱۴) ارفخشذ کی عمر ۴۰۰ سال - (۱۵) درید بن زید کی عمر ۴۵۶ سال - (۱۶) سلمان فارسی کی عمر ۴۰۰ سال - (۱۷) عمرو بن روسی کی عمر ۴۰۰ سال - (۱۸) زبیر بن جناب بن عبداللہ کی عمر ۴۳۰ سال - (۱۹) حرث بن ضیاص کی عمر ۴۰۰ سال - (۲۰) کعب بن جمجہ کی عمر ۳۹۰ سال - (۲۱) نصر بن دھمان بن سلیمان کی عمر ۳۹۰ سال - (۲۲) قیس بن ساعدہ کی عمر ۳۸۰ سال - (۲۳) عمر بن ربیعہ کی عمر ۳۳۳ سال - (۲۴) اکثم بن ضیفی کی عمر ۳۳۶ سال - (۲۵) عمر بن طفیل عدوانی کی عمر ۲۰۰ سال تھی (غایۃ المقصود ص ۱۰۳ اعلام الوری ص ۲۷۰) ان لوگوں کی طویل عمروں کو دیکھنے کے بعد پرگز نہیں کہا جاسکتا کہ ”چونکہ اتنی عمر کا انسان نہیں ہوتا، اس لئے امام مہدی کا وجود ہم تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ امام مہدی علیہ السلام کی عمر اس وقت ۱۳۹۳ ہجری میں صرف گیارہ سو اڑتالیس سال کی ہوتی ہے جو مذکورہ عمروں میں سے لقمان حکیم اور ذوالقرنین جیسے مقدس لوگوں کی عمروں سے بہت کم ہے۔

الغرض قرآن مجید، اقوال علما اسلام اور احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام مہدی پیدا ہو کر غائب ہو گئے ہیں اور قیامت کے قریب ظہور کریں گے، اور آپ اسی طرح زمانہ غیبت میں بھی حجت خدا ہیں جس طرح بعض انبیاء اپنے عہد نبوت میں غائب ہونے کے دوران میں بھی حجت تھے (عجائب القصص ص ۱۹۱) اور عقل بھی یہی کہتی ہے کہ آپ زندہ اور باقی موجود ہیں کیونکہ جس کے پیدا ہونے پر علما کا اتفاق ہوا اور وفات کا کوئی ایک بھی غیر متعصب عالم قائل نہ ہو اور

طویل العمر انسانوں کے ہونے کی مثالیں بھی موجود ہوں تو لامحالہ اس کا موجود اور باقی ہونا ماننا پڑے گا۔ دلیل منطقی سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے لہذا امام مہدی زندہ اور باقی ہیں۔

ان تماشاواہد اور دلائل کی موجودگی میں جن کا ہم نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے ، مولوی محمد امین مصری کا رسالہ ”طلوع اسلام“ کراچی جلد ۱۴ ص ۵۴ و ۹۴ میں یہ کہنا کہ :

”شیعوں کو ابتداء روی زمین پر کوئی ظاہری مملکت قائم کرنے میں کامیابی نہ ہو سکی ، ان کو تکلیفیں دی گئیں اور پراکندہ اور منتشر کر دیا گیا تو انہوں نے ہمارے خیال کے مطابق امام منتظر اور مہدی وغیرہ کے پر امید عقائد ایجاد کر لئے تاکہ عوام کی ڈھارس بندھی رہے۔“

اور ملا اخوند درویشہ کا کتاب ارشاد الطالبین ص ۳۹۶ میں یہ فرمانا کہ :

”ہندوستان میں ایک شخص عبداللہ نامی پیدا ہوگا جس کی بیوی کا ایمنہ (آمنہ) ہوگی ، اس کے ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمد ہوگا وہی کوفہ جا کر حکومت کرے گا ...

لوگوں کا یہ کہنا درست نہیں کہ امام مہدی وہی ہیں جو امام حسن عسکری کے فرزند ہیں ۔ الخ حد درجہ مضحکہ خیز ، افسوس ناک اور حیرت انگیز ہے ، کیونکہ علما فریقین کا اتفاق ہے کہ ”المہدی من ولد الامام الحسن العسکری ۔“ امام مہدی حضرت امام حسن عسکری کے بیٹے ہیں اور ۱۵ شعبان ۲۵۵ کو پیدا ہو چکے ہیں ، ملاحظہ ہو ، اسعاف الراغبین ، وفيات الاعیان ، روضة الاحباب ، تاریخ ابن ا لوردی ، منابع المودة ، تاریخ کامل ، تاریخ طبری ، نور الابصار ، اصول کافی ، کشف الغمہ ، جلال العیون ، ارشاد مفید ، اعلام الوری ، جامع عباسی ، صواعق محرقة ، مطالب السؤل ، شواہد النبوت ، ارجح المطالب ، بحار الانوار و مناقب وغیرہ

## زیارت ناحیہ اور اصول کافی

کہتے ہیں کہ اسی زمانہ غیبت صغری میں ناحیہ مقدسہ سے ایک ایسی زیارت برآمد ہوئی ہے جس میں تمام شہدا کربلا کے نام اور ان کے قاتلوں کے آسمانیں ۔ اس ”زیارت ناحیہ“ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ۔ اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اصول کافی جو کہ حضرت ثقة الاسلام علامہ کلینی المتوفی ۳۲۸ کی ۲۰ سالہ تصنیف ہے وہ جب امام عصر کی خدمت میں پیش ہوئی تو آپ نے فرمایا : ”ہذا کاف لشیعتنا۔“ یہ ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے زیارت ناحیہ کی توثیق بہت سے علماء نے کی ہے جن میں علامہ طبرسی اور مجلسی بھی ہیں دعائے سباسب بھی آپ ہی سے مروی ہے

## 3 قرآن اور مہدویت

### قرآن اور حضرت امام مہدی علیہ السلام

حضرت مہدی علیہ السلام، آخری زمانہ میں منجی عالم کے ظہور، صالحین کی حکومت اور ان پر کامیابی و کامرانی کے سلسلہ میں قرآن مجید میں بہت سی آیات کا تذکرہ ہوا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے: ”ہم نے توریت کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور میں لکھا ہے کہ آخر کار صالح افراد اس زمین کے مالک ہوں گے۔“

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ”شائستہ افراد“ کے سلسلہ میں فرماتے ہیں: ”اس سے مراد آخری زمانے میں حضرت مہدی علیہ السلام کے اصحاب ہیں۔“

ہم قرآن میں یہ بھی پڑھتے ہیں: ہم چاہتے ہیں کہ مستضعفین کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں، یعنی ان کو لوگوں کا پیشوا اور اس زمین کا مالک بنا دیں۔“

بسم الله الرحمن الرحيم انا انزلناه في ليلة القدر

ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا، اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے سے افضل ہے۔ اس رات فرشتے اور روح القدس (جبرئیل) خدا کی اجازت سے تمام احکام اور تقدیروں کو لے کر نازل ہوتے ہیں یہاں تک سفیدی سحر نمودار ہو جائے۔

چنانچہ سورہ قدر کی آیات سے واضح طور پر اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ ہر سال ایک شب ایسی آتی ہے کہ جو ہزار مہینوں سے افضل اور بہتر ہوتی ہے۔ وہ احادیث جو اس سورہ اور سورہ دخان کی ابتدائی آیات کی تفسیر کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں، سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ شب قدر میں فرشتے پورے ایک سال کے مقدرات کو ”زمانہ کے ولی مطلق“ کی خدمت میں لے کر آتے اور اس کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام (ص) کے زمانہ میں فرشتوں کے نازل ہونے کی جگہ آپ (ص) کا گھر تھا۔ جب ہم معرفت قرآن کے سلسلہ میں اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ ”شب قدر“ ہر سال آتی ہے تو ہمیں اس بات کی طرف توجہ کرنی چاہئے کہ ”صاحب شب قدر“ کو بھی ہمیشہ موجود ہونا چاہئے ورنہ پھر فرشتے کس پر نازل ہوتے ہیں؟؟ چونکہ ”قرآن کریم“ قیامت تک ہے اور ”حجت“ ہے اسی طرح صاحب شب قدر کا وجود بھی حتمی ہے اور وہ بھی ”حجت“ ہے۔ اس زمانہ میں حجت خدا، حضرت ولی عصر علیہ السلام کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: ”امام زمین پر خدا کا امین ہوتا ہے اور لوگوں کے درمیان حجت خدا ہوتا ہے، آبادیوں اور سرزمینوں پر خدا کا خلیفہ ہوتا ہے۔“

مشہور اسلامی ریاضی داں اور معروف فلسفی و متکلم خواجہ نصیر الدین طوسی فرماتے ہیں :  
 ”خردمند افراد کے لئے یہ بات واضح ہے کہ لطف الہی کا انحصار امام (ع) کی تعیین میں ہے۔  
 امام کا وجود بجائے خود ایک لطف الہی ہے، امور کی انجام دہی اس کا دوسرا لطف ہے اور  
 اس کی غیبت خود ہم سے مربوط ہے۔“

## امام مہدی نبوت کے آئینہ میں

علامہ طبرسی بحوالہ حضرات معصومین علیہم السلام تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدی  
 علیہ السلام میں بہت سے انبیاء کے حالات و کیفیات نظر آتے ہیں۔ اور جن واقعات سے مختلف انبیاء  
 کو دوچار ہونا پڑا۔ وہ تمام واقعات آپ کی ذات ستودہ صفات میں دکھائی دیتے ہیں مثال کے  
 لئے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت ایوب، حضرت یونس،  
 حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کو لے لیجئے اور ان کے حالات پر غور کیجئے، آپ کو حضرت نوح کی  
 طویل زندگی نصیب ہوئی حضرت ابراہیم کی طرح آپ کی ولادت چھپائی گئی۔ اور لوگوں سے  
 کنارہ کش ہو کر روپوش ہونا پڑا۔ حضرت موسیٰ کی طرح حجت کے زمین سے اٹھ جانے کا خوف  
 لاحق ہوا، اور انہیں کی ولادت کی طرح آپ کی ولادت بھی پوشیدہ رکھی گئی، اور انہیں کے  
 ماننے والوں کی طرح آپ کے ماننے والوں کو آپ کی غیبت کے بعد ستایا گیا۔ حضرت عیسیٰ کی  
 طرح آپ کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا حضرت ایوب کی طرح تمام امتحانات کے بعد آپ  
 کو فرج و کشائش نصیب ہوگی۔ حضرت یوسف کی طرح عوام اور خواص سے آپ کی غیبت ہوگئی  
 حضرت یونس کی طرح غیبت کے بعد آپ کا ظہور ہوگا یعنی جس طرح وہ اپنی قوم سے غائب  
 ہو کر بڑھاپے کے باوجود نوجوان تھے۔ اسی طرح آپ کا جب ظہور ہوگا تو آپ چالیس سالہ جوان  
 ہوں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ کی طرح آپ صاحب السیف ہوں گے۔ (اعلام الوری ص ۲۶۴  
 طبع بمبئی ۱۳۱۲ ہجری)

## 4 عقیدہ موعود و ادیان

### ادیان و امام مہدی علیہ السلام:

تمام آسمانی کتابوں کی تحقیق کرنے پر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دنیا کے اچھے و مستقبل  
 اور باطل پر حق کی جبت کا عقیدہ صرف مسلمانوں میں ہی نہیں پایا جاتا، بلکہ دنیا کے دوسرے  
 ادیان میں بھی اس عقیدے میں مسلمانوں کے ساتھ ہیں اس کے لئے ہم کچھ مثالیں پیش کرتے

ہیں -

## ۱۔ زردشتیوں کی کتابیں :

زردشتیوں کی مذہبی کتاب زند میں فسادوں کے اختتام اور نیک لوگوں کی حکومت کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ اہریمان کا لشکر ایزدان کے لشکر سے ہمیشہ جنگ کرتا رہتا ہے اور اکثر اہرمنوں کی جبت ہوتی ہے لیکن اس طرح نہیں کہ وہ ایزدان کا بالکل صفایا ہی کر دیں کچھ دنوں کے بعد آسمان کے خدا اور مزدکی طرف سے اس کے بیٹے ایزدان کے پاس مدد آئے گی اور ان کی جنگ نو ہزار سال تک چلتی رہے گی اس کے بعد ایزدان کی جیت ہوگی اور اہرمن کا صفایا ہو جائے گا اہرمن کا اقتدار تو صرف زمین پر ہی ہے آسمان پر ان کا وجود نہیں ہے۔

جاماسپ نامہ میں لکھا گیا ہے کہ ہاشم کی اولاد سے ایک انسان زمین سے باہر نکلے گا جس کا سر پندلیاں اور جسم بڑا ہوگا اور وہ اپنے جد کے دین پر ہوگا....

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ پر لکھا ہوا ہے کہ سب سے بڑا نجات دینے والا دین کو دنیا میں پھیلائے گا، بھوک مری کو ختم کرے گا ایزدان کو اہرمن کے ہاتھ سے بچائے گا اور دنیا کے تمام لوگوں کی تہذیب، فکر اور کردار کو ایک بنائے گا۔

## ۲۔ ہندوؤں کی کتابیں :

شاک منی جو کہ کافر ہندوؤں کا سردار ہے اور اس کے ماننے والے اس کو آسمانی کتاب کے ساتھ پیغمبر مانتے ہیں، اس نے اپنی کتاب میں آخری زمانے میں ایک روحانی کے جھنڈے کے نیچے سبھی مذہبوں کے ایک ہوجانے کے بارے میں اشارہ کیا ہے۔

اس نے لکھا ہے کہ دنیا کے خراب ہوجانے کے بعد آخری زمانے میں ایک بادشاہ پیدا ہوگا جو پوری دنیا کے لوگوں کا برہوگا، اس کا نام منصور ہوگا، وہ پوری دنیا پر حکومت کرے گا اور سب کو اپنے دین میں شامل کر لے گا۔

## ۳۔ زبور :

تمام اجسام کا خاتمہ ہو جائے گا اور اللہ کا انتظار کرنے والے زمین کے وارث بنیں گے ہاں کچھ وقت کے بعد کوئی جسم باقی نہیں رہے گا۔

اس کی جگہ کے بارے میں تم تامل کرو گے اور نہیں کر پاؤ گے۔ لیکن حلیم لوگ زمین کے وارث بنیں گے..... اور زمین پر ان کی وراثت ہمیشہ رہے گی۔

## ۴۔ توریت :

باغ میں ایک نیا درخت اگا ہے اس کی شاخیں اس کی جڑ سے پہلے پھولیں گی اور اللہ کی روح اس پر ٹھہرے گی وہ مسکینوں کے لئے عدالت کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور مظلوموں کے لئے زمین پر سچی حکومت کرے گا۔

## ۵۔ انجیل :

اپنی کمرباندھ لو اور اپنے چراغوں کو روشن رکھو اور رات میں اس طرح رہو جیسے کوئی اپنے مالک کا انتظار کرتا ہے..... کتنے خوش نصیب ہیں وہ غلام، جن کا مالک آنے کے بعد ان کو جاگتا ہوا پائے،..... بس تم بھی تیار رہو، کیونکہ انسان کا بیٹا اس وقت آئے گا جس کے بارے میں تمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔

## امام مہدی کا ذکر کتب آسمانی میں

حضرت داؤد کی زبور کی آیت ۴# مرموز ۹۷ میں ہے کہ آخری زمانہ میں جو انصاف کا مجسمہ انسان آئے گا، اس کے سر پر ابرسا یہ فگن ہوگا۔ کتاب صفیائے پیغمبر کے فصل ۳ آیت ۹ میں ہے آخری زمانے میں تمام دنیا موحد ہو جائے گی۔ کتاب زبور مرموز ۱۲۰ میں ہے جو آخر الزماں آئے گا، اس پر آفتاب اثر انداز نہ ہوگا۔ صحیفہ شعیاء پیغمبر کے فصل ۱۱ میں ہے کہ جب نور خدا ظہور کرے گا تو عدل و انصاف کا ڈنکا بجے گا۔ شیر اور بکری ایک جگہ رہیں گے چیتا اور بزغالہ ایک ساتھ چریں گے شیر اور گوسالہ ایک ساتھ رہیں گے، گوسالہ اور مرغ ایک ساتھ ہوں گے شیر اور گائے میں دوستی ہوگی۔ طفل شیر خوار سانپ کب بل میں ہاتھ ڈالے گا اور وہ کائے گانہیں پھر اسی صفحہ کے فصل ۲۷ میں ہے کہ یہ نور خدا جب ظاہر ہوگا، تو تلوار کے ذریعہ سے تمام دشمنوں سے بدلہ لے گا صحیفہ تنجاس حرف الف میں ہے کہ ظہور کے بعد ساری دنیا کے بت مٹا دیے جائیں گے، ظالم اور منافق ختم کر دیے جائیں گے یہ ظہور کرنے والا کنیز خدا (نرجس) کا بیٹا ہوگا۔ توریت کے سفر انبیاء میں ہے کہ مہدی ظہور کریں گے عیسیٰ آسمان سے اتریں گے، دجال کو قتل کریں گے انجیل میں ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دجال اور شیطان کو قتل کریں گے۔ اسی طرح مکمل واقعہ جس میں شہادت امام حسین اور ظہور مہدی علیہ السلام کا اشارہ ہے۔ انجیل کتاب دانیال باب ۱۲ فصل ۹ آیت ۲۴ روپائے ۲# میں موجود ہے (کتاب الوسائل س ۱۲۹ طبع بمبئی ۱۳۳۹ ہجری)۔

## دیگر مذاہب عالم اور وجود امام مہدی علیہ السلام :

مختلف کتابوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً دنیا کے جملہ مذاہب اور عقلاء اس بات پر متفق ہیں کہ دور آخر میں ایک ایسی مافوق الفطرت ہستی آئے گی جو دنیا سے ظلم و ستم کا خاتمہ کر کے عدل و انصاف سے اس کرہ ارض کو پرکردیگری اور دنیا کے بگڑے ہوئے معاشرے اور اخلاق کو درست کرے گی البتہ ایسی ہستی کا نام ہر ایک مذہب و ملت نے علیحدہ علیحدہ بتایا ہے چنانچہ فاضل بروجردی نے کتاب ”نور الانوار“ مطبوعہ ایران میں بالتفصیل تحریر فرمایا ہے کہ آپ کے مختلف نام ہر مذہب و ملت میں علیحدہ علیحدہ لیے جاتے رہے ہیں نیز جملہ کتب کفار اور توریت و زبور و انجیل و قرآن میں علیحدہ علیحدہ آپ کا تذکرہ موجود ہے جن کی نقل کتاب ”صراط السوی فی احوال المہدی“ میں بھی پیش کی گئی ہے مگر آپ کے مشہور نام قائم مہدی منتظر، صاحب الامر، حجت، برہان وغیرہ ہیں صحف ابراہیم میں آپ اس گرامی صاحب، زبور میں قائم، توریت میں اوقیل، مواور انجیل میں مہمید ہے، زرتستی کتابوں میں خسرو اور بعض صحف آسمانی میں کلمۃ الحق تحریر ہے کتاب ”ہزار ناموہند“ میں آپ کو لندیطار، برہمنوں کی وید میں منصور کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ عرفا و صوفیاء میں آپ کا نام قطب مشہور ہے۔ غوث آپ کا لقب خاص ہے اور صحرائی عرب بادیہ نشین آپ کو ابوصالح کے نام سے یاد کرتے ہیں اور آپ اسی نام سے زیادہ مشہور ہیں مگر یہ طے ہے کہ نام کے فرق سے ذات و شخصیت میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔

## ولادت باسعادت :

اکثر علماء اہلسنت اور کل علمائے شیعہ بالتصریح بیان کرتے ہیں کہ آپ کے والد ماجد حضرت امام حسن عسکری ابن علی، ابن محمد، ابن علی، ابن موسیٰ، ابن جعفر، ابن محمد، ابن علی، ابن الحسین، ابن علی علیہم السلام ہیں اور ابن شاذان کے حوالہ سے خود امام حضرت حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ ولی خدا و حجت الہی و امام وقت میرے بعد میرا فرزند ہے جو پندرہ شعبان ۲۵۵ھ کو بروز جمعہ نزدیک طلوع صبح صادق سامرہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا جس کے لیے غیبت ہے۔ غیبت کبریٰ کے بعد وہ ظاہر ہوگا اور زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پرکردے گا جیسے کہ وہ ظلم و جور سے پرہوچکی ہوگی۔

نوٹ: تفصیل کے لئے ہماری کتاب ”عرفان امامت“ ملاحظہ فرمائیں۔

## حلیہ مبارک:

جارود بحوالہ باقر العلوم روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب نے منبر پر ارشاد فرمایا کہ ایک مولود میری اولاد سے آخر زمانہ میں خروج کرے گا جس کا رنگ سفید مائل

بہ سرخی، شکم اور رائیں چوڑی شانوں کی ہڈیاں بڑی اور پرگوشت، پشت پردوخال ایک برنگ جلد دوسرا مثل خال پیغمبران کے دونام ہیں ایک پوشیدہ ایک ظاہر جو پوشیدہ ہے وہ احمد اور جو ظاہر ہے م ح د -

دیگر کتابوں کے حوالہ اور اقوال ائمہ کے خلاصہ سے آپ کی شکل و شمائل کا خلاصہ درج ذیل ہے جس کا یاد رکھنا ہر انتظار کرنے والے مسلمان کے لئے ضروری ہے -

سرمردور، بال خوبصورت شانوں تک لٹکے ہوئے درمیان سر میں مانگ، چہرہ نورانی سفید، پیشانی فراخ و درخشنده، ریش مبارک سیاہ و گھنی و گنجان، ناک لمبی پتلی ستواں، آنکھیں سرمگیں بڑی چمکدار مگر اوپر کوابلی ہوئی نہیں بلکہ نیچے کودبی ہوئی ابرو کشادہ کمانی دار، دونوں ابروؤں کے درمیان کچھ بلندی، دندان کشادہ چمکدار، رخسار پر کم گوشت اور ایک رخسارہ پر سیاہ تل چہرہ اور سر پر کوئی نشان، سینہ چوڑا شانہ

## 15 امام کی زیارت کرنے والے

### جناب بحر العلوم کا امام زمانہ سے ملاقات کرنا

کتاب قصص العلماء مولفہ علامہ تنکابنی ص ۵۵ میں مجتہد اعظم کربلائے معلیٰ جناب آقا محمد مہدی بحر العلوم کے تذکرہ میں مرقوم ہے کہ ایک شب آپ نماز میں اندرون حرم مشغول تھے کہ اتنے میں امام عصر اپنے اب وجد کی زیارت کے لئے تشریف لائے جس کی وجہ سے ان کی زبان میں لکنت ہوئی اور بدن میں ایک قسم کا رعشہ پیدا ہو گیا پھر جب وہ واپس تشریف لے گئے تو ان پر جو ایک خاص قسم کی کیفیت طاری تھی وہ جاتی رہی - اس کے علاوہ آپ کے اسی قسم کے کئی واقعات کتاب مذکورہ میں مندرج ہیں -

### ملا محمد باقر داماد کا امام عصر سے استفادہ کرنا

ہمارے اکثر علما علمی مسائل اور مذہبی و معاشرتی مراحل حضرت امام مہدی ہی سے طے کرتے آئے ہیں ملا محمد باقر داماد جو ہمارے عظیم القدر مجتہد تھے ان کے متعلق ہے کہ ایک شب آپ نے ضریح نجف اشرف میں ایک مسئلہ لکھ کر ڈالا اس کے جواب میں ان سے تحریر اکھا گیا کہ تمہارا امام زمانہ اس وقت مسجد کوفہ میں نماز گزار ہے تم وہاں جاؤ، وہ وہاں جا پہنچے، خود بخود دروازہ مسجد کھل گیا - اور آپ اندر داخل ہو گئے آپ نے مسئلہ کا جواب حاصل کیا اور آپ

مطمئن ہو کر برآمد ہوئے

## امام مہدی کی مومنین سے ملاقات :

رسالہ جزیرہ خضرا کے ص ۱۶ میں بحوالہ احادیث آل محمد مرقوم ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ہر مومن کی ملاقات ہوتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ مومنین انھیں مصلحت خداوندی کی بناء پر اس طرح نہ پہچان سکیں جس طرح پہچاننا چاہیے مناسب معلوم ہوتا ہے اس مقام پر میں اپنا ایک خواب لکھ دوں۔ واقعہ یہ ہے کہ آج کل جبکہ میں امام زمانہ کے حالات لکھ رہا ہوں حدیث مذکورہ پر نظر ڈالنے کے بعد فوراً ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مولا سب کو دکھائی دیتے ہیں، لیکن مجھے آج تک نظر نہیں آئے، اس کے بعد میں استراحت پر گیا اور سونے کے ارٹے سے لیٹا ابھی نیند نہ آئی تھی اور قطعی طور پر نیم بیداری کی حالت میں تھا کہ ناگاہ میں نے دیکھا کہ میرے کان سے جانب مشرق تابعد نظریک قوسی خط پڑا ہوا ہے یعنی شمال کی جانب کاسارا حصہ عالم پہاڑ ہے اور اس پر امام مہدی علیہ السلام برہنہ تلوار لئے کھڑے ہیں اور یہ کہتے ہوئے کہ ”نصف دنیا آج ہی فتح کر لوں گا۔“ شمال کی جانب ایک پاؤں بڑھا رہے ہیں آپ کا قد عام انسانوں کے قد سے ڈیوڑھا اور جسم دوہرا ہے، بڑی بڑی سرمگین آنکھیں اور چہرہ انتہائی روشن ہے آپ کے پٹے کٹے ہوئے ہیں اور سارا لباس سفید ہے اور وقت عصر کا ہے۔

یہ واقعہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۸ شب یکشنبہ بوقت ساڑھے چار بجے شب کا ہے۔

## پانچ سال کی عمر میں خاص الخاص اصحاب سے آپ کی ملاقات

یعقوب بن منقوش و محمد بن عثمان عمری و ابی ہاشم جعفری اور موسیٰ بن جعفر بن وہب بغدادی کا بیان ہے کہ ہم حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی مولا! آپ کے بعد امرامامت کس کے سپرد ہوگا اور کون حجت خدا قرار پائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ میرا فرزند محمد میرے بعد حجت اللہ فی الارض ہوگا ہم نے عرض کی مولا ہمیں ان کی زیارت کروادیں آپ نے فرمایا وہ پردہ جو سامنے آویختہ ہے اسے اٹھاؤ۔ ہم نے پردہ اٹھا یا، تو اس سے ایک نہایت خوب صورت بچہ جس کی عمر پانچ سال تھی برآمد ہوا، اور وہ آکر امام حسن عسکری کی آغوش میں بیٹھ گیا۔ امام نے فرمایا کہ یہی میرا فرزند میرے بعد حجت اللہ ہوگا محمد بن عثمان کا کہنا ہے کہ ہم اس وقت چالیس افراد تھے اور ہم سب نے ان کی زیارت کی۔ امام حسن عسکری نے اپنے فرزند امام مہدی کو حکم دیا کہ وہ اندرواپس چلے جائیں اور ہم سے فرمایا: ”شما اورا نخواہید دید غیر از امروز“ کہ اب تم آج کے بعد پھر اسے نہ دیکھ سکو گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا ، پھر غیبت شروع ہو گئی (کشف الغمہ ص ۱۳۹ وشواہد النبوت ص ۲۱۳) علامہ طبرسی اعلام الوری کے ص ۲۴۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ آئمہ کے نزدیک محمد اور عثمان عمری دونوں ثقہ ہیں ۔ پھر اسی صفحہ میں فرماتے ہیں کہ ابوہارون کا کہنا ہے کہ میں نے بچپن میں صاحب الزمان کو دیکھا ہے ”کانہ القمر لیلة البدر“ ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا ۔

## جزیرہ خضرا میں امام علیہ السلام سے ملاقات

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قیام گاہ جزیرہ خضرا میں جولوگ پہنچے ہیں ۔ ان میں سے شیخ صالح ، شیخ زین العابدین ملی بن فاضل مازندرانی کانام نمایاں طور پر نظر آتا ہے ۔ آپ کی ملاقات کی تصدیق ، فضل بن یحییٰ بن علی طبعی کوفی و شیخ عالم عامل شیخ شمس الدین نجح حلّی و شیخ جلال الدین ، عبد اللہ ابن عوام حلّی نے فرمائی ہے ۔ علامہ مجلسی نے آپ کے سفر کی ساری و ویداد ایک رسالہ کی صورت میں ضبط کیا ہے ۔ جس کا مفصل ذکر بحار الانوار میں موجود ہے رسالہ جزیرہ خضراء کے ص ۱ میں ہے کہ شیخ اجل سعید شہید بن محمد مکی اور میر شمس الدین محمد اسد اللہ شوشتری نے بھی تصدیق کی ہے ۔

مؤلف کتاب ہذا کہتا ہے کہ حضرت کی ولادت حضرت کی غیبت ، حضرت کا ظہور وغیرہ جس طرح رمز خداوندی اور راز الہی ہے اسی طرح آپ کی جائے قیام بھی ایک راز ہے جس کی اطلاع عام ضروری نہیں ہے ، واضح ہو کہ کولمبس کے ادراک سے قبل بھی امریکہ کا وجود تھا ۔

## اسحاق بن یعقوب کے نام امام عصر کا خط:

علامہ طبرسی بحوالہ محمد بن یعقوب کلینی لکھتے ہیں کہ اسحق بن یعقوب نے بذریعہ محمد بن عثمان عمری حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خدمت ایک خط ارسال کیا جس میں کئی سوالات مندرج تھے ۔ حضرت نے بخط خود جواب تحریر فرمایا اور تمام سوالات کے جوابات تحریراً عنایت فرمائے جس کے اجزاء یہ ہیں :

(۱) جو ہمارا منکر ہے ، وہ ہم سے نہیں ۔

(۲) میرے عزیزوں میں سے جو مخالفت کرتے ہیں ، ان کی مثال ابن نوح اور برادران یوسف کی ہے ۔

(۳) فقاع یعنی جو کی شراب کا پینا حرام ہے ۔

(۴) ہم تمہارے مال صرف اس لئے (بطور خمس قبول کرتے ہیں کہ تم پاک ہو جاؤ اور عذاب سے نجات حاصل کر سکو۔

(۵) میرے ظہور کرنے اور نہ کرنے کا تعلق صرف خدا سے ہے جو لوگ وقت ظہور مقرر کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں جھوٹ بولتے ہیں۔

(۶) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ امام حسین قتل نہیں ہوئے وہ کافر جھوٹے اور گمراہ ہیں۔

(۷) تمام واقع ہونے والے حوادث میں میرے سفر پر اعتماد کرو، وہ میری طرف سے تمہارے لئے حجت ہیں اور میں حجت اللہ ہوں۔

(۸) ”محمد بن عثمان“ امین اور ثقہ ہیں اور ان کی تحریر میری تحریر ہے۔

(۹) محمد بن علی مہر بار ابوازی کادل انشاء اللہ بہت صاف ہو جائے گا اور انہیں کوئی شک نہ رہے گا۔

(۱۰) گانے والی کی اجرت و قیمت حرام ہے۔

(۱۱) محمد بن شاذان بن نعیم ہمارے شیعوں میں سے ہے۔

(۱۲) ابوالخطاب محمد بن ابی زینب اجدع ملعون ہے اور ان کے ماننے والے بھی ملعون ہیں۔ میں اور میرے باپ دادا اس سے اور اس کے باپ دادا سے ہمیشہ بے زار رہے ہیں۔

(۱۳) جو ہمارا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں۔

(۱۴) خمس ہمارے سادات شیعہ کے لئے حلال ہے۔

(۱۵) جو لوگ دین خدامیں شک کرتے ہیں وہ اپنے خود ذمہ دار ہیں۔

(۱۶) میری غیبت کیوں واقع ہوئی ہے۔ یہ بات خدا کی مصلحت سے متعلق ہے اس کے متعلق سوال بیکار ہے۔ میرے آباؤ اجداد دنیا والوں کے شکنجہ میں رہے ہیں لیکن خدا نے مجھے اس شکنجہ سے بچا لیا ہے جب میں ظہور کروں گا بالکل آزاد ہوں گا۔

( زمانہ غیبت میں مجھ سے فائدہ کیا ہے؟ اس کے متعلق یہ سمجھ لو کہ میری مثال غیبت میں ویسی ہے جیسے ابرمیں چھپے ہوئے آفتاب کی۔ میں ستاروں کی مانند اہل ارض کے لئے امان ہوں تم لوگ غیبت اور ظہور سے متعلق سوالات کا سلسلہ بند کرو اور خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا کرو کہ وہ جلد میرے ظہور کا حکم دے، اے اسحاق! تم پر اور ان لوگوں پر میرا سلام ہو جو ہدایت کی اتباع کرتے ہیں۔ (اعلام الوری ص ۲۵۸ مجالس المومنین ص ۱۹۰، کشف الغمہ ص ۱۴۰)

## شیخ محمد بن محمد کے نام امام زمانہ کا مکتوب گرامی

علما کا بیان ہے کہ حضرت امام عصر علیہ السلام نے جناب شیخ مفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام ایک مکتوب ارسال فرمایا ہے۔ جس میں انہوں نے شیخ مفید کی مدح فرمائی ہے اور بہت سے واقعات سے موصوف کو آگاہ کیا ہے ان کے مکتوب گرامی کا ترجمہ یہ ہے :

میرے نیک برادر اور لائق محب، تم پر میرا سلام ہو۔ تمہیں دینی معاملہ میں خلوص حاصل ہے اور تم ہمارے بارے میں یقین کامل رکھتے ہو۔ ہم اس خدا کی تعریف کرتے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ہم درود بھیجتے ہیں حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کی پاک آل پر ہماری دعاء ہے کہ خدا تمہاری توفیقات دینی ہمیشہ قائم رکھے اور تمہیں نصرت حق کی طرف ہمیشہ متوجہ رکھے۔ تم جو ہمارے بارے میں صدق بیانی کرتے رہتے ہو، خدا تم کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ تم نے جو ہم سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھا اور دوستوں کو فائدہ پہنچایا، وہ قابل مدح و ستائش ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تم کو دشمنوں کے مقابلہ میں کامیاب رکھے۔ اب ذرا ٹہرجاؤ۔

اور جیسا ہم کہتے ہیں اس پر عمل کرو۔ اگرچہ ہم ظالموں کے امکانات سے دور ہیں لیکن ہمارے لئے خدا کافی ہے جس نے ہم کو ہمارے شیعہ مومنین کی بہتری کے لئے ذرائع دکھائے دیئے ہیں۔ جب تک دولت دنیا فاسقوں کے ہاتھ میں رہے گی۔ ہم کو تمہاری خبریں پہنچتی رہیں گی اور تمہارے معاملات کے متعلق کوئی بات ہم سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ ہم ان لغزشوں کو جانتے ہیں جو لوگوں سے اپنے نیک اسلاف کے خلاف ظاہر ہو رہی ہیں۔ (شاید اس سے اپنے چچا جعفر کی طرف اشارہ فرمایا ہے) انہوں نے اپنے عہدوں کو پس پشت ڈال دیا ہے، گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں۔ تاہم ہم ان کی رعایتوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ان کے ذکر بھولنے والے ہیں اگر ایسا ہوتا تو ان پر مصیبتیں نازل ہو جاتیں اور دشمنوں کو غلبہ حاصل ہو جاتا، پس ان سے کہو کہ خدا سے ڈرو اور ہمارے امرونی کی حفاظت کرو اور اللہ اپنے نور کا کامل کرنے والا ہے، چاہے مشرک کیسے ہی کراہت کریں۔ تقیہ کو پکڑے رہو، میں اس کی نجات کا ضامن ہوں جو خدا کی مرضی کا راستہ چلے گا۔ اس سال جمادی الاول کا مہینہ آئے گا تو اس کے واقعات سے عبرت حاصل کرنا تمہارے لئے زمین و آسمان سے روشن آیتیں ظاہر ہوں گی۔ مسلمانوں کے گروہ حزن و قلق میں بمقام عراق پھنس جائیں گے اور ان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے رزق میں تنگی ہو جائے گی پھر یہ ذلت و مصیبت شریروں کی ہلاکت کے بعد دور ہو جائیگی۔ ان کی ہلاکت سے نیک اور متقی لوگ خوش ہوں گے لوگوں کو چاہیے کہ وہ ایسے کام کریں جن سے ان میں ہماری محبت زیادہ ہو۔ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جب موت یکایک آجائے گی تو باب توبہ بند ہو جائے گا اور خدائی قہر سے نجات نہ ملے گی خدا تم کو نیکی پر قائم رکھے، اور تم پر رحمت نازل کرے۔“

میرے خیال میں یہ خط عہد غیبت کبریٰ کا ہے، کیونکہ شیخ مفید کی ولادت ۱۱ ذی قعدہ ۳۳۶ ہجری

ہے اور وفات ۳ رمضان ۴۱۳ میں ہوئی ہے اور غیبت صغریٰ کا اختتام ۱۵ شعبان ۳۲۹ میں ہوا ہے علامہ کبیر حضرت شہید ثالث علامہ نور اللہ شوشتری مجالس المومنین کے ص ۲۰۶ میں لکھتے ہیں کہ شیخ مفید کے مرنے کے بعد حضرت امام عصر نے تین شعر ارسال فرمائے تھے جو مرحوم کی قبر پر کندہ ہیں -

## واقعات روائے حاجات :

۱۔ جناب محقق مدقق علامہ شیخ حسن بن یوسف بن علی بن مطہر حلی علیہ الرحمہ ایسے محدث جلیل متعلم بے عدیل گزرے ہیں کہ علوم وفنون عقلیہ و نقلیہ مینجن کا نظیر نہ تھا۔ اپنے والد ماجد اور اپنے ماموں محقق صاحب شرائع الاسلام اور خواجہ نصیر الدین طوسی کے شاگرد تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں مدارج اجتہاد پر ایسے فائز ہوئے کہ بڑے بڑے طلبہ کو درس دینے لگے تھے۔

ایک مرتبہ چڑیاں لڑتی ہوئی سامنے آگئیں۔ لڑکپن کا زمانہ تھا پڑھاتے پڑھاتے اپنے سر سب عمامہ اتار کر اس پر رکھ دیا اور چڑیوں کو پکڑ لیا، شاگرد بھی ہنس پڑے۔

ایک دفعہ بچپن میں کسی غلطی پر والد کو دیکھ کر بھاگے۔ والد پیچھے دوڑے، قریب تھا کہ پکڑ لیں، فوراً علامہ نے سجدہ واجبہ کی آیت پڑھ دی جس کو سن کر والد تو سجدہ کرنے لگے اور یہ آگے نکل گئے کیونکہ خود نابالغ تھے، ان پر سجدہ واجب نہ تھا۔ والد نے پھر پیچھا کیا انہوں نے پھر سجدہ کی آیت پڑھ دی والد سجدے میں بیٹ گئے اب سرائٹھا کر اپنے فرزند ارجمند کی اس تدبیر پر بہت خوش ہوئے اور پیار کے ساتھ پکارا، جس پر صاحبزادے واپس آگئے۔ قدرت نے ایسے علمی برکات شامل حال فرمائے تھے کہ بچپن ہی میں خود مجتہد، والد مجتہد، بھائی مجتہد، ماموں مجتہد، بھتیجے مجتہد، بھانجے مجتہد، بیٹے مجتہد، پوتے مجتہد، ستر کتابوں سے زیادہ علامہ کی تصنیفات ہیں۔ کتاب تبصرة المتعلمین ایسی مقبول ہوئی کہ جس کی ستائیس اٹھائیس شرحیں لکھی گئیں۔

شرح تجرید ایسی مشہور کتاب ہے جس کو پڑھنا ہر عالم کا دستور ہے۔ اس کا متن تجرید علامہ کے استاد جناب خواجہ نصیر الدین طوسی کا ہے جو بہت بڑے مشہور عالم و حکیم و فلسفی گزرے ہیں۔ درود طوسی آپ ہی کا ہے ۵۹۷ ہجری میں پیدائش ہے اور علامہ حلی کی ولادت ۱۶۴۸ اور رحلت ۷۲۶ھ میں ہوئی۔ نجف اشرف میں روضہ مبارکہ کے منارے سے متصل دفن ہیں۔

علامہ موصوف کے متعلق جناب شہید ثالث قاضی نور اللہ شوشتری اعلیٰ اللہ مقامہ نے کتاب مجالس المومنین میں اور دیگر حضرات علماء نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک صاحب علم شخص نے جن کے علامہ بعض فنون میں شاگرد تھے۔ کوئی کتاب شیعوں کی رد میں تیار کی تھی اور اکثر

لوگوں کو جلسوں میں سنایا کرتے تھے لیکن اس کی تردید وجواب کے خوف سے کسی کو دیتے نہ تھے علامہ نے اس کے حاصل کرنے کی بہت کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوسکی، یہاں تک کہ اپنی شاگردی کو استاد سے عارے کتاب لین کا ذریعہ بنایا جس پر استاد انکار نہ کرسکے اور مارے شرم کے کتاب دینا پڑی۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ایک رات سے زیادہ نہ رکھیں گے مگر علامہ نے اتنا وقت بھی غنیمت سمجھا اور کتاب لے کر اپنے گھر آئے تاکہ جس قدر ہوسکے اس کی نقل کر لیں، لکھنا شروع کیا لکھتے لکھتے آدھی رات ہوگئی، نیند آنے لگی اور سو گئے اور حضرت حجت علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ حضرت فرما رہے ہیں، کتاب مجھ کو دے دو اور تم سوتے رہو۔ جب اٹھے تو دیکھا کہ حضرت کے اعجاز سے پوری کتاب نقل ہوگئی ہے۔ اور بعض حضرات نے واقعہ کی یہ صورت لکھی ہے کہ وہ کتاب اتنی ضخیم تھی کہ ایک شب تو کیا ذکر ہے اس کو ایک شخص ایک سال سے کم میں نقل نہ کرسکتا تھا۔ جب علامہ نے لکھنا شروع کیا تو ایک صاحب اہل حجاز کی صورت میں دروازے سے داخل ہوئے، سلام کیا اور بیٹھ کر کہنے لگے کہ شیخ تم مسطرتیار کئے جاؤ اور میں لکھتا ہوں۔ چنانچہ انھوں نے لکھنا شروع کیا اور علامہ اوراق درست کرتے رہے۔ مگر صورت لکھنے کی یہ تھی کہ ورق کی کتابت میں اس کی درستی سے بھی زیادہ تیزی تھی۔ بس مرغ بولے تھے کہ اس وقت تک ساری کتاب مکمل ہوگئی۔

سفینۃ البحار میں ہے کہ اس واقعہ کے متعلق بعض مجالس میں علامہ علیہ الرحمہ نے صاف صاف فرمایا کہ وہ تشریف لانے والے حضرت حجت علیہ السلام تھے

۲۔ یوں تو علماء متقدمین بھی قتل کئے گئے ہیں لیکن متاخرین میں جن کا سلسلہ آٹھویں قرن سے شروع ہوتا ہے جو اکابر علماء ظلم ظالمین سے شہید ہوئے، ان کو لفظ شہید سے یاد کیا جاتا ہے شہید اول جناب شیخ شمس الدین ابو عبد اللہ بن محمد بن جمال الدین مکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ لمعہ دمشقیہ آپ ہی کی کتاب ہے ایک سال شام کے قلعہ میں مقید رہے۔ للعبید میں تلوار سے قتل کیا گیا ہے، پھر سولی پر چڑھا گیا، پھر سنگسار کیا گیا، پھر لاش کو جلادیا۔ سال ولادت ۷۶۴ ہجری اور سال شہادت ۷۸۶ھ ہے اور شہید ثانی عالم ربانی جناب زین الدین عاملی علیہ الرحمہ ہیں جو ایسے متبحر و جامع فنون عقلیہ و نقلیہ تھے کہ مشہور کتاب لمعہ آپ ہی کی ہے جس کو ہر عالم دین پڑھتا ہے گویا بعد کے تمام علماء و محققین آپ کے شاگرد ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک رہے گا موصوف مسجد الحرام سے گرفتار ہوئے اور شہر قسطنطنیہ میں شہید کئے گئے ۹۱۱ھ میں ولادت اور ۹۶۶ھ میں شہادت ہوئی۔

شیخ فاضل اجل محمد بن علی بن حسن عودی نے کتاب بغۃ المرید فی الكشف عن احوال الشہید میں لکھا ہے کہ جب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے دمشق سے مصر کا سفر کیا تھا تو راستہ میں بہت سے الطاف الہیہ و کرامات جلیلہ کا ظہور ہوتا رہا ہے ان میں سے ایک یہ واقعہ ہے کہ جب منزل رملہ پر زیارت انبیا کے لئے تنہا اس مسجد کی طرف آئے جو جامع ایض کے نام سے مشہور ہے

تو اس کے دروازے کو قفل لگا ہوا تھا لیکن ذرا کھینچنے سے فوراً کھل گیا۔ اندر جا کر نماز و دعائیں ایسے مشغول ہوئے کہ قافلہ روانہ ہو گیا۔ اس پر بہت متفکر و پریشان تھے کہ کیا کریں۔ تنہائی کا عالم اور سارا سامان ہودج پر قافلہ کے ساتھ جا چکا ہے، مجبوراً پیدل روانہ ہو گئے کہ شاید قافلہ مل جائے۔ مگر چلتے چلتے تھک گئے اور وہ دور تک نظر نہ آیا۔ یکایک ایک سوار آتے ہوئے دکھائی دیے جنہوں نے قریب پہنچ کر فرمایا کہ میرے ساتھ بیٹھ جاؤ اور سوار کر لیا۔ اس کے بعد بجلی کی طرح ایک لمحہ میں قافلہ تک پہنچ گئے اور اپنی سواری سے اتار دیا۔ شہید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے راستہ میں ہر چند تلاش کیا کہ ان صاحب کو دیکھ لوں مگر وہ نظر نہ آ سکے اور اس سے پہلے بھی میں نے ان کو نہ دیکھا تھا۔

۳۔ علامہ بحر العلوم آقا سید مہدی طباطبائی اعلیٰ اللہ مقامہ کا یہ واقعہ جنت الماویٰ میں علامہ کے کارکن مولانا سلما سی سے نقل ہے کہ مجاورت مکہ معظمہ کے زمانے میں باوجودیکہ عالم مسافرت تھا، گھر بار سے بہت دور تھے لیکن بذل و عطا، داد و دہش کی یہ صورت کہ کثرت مصارف کی کچھ پرواہ نہ تھی، یہاں تک نوبت پہنچی کہ خرچ کی کوئی سیل نہ رہی۔ ایک درہم بھی میرے پاس نہ تھا۔ مینے علامہ سے عرض حال کیا جس کا کچھ جواب نہ دیا اور حسب عادت صبح طواف خانہ کعبہ کے لیے چلے گئے جب واپس تشریف لائے تو میں نے حسب معمول حقہ حاضر کیا۔ یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا جس پر وہ نہایت بے چینی کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور مجھ سے فرمایا کہ جلدی یہاں سے حقہ ہٹاؤ اور فوراً خود جا کر دروازہ کھولا اور ایک شخص جلیل بہ ہے ثبت اعراب داخل ہوئے اور بیٹھ گئے۔ بحر العلوم بھی انتہائی عجز و انکسار سے بیٹھے۔ کچھ باتیں ہوئیں و پھر وہ صاحب کھڑے ہو گئے۔ بحر العلوم نے دروازہ کھولا، ان کے ہاتھوں کا بوسہ دیا ناقہ پر سوار کرایا۔ جب اندر تشریف لائے تو چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا اسی وقت مجھ کو ایک کاغذ دیا اور فرمایا کہ یہ رقعہ اس صراف سے متعلق ہے جو کوہ صفا پر بیٹھا ہے۔ اس کو لے کر اس کے پاس جاؤ اور جو کچھ وہ دے لے آؤ۔ چنانچہ میں گیا اور وہ نوشتہ اس کو دیا۔ اس نے ہاتھ میں لے کر دیکھا، چوما اور کہا کہ بار بردار بلا کر لاؤ۔ میں جا کر چار قلی لے آیا۔ صراف نے وہ ریال جو پانچ قران عجمی سے بھی زیادہ ہوتا ہے اتنی مقدار میں دیے کہ چار مزدور اپنے کاندھوں پر اٹھا کر لائے اور مکان پر پہنچا دیے۔

چند روز کے بعد میں صراف سے ملنے کے لیے چلا تا کہ اس کا حال بھی دریافت کروں اور یہ بھی پوچھوں کہ وہ رقعہ کس کا تھا۔ لیکن جب میں اس مقام پر پہنچا تو نہ وہ دکان نظر آئی نہ وہ صراف دکھائی دیا میں نے لوگوں سے جو اس وقت وہاں موجود تھے صراف کے متعلق سوال کیا۔ سب نے یہ کہا کہ ہم نے آج تک یہاں کسی صراف کو نہ دیکھا۔ جس کے بعد میں سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ اسرار خدا اور اللطاف امام زماں علیہ السلام ہیں۔

۴۔ صاحب کتاب دارالسلام تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز نجف اشرف میں ان صاحبان کے

ذکر پر جن کو حضرت حجت علیہ السلام کی بارگاہ میں حضوری کاشرف حاصل ہوا ہے ، فاضل جلیل ، عادل نبیل آقا سید باقر اصفہانی نے بیان فرمایا ہے کہ حسب عادت مجاورین ایک مرتبہ میں نے شب چہار شنبہ مسجد سہلہ میں گزاری اور دن کو بھی اس ارادہ سے وہیں رہا کہ عصر کے وقت مسجد کوفہ جاؤں گا اور پینچ شنبہ کی شب وہاں رہ کر دن میں نجف اشرف واپس ہوں گا ۔ لیکن صورت یہ پیش آئی کہ کھانے کا سامان ختم ہو گیا اس زمانہ میں مسجد سہلہ کا جوار آباد نہ تھا اور کوئی روٹی بیچنے والا بھی وہاں نہ آتا تھا مجھ کو بھوک بہت لگ رہی تھی جس سے نہایت پریشان تھا مگر نماز پڑھنے میں مشغول ہو گیا ۔ اسی اثنا میں ایک صاحب تشریف لائے اور میرے قریب بیٹھ کر انہوں نے دسترخوان کھولا ۔ اس وقت میرا دل چاہنے لگا کہ کاش یہ قیمت لے لیں اور مجھے بھی کھانے میں شریک کر لیں کہ یکایک خود انہوں نے میری طرف دیکھ کر تواضع فرمائی ، مگر میں نے شرم کی وجہ سے انکار کیا ۔ لیکن ان کے اصرار سے تیار ہو گیا اور خوب پیٹ بھر کر کھایا ۔ فراغت کے بعد دسترخوان لپیٹ کر وہ مسجد کے ایک حجرہ میں تشریف لے گئے جس پر میری نظر جمی رہی اور ان کے باہر آنے کا انتظار کرتا رہا ، مگر دیر ہو گئی اور وہ نہ نکلے ۔ جس سے میں متفکر ہوا کہ میرے ساتھ ان صاحب کا یہ عمل اتفاقی تھا ۔ میری حالت اور دل کی بات پر ان کو اطلاع تھی یہ سوچ کر میں اٹھا اور اسی حجرہ میں پہنچا ، دیکھا تو وہ بالکل خالی ہے ، وہاں کوئی نظر نہ آیا ۔ باوجودیکہ اس میں آنے جانے کا دوسرا راستہ نہ تھا ۔ تب میں سمجھا کہ میرے ضمیر پر مطلع ہو کر مجھ کو کھانا کھلانے والا سوائے حضرت حجت علیہ السلام کے کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا ۔

۵۔ کتاب نجم ثاقب میں صالح متقی شیخ محمد طاہر نجفی کے متعلق ایک حکایت مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ برسوں مسجد کوفہ کے خادم رہے اور مع اہل و عیال کے وہیں رہائش تھی ۔ بہت پرہیزگار متدین آدمی تھے ۔ آخر میں نایب ہو گئے تھے ان کا یہ بیان بعض علماء متقین نے نقل کیا ہے کہ کئی سال ہوئے کہ نجف کے دو گروہوں میں جن سے میری معاش کا تعلق تھا باہم جنگ وجدال کی وجہ سے زائرین کی آمد و رفت رک گئی تھی ، اہل علم کا آنا بند تھا ، جس سے میں بہت پریشان ہوا ، زندگی تلخ ہونے لگی کیونکہ کثیر العیال تھا ۔ کچھ یتیموں کی پرورش بھی میرے ذمہ تھی فاقوں کی نوبت آگئی ایک شب کو ایسا ہوا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا ، بچے مارے بھوک کے رو رہے تھے اس وقت بہت دل تنگ ہو کر بارگاہ الہی میں دعا کرتے ہوئے میں نے یہ عرض کیا کہ پروردگارا ! اے سوائے اس کے کچھ نہیں چاہتا کہ اپنے مولا و آقا کی صورت دیکھ لوں ۔ اسی اثنا میں ایک جلیل القدر جن کے چہرے سے آثار ہیبت و جلال نمایاں ہو رہے تھے نفیس لباس پہنے ہوئے تشریف لائے ۔ میں نے خیال کیا کہ یہ تو کوئی بادشاہ ہیں ۔ لیکن سر پر عمامہ بھی تھا جب انہوں نے نماز پڑھنی شروع کی تو روئے مبارک کا نور ایسا بڑھنے لگا کہ نظر جمانا ممکن نہ رہا ۔ تب میں سمجھا کہ میرا یہ خیال غلط ہے ۔ اور انہوں نے خود میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے

طاہر! مجھے کونسا بادشاہ خیال کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میرے مولا! آپ تو بادشاہوں کے بادشاہ اور تمام عالم کے سردار ہیں فرمایا اے طاہر! تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے، اب کیا چاہتے ہو؟ کیا ہم روزانہ تم لوگوں کی دیکھ بھال نہیں کرتے اور تمہارے اعمال ہمارے سامنے پیش نہیں ہوتے اس فرمانے پر ان جناب کی ہیبت و عظمت اور اس حیرت کی وجہ سے جو مجھ پر طاری تھی کچھ جواب نہ دے سکا۔ اور الحمد للہ اس وقت سے معاش کے دروازہ میرے لیے کھل گئے اور آج تک کبھی تنگی میں مبتلا نہ ہوا۔

۶۔ فاضل جلیل سید محمد باقر بن سید محمد شریف حسینی اصفہانی نے کتاب نورالعیون میں اپنے استاد عالم متقی میرزا محمد تقی الماسی سے ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ الماسی مولانا محمد تقی مجلسی اول کے پڑپوتے تھے۔ ان کے اس لقب کی وجہ یہ تھی کہ ان کے والد میرزا محمد کاظم بڑے متمول تھے۔ انہوں نے ایک الماس جس کی قیمت پانچ ہزار تومان تھی بارگاہ امیرالمومنین علیہ السلام میں ہدیہ کیا تھا جس سے الماسی مشہور ہو گئے۔ ۱۱۵۹ھ میں رحلت ہوئی۔

موصوف نے بیان فرمایا کہ من جملہ سادات شولستان ایک بزرگ عالم دین نے اپنے معتمد شخص کا یہ بیان مجھ سے نقل کیا کہ ایک مرتبہ بحرین کے کچھ لوگوں میں یہ معاہدہ ہوا کہ ہم میں سے ہر شخص باری باری مومنین کی ایک جماعت کو کھانا کھلائے۔ چنانچہ وہ لوگ اس طرح کرتے رہے یہاں تک کہ ایک شخص کا نمبر آیا جس کے پاس پیسہ نہ تھا۔ وہ اپنی تنگدستی و بے سروسامانی سے بہت پریشان ہوا۔

اسی فکر و غم میں اتفاقاً رات کو جنگل کی طرف سے گزر رہا تھا کہ ایک صاحب اس کے سامنے آئے اور کہنے لگے کہ تم فلاں تاجر کے پاس جاؤ اور کہو کہ م ح م د بن الحسن نے کہا ہے کہ وہ بارہ دینار دے دو جو تم نے ہمارے لیے نذر کیے تھے۔ انہیں لے کر تم اپنی مہمان داری میں صرف کرو چنانچہ وہ بے چارہ اس سوداگر کے پاس گیا اور پیغام پہنچایا۔ اس نے سن کر کہا کہ کیا خود انہوں نے تم سے یہ بات کہی ہے۔ بحرینی نے جواب دیا ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر تاجر نے پوچھا کہ تم ان کو پہچانتے ہو؟ بحرینی نے کہا کہ انہیں میں تو نہیں جانتا۔ سوداگر نے کہا وہ حضرت امام صاحب الزماں علیہ السلام ہیں اور ان کی نذر کے بارہ دینار میرے پاس رکھے ہیں۔ اس کے بعد تاجر نے بحرینی کا بہت کچھ اکرام کیا اور کہا کہ چونکہ میری یہ نذر اس سرکار میں قبول ہو گئی ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ تبرکاً آدھے دینار کا مجھ سے تبادلہ کرلو۔ بحرینی نے ایسا ہی کیا اور رقم لے کر خوش خوش اپنے گھر واپس آ گئے اور اس مہمانی میں خوب صرف کیا۔

۶۔ فاضل کامل سید محمد حسینی نے کفایۃ المجتہدین میں حسن بن حمزہ علوی طبری مرعشی کی یہ روایت نقل کی ہے کہ ہمارے اصحاب امامیہ میں سے ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں حج کو گیا تو سخت گرمی کا سال تھا، قافلہ سے جدا ہو گیا۔ مارے پیاس کے دم نکلا جاتا تھا

یہاں تک کہ زمین پر دفعۃً گھوڑے کے ہنہانے کی آواز آئی۔ آنکھیں کھولیں تو ایک خوش رو و خوش بوجوان نظر آئے۔ انہوں نے مجھ کو ایسا پانی پلایا جو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا۔ اس وقت میں مرنے سے بچ گیا اور میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں جو مجھ پر ایسی مرحمت فرمائی؟ فرمایا کہ میں بندوں پر حجة اللہ اور روئے زمین پر بقۃ اللہ ہوں۔ اور میں وہ ہوں کہ زمین کو عدل و داد سے بھر دوں گا جبکہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ میں حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے فرزند ہوں۔ اس کے بعد فرمایا کہ آنکھیں بند کرو۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں، فرمایا کہ کھول دو میں نے کھول دیں تو اپنے کو قافلہ کے سامنے پایا اور حضرت نظر سے غائب ہو گئے تھے۔ صلوات اللہ علیہ۔

۷۔ عالم متبحر شیخ ابوالحسن شریف عاملی نے کتاب ضیاء العالمین میں حافظ ابونعیم و ابوالعلاء ہمدانی سے ابن عمر کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی کا خروج اس بستی سے ہوگا جس کو کرعہ کہتے ہیں ان کے سر پر ابر کا سایہ ہوگا اور منادی یہ آواز دیتا ہوگا کہ یہ مہدی خلیفہ خدا ہیں، ان کی متابعت کرو۔ اس سلسلہ میں محمد بن احمد سے ایک جماعت نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ میرے والد ہمیشہ مقام کرعہ کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا کرتے تھے کہ وہ کس طرف ہے۔ اتفاقاً ایک بڑا تاجر آگیا، اس سے بھی پوچھا تو اس نے کہا کہ میرے باپ اکثر سفر میں رہا کرتے تھے اور میں بھی ساتھ ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ہم راستہ بھول گئے اور چند روز اسی پریشانی میں گزرے۔ کھانے پینے کا سامان بھی ختم ہو گیا اور مرنے کی نوبت آگئی جو یکایک ایک مقام پر چمڑے کے چند خیمے نظر آئے اور ان میں سے کچھ آدمی نکل کر ہماری طرف متوجہ ہوئے جن سے ہم نے اپنی اس حالت کو بیان کیا جب ظہر کا وقت آیا تو ایک ایسے خوب صورت جوان باہر نکلے جن سے زیادہ حسین جلیل القدر و دبدبہ والا ہم نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ سب نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب وہ سلام پھیر چکے تو میرے باپ نے ان کو سلام کیا اور اپنا سارا قصہ سنایا۔ جس کے بعد ہم کئی دن وہاں رہے اور ان سب کو ایسا بڑا اخلاق و نیک کردار پایا کہ کبھی کسی کو ان صفات کا سنا بھی نہ تھا۔ بالآخر ہم نے ان جناب سے عرض کیا کہ کسی آدمی کو ہمارے ساتھ کر دیجئے جو ہمیں ٹھیک راستہ پر لگائے۔ چنانچہ انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا جس کے ہمراہ ہم وہاں سے روانہ ہو گئے اور بہت تھوڑے سے وقت میں ہم ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں جانا چاہتے تھے، وہاں میرے والد نے اس ہمراہی سے سوال کیا کہ تمہارے یہ سردار کون ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ حضرت مہدی م ح م د بن حسن علیہ السلام ہیں اور اس مقام کو کرعہ کہتے ہیں جو یمن میں داخل ہے، اس طرف سے جو بلاد حبشہ سے متصل ہے۔ دس دن کا راستہ ہے اور ایسے بیابان میں ہے جہاں پانی کا نام نہیں۔

اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد عالم مذکور نے فرمایا ہے کہ اس روایت سے حضرت کا خروج کرعہ

سے ہوگا اور اس خبرمیں کہ حضرت مکہ سے ظاہر ہوں گے، کوئی مخالفت نہیں ہے کیونکہ دونوں کو ملا کر مطلب یہ ہوتا ہے کہ اپنی قیام گاہ کرعہ سے مکہ تشریف لائیں گے اور وہاں سے ظہوراً مرہوگا۔ یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ یہ مقام حضرت کی مستقل قیام گاہ ہے۔

## ان حضرات کے نام جنہوں نے زمانہ غیبت صغریٰ میں امام کو دیکھا ہے

چار و کلائے خصوصی اور سات و کلائے عمومی کے علاوہ جن لوگوں نے حضرت امام عصر علیہ السلام کو دیکھا ہے ان کے اسماء میں سے بعض کے نام یہ ہیں :

بغداد کے رہنے والوں میں سے (۱) ابوالقاسم بن رئیس (۲) ابو عبد اللہ ابن فروخ (۳) مسرور الطباخ (۴-۵) احمد و محمد پسران حسن (۶) اسحاق کاتب از نو بخت (۷) صاحب الفراء (۸) صاحب الصرة المختومہ (۹) ابوالقاسم بن ابی جلیس (۱۰) ابو عبد اللہ الکندی (۱۱) ابو عبد اللہ الجنیدی (۱۲) ہارون الفراز (۱۳) النیلی (ہمدان کے باشندوں میں سے) (۱۴) محمد بن کشر (۱۵) و جعفر بن ہمدان (دینور کے رہنے والوں میں سے) (۱۶) حسن بن پروان (۱۷) احمد بن پروان (از اصفہان) (۱۸) ابن باز شالہ (از صیمر) (۱۹) زیدان (از قم) (۲۰) حسن بن نصر (۲۱) محمد بن محمد (۲۲) علی بن محمد بن اسحاق (۲۳) محمد بن اسحاق (۲۴) حسن بن یعقوب (ازری) (۲۵) قسم بن موسیٰ (۲۶) فرزند قسم بن موسیٰ (۲۷) ابن محمد بن ہارون (۲۸) صاحب الحصاقہ (۲۹) علی بن محمد (۳۰) محمد بن یعقوب کلینی (۳۱) ابو جعفر الرقا (از قزوین) (۳۲) مرواس (۳۳) علی بن احمد (از فارس) (۳۴) المجروح (از شہزور) (۳۵) ابن الجمال (از قدس) (۳۶) مجروح (از مرو) (۳۷) صاحب الالف دینار (۳۸) صاحب المال والرقۃ البیضا (۳۹) ابو ثابت (از نیشابور) (۴۰) محمد بن شعیب بن صالح (از یمن) (۴۱) فضل بن برید (۴۲) حسن بن فضل (۴۳) جعفری (۴۴) ابن الاعجمی (۴۵) شمشاطی (از مصر) (۴۶) صاحب المولودین (۴۷) صاحب المال (۴۸) ابو رحا (از نصیبین) (۴۹) ابو محمد ابن الوجنا (از ابواز) (۵۰) الحصینی (علاء المقصود جلد ۱ ص ۱۲۱)۔

## 6 غیبت

### امام مہدی علیہ السلام کا حمایت مذہب فرمانا واقعہ انار :

کتاب کشف الغمہ ۱۳۳ میں ہے کہ سید باقی بن عطاء امامیہ مذہب کے تھے اور ان کے والد زیدیہ

خیال رکھتے تھے ایک دن ان کے والد عطوہ نے کہا کہ میں سخت علیل ہو گیا ہوں اور اب بچنے کی کوئی امید نہیں۔ ہر قسم کے اطباء کا علاج کراچکا ہوں، اے نورنظر! میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر مجھے تمہارے امام نے شفا دیدی، تو میں مذہب امامیہ اختیار کر لوں گا یہ کہنے کے بعد جب یہ رات کو بستر پر گئے تو امام زمانہ کا ان پر ظہور ہوا، امام نے مقام مرض کو اپنا ہاتھ سے مس کر دیا اور وہ مرض جاتا رہا عطوہ نے اسی وقت مذہب امامیہ اختیار کر لیا اور رات ہی میں جا کر اپنے فرزند باقی علوی کو خوشخبری دیدی۔

اسی طرح کتاب جواہر البیان میں ہے کہ بحرین کا والی نصرانی اور اس کا وزیر خارجی تھا، وزیر نے بادشاہ کے سامنے چند تازہ انار پیش کئے جن پر خلفا کے نام علی الترتیب کندہ تھے اور بادشاہ کو یقین دلایا کہ ہمارا مذہب حق ہے اور ترتیب خلافت منشا قدرت کے مطابق درست ہے بادشاہ کے دل میں یہ بات کچھ اس طرح بیٹھ گئی کہ وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو گیا کہ وزیر کا مذہب حق ہے اور امامیہ راہ باطل پر گامزن ہیں، چنانچہ اس نے اپنے خیال کی تکمیل کے لئے جملہ علما امامیہ کو جو اس کے عہد حکومت تھے بلا بھیجا اور انہیں انار دکھا کر ان سے کہا کہ اس کی رد میں کوئی معقول دلیل لاؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کر کے تمام مذہب کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیں گے، اس واقعہ نے علما کرام میں ایک عجیب قسم کا ہیجان پیدا کر دیا، بالاخر سب علماء آپس میں مشورہ کے بعد ایسے دس علما پر متفق ہو گئے جو ان میں نسبتاً مقدس تھے اور پروگرام یہ بنایا کہ جنگل میں ایک ایک عالم بوقت شب جا کر امام زمانہ سے استعانت کرے، چونکہ ایک شب کی مہلت و مدت ملی تھی، اس لئے پریشانی زیادہ تھی غرض کہ علماء نے جنگل میں جا کر امام زمانہ سے فریاد کا سلسلہ شروع کیا۔ دو عالم اپنی اپنی مدت، فریاد و فغاں ختم ہونے پر جب واپس آئے اور تیسرے عالم حضرت محمد بن علی کی باری آئی تو آپ نے بدستور صحرا میں جا کر مصلیٰ بچھا دیا، اور نماز کے بعد امام زمانہ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام ہو کر واپس آئے ہوئے انہیں ایک شخص راستے میں ملا اس نے پوچھا۔ کیا بات ہے کیوں پریشان ہو، آپ نے عرض کی امام زمانہ کی تلاش ہے اور وہ تشریف لائے ہیں رہے۔ اس شخص نے کہا: ”انصاحب العصر فاذکر حاجتک“ میں ہی تمہارا امام زمانہ ہوں، کہو کیا کہتے ہو محمد بن علی نے کہا کہ اگر آپ صاحب العصر ہیں تو آپ سے حاجت بیان کرنے کی ضرورت کیا، آپ کو خود ہی علم ہوگا۔

اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ سنو! وزیر کے فلاں کمرہ میں ایک لکڑی کا صندوق ہے اس مٹی کے چند سانچے رکھے ہوئے ہیں جب انار چھوٹا ہوتا ہے وزیر اس پر سانچہ چڑھا دیتا ہے۔ اور جب وہ بڑھتا ہے تو اس پر وہ نام کندہ ہو جاتے ہیں جو سانچہ میں کندہ ہیں محمد بن علی! تم بادشاہ کو اپنے ہمراہ لے جا کر وزیر کے دجل و فریب کو واضح کر دو، وہ اپنے ارادہ سے باز آجائے گا اور وزیر کو سزا دے گا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وزیر پر خواست کر دیا گیا۔ (کتاب بدایع الاخبار ملا اسماعیل سبزواری ص ۱۵۰ وسفینۃ البحار جلد ۱ ص ۵۳۶ طبع نجف اشرف)۔

## زمانہ غیبت کبری میں امام مہدی کی بیعت :

حضرت شیخ عبداللطیف حلبی حنفی کا کہنا ہے کہ میرے والد شیخ ابراہیم حسین کاشمار حلب کے مشائخ عظام میں تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے مصری استاد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ (ینابع المودۃ باب ۸۵ ص ۳۹۲)

## حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کے بعد:

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت چونکہ خداوند عالم کی طرف سے بطور لطف خاص عمل میں آئی تھی، اس لئے آپ خدائی خدمت میں ہمہ تن منہمک ہو گئے اور غائب ہونے کے بعد آپ نے دین اسلام کی خدمت شروع فرمادی۔ مسلمانوں، مومنوں کے خطوط کے جوابات دینے، ان کی بوقت ضرورت رہبری کرنے اور انہیں راہ راست دکھانے کا فریضہ ادا کرنا شروع کر دیا ضروری خدمات آپ زمانہ غیبت صغریٰ میں بواسطہ سفر یا بلا واسطہ اور زمانہ غیبت کبریٰ میں بلا واسطہ انجام دیتے رہے اور قیامت تک انجام دیتے رہیں گے۔

## امام مہدی کی غیبت کی وجہ:

مذکورہ بالا تحریروں سے علما اسلام کا اعتراف ثابت ہو چکا یعنی واضح ہو گیا کہ امام مہدی کے متعلق جو عقائد اہل تشیع کے ہیں وہی منصف مزاج اور غیر متعصب اہل تسنن کے علماء کے بھی ہیں اور مقصد اصل کی تائید قرآن کی آیتوں نے بھی کر دی، اب رہی غیبت امام مہدی کی ضرورت اس کے متعلق عرض ہے کہ :

(۱) اخلاق عالم نے ہدایت خلق کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور کثیر التعداد ان کے اوصیا بھیجے۔ پیغمبروں میں سے ایک لاکھ تیس ہزار نوسو ننانویں انبیاء کے بعد چونکہ حضور رسول کریم تشریف لائے تھے۔ لہذا ان کے جملہ صفات و کمالات و معجزات حضرت محمد مصطفیٰ صلعم میں جمع کر دیئے تھے اور آپ کو خدا نے تمام انبیاء کے صفات کا جلوہ برور بنایا بلکہ خود اپنی ذات کا مظہر قرار دیا تھا اور چونکہ آپ کو بھی اس دنیائے فانی سے ظاہری طور پر جانا تھا اس لئے آپ نے اپنی زندگی ہی میں حضرت علی کو ہر قسم کے کمالات سے بھرپور کر دیا تھا یعنی حضرت علی اپنے ذاتی کمالات کے علاوہ نبوی کمالات سے بھی ممتاز ہو گئے تھے۔ سرور کائنات کے بعد کائنات عالم صرف ایک علی کی ہستی تھی جو کمالات انبیاء کی حامل تھی آپ کے بعد سے یہ

کمالات اوصیاء میں منتقل ہوتے ہوئے امام مہدی تک پہنچے بادشاہ وقت امام مہدی کو قتل کرنا چاہتا تھا اگر وہ قتل ہو جاتے تو دنیا سے انبیاء و اوصیاء کا نام و نشان مٹ جاتا اور سب کی یادگاریں ضرب شمشیر ختم ہو جاتی اور چونکہ انہیں انبیاء کے ذریعہ سے خداوند عالم متعارف ہوا تھا لہذا اس کا بھی ذکر ختم ہو جاتا اس لئے ضرورت تھی کہ ایسی ہستی کو محفوظ رکھا جائے جو جملہ انبیاء اور اوصیاء کی یادگار اور تمام کے کمالات کی مظہر ہو۔

(۲) خداوند عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے ” وجعلها کلمۃ باقۃ فی عقبہ “ ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ قرار دیا ہے نسل ابراہیم دو فرزندوں سے چلی ہے ایک اسحاق اور دوسرے اسماعیل۔ اسحاق کی نسل سے خداوند عالم جناب عیسیٰ کو زندہ و باقی قرار دے کر آسمان پر محفوظ کر چکا تھا۔ اب یہ مقتضائے انصاف ضرورت تھی کہ نسل اسماعیل سے کسی ایک کو باقی رکھے اور وہ بھی زمین پر کیونکہ آسمان پر ایک باقی موجود تھا، لہذا امام مہدی کو جو نسل اسماعیل سے ہیں زمین پر زندہ اور باقی رکھا اور انہیں بھی اسی طرح دشمنوں کے شر سے محفوظ کر دیا جس طرح حضرت عیسیٰ کو محفوظ کیا تھا۔

(۳) یہ مسلمات اسلامی سے ہے کہ زمین حجت خدا اور امام زمانہ سے خالی نہیں رہ سکتی (اصول کافی ۱۰۳ طبع نولکشور) چونکہ حجت خدا اس وقت امام مہدی کے سوا کوئی نہ تھا اور انہیں دشمن قتل کر دینے پر تلے ہوئے تھے اس لئے انہیں محفوظ و مستور کر دیا گیا۔ حدیث میں ہے کہ حجت خدا کی وجہ سے بارش ہوتی ہے اور انہیں کے ذریعہ سے روزی تقسیم کی جاتی ہے (بحار)۔

(۴) یہ مسلم ہے کہ حضرت امام مہدی جملہ انبیاء کے مظہر تھے اس لئے ضرورت تھی کہ انہیں کی طرح ان کی غیبت بھی ہوتی یعنی جس طرح بادشاہ وقت کے مظالم کی وجہ سے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عہد حیات میں مناسب مدت تک غائب رہ چکے تھے اسی طرح یہ بھی غائب رہتے۔

(۵) قیامت کا آنا مسلم ہے اور واقعہ قیامت میں امام مہدی کا ذکر بتا رہے کہ آپ کی غیبت مصلحت خداوندی کی بناء پر ہوئی ہے۔

(۶) سورہ انازلنا سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول ملائکہ شب قدر میں ہوتا رہتا ہے یہ ظاہر ہے کہ نزول ملائکہ انبیاء و اوصیاء ہی پر ہوا کرتا ہے۔ امام مہدی کو اس لئے موجود اور باقی رکھا گیا ہے تاکہ نزول ملائکہ کی مرکزی غرض پوری ہو سکے، اور شب قدر میں انہیں پر نزول ملائکہ ہو سکے حدیث میں ہے کہ شب قدر میں سال بھر کی روزی وغیرہ امام مہدی تک پہنچادی جاتی ہے اور وہی اس تقسیم کرتے رہتے ہیں۔

(۷) حکیم کافعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا یہ دوسری بات ہے کہ عام لوگ اس حکمت

ومصلحت سے واقف نہ ہوں غیبت امام مہدی اسی طرح مصلحت وحکمت خداوندی کی بنا پر عمل میں آئی ہے جس طرح طواف کعبہ ، رمی جمرہ وغیرہ ہے جس کی اصل مصلحت خداوند عالم ہی کو معلوم ہے ۔

(۸) امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمانا ہے کہ امام مہدی کو اس لئے غائب کیا جائے گا تاکہ خداوند عالم اپنی ساری مخلوق کا امتحان کر کے یہ جانچے کہ نیک بندے کون ہیں اور باطل پرست کون لوگ ہیں (اکمال الدین)۔

(۹) چونکہ آپ کو اپنی جان کا خوف تھا اور یہ طے شدہ ہے کہ ”من خاف علی نفسه احتاج الی الاستتار“ کہ جسے اپنے نفس اور اپنی جان کا خوف ہو وہ پوشیدہ ہونے کو لازمی جانتا ہے (المرتضی)۔

(آپ کی غیبت اس لئے واقع ہوئی ہے کہ خداوند عالم ایک وقت معین میں آل محمد پر جو مظالم کیے گئے ہیں ۔ ان کا بدلہ امام مہدی کے ذریعہ سے لے گا یعنی آپ عہد اول سے لے کر بنی امیہ اور بنی عباس کے ظالموں سے مکمل بدلہ لیں گے ۔ (اکمال الدین)۔

## غیبت امام مہدی پر علما اہل سنت کا اجماع :

جمہور علما اسلام امام مہدی کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں ، اس میں شیعہ اور سنی کا سوال نہیں ۔ ہر فرقہ کے علماء یہ مانتے ہیں کہ آپ پیدا ہو چکے ہیں اور موجود ہیں ۔ ہم علماء اہل سنت کے اسماء مع ان کی کتابوں اور مختصر اقوال کے درج کرتے ہیں :

(۱)۔ علامہ محمد بن طلحہ شافعی کتاب مطالب السوال میں فرماتے ہیں کہ امام مہدی سامرہ میں پیدا ہوئے ہیں جو بغداد سے ۲۰ فرسخ کے فاصلہ پر ہے ۔

(۲)۔ علامہ علی بن محمد صباغ مالکی کی کتاب فصول المہمہ میں لکھتے ہیں کہ امام حسن عسکری گیارہویں امام نے اپنے بیٹے امام مہدی کی ولادت بادشاہ وقت کے خوف سے پرشیدہ رکھی ۔

(۳)۔ علامہ شیخ عبداللہ بن احمد خشاب کی کتاب تاریخ موالید میں ہے کہ امام مہدی کا نام محمد اور کنیت ابو القاسم ہے ۔ آپ آخری زمانہ میں ظہور و خروج کریں گے ۔

(۴)۔ علامہ محی الدین ابن عربی حنبلی کی کتاب فتوحات مکہ میں ہے کہ جب دنیا ظلو وجور سے بھرجائے گی تو امام مہدی ظہور کریں گے ۔

(۵)۔ علامہ شیخ عبدالوہاب شرانی کی کتاب الیواقیت والجواب میں ہے کہ امام مہدی ۱۵ شعبان

۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے اب اس وقت یعنی ۹۵۸ ہجری میں ان کی عمر ۲۰۶ سال کی ہے، یہی مضمون علامہ بدخشانی کی کتاب مفتاح النجاة میں بھی ہے۔

(۶)۔ علامہ عبدالرحمن جامی حنفی کی کتاب شواہد النبوت میں ہے کہ امام مہدی سامرہ میں پیدا ہوئے ہیں اور ان کی ولادت پوشیدہ رکھی گئی ہے وہ امام حسن عسکری کی موجودگی میں غائب ہو گئے تھے۔ اسی کتاب میں ولادت کا پورا واقعہ حکیمہ خاتون کی زبانی مندرج ہے۔

(۷)۔ علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب مناقب الائمه ہے کہ امام مہدی ۱۵ شعبان ۲۵۵ میں پیدا ہوئے ہیں امام حسن عسکری نے ان کے اذان واقامت کہی ہے اور تھوڑے عرصہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ وہ اس مالک کے سپرد ہو گئے جن کے پاس حضرت موسیٰ بچپن میں تھے۔

(۸)۔ علامہ جمال الدین محدث کی کتاب روضۃ الاحباب میں ہے کہ امام مہدی ۱۵ شعبان ۲۵۵ میں پیدا ہوئے اور زمانہ معتمد عباسی میں بمقام ”سرمین رائے“ از نظر برائیا غائب شد لوگوں کی نظر سے سرداب میں غائب ہو گئے۔

(۹)۔ علامہ عبدالرحمن صوفی کی کتاب مرآۃ الاسرار میں ہے کہ آپ بطن نرجس سے ۱۵ شعبان ۲۵۵ میں پیدا ہوئے۔

(۱۰)۔ علامہ شہاب الدین دولت آبادی صاحب تفسیر بحر مواج کی کتاب ہدایۃ السعداء میں ہے کہ خلافت رسول حضرت علی کے واسطہ سے امام مہدی تک پہنچی آپ ہی آخری امام ہیں۔

(۱۱)۔ علامہ نصر بن علی جہمینی کی کتاب موالید الائمه میں ہے کہ امام مہدی نرجس خاتون کے بطن سے پیدا ہوئے۔

(۱۲)۔ علامہ ملا علی قاری کی کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ امام مہدی بابویں امام ہیں شیعوں کا یہ کہنا غلط ہے کہ اہل سنب اہل بیت کے دشمن ہیں۔

(۱۳)۔ علامہ جواد سباطی کی کتاب براین سباطیہ میں ہے کہ امام مہدی اولاد فاطمہ میں سے ہیں، وہ بقول ۲۵۵ میں متولد ہو کر ایک عرصہ کے بعد غائب ہو گئے ہیں۔

(۱۴)۔ علامہ شیخ حسن عراقی کی تعریف کتاب الواقع میں ہے کہ انہوں نے امام مہدی سے ملاقات کی ہے۔

(۱۵)۔ علامہ علی خواص جن کے متعلق شعرانی نے الیواقیت میں لکھا ہے کہ انہوں نے امام مہدی سے ملاقات کی ہے۔

(۱۶)۔ علامہ شیخ سعد الدین کا کہنا ہے کہ امام مہدی پیدا ہو کر غائب ہو گئے ہیں ”دور آخر زمانہ آشکار گردد“ اور وہ آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔ جیسا کہ کتاب مقصد اقصیٰ میں لکھا ہے۔

- (۱۷)۔ علامہ علی اکبر ابن اسعد اللہ کی کتاب مکاشفات میں ہے کہ آپ پیدا ہو کر قطب ہو گئے ہیں ۔
- (۱۸)۔ علامہ احمد بلاذری ۱۱۱۱ھ لکھتے ہیں کہ آپ پیدا ہو کر محبوب ہو گئے ہیں ۔
- (۱۹)۔ علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے رسالہ نوار میں ہے، محمد بن حسن (المہدی) کے بارے میں شیعوں کا کہنا درست ہے ۔
- (۲۰)۔ علامہ شمس الدین جزری نے بحوالہ مسلسلات بلاذری اعتراف کیا ہے ۔
- (۲۱)۔ علامہ علاء الدولہ احمد منانی صاحب تاریخ خمیس در احوالی النفس نفیس اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ امام مہدی غیبت کے بعد ابدال پھر قطب ہو گئے ۔
- علامہ نور اللہ بحوالہ کتابیان الاحسان لکھتے ہیں کہ امام مہدی تکمیل صفات کے لئے غائب ہوئے ہیں
- ۲۴ علامہ ذہبی اپنی تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں کہ امام مہدی ۲۵۶ میں پیدا ہو کر معدوم ہو گئے ہیں
- ۲۵ علامہ ابن حجر مکی کی کتاب صواعق محرقہ میں ہے کہ امام مہدی المنتظر پیدا ہو کر سرداب میں غائب ہو گئے ہیں ۔
- ۲۶ علامہ عصر کی کتاب وفيات الا عیان کی جلد ۲ ص ۴۵۱ میں ہے کہ امام مہدی کی عمر امام حسن عسکری کی وفات کے وقت ۵ سال تھی وہ سرداب میں غائب ہو کر پھر واپس نہیں ہوئے ۔
- ۲۷ علامہ سبط ابن جوزی کی کتاب تذکرۃ الخواص الامہ کے ص ۲۰۴ میں ہے کہ آپ کا لقب القائم، المنتظر، الباقی ہے ۔
- ۲۸ علامہ عید اللہ امرتسری کی کتاب ارجح المطالب کے ص ۳۷۷ میں بحوالہ کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان مرقوم ہے کہ آپ اسی طرح زندہ باقی ہیں جس طرح عیسیٰ، خضر، الیاس وغیرہ ہم زندہ اور باقی ہیں ۔
- ۲۹ علامہ شیخ سلیمان تمندوزی نے کتاب ینایع المودۃ ص ۳۹۳ میں
- ۳۰ علامہ ابن خشاب نے کتاب موالید اہل بیت میں
- ۳۱ علامہ شبلنجی نے نور الابصار کے ص ۱۵۲ طبع مصر ۱۲۲۲ میں بحوالہ کتاب البیان لکھا ہے کہ امام مہدی غائب ہونے کے بعد اب تک زندہ اور باقی ہیں اور ان کے وجود کے باقی، اور زندہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے وہ اسی طرح زندہ اور باقی ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ، حضرت خضر اور حضرت الیاس وغیرہم زندہ اور باقی ہیں ان اللہ والوں کے علاوہ دجال، ابلیس بھی زندہ ہیں جیسا کہ قرآن مجید صحیح مسلم، تاریخ طبری وغیرہ سے ثابت ہے لہذا ”لا امتناع فی

بقائے ان کے باقی اور زندہ ہونے میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے علامہ چلیپی کتاب کشف الظنون کے ص ۲۰۸ میں لکھتے ہیں کہ کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان ابو عبد اللہ محمد بن یوسف کنجی شافعی کی تصنیف ہے - (علامہ فاضل روز بہان کی ابطال الباطل میں ہے کہ امام مہدی قائم و منتظر ہیں وہ آفتاب کی مانند ظاہر ہو کر دنیا کی تاریکی، کفر زائل کر دے گے - ۳۱ علامہ علی متقی کی کتاب کنز العمال کی جلد ۷ کے ص ۱۱۴ میں ہے کہ آپ غائب ہیں ظہور کر کے ۹ سال حکومت کریں گے -

۳۲ علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنشور جلد ۳ ص ۲۳ میں ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے بعد عیسیٰ نازل ہوں گے وغیرہ۔

امام مہدی کی غیبت اور آپ کا وجود و ظہور قرآن مجید کی روشنی میں :

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت اور آپ کے موجود ہونے اور آپ کے طول عمر نیز آپ کے ظہور و شہود اور ظہور کے بعد سارے دین کو ایک کر دینے کے متعلق ۹۴ آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جن میں سے اکثر دونوں فریق نے تسلیم کیا ہے - اسی طرح بے شمار خصوصی احادیث بھی ہیں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو غایۃ المقصود وغایۃ المرام علامہ ہاشم بحرانی اور منابع المودۃ میں اس مقام پر صرف دو تین آیتیں لکھتا ہوں :

(۱) آپ کی غیبت کے متعلق : آلم ذلک الكتاب لاریب فیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایمان بالغیب سے امام مہدی کی غیبت مراد ہے - نیک بخت ہیں وہ لوگ جو ان کی غیبت پر صبر کریں گے اور مبارک باد کے قابل ہیں - وہ سمجھدار لوگ جو غیبت میں بھی ان کی محبت پر قائم رہیں گے - (ینابع المودۃ ص ۳۷۰ طبع بمبئی)

(۲) آپ کے موجود اور باقی ہونے کے متعلق ”جعلها کلمۃ باقۃ فی عقبہ“ ہے ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ کو قرار دیا ہے جو باقی اور زندہ رہے گا اس کلمہ باقیہ سے امام مہدی کا باقی رہنا مراد ہے اور وہی آل محمد میں باقی ہیں - (تفسیر حسینی علامہ حسین واعظ کاشفی ص ۲۲۶) -

( آپ کے ظہور اور غلبہ کے متعلق ”یظہرہ علی الدین کلہ“ جب امام مہدی بحکم خدا ظہور فرمائیں گے تو تمام دینوں پر غلبہ حاصل کر لیں گے یعنی دنیا میں سوا ایک دین اسلام کے کوئی اور دین نہ ہوگا - (نور الابصار ص ۱۵۳ طبع مصر)۔

## غیبت امام مہدی جفر جامعہ کی روشنی میں :

علامہ شیخ قندوزی بلخی حنفی رقمطراز ہیں کہ سدیصر فی کایان ہے کہ ہم اور مفضل بن عمر، ابوبصیر، ابان بن تغلب ایک دن صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں ، اور کہتے ہیں کہ ” اے محمد! تمہاری غیبت کی خبر نے میرا دل بے چین کر دیا ہے “ میں نے عرض کی حضور خدا آپ کی آنکھوں کو بھی نہ رلائے بات کیا ہے کس لئے حضور گریہ کناں ہیں فرمایا - اے سدید! میں نے آج کتاب ” جعفر جامع “ میں بوقت صبح امام مہدی کی غیبت کا مطالعہ کیا ہے ، اے سدید! یہ وہ کتاب ہے جس میں ” علم ماکان و مایکون “ کا اندراج ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب اس میں لکھا ہوا ہے اے سدید! میں نے اس کتاب میں یہ دیکھا ہے کہ ہماری نسل سے امام مہدی ہوں گے - پھر وہ غائب ہو جائیں گے اور ان کی غیبت نیز عمر بہت طویل ہوگی ان کی غیبت کے زمانہ میں مومنین مصائب میں مبتلا ہوں گے اور ان کے امتحانات ہوتے رہیں گے اور غیبت میں تاخیر کی وجہ سے ان کے دلوں میں شکوک پیدا ہوتے ہوں گے پھر فرمایا : اے سدید! سنو! ان کی ولادت حضرت موسیٰ کی طرح ہوگی اور ان غیبت عیسیٰ کی مانند ہوگی اور ان کے ظہور کا حال حضرت نوح کے مانند ہوگا اور ان کی عمر حضرت خضر کی عمر جیسی ہوگی (ینابع المودۃ) اس حدیث کی مختصر شرح یہ ہے کہ :

(۱) تاریخ میں ہے کہ جب فرعون کو معلوم ہوا کہ میری سلطنت کا زوال ایک مولود بنی اسرائیل کے ذریعہ ہوگا تو اس نے حکم جاری کر دیا کہ ملک میں کوئی عورت حاملہ نہ رہنے پائے اور کوئی بچہ باقی نہ رکھا جائے چنانچہ اسی سلسلہ میں ۴۰ ہزار بچے ضائع کئے گئے لیکن نے خدا حضرت موسیٰ کو فرعون کی تمام ترکیبوں کے باوجود پیدا کیا، باقی رکھا اور انہیں کے ہاتھوں سے اس کی سلطنت کا تختہ الٹوایا - اسی طرح امام مہدی کے لئے ہوا کہ تمام بنی امیہ اور بنی عباسیہ کی سعی بلیغ کے باوجود آپ بطن نرجس خاتون سے پیدا ہوئے اور کوئی آپ کو دیکھ نہ سکا۔

(۲) حضرت عیسیٰ کے بارے میں تمام یہودی اور نصرانی متفق ہیں کہ آپ کو سولی دیدی گئی اور آپ قتل کئے جا چکے ، لیکن خداوند عالم نے اس کی رد فرمادی اور کہ دیا کہ وہ نہ قتل ہوئے ہیں اور نہ ان کو سولی دیدی گئی ہے یعنی خداوند عالم نے اپنے پاس بلا لیا ہے اور وہ آسمان پر امن و امان خدا میں ہیں - اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بھی لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ پیدا ہی نہیں ہوئے حالانکہ وہ پیدا ہو کر حضرت عیسیٰ کی طرح غائب ہو چکے ہیں -

۳ حضرت نوح نے لوگوں کی نافرمانی سے عاجز آ کر خدا کے عذاب کے نزول کی درخواست کی خداوند عالم نے فرمایا کہ پہلے ایک درخت لگاؤ وہ پھل لائے گاتب عذاب کروں گا اسی طرح نوح نے سات مرتبہ کیا بالاخر اس تاخیر کی وجہ سے آپ کے تمام دوست و موالی اور ایمان دار کافر ہو گئے اور صرف ستر مومن رہ گئے - اسی طرح غیبت امام مہدی اور تاخیر ظہور کی وجہ سے ہو رہا ہے -

لوگ فرامین پیغمبر اور آئمہ علیہم السلام کی تکذیب کر رہے ہیں اور عوام مسلم بلاوجہ اعتراضات کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے مشہور ہے کہ جب دنیا میں چالیس مومن کامل رہ جائیں گے تب آپ کا ظہور ہوگا۔

(حضرت خضر جو زندہ اور باقی ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے اور جب کہ حضرت خضر کے زندہ اور باقی رہنے میں مسلمانوں کو کوئی اختلاف نہیں ہے حضرت امام مہدی کے زندہ اور باقی رہنے میں بھی کوئی اختلاف کی وجہ نہیں ہے۔

## حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت اور اس کی ضرورت :

بادشاہ وقت خلیفہ معتمد بن متوکل عباسی جو اپنے آباؤ اجداد کی طرح ظلم و ستم کا خوگر اور آل محمد کا جانی دشمن تھا۔ اس کے کانوں میں مہدی کی ولادت کی بھنک پڑ چکی تھی۔ اس نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد تکفین و تدفین سے پہلے بقول علامہ مجلسی حضرت کے گھر پر پولیس کا چھاپہ ڈلوایا اور چاہا کہ امام مہدی علیہ السلام کو گرفتار کرالے لیکن چونکہ وہ بحکم خدا ۲۳ رمضان المبارک ۲۵۹ ہجری کو سرداب میں جا کر غائب ہو چکے تھے۔ جیسا کہ شواہد النبوت، نور الابصار، دمعۃ ساکبہ، روضۃ الشہداء، مناقب الائمہ، انوار الحسینہ وغیرہ سے مستفاد و مستنبط ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اسے دستیاب نہ ہو سکے۔ اس نے اس کے رد عمل میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تمام بیبیوں کو گرفتار کرالیا اور حکم دیا کہ اس امر کی تحقیق کی جائے کہ آیا کوئی ان میں سے حاملہ تو نہیں ہے اگر کوئی حاملہ ہو تو اس کا حمل ضائع کر دیا جائے، کیونکہ وہ حضرت سرور کائنات صلعم کی پیشین گوئی سے خائف تھا کہ آخری زمانہ میں میرا ایک فرزند جس کا نام مہدی ہوگا۔ کائنات عالم کے انقلاب کا ضامن ہوگا۔ اور اسے یہ معلوم تھا کہ وہ فرزند امام حسن عسکری علیہ السلام کی اولاد سے ہوگا لہذا اس نے آپ کی تلاش اور آپ کے قتل کی پوری کوشش کی۔ تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۳۱ میں ہے کہ ۲۶۰ میں امام حسن عسکری کی شہادت کے بعد جب معتمد خلیفہ عباسی نے آپ کے قتل کرنے کے لئے آدمی بھیجے تو آپ سرداب (۱) ”سرمین رائے“ میں غائب ہو گئے بعض اکابر علما اہل سنت بھی اس امر میں شیعوں کے ہم

زبان ہیں۔ چنانچہ ملا جامی نے شواہد النبوت میں امام عبدالوہاب شعرانی نے لواقع الانوار والیواقیت والجواب میں اور شیخ احمد محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکہ میں اور خواجہ پارسا نے فصل الخطاب میں اور عبدالحق محدث دہلوی نے رسالہ ائمہ طاہرین میں اور جمال الدین محدث نے روضۃ الاحباب میں، اور ابو عبد اللہ شامی صاحب کفایۃ الطالب نے کتاب التبیان فی اخبار صاحب الزمان میں اور سبط ابن جوزی نے تذکرۃ خواص الائمہ میں اور ابن صباغ نور الدین علی مالکی نے فصول المهمہ میں اور کمال الدین ابن طلحہ شافعی نے مطالب

السؤال میں اور شاہ ولی اللہ نے فضل المبین میں اور شیخ سلیمان حنفی نے ینابیع المودة میں اور بعض دیگر علما نے بھی ایسا ہی لکھا ہے اور جو لوگ ان حضرت کے طول عمر میں تعجب کرکے انکار کرتے ہیں - ان کو یہ جواب دیتے ہیں کہ خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے جس نے آدم کو بغیر ماں باپ کے اور عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کیا ، تمام اہل اسلام نے حضرت خضر کو اب تک زندہ مانا ہوا ہے ، ادریس بہشت میں اور حضرت عیسیٰ آسمان پر اب تک زندہ مانے جاتے ہیں اگر خدائے تعالیٰ نے آل محمد میں سے ایک شخص کو عمر عذائت کیا تو تعجب کیا ہے ؟ حالانکہ اہل اسلام کو دجال کے موجود ہونے اور قریب قیامت ظہور کرنے سے بھی انکار نہیں ہے -

(۱) یہ سرداب ، مقام ”سرمین رائے“ میں واقع ہے جسے اصل میں سامرا کہتے ہیں

سامرا کی آبادی بہت ہی قدیمی ہے اور دنیا کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے ، اس سام بن نوح نے آباد کیا تھا (معجم البلدان) اس کی اصل سام راہ تھی بعد میں سامرا ہو گیا ، آب و ہوا کی عمدگی کی وجہ سے خلیفہ معتصم نے فوجی کیمپ بنا کر آباد کیا تھا اور اسی کو دارالسلطنت بھی بنادیا تھا ، اس کی آبادی ۸ فرسخ لمبی تھی ، اسے اس نے نہایت خوبصورت شہر بنادیا تھا - اسی لئے اس کا نام سرمین رائے رکھ دیا تھا یعنی وہ شہر جسے جو بھی دیکھے خوش ہو جائے ، عسکری اسی کا ایک محلہ ہے جس میں امام علی نقی علیہ السلام نظر بند تھے بعد میں انہوں نے دلیل بن یعقوب نصرانی سے ایک مکان خرید لیا تھا جس میں اب بھی آپ کا مزار مقدس واقع ہے - سامرا میں ہمیشہ غیر شیعہ آبادی رہی ہے اس لئے اب تک وہاں شیعہ آباد نہیں ہیں وہاں کے جملہ خدام بھی غیر شیعہ ہیں -

حضرت حجت علیہ السلام کے غائب ہونے کا سرداب وہیں ایک مسجد کے کنارے واقع ہے جو کہ حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری کے مزار اقدس کے قریب ہے ۱۲ منہ -

کتاب شواہد النبوت کے ص ۶۸ میں ہے کہ خاندان نبوت کے گیارہویں امام حسن عسکری ۲۶۰ میں زہر سے شہید کر دئے گئے تھے ان کی وفات پر ان کے صاحبزادے محمد ملقب بہ مہدی شیعوں کے آخری امام ہوئے - مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ خاندان رسالت کے ان اماموں کے حالات نہایت دردناک ہیں - ظالم متوکل نے حضرت امام حسن عسکری کے والد ماجد امام علی نقی کو مدینہ سے سامرا پکڑ لیا تھا - اور وہاں ان کی وفات تک ان کو نظر بند رکھا تھا - (پھر زہر سے ہلاک کر دیا تھا ) اسی طرح متوکل کے جانشینوں نے بدگمانی اور حسد کے مارے حضرت امام حسن عسکری کو قید رکھا تھا ، ان کے کمسن صاحبزادے محمد المہدی جن کی عمر اپنے والد کی وفات کے وقت پانچ سال کی تھی - خوف کے مارے اپنے گھر کے قریب ہی ایک غار میں چھپ گئے اور غائے ہو گئے - الخ ابن بطوطہ نے اپنے سفر نامہ میں لکھا ہے کہ جس غار میں امام مہدی کی غیبت بتائی جاتی ہے - اسے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے - (نور الابصار جلد ۱ ص ۱۵۲) علامہ ابن

حجرمکی کا ارشاد ہے، کہ امام مہدی سرداب میں غائب ہوئے ہیں - ” فلم يعرف این ذہب “  
پھر معلوم نہیں کہاں تشریف لے گئے - (صواعق محرقہ ص ۱۲۴)۔

## امام مہدی اور حج کعبہ

یہ مسلمات میں سے ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہر سال حج کعبہ کے لئے مکہ معظمہ اسی طرح تشریف لے جاتے ہیں جس طرح حضرت خضروالیاس جاتے ہیں (سراج القلوب ۷۷) علی احمد کوفی کا بیان ہے کہ میں طواف کعبہ میں مصروف و مشغول تھا کہ میری نظرایک نہ آیت خوبصورت نوجوان پر پڑی، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اور کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”انا المہدی وانا القائم۔“ میں مہدی آخر الزماں اور قائم آل محمد ہوں - غانم ہندی کا بیان ہے کہ میں امام مہدی کی تلاش میں ایک مرتبہ بغداد گیا، ایک پل سے گزرتے ہوئے مجھے ایک صاحب ملے اور وہ مجھے ایک باغ میں لے گئے اور انہوں نے مجھ سے ہندی زبان میں کلام کیا اور فرمایا کہ تم امسال حج کے لئے نہ جاؤ، ورنہ نقصان پہونچے گا محمد بن شاذان کا کہنا ہے کہ میں ایک دفعہ مدینہ میں داخل ہوا تو حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے میرا پورا نام لے کر مجھے پکارا، چونکہ میرے پورے نام سے کوئی واقف نہ تھا اس لئے مجھے تعجب ہوا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں امام زمانہ ہوں - علامہ شیخ سلیمان قندوزی بلخی تحریر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن صالح نے کہا کہ میں نے غیبت کبری کے بعد امام مہدی علیہ السلام کو حجر اسود کے نزدیک اس حال میں کھڑے ہوئے دیکھا کہ انہیں لوگ چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں - (ینابع المودۃ)۔

## غیبت کبری میں امام مہدی کا مرکزی مقام:

امام مہدی علیہ السلام چونکہ اسی طرح زندہ اور باقی ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ، حضرت ادریس، حضرت خضر، حضرت الیاس - نیز دجال بطل، یاجوج ماجوج اور ابلیس لعین زندہ اور باقی ہیں اور ان سب کا مرکزی مقام موجود ہے - جہاں یہ رہتے ہیں مثلاً حضرت عیسیٰ چوتھے آسمان پر (قرآن مجید) حضرت ادریس جنت میں (قرآن مجید) حضرت خضر اور الیاس، مجمع البحرین یعنی دریائے فارس و روم کے درمیان پانی کے قصر میں (عجائب القصص علامہ عبدالواحد ص ۱۷۶) اور دجال بطل طبرستان کے جزیرہ مغرب میں (کتاب غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۰۲) اور یاجوج ماجوج بحیرۂ روم کے عقب میں دو پہاڑوں کے درمیان (کتاب غایۃ المقصود جلد

۲ ص ۴۷) اور ابلیس لعین، استعمار ارضی کے وقت والے پایۂ تخت ملتان میں (کتاب ارشاد الطالبین علامہ اخوند درویشہ ص ۲۴۳) تو لامحالہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا بھی کوئی مرکزی مقام ہونا ضروری ہے جہاں آپ تشریف فرما ہوں اور وہاں سے ساری کائنات میں اپنے فرائض انجام دیتے ہوں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ زمانہ غیبت میں حضرت امام مہدی علیہ السلام (جزیرہ خضرا اور بحر ایض) میں اپنی اولاد اپنے اصحاب سمیت قیام فرمائیں اور وہیں سے باعجاز تمام کام کیا کرتے اور ہر جگہ پہنچا کرتے ہیں، یہ جزیرہ خضرا سرزمین ولایت بربر میں درمیان دریائے اندلس واقع ہے یہ جزیرہ معمور و آباد ہے، اس دریا کے ساحل میں ایک موضع بھی ہے جو بشکل جزیرہ ہے اسے اندلس والے (جزیرہ رفضہ) کہتے ہیں، کیونکہ اس میں ساری آبادی شیعوں کی ہے اس تمام آبادی کی خوراک وغیرہ جزیرہ خضرا سے براہ بحر ایض سال میں دوبار ارسال کی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو (تاریخ جہاں آرا۔ ریاض العماء، کفایۃ المہدی، کشف القناع، ریاض المومنین، غایۃ المقصود، رسالہ جزیرہ خضراء و بحر ایض اور مجالس المومنین علامہ نور اللہ شوشتری و بحار الانوار، علامہ مجلسی کتاب روضۃ الشہداء علامہ حسین واعظ کاشفی ص ۴۳۹ میں امام مہدی کے اقصائے بلاد مغرب میں ہونے اور ان کے شہروں پر تصرف رکھنے اور صاحب اولاد وغیرہ ہونے کا حوالہ ہے۔ امام شبلنجی علامہ عبدالمومن نے بھی اپنی کتاب نور الابصار کے ص ۱۵۲ میں اس کی طرف بحوالہ کتاب جامع الفنون اشارہ کیا ہے، غیاث اللغات کے ص ۷۲ میں ہے کہ یہ وہ دریا ہے جس کے جانب مشرق چین، جانب غربی یمن، جانب شمالی ہند، جانب جنوبی دریائے محیط واقع ہے۔ اس بحر ایض و اخضر کا طول ۲ ہزار فرسخ اور عرض پانچ سو فرسخ ہے اس میں بہت سے جزیرے آباد ہیں جن میں ایک سرانندیب بھی ہے اس کتاب کے ص ۲۹۵ میں ہے کہ ”صاحب الزمان“ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا لقب ہے علامہ طبرسی لکھتے ہیں کہ آپ جس مکان میں رہتے ہیں اسے ”بیت الحمد“ کہتے ہیں۔ (اعلام الوری ص ۲۶۳)۔

بسم الله الرحمن الرحيم

## حضرت حجت علیہ السلام کا مسکن

ابتداء میں حضرت کا مقام سامرہ کا مکان تھا لیکن جس وقت حضرت کے تجسس میں حکومت کی طرف سے خانہ تلاشی کا حکم ہوا تو آنے والے آئے۔ سرداب میں تشریف رکھتے تھے (جس کو خانہ کہا جاتا ہے) وہاں سے اعجازی شان کے ساتھ حضرت ان لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ اس احترام کی نظر سے زائرین سرداب مقدس میں خداوند عالم سے دعائیں کرتے ہیں، زیارتیں پڑھتے ہیں اور جن مقامات مخصوصہ پر غیبت صغریٰ میں حضرت کا قیام رہا ہے، اس زمانہ کی قیام گاہ کو ناحیہ مقدسہ کہا جاتا ہے جس سے نائبین و وکلاء مطلع رہتے اور وہاں حاضر خدمت ہوتے تھے۔ اس کے بعد جب غیبت کبریٰ ہو گئی تو حضرت کی جائے قیام بھی سب پر مخفی ہے۔

حضرت کے اذکار میں جن جگہوں کا نام آئے ہیں مثلاً کربلا، عسریا، طوی یا کوئی جنگل یا بہت سے شہروں کا کوئی جزیرہ یا جزیرہ خضرا وغیرہ یہ سب کے سب اس زمانہ میں حضرت کے مقامات رہائش نہیں ہیں بلکہ کسی کا تعلق قرب ظہور کے وقت سے ہے۔ کوئی مقام زوج سے متعلق ہے۔ کوئی صرف وقتی زیارت کا مقام تھا۔ کوئی منزل سفر ہے کوئی منزل حضر ہے کسی میں حضرت کے فرزندوں کا ذکر ملتا ہے پھر یہ بھی لازم نہیں ہے کہ اگر کوئی نام ہوں تو نام والے بھی کئی ہوں بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ چیز ایک ہوتی ہے مگر اس کے نام متعدد ہوتے ہیں۔ ان مقامات کے بیانات میں کوئی اختلافی صورت نہیں ہے اور ان کو کہیں حضرت کی جائے سکونت اس وقت کے لئے نہیں کہا گیا۔

جزیرہ خضری جس کا روایات میں ذکر ہے، اس کا پتہ نہ لگنا کوئی غیر معقول بات نہیں ہے۔ آج وہ دنیا والے جن کا یورپ کے محققین کی تحقیقات پر ایمان ہے، جن کی دماغی کوششوں کا کلمہ پڑھا جاتا ہے جن کی معلومات پر یہ لوگ فریفتہ اور ان کی مادی قوت و طاقت سے ایسے مرعوب ہیں کہ علمی میدان میں ان کے سامنے سپر انداختہ ہو چکے ہیں۔

اگر ان لوگوں کا خدا پر ایمان ہے تو ذرا دیکھیں کہ جزیرہ گرین لینڈ جس کا شمالی حصہ قطب شمالی سے قریب ہے اس میں داخل ہونے سے، وہاں پہنچنے سے عاجز و قاصر ہیں۔ قابل حیرت سا زو سامان والے بڑے بڑے مدبرین کے قدم پیچھے ہٹے ہوئے ہیں۔ برف کے دریا کو عبور نہیں کر سکتے، وہاں جا کر کوئی زندہ نہیں آسکتا۔ سینکڑوں میل تک کوئی انسان و حیوان نظر نہیں آتا یہ ساررقبہ میں ڈھکا رہتا ہے۔ صحیح طور پر اندرونی حالات کی آج تک خبر نہیں حالانکہ ایک خاص قسم کی روشنی کبھی کبھی دکھائی دے جاتی ہے مگر سردی کی شدت، برف باری کی کثرت کچھ نہیں ہونے دیتی اور بربور بحر پر اقتدار والے اہل مملکت یہاں مجبور و ناچار ہیں اور ان کے لئے بھی اس موقع پر قدرتی اسباب کا سمندر حائل ہو رہا ہے۔ پھر کون سے تعجب کی بات ہے اگر عالم کے اندر گرین لینڈ سے بالاتر قدرتی پردوں میں زمین کا ایسا حصہ بھی ہو جس کے حالات دنیا سے بالکل پوشیدہ ہوں اور خداوند عالم نے اس مقام کو سمندر کے قلعہ میں ایسا محفوظ رکھا ہو جس کا احساس ان دورین نظروں کی قوت سے بھی باہر ہو اور جہاں تک کہ رسائی کے لئے ہوائی و برقی جملہ آلات بھی ناکام رہیں۔

گرین لینڈ کا ترجمہ اردو میں ”سبز زمین“ ہے۔ جہاں برف کا سفید دریا ہے اور یہی معنی جزیرہ خضرا کے ہیں، یعنی سبز جزیرہ۔ اس سبز جزیرہ کو حضرت کے صاحبزادوں کی حکومت کا مقام کہا گیا ہے۔ اس کا تعلق بھی بحرایض یعنی سفید دریا سے ہے۔

جزیرہ خضرا کا نام حضرت کے متعلقین و مومنین و مخلصین کی آبادی کے سلسلہ میں مبہم طریقہ پر بتایا گیا ہے۔ یہی فلسفہ غیبت کا مقتضی تھا تاکہ مقام کا ذکر بھی ہو جائے اور پردہ بھی رہے

دوستوں کے دل روشن ہوں اور اس ابہام سے دشمن حیران رہیں اور ان کو خضرا کے سبزے  
یا بیض کی سفیدی کے سوا کچھ معلوم نہ ہوسکے کہ وہاں کتنے صحرا ہیں ، کتنے دریا ہیں ، کتنے  
پہاڑ ہیں ، کتنی آبادیاں ہیں اور کون کون شخصیتیں آباد ہیں ۔

حقیقت یہ ہے کہ زمیں و آسمان ، بروبحر کی وسعت خدا ہی جانتا ہے جو اس کا بنانا والا ہے ۔  
دنیا والوں کو اس کا پورا علم نہیں ہوسکتا ۔ وہ لوگ جو عقل و حکمت کے فرماں روا سمجھے جاتے  
ہیں آج تک یہ بھی نہیں سمجھ سکے کہ ہم کس لئے پیدا ہوئے ہیں ، اور ہماري خلقت کی غرض  
و غایت کیا ہے ؟ ان کی عقلیں تو دنیا کی دولت و مملکت کی باتوں میں الجھ کر رہ گئی ہیں مادیت  
کی تاریکی اور روحانیت کی روشنی میں زمین و آسمان کا فرق ہے ۔ خدا خدا ہے ، بندے بندے ہیں ۔  
کہاں قوت الہیہ اور کہاں قوت بشری اس کا اس سے کیا مقابلہ کائنات عالم کی تفصیلات اور کل  
ارض و سماوات کے حالات رب العالمین ہی خوب جانتا ہے یا وہ حضرات جانتے ہیں جن کو یہ باتیں  
اس نیتعلیم فرمائی ہیں اور انہوں نے دوسروں کو سمجھائی ہیں ۔ اس لئے ایسی آبادیاں  
جو حضرت حجت علیہ السلام سے منسوب ہیں ان کی خبریں بالکل قرین عقل ہیں اور جزیرہ  
خضرا وغیرہ کو دنیا کے قابل فخر و ناز جغرافیائی معلومات والوں کا نہ دیکھنا بھی ٹھیک ہے ا  
ور خدا والوں کا دیکھنا بھی صحیح ہے ۔

کسی امر کے نہ معلوم ہونے سے اس کے نہ ہونے کا یقین یہیں ہوسکتا ۔ کچھ مقامات کو اہل تحقیقات  
کا نہ دیکھنا وجود مقامات کی نفی نہیں کرسکتا ۔ دنیا بھری کی سیروسیاحت والے ، فضائے عالم میں  
پرواز کرنے والے اگر جزیرہ خضرا وغیرہ کے حالات سے مطلع نہیں ہوسکتے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے  
قادر مطلق کے سامنے دنیا کی ساری مشینیں اور آلات بے کار ہیں ۔ قدرت کے آگے مملکتوں  
کو ہتھیار ڈالنے پڑتے ہیں حکیم برحق کی حکمت کے مقابل کسی کا فلسفہ و فن ہے نٹ کامیاب نہیں  
ہٹاسکتی جو چیزیں اس نے پردے میں رکھی ہیں جب تک اس کی مصلحت ہے وہ پردے ہی میں  
رہیں گی ۔ لہذا اس وقت دنیا والوں کا جزیرہ خضرا کا نہ دیکھنا اور مخصوص حصہ ارض کا ان کے  
علم میں نہ آنا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا ۔ معجزہ خلاف عقل نہیں ہوتا بلکہ صرف  
عادت کے خلاف ایسی بات ہوا کرتی ہے جس کو وجود میں لانا اس وقت کے لوگوں کی طاقت  
بشری سے باہر ہوتا ہے ۔

ہر مسلمان کی پیغمبر اسلام کے یہ معجزات تسلیم ہیں کہ حضرت کعبہ و بیت المقدس کی طرف رخ  
کئے ہوئے حجر اسود کے مقابل نماز میں مشغول ہیں مگر کسی کو نظر نہیں آتے یا ہجرت کے موقع  
پر گھر کا محاصرہ ہے لیکن حضرت باہر آئے اور دشمنوں کے سامنے سے نکل کر تشریف لے گئے اور کسی  
نے نہ دیکھا گھر کے اندر بے خوف و خطر بڑے اطمینان سے تلواروں کے سایہ میں حضرت کی جگہ  
شیر خدا علی مرتضیٰ سورہے ہیں ۔ نیچے بستر رسول ، اوپر چادر رسول تھی جانشینی کا فریضہ  
ادا ہو رہا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضرت غار کے اندر پہنچے اور ہمراہی پریشان ہوئے تو حضرت

نے اپنا پائے مبارک غار کی پشت پر مارا، فوراً دروازہ نمودار ہوا اور ایک دریا دکھائی دینے لگا جس میں کشتی بھی تھی حضرت نے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں اگر کفار یہاں داخل ہونے لگے تو ہم اس راستہ سے نکل جائیں گے۔

پس جب خدا کی ذات سے یہ ہوسکتا ہے کہ ایک ذات آنکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے نگاہوں سے پوشیدہ رہے یا خشکی میں دریا نظر آجائے تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بہت سے پر رونق مقام ہزاروں، لاکھوں آدمیوں سے آباد ہوں اور عام نظروں میں بالکل خالی دکھائی دیں، یا بحرِ ذخار و میدان سبزہ زار نظر آئیں۔

خداوند عالم ارشاد فرما رہا ہے: **وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا (پارہ ۱۵ ع ۵)**

یعنی اے رسول جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک گہرا پردہ ڈال دیتے ہیں۔

کتب سیرت و تاریخ میں ملاحظہ فرمائیے کہ کتنی مرتبہ ابوسفیان، نضر بن حارث، ابوجہل اور زوجہ ابوجہل ام جمیل، آنحضرت کو اذیت پہنچانے کی غرض سے آئے۔ جب آپ کے قریب آتے تھے، انہیں آپ نظر ہی نہ آتے تھے جب قدرت نے اپنے رسول کی حفاظت کا ایسا انتظام کر دیا تھا تو نائب رسول (امام) کی حفاظت کا ایسا انتظام پر حیرت نہ ہونی چاہئے کہ ان کی جائے سکونت پر دنیا کی نظریں نہ پڑ سکیں اور جہاں حضرت کی اولاد آباد ہیں اس طرف سے گزرنے والوں کے اور اس مقام کے درمیان ایسے ایسے حجاب حائل ہو جائیں کہ وہاں سوائے سمندر یا بیابان اور سبز میدان کے کچھ دکھائی نہ دے۔

حدسکندر جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے، اس کا کہیں پتہ نہیں لگتا، جس کو دنیا بھر کے بادشاہ برگزیدہ خدا سکندر ذوالقرنین نے تیار کی تھی اور وہ لوہے کی دیوار ہے جو قوم یا جوج و ماجوج کو حملہ سے روکے ہوئے ہے۔ یہ لوگ حضرت یافث بن نوح کی اولاد سے لاکھوں کی تعداد میں دو گروہ ہیں یہ آبادی نظر سے مخفی ہے ان کا خروج بھی قیامت کی علامت ہے جب اس کا وقت آئے گا یہ دیوار گرجائے گی اور یا جوج و ماجوج کے لئے راستہ کھل جائے گا۔

اصحاب کہف والا غار بھی کسی کو نظر نہیں آتا حالانکہ ان چیزوں کے تذکرے قرآن میں موجود ہیں۔ لیکن یہ مقامات اور آبادیاں تحقیقاتی دنیا کے سیاحوں کی نگاہوں سے غائب اور تمام قوتیں ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں اور تاقیامت عاجز رہیں گی۔

اسی طرح حضرت حجت علیہ السلام کا مسکن عام نظروں سے مخفی ہے اور جب تک خدا کی مصلحت ہے مخفی رہے گا ظہور کے وقت آنے پر دیکھنے والے دیکھیں گے تو جنت کا نمونہ نظر آئے گا کہ وہاں ہر طرح کی نعمت اور بہت بڑی مملکت ہے حضرت خضر، حضرت الیاس کو دنیا زندہ کہہ

رہی ہے مگر کسی کو ان حضرات کے مقامات رہائش معلوم نہیں ، پھر بھی ان برگزیدگان خدا کی زندگی سے انکار نہیں ہے ۔ یہی صورت حضرت حجت علیہ السلام کے مقام رہائش کی ہے ۔

بکثرت اخبار اس مضمون کی وارد ہیں کہ روئے زمین پر مشرق و مغرب میں دو بڑی آبادیاں ہیں ، جن کو جابلسا و جابلقا کہتے ہیں وہاں کے تمام رہنے والے حضرت حجت علیہ السلام کے انصار ہیں ۔

حضرت ائمہ معالم دین کی تعلیم کے لئے اوقات معینہ میں ان مقامات پر پہنچتے رہے ہیں ان لوگوں کی عمریں طویل ہوتی ہیں اور ایسے قوی ہیں کہ اگر حملہ کریں تو دونوں طرف کے درمیان کی آبادی کو ختم کر دیں ۔ موجودہ لوہان کے جسم پر اثر نہیں کر سکتا ۔ ان کی تلواریں دوسری قسم کی ہیں جن کی ضرب سے پہاڑ کے بھی ٹکڑے ہو جائیں گے یہ سب حضرت حجت علیہ السلام کے ظہور پر جہاد میں شریک ہوں گے اور ان کے مقابلہ میں مخالفین کے تمام آلات جنگ بے کار رہیں گے یہ ہر طرح کے ہتھیار والوں پر غالب ہوں گے ان لوگوں کے ایسے حالات ہیں لیکن ہماری نگاہوں کے سامنے نہیں ہیں بہت بڑی آبادی ہے مگر ہماری آنکھوں سے وہ بالکل ہر طرح سے پوشیدہ ہے ۔

اسی طرح حضرت کی قیام گاہ نظر نہیں آتی ۔ چونکہ روایات صحیحہ کی بنا پر تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جب حضرت حجت علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو دنیا بھر کے سارے وہ خزانے اور دھنیں ظاہر ہو جائیں گے جو اس وقت خلائق کی نظروں سے مخفی ہیں اور تمام دنیا حضرت کے قبضہ و اختیار میں آجائے گی اس وقت یہ سے کچھ خدا کی قدرت و رحمت سے ہوگا ۔ تو کون سے تعجب کی بات ہے کہ خداوند عالم نے اس وقت بھی حضرت کو وہ قوت و طاقت کرامت فرمائی ہے کہ روئے زمین کے ایسے علاقے قبضہ میں ہیں جن سے دنیا کے صاحبان مملکت و اقتدار خبردار نہیں ۔ انہیں میں حضرت کی قیام گاہ ہے کہ وہاں تک بغیر حکم کے کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی ۔ انہیں میں حضرت کے متعلقین کی رہائش ہے ، انہیں میں خدام مومنین رہتے ہیں یہاں بڑی بڑی آبادیاں ہیں اور ایک ہی نہیں بلکہ بہت سے جزیرے ہیں جن کے نام بھی بعض موقعوں پر بتائے ہیں ۔ مبارکہ و زاہرہ و رائقہ و صافیہ و ناعمہ و صالحیہ و نوریہ و بیضاویہ و خضرویہ و عقلمیہ وغیرہ ۔ ان سب میں اس وقت بھی حضرت کی عظیم الشان سلطنت ہے جس کے کچھ حالات بعض واقعات ملاقات میں بیان ہوں گے ۔

خلاصہ یہ کہ جب اس وقت حضرت حجت علیہ السلام کی غیبت ہے تو حضرت سے متعلق بعض دیگر امور مکان وغیرہ بھی عوام الناس کے لئے حجاب غیبت میں ہیں اور اس کا منشا کہ حضرت نظر خلائق سے غائب ہیں یہی ہے کہ حضرت کی رہائش دنیا والوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے جس طرح اس زمانہ میں بعض خوش قسمت مومنین حضرت کی ملاقات سے مشرف ہو سکتے ہیں

اسی طرح حضرت کی حیات طیبہ سے تعلق رکھنے والے دوسرے معاملات کی بھی اطلاع خاص لوگوں کو ہوسکتی ہے اور ایسی باتوں کو بعید از عقل سمجھنا ایمانی کمزوری کی دلیل ہے۔

اس ذات اقدس کی خصوصیت یہ معجزہ ہے کہ اگر کسی بے آب و گیاہ مقام پر بھی مع اپنے خواص کے قیام فرمائیں تو وہ سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے وہاں نہریں جاری ہونے لگتی ہیں اور جب حضرت وہاں سے تشریف لے جاتے ہیں تو وہ منزل اپنی پہلی صورت اختیار کر لیتی ہے جس معجزہ نما کی یہ شان ہو تو اس کی جائے سکونت، اس کا دارالسلطنت اس کے لوازم مملکت سب کے سب آیات الہیہ ہوں گے۔ پس یہ راز کی باتیں جو پردے کے اندر ہیں ان کو عقل و نقل دونوں کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

اوصاف و علامات امام مہدی :

احادیث نبویہ اور روایات ائمہ میں امام مہدی کے علامات اور اوصاف بتائے گئے ہیں۔ ان علامات اور اوصاف کا بتانا اپنے مقام پر انتہائی ضروری تھا کیونکہ جھوٹے مدعیان مہدویت کے جھوٹ کی قلعی ان ہی علامات اور اوصاف سے کھل سکتی تھی۔

ذات احدیت کو علم تھا کہ بہت سے طالع آزمائمت مسلمہ کی کمزوری اور سادگی سے فائدہ اٹھا کر انہیں گمراہ کریں گے۔ اس لئے ذات احدیت نے ایسی حتمی علامات مقرر کر دی ہیں جو آپ کے ظہور سے قبل اس عالم کون میں پہلے کبھی ظاہر ہوئی ہی نہ ہوں تاکہ ایک طرف سادہ لوح اہل ایمان جھوٹے مدعیان مہدویت کی فریب کاری سے محفوظ رہیں اور دوسری طرف ان کا کوئی دعویٰ اور افتراء دلیل نہ بن سکے۔

جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں کئی ایسے گمراہ چہرے نظر آتے ہیں جنہوں نے قبائے مہدویت کو اپنے اوپر فٹ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ان میں وہ اوصاف اور علامات نہ تھیں جو احادیث نبویہ اور روایات ائمہ میں امام مہدی کے لئے بتائی گئی ہیں بعض کواتنا کم وقت نصیب ہوا کہ وہ دیگر شرائط کے فقدان کے علاوہ ایک شہر میں بھی عدل و انصاف قائم نہ کر سکے چہ جائیکہ پورے کرۂ ارض کو گہوارہ عدل بناتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تاریخ کی لعنت اور لوگوں میں مذاق بن کر رہ گئے۔

اب ذیل میں ہم چند ایک ایسی احادیث اور روایات کا تذکرہ کریں گے جن میں امام مہدی کے اوصاف اور علامات بتائے گئے ہیں

:

۱۔ حافظ کنجی کی کتاب البیان، حافظ ابونعیم کی کتاب الاربعین فرائد السمطين میں نبی اکرم نے فرمایا :

”امام مہدی میری اولاد سے ہوگا چالیس برس کے لگ بھگ معلوم ہوگا۔ اس کا چہرہ کوکب دری کی طرح درخشاں ہوگا اس کے دائیں رخسار پر تل ہوگا۔ بیس برس تک حکومت کرے گا زمین میں پوشیدہ تمام خزانے برآمد کرے گا اور تمام مشرکانہ شہروں کو فتح کرے گا۔“

۲۔ صاحب کنز العمال کی ابرہان اور خطیب بغدادی کی تلخیص المتشابہ میں نبی اکرم کا ارشاد گرامی ہے کہ :

”جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو اس کے سر پر ایک بادل ہوگا بادل میں سے ایک منادی کرے گا۔ یہ خلیفہ خدا امام مہدی ہے اس کا اتباع کرو۔“

۳۔ صاحب کنز العمال کی ابرہان اور علامہ کنجی کی البیان میں نبی الانبیاء کا ارشاد ہے کہ ”امام مہدی مجھ سے ہوگا جو کشادہ جبین اور بلند ناک ہوگا۔“

۴۔ علامہ کنجی کی البیان، یوسف ابن یحیٰ کی عقد الدرر، حافظ ابو نعیم کی مناقب المہدی اور حافظ ابو القاسم کی ابوالمعجم میں ہے کہ رحمت دو عالم نے فرم ”امام مہدی میری اولاد سے ہوگا۔ اس کا چہرہ مہتاب فروزاں کی طرح ہوگا۔ رنگ عربی اور بنی اسرائیل کی طرح دراز قد ہوگا۔ ظلم و جور سے پر روئے ارض کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔“

۵۔ حر عاملی کی اثبات الہدایہ میں ہے حضرت علی نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا ہے :

”امام مہدی میری ذریت سے ہوگا۔ مقام ابراہیم اور رکن کے مابین ظہور کرے گا قمیص قلیل خدازیب تن کیے ہوگا، اس کے اوپر حلہ حضرت اسماعیل ہوگا پاؤں میں حضرت شیث کی نعلین ہوگی اور اس کی دلیل امام الانبیاء کا یہ ارشاد ہے کہ : ”عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہو کر میری ذریت سے میرے مہدی کا ساتھ دے گا۔“

۶۔ خطبۃ البیان میں حضرت علی نے ارشاد فرمایا ہے کہ :

”امام مہدی کا چہرہ مہتابی ہوگا، جبین روشن ہوگی، سیاہ تل رخسار پر ہوگا بلا عالم غیر معلم ہوگا کائنات کے اسرار سے آشنا ہوگا۔ امام مہدی ان سے قصاص لے گا جو ہمارا حق نہیں پہچانتے وہ حق کا شاہد اور مخلوق خدا پر اللہ کا خلیفہ ہوگا نبی کونین کا ہم نام ہوگا فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔ حسن ابن علی نقی کا فرزند ہوگا اور میرے حسین کی ذریت سے ہوگا۔“

۷۔ عقد الدار فی اخبار الامام المنتظر میں ہے کہ سید الشہداء امام حسین نے فرمایا ہے کہ : ”جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو لوگ اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیں گے کیونکہ لوگوں کے خیال میں اسے بوڑھا ہونا چاہیے تھا جبکہ وہ نوجوان ہوگا۔“

۸۔ اکمال الدین میں ہے کہ مروی نے امام رضا سے سوال کیا۔ آپ کے قائم کی بوقت ظہور کیا علامت ہوں گی؟ آپ نے فرمایا :

”دیکھنے میں جوان، حقیقت میں سن رسیدہ ہوگا۔ دیکھنے والے چالیس برس سے بھی کم کا خیال کریں گے۔ اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک ان پر بڑھاپے کے آثار ظاہر نہیں ہوں گے۔“

## ۳۰۷ ہجری میں آپ کا حجاز سود نصب کرنا

علامہ اربلی لکھتے ہیں کہ زمانہ نیابت میں بعہد حسین بن روح، ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ بارادۂ حج بغداد گئے اور وہ مکہ معظمہ پہنچ کر حج کرنے کا فیصلہ کئے ہوئے تھے۔ لیکن وہ بغداد پہنچ کر سخت علیل ہو گئے۔ اسی دوران میں آپ نے سنا کہ قرامطہ نے حجاز سود کونکال لیا ہے اور وہ اسے کچھ درست کر کے ایام حج میں پھر نصب کریں گے۔ کتابوں میں چونکہ پڑھ چکے تھے کہ حجاز سود صرف امام زمانہ ہی نصب کر سکتا ہے جیسا کہ پہلے آنحضرت صلعم نے نصب کیا تھا، پھر زمانہ حجاج میں امام زین العابدین نے نصب کیا تھا۔ اسی بناء پر انہوں نے اپنے ایک کرم فرما ”ابن ہشام“ کے ذریعہ سے ایک خط ارسال کیا اور اسے کہ دیا کہ جو حجاز سود نصب کرے اسے یہ خط دیدینا۔ نصب حجر کی لوگ سعی کر رہے تھے۔ لیکن وہ اپنی جگہ پر قرار نہیں لیتا تھا کہ اتنے میں ایک خوبصورت نوجوان ایک طرف سے سامنے آیا اور اس نے اسے نصب کر دیا اور وہ اپنی جگہ پر مستقر ہو گیا۔ جب وہ وہاں سے روانہ ہوا تو ابن ہشام ان کے پیچھے ہوئے۔ راستہ میں انہوں نے پلٹ کر کہا اے ابن ہشام، تو جعفر بن محمد کا خط مجھے دیدے۔ دیکھ اس میں اس نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ وہ کب تک زندہ رہے گا۔ اس سے یہ کہہ دینا کہ وہ ابھی تیس سال اور زندہ رہے گا یہ کہہ کر وہ نظروں سے غائب ہو گئے۔ ابن ہشام نے سارا واقعہ بغداد پہنچ کر جعفر بن قولویہ سے بیان کر دیا۔ غرض کہ وہ تیس سال کے بعد وفات پا گئے۔ (کشف الغمہ ص ۱۳۳) اسی قسم کے کئی واقعات کتاب مذکور میں موجود ہیں۔

علامہ عبدالرحمن ملا جامی رقمطراز ہیں کہ ایک شخص اسماعیل بن حسن ہرقلی جو نواحی حلہ میں مقیم تھا اس کی ران پر ایک زخم نمودار ہو گیا تھا جو ہر زمانہ بحار میں ابل آتا تھا جس کے علاج سے تمام دنیا کے اطباء عاجز اور قاصر ہو گئے تھے وہ ایک دن اپنے بیٹے شمس الدین کو ہمراہ لے کر سید رضی الدین علی بن طاؤس کی خدمت میں گیا۔ انہوں نے پہلے تو بڑی سعی کی، لیکن کوئی چارہ کار نہ ہوا ہر طبیب یہ کہتا تھا کہ یہ پھوڑا ”رگ اکحل“ پر ہے اگر اسے نشتر دیا جائے تو جان کا خطرہ ہے اس لئے اس کا علاج ناممکن ہے۔ اسماعیل کا بیان ہے کہ ”چون از اطباء مایوس شدم عزیمت مشہد شریف سرمن رائے کردم“ جب میں تمام اطباء سے مایوس ہو گیا تو سامرہ کے سرداب کے قریب گیا، اور وہاں پر حضرت صاحب الامر کو متوجہ کیا، ایک شب دریائے دجلہ سے غسل کر کے واپس آ رہا تھا کہ چار سوار نظر آئے، ان میں سے ایک نے میرے زخم کے قریب ہاتھ پھیرا اور میں بالکل اچھا ہو گیا میں ابھی اپنی صحت پر تعجب ہی کر رہا تھا کہ ان میں سے ایک

سوار نے جو سفید ریش تھے کہا کہ تعجب کیا ہے تجھے شفا دینے والے امام مہدی علیہ السلام ہیں یہ سن کر میں نے ان کے قدموں کا بوسہ دیا اور وہ لوگ نظروں سے غائب ہو گئے۔ (شواہد النبوت ص ۲۱۴ و کشف الغمہ ص ۱۳۲)۔

## ۱۷ امام کے سفیر

### سفر اعمومی کے اسماء

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان سفر کے اسماء بھی درج ذیل کردئے جائیں جو انھیں نواب خاص کے ذریعہ اور سفارش سے بحکم امام ممالک محروسہ مخصوصہ میں امام علیہ السلام کا کام کرتے تھے اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔

( بغداد سے حاجز، بلالی، عطار۔ کوفہ سے عاصمی۔ ابواز سے محمد بن ابراہیم بن مہر یار۔ ہمدان سے محمد بن صالح۔ رے سے بسامی واسدی۔ آذربائیجان سے قسم بن علا۔ نیشاپور سے محمد بن شاذان۔ قسم سے احمد بن اسحاق۔) (غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۲۰)

### غیبت صغریٰ و کبریٰ اور آپ کے سفر

آپ کی غیبت کی دو حیثیت تھی، ایک صغریٰ اور دوسری کبریٰ، غیبت صغریٰ کی مدت ۷۵ یا ۷۳ سال تھی۔ اس کے بعد غیبت کبریٰ شروع ہو گئی غیبت صغریٰ کے زمانے میں آپ کا ایک نائب خاص ہوتا تھا جس کے ذریعہ اہتمام ہر قسم کا نظام چلتا تھا سوال و جواب، خمس و زکوٰۃ اور دیگر مراحل اسی کے واسطہ طے ہوتے تھے خصوصی مقامات محروسہ میں اسی کے ذریعہ اور سفارش سے سفر مقرر کئے جاتے تھے۔

سب سے پہلے جنہیں نائب خاص ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا نام نامی واسم گرامی حضرت عثمان بن سعید عمری تھا آپ حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے معتمد خاص اور اصحاب خالص میں سے تھے آپ قبیلہ بنی اسد سے تھے آپ کی کنیت ابو عمر تھی، آپ سامرہ کے قریب عسکر کے رہنے والے تھے وفات کے بعد آپ بغداد میں دروازہ جبلہ کے قریب مسجد میں دفن کئے گئے آپ ک وفات کے بعد بحکم امام علیہ السلام آپ کے فرزند، حضرت محمد بن عثمان بن سعید اس عظیم منزلت پر فائز ہوئے، آپ کی کنیت ابو جعفر تھی آپ نے اپنی وفات سے ۲ ماہ قبل اپنی قبر کھدوا دی تھی آپ کا کہنا تھا کہ میں یہ

اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے امام علیہ السلام نے بتا دیا ہے اور میں اپنی تاریخ وفات سے واقف ہوں آپ کی وفات جمادی الاول ۳۰۵ ہجری میں واقع ہوئی ہے اور آپ ماں کے قریب بمقام دروازہ کوفہ سرراہ دفن ہوئے - پھر آپ کی وفات کے بعد بواسطہ مرحوم حضرت امام علیہ السلام کے حکم سے حضرت

سین بن روح بن اسحاق بن عمار بن عثمان بن محمد بن عثمان بن سعید کا کہنا ہے ، کہ میرے والد حضرت محمد بن

عثمان نے میرے سامنے حضرت حسین بن روح کو اپنے بعد اس منصب کی ذمہ داری کے متعلق امام علیہ السلام کا پیغام پہنچایا تھا - حضرت حسین بن روح کی کنیت ابوقاسم تھی آپ محلہ نوبخت کے رہنے والے تھے آپ خفیہ طور پر جملہ ممالک اسلامیہ کا دورہ کیا کرتے تھے آپ دونوں فرقوں کے نزدیک معتمد ، ثقہ ، صالح اور امین قرار دئے گئے ہیں آپ کی وفات شعبان ۳۲۶ میں ہوئی اور آپ محلہ نوبخت کوفہ میں مدفون ہوئے ہیں آپ کی وفات کے بعد بحکم امام علیہ السلام حضرت علی بن محمد السمری اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے آپ کی کنیت ابوالحسن تھی ، آپ اپنے فرائض انجام دئے رہے تھے ، جب وقت قریب آیا تو آپ سے کہا گیا کہ آپ اپنے بعد کا کیا انتظام کریں گے - آپ نے فرمایا کہ اب آئندہ یہ سلسلہ قائم نہ رہے گا - (مجالس المومنین ص ۸۹ وجزیرہ خضرا ص ۶ وانوار الحسینیہ ص ۵۵) - ملا جامی اپنی کتاب شواہد النبوت کے ص ۲۱۴ میں لکھتے ہیں کہ محمد السمری کے انتقال سے ۶ یوم قبل امام علیہ السلام کا ایک فرمان ناحیہ مقدسہ سے برآمد ہوا - جس میں ان کی وفات کا ذکر اور سلسلہ سفارت کے ختم ہونے کا تذکرہ تھا - امام مہدی کے خط کے عیون الفاظ یہ ہیں

## 8 بسم الله الرحمن الرحيم

”یا علی بن محمد عظم الله اجرا خرائک فیک فانک میت مایینک و بین ستة ایام فاجمع امرک ولا ترض الی احد یقوم مقامک بعد وفاتک فقد وقعت الغیبة السامة فلا ظہور الا بعد اذن الله تعالی وذلک بعد طول الامد الخ“۔

ترجمہ : اے علی بن محمد ! خداوند عالم تمہارے بارے میں تمہارے بھائیوں اور تمہارے اور دوستوں کو اجر جزیل عطا کرے ، تمہیں معلوم ہو کہ تم چھ یوم میں وفات پانے والے ہو ، تم اپنے انتظامات کر لو۔ اور آئندہ کے لئے اپنا کوئی قائم مقام تجویز و تلاش نہ کرو۔ اس لئے کہ غیبت کبری واقع ہو گئی ہے اور اذن خدا کے بغیر ظہور ناممکن ہوگا - یہ ظہور بہت طویل عرصہ کے بعد

ہوگا۔

غرضکہ چھ یوم گذرنے کے بعد حضرت ابوالحسن علی بن محمد السمری بتاریخ ۱۵ شعبان ۳۲۹ انتقال فرما گئے۔ اور پھر کوئی خصوصی سفیر مقرر نہیں ہوا اور غیبت کبری شروع ہو گئی۔

## ۱۹ انتظار

### انتظار فرج کے معنی :

انتظار فرج اور حضرت ولی عصر امام زمانہ علیہ السلام کی حکومت عادل و آسمانی کے قیام کے بارے میں پیغمبر اسلام اور آپ کے پاک اہل بیت کی طرف سے بہت سی روایتیں آئی ہیں طے شدہ اسلامی اسناد کے مطابق ظہور امام زمانہ علیہ السلام کے منتظرین بے انتہا ثواب اور فضائل کے حامل ہیں۔

اس سلسلہ میں دور روایات پیش کی جاتی ہیں :

۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : افضل اعمال امتی انتظار الفرج من اللہ عزوجل۔ میری امت کا بہترین عمل خدا کی طرف سے فرج کا انتظار ہے۔

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام : من مات منکم علی هذا الامر منتظرا له کان کمن کان فی فسطاط القائم علیہ السلام۔

یعنی امام صادق نے فرمایا : جوشیعہ اس حال میں مرے کہ وہ ظہور امام دوازہم اور ان بزرگوار کی عالمی حکومت کا منتظر ہو وہ (فضیلت کی نظر میں) اس کی طرح ہے جو حضرت قائم کے (مخصوص) خیمے میں رہتا رہا ہو۔

چنانچہ بلاشبہ اسلام کی نظرمیں جوشخص امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور اور ان کی حکومت کا منتظر ہو وہ فضیلتوں اور روحانی بلندیوں کا حامل ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ انتظار فرج و ظہور کا صحیح اور حقیقی معنی کیا ہے۔

کیا انتظار سے مراد یہ ہے کہ مسلمان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں اور ان کے آس پاس گناہ اور فحاشی اور فساد انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر پھلتے پھولتے رہیں۔

کیا انتظار فرج کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کا معاشرہ کوئی مثبت اور منطقی اقدام نہ کرے۔ بلکہ اسی طرح انتظار میں بیٹھا رہے یہاں تک کہ امام زمانہ تشریف لائیں اور سارے مسائل کو حل کر دیں۔

کیا اسلام کے رہبروں کا انتظار فرج کے بارے میں فضیلت کے ذکر کا مقصد یہ تھا کہ اسلام کے بڑے تربیتی، اصلاحی اور اجتماعی قوانین جن کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہا جاتا ہے اور ظلم و ناانصافی کے خلاف جدوجہد کو منسوخ کر دیا جائے اور ان سب کو لغو اور مہمل قرار دیا جائے۔

اگر حقیقت میں انتظار فرج اور ظہور امام زمانہ علیہ السلام کا مطلب یہی ہے تو اس شخص کا کہنا صحیح ہے کہ جو کہتا ہے۔ ”مکتب انتظار فرج“ دراصل تن پروری، ذہنوں اور انسانی قوی کو ماؤف کرنے والا مکتب فکر ہے۔ یعنی یہ وہی مکتب فکر ہے جو بین الاقوامی استعمار کا اور ان کے چاکروں کا دل پسند مکتب فکر ہے۔

مگر یہ حقیقت نہیں۔ مکتب انتظار فرج و ظہور ایک وسیع تربیتی اور اصلاحی مکتب فکر ہے۔ یہ وہ مکتب فکر ہے کہ اگر اپنے صحیح اسلامی خطوط پر پروئے کار لایا جائے تو نہ یہ صرف معاشے کی قوتوں کو یہ مفلوج نہیں کرتا بلکہ ان کو اسلام کے حیات بخش اصولوں کی رہبری میں انفرادی اور اجتماعی اصلاحات کی طرف زیادہ سے زیادہ پیش رفت کو ممکن کر دیتا ہے۔ مکتب انتظار فرج و ظہور امام زمانہ علیہ السلام اپنے حقیقی معنوں میں نہ صرف یہ کہ استعمار کے مسخ شدہ بکاؤ نوکروں کی دل پسند چیز نہیں بلکہ درحقیقت یہ بلا واسطہ ان ہی لوگوں سے جدوجہد اور مقابلہ ہے۔

انتظار کے اثرات بیان کرنے سے پہلے قارئین کی خدمت میں چند روایتیں پیش کرتے ہیں جن سے انتظار کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا ان روایات کا غور سے مطالعہ کیجیے تاکہ آئندہ مطالب آسان ہو جائیں۔

اشخص نے حضرت امام جعفر صادق سے سوال کیا وہ شخص جو آئمہ کی ولایت کا قائل ہے اور حکومت حق کا انتظار کر رہا ہے ایسے شخص کا مرتبہ اور مقام کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

هو بمنزلة من كان مع القائم في فسطاطه

”وہ اس شخص کے مانند ہے جو امام کے ساتھ ان کے خیمے میں ہو۔“

امام نے تھوڑی دیر سکوت کے بعد فرمایا: ہو کمین کان مع رسول اللہ ”وہ اس شخص کے مانند ہے جو رسول اللہ کی ہمراہ جنگ میں شریک رہا ہو۔“

(بحار الانور جلد ۵۲ ص ۱۲۵ طبع جدید)۔

اسی مضمون کی متعدد روایتیں آئمہ علیہم السلام سے نقل ہوئی ہیں۔

۲ بعض روایات میں ہے: بمنزلة الضارب بسيفه في سبيل الله۔ ”اس شخص کے ہم رتبہ ہے جو راہ خدا میں شمشیر چلا رہا ہو۔“

(بحار الانوار جلد ۵۲ ص ۱۲۶)

۳ بعض روایات میں یہ جملہ ملتا ہے :

کمن قارع معہ بسیفہ ”اس شخص کے مانند ہے جو رسول خدا کے ہمراہ دشمن کے سر پر تلوار لگا رہا ہو۔“ (بحار الانوار جلد ۵۲ ص ۱۲۶)

۴ بعض میں یہ جملہ ملتا ہے : بمنزلۃ من کان قاعدا تحت لوائہ۔ ”اس شخص کے مانند ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پرچم تلے ہو۔“

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۱۴۲ طبع جدید)۔

۵ بعض روایات میں یہ جملہ ملتا ہے : بمنزلۃ مجاہدین بین یدی رسول اللہ۔ ”اس شخص کے مانند ہے جو پیغمبر اسلام کے سامنے راہ خدایں جہاد کر رہا ہو۔“ (بحار الانوار جلد ۵۲ ص ۱۲۲ طبع جدید)۔

۶ بعض دوسری روایتوں میں ہے : بمنزلۃ من استشهد مع رسول اللہ۔ ”اس شخص کے مانند ہے جو خود پیغمبر اسلام کے ہمراہ درجہ شہادت پر فائز ہوا ہو۔“

(بحار الانوار جلد ۵۲ ص ۱۴۲ طبع جدید)۔

ان روایات میں جو تشبیہات کی گئی ہیں ان میں غور و فکر کرنے سے انتظار کی اہمیت کا باقاعدہ اندازہ ہو جاتا ہے اور یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ انتظار اور جہاد میں کس قدر ربط ہے ، انتظار اور شہادت میں کتنا گہرا تعلق ہے ۔

## انتظار کا مفہوم

انتظار اس حالت کو کہتے ہیں جب انسان اپنی موجودہ حالت سے کبیدہ خاطر ہو اور ایک تابناک مستقبل کی تلاش میں ہو ۔ جیسے ایک مریض جو اپنے مرض سے عاجز آچکا ہے ، صحت و سلامتی کی امید میں رات دن کوشاں ہے ۔ ایک تاجر جو کساد بازاری سے پریشان ہو ، اس کی ساری تجارت ٹھپ ہو کر رہ گئی ہو ۔ وہ اس انتظار میں ہے کہ کس طرح کساد بازاری ختم ہو اور اس کی تجارت کو فروغ ہو ، اسی امید میں وہ ہمیشہ سعی و کوشش کرتا رہتا ہے ۔

انتظار کے دو پہلو ہیں اور دونوں پہلو غور طلب ہیں ۔

## ۱ منفی

### ۲ مثبت

۱ منفی: انسان کا اپنی موجودہ حالت سے کبیدہ خاطر ہونا ۔

۲ مثبت: تابناک مستقبل کے لئے کوشاں رہنا۔

جب تک انسان کی ذات میں یہ دونوں پہلو نہ پائے جاتے ہوں ، اس وقت تک اسے یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ وہ کسی کا منتظر ہے۔ کیونکہ جو شخص موجودہ حالت پر راضی و خوشنود ہوگا اسے مستقبل کے بارے میں کیا فکر ہو سکتی ہے اور اگر وہ موجودہ حالت سے تو راضی نہیں ہے مگر اسے مستقبل کی بھی کوئی فکر نہیں ہے تو ایسی صورت میں یہ شخص کس چیز کا انتظار کرے گا

جس قدر یہ دونوں پہلو انسانی وجود میں جڑ پکڑتے جائیں گے اسی اعتبار سے اس کی عملی زندگی میں فرق پڑتا جائیگا۔ کیونکہ جو بات دل کی گہرائیوں سے اتر جاتی ہے اعضا و جوارح اپنے عمل سے اس کا اظہار ضرور کرتے ہیں ۔

انتظار کے دونوں پہلو انسان کی زندگی کے لیے مفید ہیں ۔ جب انسان زمانے کی موجودہ حالت سے کبیدہ خاطر ہوگا تو اس بات کی کوششیں کرے گا کہ اپنے کو ہر قسم کے گناہ سے دور رکھے ، ظلم و فساد سے کنارہ کشی اختیار کر لے ، جو رو استبداد کے ختم کرنے کی ہر امکانی کوشش کرے ۔ اسی کے ساتھ نیکی کی طرف قدم بڑھا رہا ہو اپنے کو نیک صفات سے آراستہ کرنے کی فکر میں ہو ۔

اب آپ خود ہی فیصلہ کر لیں ، انتظار کا یہ مفہوم انسان سے احساس ذمہ داری کو چھین لیتا ہے یا احساس ذمہ داری کو اوپر بڑھا دیتا ہے

اس بیان کی روشنی میں گزشتہ روایتوں میں ذکر شدہ باتیں کس قدر روشن ہو جاتی ہیں ۔ انسان میں جس قدر آمادگی پائی جاتی ہے اور جس قدر وہ اپنے کو انقلاب عظیم کے لیے تیار کر چکا ہے اسی اعتبار سے وہ فضیلت کے مرتبہ پر فائز ہے ۔ آمادگی کے مراتب کو دیکھتے ہوئے روایتوں میں فضیلت و عظمت کو بیان کیا گیا ہے ۔

جس طرح سے ایک جنگ میں شرکت کرنے والوں کے مراتب مختلف ہیں ۔ کوئی وہ ہے جو رسول خدا کے ساتھ ان کے خیمے میں ہے ، کوئی جنگ کے لیے آمادہ ہو رہا ہے کوئی میدان جنگ میں کھڑا ہے ، کوئی تلوار چلا رہا ہے ، کوئی دشمن سے برسرِ پیکار ہے اور کوئی جنگ کرتے کرتے شہید ہو چکا ہے انہیں مراتب کے اختلاف کی بنا پر جنگ میں شرکت کرنے والوں کے ثواب اور مراتب میں بھی اختلاف ہے ۔

یہی صورت ان لوگوں کی بھی ہے جو ایک عظیم مصلح کے انتظار میں زندگی کے شب و روز گزار رہے ہیں۔ ایک عالمی انقلاب کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کے بعد دنیا امن و امان، سکون و اطمینان کا گہوارہ ہو جائے گی۔ ظلم و جور استبداد کی تاریکی کا فور ہو جائے گی۔ اب جس میں جتنی آمادگی، جذبہ فداکاری، شوق شہادت اور عزم و استقلال پایا جاتا ہے اسی اعتبار سے روایتیں اس کی شامل حال ہوتی جائیں گی۔

وہ شخص جو پیغمبر اسلام کے ہمراہ خیمے میں موجود ہے، وہ کبھی بھی حالات سے غافل نہیں رہ سکتا۔ وہ ہمیشہ حالات پر نگاہ رکھے گا، ماحول کو باقاعدہ نظر میں رکھے گا کیوں کہ وہ ایسی جگہ پر ہے جہاں غفلت اور لاپرواہی سے دامن چھڑا کر یہاں آیا ہے۔ اسے اس بات کا احساس ہے کہ اس کی غفلت سے کیا نتائج برآمد ہوں گے۔ اس کی معمولی سی چوک کس قدر تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔

وہ شخص جو میدان جنگ میں برسرِ پیکار ہے اسے کس قدر ہوشیار ہونا چاہیے۔ معمولی سے معمولی چیز سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ہر لمحہ کو غنیمت شمار کرنا چاہیے۔ فتح حاصل کرنے کے لیے ہر امکانی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر یہی شخص غافل ہو جائے، فرصت سے استفادہ نہ کرے، لمحات کو غنیمت نہ شمار کرے، اس کا لازمی نتیجہ ہزیمت اور شکست ہوگی۔

یہی صورت ان لوگوں کی ہے جو ”انتظار“ میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور منتظر کو مجاہد کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس کو وجہ یہی ہے کہ منتظر کو مجاہد کی طرح ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہیے۔ ماحول پر فتح حاصل کرنے کے لیے ہر امکانی کوشش کرنا چاہیے۔ فساد کی بساط نہ کرنے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیے تاکہ انقلاب عظیم کے مقدمات فراہم ہو سکیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انسان اسی وقت میدان جنگ میں ایک بہادر اور اور دلیر ثابت ہوگا جب باطنی اور روحانی طور پر بھی اس میں شجاعت اور دلیری پائی جاتی ہو۔ ورنہ اگر دل ہی بزدل ہے تو تیغ براں بھی بیکار ہے۔ حقیقی انتظار کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے کو باطنی طور پر اس قدر آمادہ کر لے کہ وقت انقلاب اس کا شمار مجاہدین میں ہو۔

اس بیان کی روشنی میں ”برسچا منتظر“ روایات میں اپنی جگہ ڈھونڈ لے گا۔ قارئین خود ہی فیصلہ کر لیں کہ انتظار کا یہ مفہوم انسانی زندگی کے لیے ضروری ہے یا نہیں اس کے ضمیر کی آواز ہے کہ نہیں؟

اگر میں خود ہی ظالم اور ستم گر ہوں تو کیوں کر ایسے انقلاب کا متمنی ہو سکتا ہوں جس میں ظالم اور ستم گر پہلے ہی حملے میں نیست و نابود ہو جائیں گے اگر میں خود ہی گناہگار، بدکار اور بد اخلاق ہوں تو کیوں کر ایسے انقلاب کی آرزو کر سکتا ہوں جس میں گناہگاروں کے لیے کوئی خاص گنجائش نہ ہو۔

انسان کو جس چیز کا انتظار ہوتا ہے اسی اعتبار سے وہ خود کو آمادہٴ استقبال کرتا ہے۔ اب جو لوگ واقعا منتظر ہیں اور صحیح معنوں میں ایک ”عالمی انقلاب“ کی امید لگائے ہوئے ہیں، صرف زبانی اور خیالی جمع خرچ میں مبتلا نہیں ہیں، تو ان لوگوں میں کچھ صفات ضرور پائیں جائیں گے۔ ان میں سے چند صفاتیں نذر قارئین ہیں :

## 10 منتظروں کی ذمہ داریاں

### انفرادی اصلاح

اس عظیم انقلاب کے لئے ایسے افراد کی ضرورت ہے جن کا ذہن عالمی اصلاحات کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ضرورت ہے ایسے افراد کی جو میدانِ علم کے شہسوار ہوں۔ افکار میں گہرائی ہو، دل میں وسعت ہو کہ دشمن کو بھی جگہ مل سکے۔ ضمیر زندہ اور بیدار ہو، اخلاق و مروت کے پرستار ہوں۔ ایسے افراد کی ضرورت ہے جو تنگ نظر نہ ہوں، کج فکر اور کج خلق نہ ہوں، کینہ و حسد سے دور ہوں۔ اختلاف کی خانماں سوز آگ کو صلح و صفا، اخوت کے پانی سے بجھا چکے ہوں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اگر کوتاہ فکر ہوں گے تو عالمی اصلاحات کو قبول کرنے سے انکار کر دیں گے یا پھر اسے ایک دشوار گزار مرحلہ تصور کریں گے اگر دل وسعت اور قلب میں محبت نہ ہوگی تو اپنے علاوہ دوسرے کے فائدہ کو پسند نہیں کریں گے۔

اگر آپس میں نفاق اور اختلاف ہوگا تو عالمی حکومت سے تعاون نہیں کریں گے اور دنیا میں افراتفری پھیلائیں گے۔

ایسا بھی نہیں ہے کہ انتظار کرنے والے کی حیثیت صرف ایک تماشہ دیکھنے والے کی حیثیت ہو اور اس کو انقلاب سے کوئی سروکار نہ ہو، یا تو وہ اسلمی انقلاب کا موافق ہوگا یا پھر مخالف۔ کسی تیسری صورت کی گنجائش نہیں ہے۔ بیدار ضمیر اور روشن فکر شخص جب کبھی اس انقلاب کے بارے میں فکر کرے گا اور اس کے نتائج پر نظر رکھے گا تو کبھی مخالفین کی صف میں نہ ہوگا۔ کیونکہ اس انقلاب کے اصول اس قدر فطرت اور ضمیر کے نزدیک ہیں کہ ہر وہ شخص جس کے پہلو میں انسان کا دل ہے وہ ان اصولوں کو ضرور قبول کریگا۔ مخالفت صرف وہی کریں گے جو ظلم و فساد کے دلدادہ ہوں یا مظالم ڈھاتے ڈھاتے ظلم کرنا ان کی فطرتِ ثانیہ بن گئی ہو۔

جب انسان اس ”عالمی انقلاب“ کے طرف داروں میں ہوگا اور ہر انصاف پسند طرفدار ہوگا، ان

لوگوں کے لئے ناگزیر ہے کہ انفرادی طور پر اپنی اصلاح کر لیں اور نیک اعمال بجالانے کے خوگر بنیں۔ عمل سے زیادہ نیت میں پاکیزگی ہو، تقویٰ دل کی گہرائیوں میں جاگزیں ہو، علم و دانش سے سرشار ہو۔

اگر ہم خود فکری یا عملی طور پر ناپاک ہیں تو کیونکر ایسے انقلاب کے متمنی ہیں جس کی پہلی ہی لپیٹ ایسے لوگوں کو نکل جائے گی۔ اگر ہم خود ظالم اور ستم گر ہیں تو کیونکر ایسے انقلاب کا انتظار کر رہے ہیں جس میں ظالم اور ستم گر کے لئے کوئی جگہ نہ ہوگی۔ اگر ہم خود مفسد ہیں اور فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں تو کیوں ایسے انقلاب کی امیدیں زندگی کے امیدیں زندگی کے شب و روز گزار رہے ہیں جس میں مفسد اور فساد پھیلانے والے نیست و نابود ہو جائیں گے۔

اب آپ خود فیصلہ کر لیجیے۔ کیا اس عالمی انقلاب کا انتظار انسان کو باعمل اور باکردار بنادینے کے لئے کافی نہیں ہے؟ یہ انتظار کی مدت کیا اس بات کی مہلت نہیں ہے کہ انسان آمد انقلاب سے پہلے خود اپنی اصلاح کر لے اور خود کو انقلاب کے لئے آمادہ کر لے۔ وہ لوگ جو اپنے کو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا منتظر کہتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں کہ ایک امام غائب کا انتظار میں زندگی بسر کر رہے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کو اس عالمی انقلاب کے لئے آمادہ کریں۔ اپنے نفوس کا خود امتحان لیں، اپنے جذبات کو حقائق کی کسوٹی پر پرکھ لیں۔ کیونکہ ایک قوم جو ہمیشہ اپنی اصلاح میں منہمک ہو، نہایت شوق و ولولے کے ساتھ کردار کے اعلیٰ مراتب طے کر رہی ہو، وہ قوم اور سماج کس قدر عالی اور بلند ہوگا۔ وہ ماحول کس قدر روح افزا اور وہ فضا کس قدر تابناک ہوگی جس میں ایک ایسی عظیم قوم جنم لے گی وہ قوم کوئی اور نہیں ہوگی بلکہ ہم اور آپ ہی ہوں گے بشرطیکہ متوجہ ہو جائیں اور اصلاحات میں لگ جائیں۔

یہ ہیں اس انتظار کے معنی جس کے بارے میں روایتیں وارد ہوئی ہیں اور یہ ہے وہ ”سچا منتظر“ جس کو روایت میں ”مجاہد“ اور شہید کا درجہ دیا گیا ہے۔

## سماج کی اصلاح

جہاں ہر انتظار کرنے والے کا یہ فریضہ ہے کہ خود کی اصلاح کرے کردار کے جوہر سے آراستہ ہو وہاں اس کا یہ بھی فریضہ ہے کہ دوسروں کی اصلاح کرے، سماج میں اخلاقی قدروں کو اجاگر کرے۔ ان باتوں کو پیش نظر رکھ کر روایات کا مطالعہ کیا جائے تو معنی کس قدر صاف اور روشن ہو جاتے ہیں۔ منتظر کو کہیں مجاہد کا درجہ، کہیں راہ خدامین شمشیر بکف کا درجہ اور کہیں پرفائزہ

شہادت کا درجہ دیا گیا ہے۔

بدیہی بات ہے اپنی اصلاح یا دوسروں کی اصلاح، انفرادی زندگی کے ساتھ حیات اجتماعی کو بھی سنوارنا کس قدر دشوار گزار مرحلہ ہے۔ ان مراحل میں وہی ثابت قدم رہ سکتا ہے جو عزم و عمل کا شاہکار ہو، جس کے قدم ثبات و استقلال کی آپ اپنی مثال ہوں۔

دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ کس طرح ایک اصلاحی بات سے بھی فساد کا پہلو نکالا جائے۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہر چیز میں اس کا منفی پہلو ابھارا جائے۔ اصلاح کو بھی فساد کا جامہ پہنا دیا جائے تاکہ ان کی دوکان ٹھپ نہ ہونے پائے۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور میں شرط یہ ہے کہ آپ اس وقت ظہور فرمائیں گے جب دنیا ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، دور، دور تک کہیں اچھائیوں کا نام تک نہ ہوگا، نیکی کی شمع کوسوں دور بھی نظر نہ آتی ہوگی۔

اگر ہم لوگ اصلاح کے راستہ پر قدم بڑھائیں گے، ظلم و جور کو مٹانے کی کوشش میں لگے رہیں گے تو حضرت کے ظہور میں خواہ مخواہ تاخیر ہوگی لہذا کیوں نہ ہم لوگ مل کر فساد کی آگ کو اور بھڑکادیں، ظلم و ستم کے شعلوں کی لپک کو اور تیز کر دیں، جور و استبداد کی بھٹی کو کیوں نہ اور گرم کر دیں، جو کچھ تھوڑی بہت کسر رہ گئی ہے اسے جلد از جلد پورا کر دیں تاکہ حضرت امام مہدی کا ظہور جلد ہو سکے۔

اگر اس اعتراض کو قبول بھی کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم جس قدر اپنے اعمال بد کے ذریعہ حضرت مہدی کے ظہور کو نزدیک کریں گے اتنا ہی ہم اپنی نابودی اور فنا سے بھی قریب تر ہو جائیں گے۔ اپنے ہی ہاتھوں اپنے پیروں پر کلہاڑی مار لیں گے۔

اگر ہم باقی رہنا چاہتے ہیں اور اس عالمی انقلاب کے نتائج سے لطف اندوز اور بہر مند ہونا چاہتے ہیں تو اپنے دامن کو آلو دگیوں سے دور رکھیں، ظلم و جور سے تمام رشتوں کو توڑ دیں۔ ضلالت و گمراہی کے سمندر سے نکل کر ہدایت کے ساحل پر آجائیں۔ ہاں جو چیز حضرت مہدی کے ظہور کو کسی حد تک نزدیک کر سکتی ہے وہ ظلم و جور و فساد نہیں ہے بلکہ ہماری آمادگی ہے، ہمارا اشتیاق ہے۔

مختصر یہ کہ اگر انتظار کو صحیح معنوں میں پیش کیا جائے تو انتظار اخلاقی قدروں کو اجاگر رکھنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ انتظار بے حس انسان کو ذمہ دار بنادیتا ہے، بے ارادہ انسانوں کو پہاڑوں جیسا عزم و استقلال عطا کرتا ہے۔ انتظار کبھی بھی انسان کو بے عمل نہیں بناتا اور نہ بد اعمالی کی دعوت دیتا ہے اس بات کی زندہ دلیل وہ روایت ہے جو اس آیت کریمہ کے ذیل میں وارد ہوئی ہے

وعدا لله الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض

”وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور عمل صالح بجالاتے ہیں ان سے خدا کا یہ وعدہ ہے کہ خدا ان کو روئے زمین پر حکومت عطا کرے گا۔

امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

”اس آیت سے مراد القائم و اصحابہ اس سے مراد حضرت مہدی اور ان کے اصحاب ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے

”نزلت فی المہدی یہ آیت کریمہ حضرت امام مہدی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔“

اس آیت کریمہ میں حضرت کے اصحاب کی جو صفت بیان کی گئی ہے ان میں ایک ایمان ہے دوسرا عمل صالح۔

یقیناً اس عالمی انقلاب کے لئے ایسے افراد کی ضرورت ہے جن کے ایمان پختہ ہوں، عقائد مستحکم ہوں، عقیدے کی ہر منزل کامل ہو عمل کے میدان میں مرد ہوں۔ جن میں یہ صفات موجود ہوں گے وہی سچے منتظر ہوں گے۔ وہ لوگ جن کے ایمان کامل نہیں ہیں یا عمل صالح میں کورے ہیں تو وہ ظہور سے پہلے اپنی اصلاح کر لیں ورنہ بغیر اصلاح کیے ہوئے اگر کسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں تو وہ بس اپنی ہی فنا اور نابودی ہے۔

انتظار کا حق اسے ہے جس کا دل ایمان سے لبریز ہو، جو عزم و استقلال کا ملک ہو۔ سچا منتظر وہ ہے جو ہمیشہ اپنی اصلاح میں لگا رہتا ہے اور اسی کے ساتھ سماجی اصلاح کی فکر میں غرق رہتا ہے۔ اجتماع کی فلاح و بہبود میں ہمیشہ کوشاں رہتا ہے۔ ہاں یہ ہے سچا منتظر اور یہ ہیں انتظار کے حقیقی معنی

## 11 مدعیانِ مہدویت

بسم الله الرحمن الرحيم

## مہدویت کا دعویٰ کرنے والے

جس طرح سے تاریخ میں بہت سے لوگوں نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اسی طرح کچھ لوگوں

نے امام مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔

مہدویت کا دعویٰ کرنے والے کچھ لوگوں کے نام اس طرح ہیں

۱۔ شریعی : اس انسان کا نام حسن اور کنیت ابو محمد تھی یہ حضرت امام علی نقی و حضرت امام حسن عسکری علیہما السلام کے اصحاب سے تھا وہ پہلا انسان تھا جس نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا ۔

۲۔ منجی خارجی مصری : یہ انسان علم نجوم جانتا تھا اور اس کی بنیاد پر مستقبل میں ہونے والی چیزوں کے بارے میں بتاتا تھا جس سال اس نے خروج کیا کہاکہ میں مہدی موعود ہوں اور میں جلدی ہی مصر کا بادشاہ بننے والا ہوں اس کے ماننے والوں کی تعداد ۱۳۳ تھی ۔

۳۔ محمد بن تومرت : اس انسان نے زمین کے مغربی حصہ پر مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور خروج کی امور خین نے لکھا ہے کہ یہ محمد ابن عبداللہ ابن رحمن ابن ہود ابن خالد ابن تمام ابن عدنان ابن صفوان ابن جابر ابن عطاریاح ابن یاسر ابن عباس ابن محمد ابن حسن ابن امیر المومنین علیہ السلام تھا ۔

۴۔ مولدش سوس : یہ مغرب کا رہنے والا تھا اور اس نے جوانی کی عمر میں عرفان میں امام محمد غزالی اور ابو الحسن طبرانی سے علم حاصل کیا اور اصول ، فقہ و کلام میں مہارت حاصل کی اور زہد و تقویٰ میں مشہور ہو گیا ۔

ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ اس نے شام میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے ماننے والوں کو شہروں کا مالک بنانے کا وعدہ کیا اور شام کے شہروں کو ان کے درمیان بانٹ دیا اس نے اپنے چاہنے والوں کو زیتون کے درخت کا پتہ دیکر مختلف شہروں کو جیتنے کے لئے بھیجا لیکن وہ سبھی قتل ہو گئے ۔

۵۔ محمد : یہ انسان نقطوی قبیلہ کا عالم تھا چھٹی صدی میں پسخان سے ہجرت کے بعد گیلان کے آس پاس ظاہر ہوا وہ سارے نبیوں کی شریعتوں و کتابوں کی اپنے عقیدے کے مطابق تاویل

کرتا تھا اور خو دکو مہدی موعو دکھتا تھا وہ کہتا تھا میں وہی ہوں جس کے ظہور کی پیغمبر نے خبر دی ہے اب محمد کے دین کے منسوخ ہونے اور محمد کے دین کے پھیلنے کی باری ہے کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ بعد میں محمد نے تیزاب میں ڈوب کر خو دکشی کر لی ۔

۶۔ سید اشرف الدین ابراہیم : یہ انسان سادات سے تھا اور بہت بڑا عابد بھی تھا وہ اپنی عمر کے درمیانی حصہ میں خراسان گیا اور وہیں رہنے لگا چونکہ اس کے اندر کرامات پائے جاتے تھے لہذا اس کی وجہ سے لوگ اس کو ماننے لگے اور کہتے تھے کہ یہ امام مہدی کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔

۷۔ امیر تیمور تاش بن ابی چوپان : یہ انسان سلطان ابو سعید بہادر خان کے وقت میں ظاہر ہوا چونکہ اس نے اپنے کچھ دشمنوں کو ہرا دیا تھا اس وجہ سے اس کے اندر غرور اور گھمنڈ پیدا ہوا اور اس نے سکوں پر اپنا نام کھدوایا اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

۸۔ عباس : اس شخص نے نجد میں امام مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا کچھ لوگ اس کو ماننے لگے اور اس کے حکم سے فارس کے بہت سے بازار جلادیے گئے بعد میں وہ اپنے ہی ماننے والوں کے ہاتھ مارا گیا۔

۹۔ سید فلاح : یہ شخص شیخ احمد بن فہد کا شاگرد تھا اور شیعہ اثناء عشری صوفیوں میں سے تھا خوزستان کے تمام عربوں کو اپنے قبضہ میں کر لیا تھا اس نے اپنے چاہنے والوں کے منع کرنے پر بھی امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جب اس کے استاد احمد بن فہد کو یہ خبر ملی تو انھوں نے اس کے قتل کا فتویٰ دیدیا جب اسے قتل کرنا چاہا تو وہ قرآن لے کر باہر نکلا اور اس کی قسم کھائی اور شرمندگی کا اظہار کیا۔

۱۰۔ توبزی : اس شخص نے سلطان یوسف بن یعقوب کے وقت میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا لیکن کچھ ہی دنوں بعد بنی سکساک کے ایک شخص نے اس کو قتل کر دیا۔

۱۱۔ مہدی مصری : ۱۷۹۸ء میں جب نیپولیوں نے مصر پر قبضہ کیا تو اسے خبر ملی کہ مہدی نام کے ایک شخص نے خروج کیا ہے اس نے اپنے ساتھ بہت سے لوگوں کو ملا لیا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ نے

مجھے کافروں کو مصر سے باہر نکالنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔

یہ خبر سن کر نیپولیوں نے اس کے مقابلہ کے لئے ایک فوج بھیجی مہدی کے چاہنے والے نیپولین کی فوج کا مقابلہ نہ کر سکے اور ہار گئے اور مہدی مصری کا بھی وہیں پر خاتمہ ہو گیا۔

## 12 منکرانِ مہدویت

### ابن خلدون

ابن خلدون نے اہلسنت کے ان تمام علماء کے مقابلہ جنہوں نے قیام امام مہدی کی حدیث کو قبول کیا ہے اور اسے متواتر مانا ہے اس طرح کہا ہے کہ ”مسلمانوں کے درمیان شروع سے ہی یہ بات مشہور رہی ہے اور ہے کہ آخری زمانے میں پیغمبر ص کی نسل سے ایک آدمی ظاہر ہوگا جو دین کو پھیلائے گا اور عدل کو قائم کرے گا مسلمان ان کی پیروی کریں گے اور وہ تمام

اسلامی ملکوں پر چھا جائیں گے اور ان کا نام مہدی ہوگا۔ دجال کا خروج اور قیامت سے پہلے کدوسرے واقعات ان کے ظاہر ہونے کے بعد ہی واقع ہوں گے عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں

گے یا قتل کرنے میں ان کی مدد کریں گے اور عیسیٰ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے... کچھ ٹم

حدیث جیسے ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، بزاز، حکیم نیشاپوری، طبرانی اور ابوعلی... نے امام مہدی سے مربوط حدیثوں کو اپنی کتابوں میں پیغمبر اسلام کے کچھ اصحاب جیسے حضرت علی، ابن عباس، عبداللہ ابن عمر، طلحہ، عبداللہ ابن مسعود، ابوہریرہ، انس، ابوسعید خدری، ام حبیبہ، ام سلمہ،

ثوبان، قرہ بن ایاس، علی حلالی، عبداللہ بن حارث وغیرہ سے نقل کیا ہے۔“

یہ لکھنے کے بعد ابن خلدون لکھتا ہے کہ ”ہو سکتا ہے کہ اس کی اس حدیث کا انکار کرنے والے اس کی سند میں مناقشہ کریں اور محدثوں کے بیچ یہ بات مشہور ہے کہ جرح، تعد

یل پر مقدم ہے اس بناء پر اگر اس حدیث کے اوپر بیان کئے گئے راویوں میں کوئی ضعف کا نقطہ پایا جائے جیسے غفلت، بھول چوک، غلط عقیدہ... تو یہ حدیث معتبر نہیں رہے گی۔ اس کے بعد وہ اس طرح کی کچھ حدیثوں و راویوں کے بارے میں لکھنے کے بعد کہتا ہے کہ یہ حدیثیں اطمینان

کے قابل نہیں ہیں اس کے بعد وہ امام مہدی سے متعلق تمام حدیثوں کے بارے میں یہ رائے پیش کرتا ہے کہ یہ وہ حدیثیں ہیں جن میں احادیث کے اماموں نے امام مہدی اور آخری زمانے میں ان کے قیام کے بارے میں نقل کیا ہے ، لہذا اپنے ملاحظہ کیا کی ان میں سے کچھ کے علاوہ سبھی روای تیں مشکوک ہیں ۔

## ابن خلدون کو جواب

۱۔ علم حدیث میں اس کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ جس طرح اس نے خود لکھا ہے کہ امام مہدی کے بارے میں کچھ روایتیں ہی صحیح ہیں لہذا انہیں قابل اطمینان حدیثوں کے ذریعہ امام مہدی علیہ السلام کا وجود، ظہور اور قیام ثابت ہو جاتا ہے اور دوسری حدیثیں جنہیں وہ مشکوک مانتا ہے وہ اس بارے میں صحیح حدیثوں کی مددگار ہیں ۔

۲۔ اس نے جو چیز بیان کی ہے وہ ان لوگوں کے لئے جواب نہیں ہو سکتی ہے جو امام مہدی سے متعلق حدیثوں کے متواتر اور یقینی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جیسے ابن ابی الحدید معتزلی، جبکہ یہ تاریخ و حدیث میں

اہل سنت کا مشہور عالم ہے وہ اس بارے میں لکھتا ہے کہ اسلام کے سبھی فرقہ اور مذاہب اس بات پر متحد ہیں کہ اس وقت تک دنیا کا خاتمہ نہیں ہوگا جب تک امام مہدی علیہ السلام ظہور نہ کر لیں ابن ابی الحدید جیسے اہل سنت کے بہت سے قدیم علماء نے اور سینکڑوں بعد کے عالموں نے اس حدیث پر تحقیق کر کے اس کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے لہذا یہ مطلب ابن خلدون کے کہنے پر مشکوک نہیں ہو سکتا۔

## احمد امین

احمد امین مصری اپنی کتاب ضحیٰ ال اسلام کی تیسری جلد میں اپنی بے عقلی اور اہلبیت علیہم السلام کی دشمنی میں لکھتا ہے کہ شیعوں میں مہدویت کی فکری ہودیوں و عیسائیوں سے آئی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

احمد امین ابن تیمیہ اور انہیں جیسے دوسرے لوگوں کو یہ جواب دیا جاسکتا ہے کہ شیعہ اور ان کے سچے عقیدوں کی جڑیں بہت گہری ہیں ان کی ابتدا پیغمبر اسلام کے زمانے میں ہوئی اور وہ اللہ کی وحی کی بنیاد پر ہے امام مہدی کے وجود اور ان کے قیام کا عقیدہ قرآن کریم کی آیات و پیغمبر اسلام کی روایتوں کی بناء پر ہے۔

انسان کو اپنے مستقبل کے اچھے ہونے کی امید اور دنیا میں عدالت پھیلانے کے لئے ایک مصلح کے آنے کا انتظار ایک فطری چیز ہے جس کا سبھی آسمانی کتابوں جیسے توریت، زبور، انجیل میں ذکر ہوا ہے لہذا مہدویت کا عقیدہ صرف شیعوں سے مخصوص نہیں ہے بلکہ سبھی مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔

## 13 ظہور کی علامتیں

### اخلاقی حالت

آخر زمانہ کی نشانیوں میں بارز نشانی خاندانی بنیاد کا کمزور ہونا، رشتہ داری، دوستی، انسانی عواطف کا ٹھنڈا پڑنا مہر و وفا کا نہ ہونا ہے۔

### الف) انسانی جذبات کا سرد پڑ جانا

رسول خدا ﷺ اس زمانہ کی عاطفی اعتبار سے حالت یوں بیان فرماتے ہیں: ”اس زمانہ میں بزرگ اپنے چھوٹوں اور ماتحت افراد پر رحم نہیں کریں گے نیز قوی ناتواں پر رحم نہیں کرے گا اس وقت خداوند عالم اسے (مہدی) کو قیام و ظہور کی اجازت دے گا۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ: قیامت نہیں آئے گی جب وہ دور نہ آئے کہ ایک شخص فقر و فاقہ کی شدت سے اپنے رشتہ داروں اور قرابتداروں سے رجوع کرے گا اور انہیں اپنی رشتہ داری کہ قسم دے گا تاکہ لوگ اس کی مدد کریں لیکن لوگ اسے کچھ نہیں دیں گے پڑوسی اپنے پڑوسی سے مدد مانگے گا اور اس کی قسم دے گا لیکن مدد نہیں ہوگی۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ: قیامت کی علامتوں میں ایک علامت پڑوسی سے بد رفتاری اور رشتہ داری کو ختم کر دینا ہے۔

بعض روایات میں ”الساعة“ کی تاویل حضرت کے ظہور سے کی گئی ہے روایات ”اشراف الساعة“ ظہور کی علامتوں سے تفسیر کی گئی ہیں۔

### ب) اخلاقی فساد

جنسی فساد کے علاوہ ہر طرح کے فساد پر تحمل کیا جا سکتا ہے اس لئے کہ جنسی فساد غیرت مند اور شرفاء کے لئے بہت ہی ناگوار اور ناقابل تحمل ہے۔

ظہور سے پہلے بدترین انحراف و فساد جس سے سماج دوچار ہوگا۔ ناموس اور خانوادگی ناامنی ہے اس وقت اخلاقی گراؤٹ اور فساد وسیع پیمانہ پر پھیلا ہوا ہوگا انسان نماگروہ حیوانی کردار کی برائی، پھیلے ہوئے فساد اور اس کی تکرار سے ختم ہو چکی ہوگی عام حالت ہوگی فساد اس درجہ پھیلا ہوگا کہ کم لوگ روک پائیں گے۔

محمد رضا پہلوی کے دور حکومت میں ۱۳۵۰ شمسی میں ۲۵۰۰/ سو سالہ جشن منایا گیا جس میں حیوانی زندگی کی بدترین نمایش ہوئی اور اسے ہنر شیراز کا نام دیا گیا تو جامعہ اسلامی ایران نے غیض و غضب کے ساتھ ساتھ اعتراض بھی کیا۔ لیکن ظہور سے پہلے ایسے اعتراض کی کوئی خبر نہیں ہے فقط اعتراض یہ ہوگا کہ کیوں ایسے بُرے افعال چوراہوں پر ہو رہے ہیں یہ سب سے بڑا نہی از منکر ہے جس پر عمل ہوگا۔ ایسا شخص اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عابد ہے۔

اب روایات پر نظر ڈالیں تاکہ اسلامی اقدار کا خاتمہ اور اس عمیق فاجعہ اور وسعت فساد کو اس زمانے میں درک کریں۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ قیامت نہیں آئے گی مگر جب روز روشن میں عورتوں کو

ان کے شوہر سے چھین کر کھلم کھلا (لوگوں کے مجمع میں) راستوں میں تعدی نہ کی جائے لیکن کوئی اس کام کو برا نہیں کہے گا اور نہ ہی اس کی روک تھام کرے گا لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جو کہے گا کہ کاش بیچ راستے سے ہٹ کر ایسا کام کرتے۔

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں: کہ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، یہ امت اس وقت ختم نہیں ہوگی جب تک مرد عورتوں کے راستے میں نہ بیٹھیں اور درندہ شیر کی طرح تجاوز نہ کریں لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جو کہے گا کہ کاش اسے اس دیوار کے پیچھے انجام دیتے اور ملاء عام میں ایسا نہ کرتے۔“ (۲)

دوسرے بیان میں فرماتے ہیں: کہ وہ لوگ حیوانوں کی طرح وسط راہ میں ایک دوسرے پر حملہ بولیں گے اور آپس میں جنگ کریں گے اس وقت ان میں سے کوئی ایک ماں، بہن، بیٹی کے ساتھ بیچ راہ میں اس کے سامنے تجاوز کریں گے پھر انھیں دوسرے لوگوں کو تعدی و تجاوز کا موقع دیں گے اور یکے بعد دیگر اس بد فعلی کا شکار ہوگا لیکن کوئی اس بد کرداری کی ملامت نہیں کرے گا اور اسے بدلنے کی کوشش نہیں کرے گا ان میں سب سے بہتر وہی ہوگا جو کہے گا کہ اگر راستے سے ہٹ کر لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر ایسا کرتے تو اچھا تھا۔

## (ج) بد اعمالیوں کا رواج

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ امام محمد باقر (علیہ السلام) سے عرض کیا: کہ اے فرزند رسول خدا آپ کے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کب ظہور کریں گے؟ تو امام (ع) نے کہا: ”اس وقت جب مرد

خود کو عورتوں کے مشابہ اور عورتیں مردوں کے مشابہ بنالیں۔ اس وقت جب مرد مرد پہ اکتفاء کرے (یعنی لواط) اور عورتیں عورتوں کو چپٹیں

امام صادق (علیہ السلام) سے اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے۔ اور ابو ہریرہ نے بھی رسول خدا ﷺ سے نقل کی ہے۔ اس وقت قیامت آئے گی جب مرد بد اعمالی پر ایک دوسرے پر سبقت حاصل کریں جیسا کہ عورتوں کے سلسلے میں بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی ہے۔

## (د) اولاد کم ہونے کی آرزو

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ اس وقت قیامت آئے گی جب پانچ فرزند والے چار فرزند اور چار فرزند والے تین فرزند کی آرزو کرنے لگیں تین والے دو کی اور دو والے ایک کی اور ایک فرزند والا آرزو کرنے لگے کہ کاش صاحب فرزند نہ ہوتے۔

دوسری روایت میں فرماتے ہیں: کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم لوگ کم فرزند والے سے رشک کرو گے جس طرح کہ آج اولاد و مال میں اضافہ کی آرزو کرتے ہو۔ حد یہ ہوگی کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی قبر سے گزرے گا تو اس کی قبر پر لوٹنے لگے گا جس طرح حیوانات اپنی چراگاہوں کی خاک پر لوٹتے ہیں۔ اور کہے گا کہ اے کاش اس کی جگہ میں ہوتا نہ تو یہ بات خدا وندا عالم کے دیدار کے شوق میں ہوگی اور نہ ہی ان نیک اعمال کی بنیاد پر ہوگی جو اس نے انجام دیئے ہیں بلکہ اس مصیبت و بلاء کی وجہ سے ایسا کہے گا جو اس پر نازل ہو رہی ہیں۔ (۲) نیز آنحضرت فرماتے ہیں: کہ قیامت اس وقت آئے گی جب اولاد کم ہونے لگے گی۔ (۳) اس روایت میں ”الولد غیضا“ آیا ہے جس کے معنی بچوں کے ساقط کرنے اور حمل نہ ٹھہرنے کے معنی ہیں لیکن کلمہ ”غیضا“ دوسری روایت میں، غم و اندوہ، زحمت و مشقت اور غضب کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

یعنی لوگ اس زمانے میں (LOSE) سقط اور افزائش فرزند اور ان کی زیادتی سے مانع ہوں گے یا فرزند کا وجود غم و اندوہ کا باعث ہوگا شاید اس کی علت اقتصادی مشکل ہو یا بچوں میں بیماریوں کی وسعت اور آبادی کے کنٹرول کرنے کے لئے ذرائع ابلاغ و تبلیغ اثر انداز ہوں یا کوئی اور وجہ۔

## (ه) بے سرپرست خاندانوں کی زیادتی

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ مرد کم ہوں گے اور

عورتیں زیادہ ہوں گی حد یہ ہے کہ ہر ۵۰/ عورت پر ایک مرد سرپرست ہوگا۔

شاید یہ حالت مردوں کے جانی نقصان سے ہو جو لگا تار اور طولانی جنگوں میں ہوا ہوگا۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: کہ اس وقت قیامت آئے گی جب ایک مرد کے پیچھے تقریباً ۳۰/ عورت لگ جائے گی اور ہر ایک اس سے شادی کی درخواست کریں گی۔

حضرت دوسری روایت میں فرماتے ہیں: کہ خداوند عالم اپنے دوستوں اور منتخب افراد کو دوسرے لوگوں سے جدا کر دے گا تاکہ زمین منافقین و گمراہوں نیز ان کے فرزندوں سے پاک ہو جائے ایسا زمانہ آئے گا کہ ۵۰/ عورت ایک مرد سے کہے گی اے بندہ خدا یا مجھے خرید لو یا مجھے پناہ دو۔

انس کہتے ہیں: کہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ قیامت اس وقت آئے گی جب مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی ہوگی۔ اگر کوئی عورت راستے میں کوئی جوتا، چپل دیکھے گی تو بے دریغ افسوس سے کہے گی کہ یہ فلاں مرد کی ہے اس زمانہ میں ہر ۵۰/ عورت پر ایک مرد سرپرست ہوگا۔

انس کہتے ہیں: کہ کیا تم نہیں چاہتے کہ جو رسول خدا ﷺ سے حدیث سنی ہے بیان کروں، رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ہے کہ مردوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور عورت باقی رہ جائیں گی۔

## 14 بسم الله الرحمن الرحيم

### علامات ظہور:

علامات سے متعلق یوں تو علماء نے مختلف قسمیں تحریر فرمائے ہیں مگر میں نے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے ان علامات کو چند نوعیتوں میں پیش کر دیا ہے جو حصول مقصد کے لئے کافی ہوں گی۔

دراصل علامات ظہور کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حتمیہ

۲۔ غیر حتمیہ یا شرطیہ۔

حتمیہ علامات: وہ علامات جو ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام سے قبل ضرور واقع ہوں گی ان میں کسے قسم کا تغیر نہ ہوگا۔

شرطیہ علامات : وہ علامتیں جو بندوں کے اعمال سے متعلق ہوں گی اور اگر خدا چاہے گا تو واقع ہوں گی ورنہ عابدوں کی عبادت اور نیکوکاروں کی توبہ و استغفار سے برطرف کردی جائیں گی ۔

نوٹ : چونکہ معاشرہ قطعاً بگڑ چکا ہے اس لئے ممکن ہے کہ صرف وہ مقامات ان علامتوں سے محفوظ رہ سکیں جہاں ایسے صالحین و عباد افراد موجود ہوں ورنہ امکان قوی یہ ہے کہ ایسی علامات بھی ضرور پوری ہوں گی۔ ہاں عجلت و تاخیر ممکن ہے جیسا کہ گزشتہ امتوں پر عذاب کو ایک عرصہ معینہ کے لئے ملتوی کیا جاتا رہا ہے ۔

عمومی علامات : وہ علامتیں جو آخری زمانے کی نوعیت کو واضح کرنے اور اخلاقی و معاشرت و تمدن و مذہب کی تبدیلی سے متعلق بیان کی گئی ہیں ۔

خصوصی علامات : وہ علامتیں جو معروف مقامات یا مشہور قوموں اور مخصوص علاقوں کے متعلق بیان کی گئی ہیں ۔

گزشتہ علامات : وہ علامتیں جو اس کتاب کی تالیف تک گذر چکی ہیں اور کسی نہ کسی وقت پوری ہو چکی ہیں ۔

آئندہ علامات : مستقبل میں پیش آنے والے علامتیں جو اس وقت تک مکمل نہیں ہوئیں اور آئندہ زمانہ میں ان کے مکمل ہونے کا قوی امکان ہے ۔

نوٹ : چونکہ علامات کے بیان کرنے والے رہبران قوم و ملت ایک مخصوص (عرب) علاقے کے باشندے تھے اور اپنے زمانے کے افراد کی استعداد علمی سے واقف تھے انہیں علم تھا کہ اگر زمین کے دیگر خطوں کے متعلق ان سے یہ باتیں بیان کی گئیں تو کیوں کہ ابھی یہ ان خطوں سے نا آشنا ہیں لہذا کیا سمجھیں گے نیز چونکہ سوال کرنے والے افراد بھی اس زمین سے وابستہ تھے اس لئے سائل کی استعداد کے پیش نظر جوابات بھی محدود دئیے گئے اور زیادہ تر علامات مشرق وسطی (مڈل ایسٹ) کی متعلق بیان کی گئی ہیں البتہ بعض مقامات پر لفظ ”ارض“ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی کل زمین کے ہیں ۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بعض ممالک کا حدود اربعہ اور بعض علاقوں کے نام زمانہ رسالت اور آئمہ میں کچھ اور تھے اور اب کچھ اور ہیں ، بہت سے ایسے شہر ہیں جن کا اس زمانہ میں وجود نہ تھا ، اب موجود ہے اور بہت سے ایسے مقامات ہیں جو تباہ و برباد ہو چکے ہیں اور آج ان کا نام و نشان بھی نہیں ہے مگر ان سب کا علم اس دور کے جغرافیہ کے نقشوں اور اس زمانے کے تاریخی شواہد سے آج بھی ہو سکتا ہے حوالہ کی لئے Webster Geo Grify یا قدیم جغرافیہ کی کسی کتاب کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے چونکہ عرب کا طریقہ کسی فرد یا قوم کی معرفت اور اس کے تعارف کا یہ تھا کہ فرد مخصوص کے ساتھ اس کی ابنیت ، ولدیت (اور قوم کے ساتھ اس کے مورث اعلیٰ کا تذکرہ ہوتا تھا جسکی نسل سے وہ قوم بنے ہے یا قبائل آباد ہوئے ہیں پوری تاریخ اسلام اس قسم کی مثالوں سے بھرپور ہے تشریح کی ضرورت

نہیں ہے سمجھنے کے لئے بنے امیہ یا بنے ہاشم پوری نسلوں کی لئے آج بھی استعمال ہوتا ہے اور اسی طرح سینکڑوں قبائل واقوام آج بھی موجود ہیں ان سب کو گذشتہ شجروں اور اس کی تاریخوں سے سمجھا جاسکتا ہے مگر میں نے حتی الامکان خود تحقیق کر کے ہر جگہ اس کی تشریح کردی ہے اور جو بات سمجھ میں نہ آسکی اس کو علماء اور محققین کے لئے چھوڑ دیا ہے -

علامات :

ہم پہلے عمومی علامات تحریر کریں گے تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ ان بزرگوں کی نگاہیں دور آخر کے حالات و تغیرات کو اتنے عرصہ پہلے کس طرح ملاحظہ کر رہے تھیں اور آج وہ سب کچھ ہو رہا ہے جو ان ذوات مقدسہ نے بیان فرمایا تھا نہ حالانکہ بظاہر اس وقت ان کا تصور بھی نہ تھا اس لئے یقین ہے کہ اس کے بعد کے لئے جو کچھ فرمایا ہے وہ بھی ضرور بالضرور درست ہو کر رہے گا خواہ اس وقت ہم اس کے اقرار پر تیار نہ ہوں -

عمومی علامات :

بحار الانوار اور دیگر کتب میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مندرجہ ذیل خطبہ درج ہے مگر میں بحار الانوار کی حوالے سے تحریر کر رہا ہوں اس کو کتاب جامع الاخبار میں جناب صدوق علیہ الرحمہ نے بھی تحریر فرمایا ہے اور دیگر کتابوں میں بھی موجود ہے -

آخری زمانہ کے لئے آنحضرت کا خطبہ گرامی :

البحار روی جابر بن عبد اللہ الانصاری قال حجت مع رسول اللہ حجة الوداع فلما قضی النبی ما افترض علیہ من الحج اتی مودعا الکعبة فلزم حلقته الباب وتادی بارفع صوته ایہا الناس فاجتمع اهل المسجد واهل السوق فقال السمعواتی فائل ما هو بعدی کائن فلیبلغ شاهدکم غائبکم ثم بکا رسول اللہ حتی بکئی لبکائیہ الناس اجمعون فلما سکت امن بکائیہ قال اعلموا رحمکم اللہ ان مثلکم فی هذا الیوم کمثل ورق لاشک وفیہ الی ماتی سنة ثم یاتی من بعدی ذلک شرک لا ورق فیہ حتی لا یری فیہ الا سلطان جائر غنے بخیل او عالم راغب فی المال او فقیر کذاب او شیخ فاجرا و صر و قح اور امراتہ و عناء ثم بکاء رسول اللہ فقال الیہ سلمان الفارسی وقال یا رسول اللہ اخبرنی متی یکون ذلک فقال یا سلمان اذ قلت علمائکم و ذہبت قرائکم و قطعتم زکوا تکم و اظہرتم منکراتکم و علت اصواتکم فی مساجدکم و جعلتم الینا فوق رؤسکم و العلم تحت اقدامکم و الکذب حدیثکم و الغیبة فکھتکم و الحرام غنیمتکم و لا یرحم کبیرکم صغیرکم و لا یوقر صغیرکم کبیرکم فعند ذالک تنزل اللعنة علیکم یجعل باسکم بینکم و بقی الدین بینکم لفظا بالستنکم فاذا اویتم هذا الخصال توقعوا الريح الحمل ء او مسخا و قدفا بالحجارة و تصدیق ذالک فی کتاب اللہ عزوجل (قل هو القادر علی ان یربع علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یرسلکم شیعا و بذیق بعضکم باس بعض انظر کیف نصر ف الایات لعلهم یتیفقھون) فقام الیہ جماعة من صحابة فقالوا یا رسول اللہ

اخبّرنا متی يكون ذالك فقال عندنا خير الصلوات واتباع الشهوات وشرب القهوات وشم الآباء والامهات حتى ترون الحرام مغنما والزكوة مغرما واطاع الرجل زوجته وجفاجاره وقطع رحمه ورهبت رحمة الاكابر وقل حياء الا صاغرو سيدا لبنا وظلموا العبيد والاماء وشهدوا الهوى وحكموا بالجور ويسب الرجل اباة يحد الرجل اخاه ويعامل الشركاء بالخيانة وقل الوفاء شاع الزنادتزيى الرجال بشباب النساء وسلب عنهن قناء الحيا ورب الكبرنة القلوب كدييب السم في الابدان وقل المعروف وظهرت الجرائم وهونت العظام اطلبوا المدح بالمال وانفقوا المال للغناء وشغلوا بالدنيا عن الآخرة وقل الودع وكثر الطمع والهرج والمرج واصبح المومن ذليلا والمنافق عزيزا مساجدهم معمورة بالاذان وقلوبهم خالية من الايمان واستخفوا بالقرآن وبلغ المومن عنهم كل هوان فعنه ذلك ترى وجوههم وجره الادميين وقلوبهم قلوب الشياطين كلامهم احلام من العسل وقلوبهم من الحنظل فهم ذناب وعليهم ثياب مامن يوم الا يقول الله تبارك وتعالى افبى تفترون ام على تجترون (افحسبتم انما خلقناكم عبثا وانكم الينا لاترجعون) فرعزنى وجلالى لولا من يعبدن مخلصا امهلت من يعصبر طرفته عين ولولا ورع الورعين من عباد كما نزلت من السماء قطرة ولا بنت ورقته خضراء لواء عجا يقوم الهتهم امرا لهم وطالت امالهم قمرت آجالهم وهوي طعمون فى مجادرة مولا هم ولا يصلون الى ذلك بالعمل ولا يتما العهد الا بالعقل! الخ-

ترجمہ :

جابر ابن عبد الله انصاری نے روایات کی ہے کہ میں نے جناب رسول مختار کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا۔ جب پیغمبر اعمال حج سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا ”ایہا الناس! آج یقیناً میں کعبہ کو الوداع کہہ رہا ہوں اس کے بعد کعبہ کے در کو حلقہ کیا اور با آواز بلند لوگوں کو پکارا تمام اہل مسجد جمع ہو گئے اور بازار والے بھی آگئے اس وقت آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں تم سے کہنا چاہتا ہوں اس کو سنو اور جو موجود نہ ہوں ان تک پہنچا دو اس کے بعد آپ نے رونا شروع کیا جس سے تمام حاضرین بھی رونے لگے پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! خدا تم پر رحمت فرمائے تم اس زمانے میں مثل اس درخت کے پتے کے ہو جس کے درمیان کوئی کانٹا نہ ہو اور چالیس سال تک یہی یہ حالت رہے گی۔ اس کے بعد دو سال تک پتے اور کانٹیں ملے جلے ہوں گے پھر اس کے بعد کانٹیں نظر آئیں گے جس میں پتہ نہ ہوگا۔“ اور وہ ایسے لوگ ہوں گے جن میں نہ نظر آئیں گے مگرستمگر بادشاہ، کنجوس، مالدار، مال کی طرف رغبت کرنے والے علماء جھوٹے فقیر۔ اس کے بعد اپنے پھر گریہ شروع کر دیا تب سلمان اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سب کس وقت ہوگا حضرت نے جواب دیا اے سلمان یہ اس وقت ہوگا جب علماء کم ہو جائیں گے۔ زکوٰۃ دینا بند ہوگا انکار کرنے والے ظاہر ہوں گے۔ مسجد میں آوازیں بلند ہوں گی دنیا کو بالائے سر اور علم کو زیر قدم قرار دیا جائے گا خود آپس کی گفتگو میں تکذیب کی جائے گی کیونکہ ان کی محفلوں میں جھوٹ کی کثرت ہوگی ایک دوسری کی غیبت کا شیوہ ہوگا حرام کو غنیمت سمجھا جائے گا بڑا چھوٹے

پر رحم نہ کرے گا اور چھوٹا بزرگ کا احترام پیش نظر نہ رکھے گا پس اس وقت ان پر لعنت ہوگی ان کے درمیان دشمن پیدا ہو جائیں گے دین اسلام کے علاوہ کچھ باقی نہ رہے گا اس وقت انتظار کرنا چاہئے سرخ ہواؤں کے چلنے - آسمان سے پتھر برسے یا چہروں کے مسخ ہو جانے اور زمین کے دھنس جانے کا اور اس امر کی تصدیق خداوند عالم کے اس قول سے ہوتی ہے کہ جو کتاب خدا میں موجود ہے -

(قل هو القادر علی ان یبعت علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم ویلبسکم شیعا ویذیق بعضکم بعضا انظر کیف نصر ف الایات لعلہم یفقهون)

اس وقت جبکہ بعض اصحاب نے پھر عرض کی یا رسول اللہ یہ سب کچھ کب ہوگا؟ تب فرمایا اس وقت جبکہ نمازوں کو پس پشت ڈال دیا جائے گا شہوتوں کی پیروی کی جائے گی مختلف قسم کے قہوے پئے جائیں گے چائے، کافی، قہوہ وغیرہ ماں باپ کو گالیاں دی جائیں گی مرد اپنی عورت کے احکام پر عمل کریں گے، بہمسایہ بہمسایہ پر ظلم کرے گا بزرگوں کے دل سے رحم جاتا رہے گا بچوں میں شرم کم ہو جائے گی، مکانوں کی بنیادیں محکم رکھی جائیں گی غلاموں اور کنیزوں پر ظلم کیا جائے گا نفس کی خواہش کی وجہ سے گواہی ظلم و ستم سے حکمرانی ہوگی بھائی سے بھائی حسد کرے گا، شرکاء خیانت کریں گے وفا کم ہو جائے گی زنا کھلم کھلا کیا جائے گا مرد عورتوں کے کپڑوں سے زینت کریں گے - عورتیں بے حیا ہوں گی اور حیا کا مقلع عورتوں سے دور ہو جائیگا لوگوں کے دل تکبر سے بھر پور ہوں گے احسان کم اور حرام کاری ظاہر ہوگی گناہان کبیرہ آسان سمجھے جائیں گے لوگ مال کی وجہ سے طالب مدح ہوں گے مال بکثرت گانے بجانے میں صرف کیا جائے گا (سینما وغیرہ) آخرت کی مطلق فکر نہ ہوگی لوگ صرف دنیا میں مشغول ہوں گے پرہیزگاری کم اور لالچ زیادہ فتنے اور پریشانیاں بہت ہو جائیں گی مومن ذلیل، منافق عزیز سمجھا جائے گا۔ مسجدیں اذانوں کی آواز سے معمور ہوں گی مگر دل ایمان سے خالی ہوں گے قرآن کو ہلکا سمجھا جائے گا۔ چہرے انسانوں کی مثل مگر دل شیطانوں کی مثل ہوں گے جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ مجھے دھوکا دیتے ہیں افحسبتم انما خلقناکم عبثا انکم الینا ترجعون الخ) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹنے والے نہیں ہو۔ مجھے قسم ہے اپنے عز و جلال کی کہ اگر تمہارے درمیان پرہیزگار اور میری عبادت کرنے والے لوگ نہ ہوتے تو یقیناً میں تم پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین پر گھاس کا ایک تنکا بھی نہ اگاتا تعجب ہے ان لوگوں پر جن کے مال، ان کے خدا ہیں اور امیدیں دراز لیکن عمریں کوتاہ وہ اپنے مقاصد تک پہنچنے کا لالچ کرتے ہیں مگر وہ بغیر عمل کے نہیں پہنچ سکتے اور عمل بغیر عقل کے نہیں کیا جاسکتا۔

پھر فرمایا لوگوں وہ زمانہ آنے والا ہے جب کہ ان کے پیٹ ان کے خدا ہوں گے (پرستش شکم ہوگی) یعنی صرف اس کی فکر میں غرق ہوں گے اور ان کی عورتیں ان کا قبلہ و کعبہ ہوں گی اور ان کے

پیسے اور مال ان کا دین ہوں گے ان کے درمیان علاوہ لفظی اسلام و ایمان کے کچھ باقی نہ ہوگا۔ قرآن کا صرف درس ہوگا مسجدیں معمور ہوں گی مگر دل ہدایت سے خالی ہوں گے یعنی وہ لوگ مطلق ہدایت یافتہ نہ ہوں گے - (او علمائہم اشر خلق اللہ فی وجہ الارض) - یعنی ان کے زمانہ کے علماء مخلوقات میں سب سے زیادہ شریر ہوں گے - اس وقت خداوند عالم ان کو چار چیزوں میں مبتلا کرے گا (۱) بادشاہوں کے جو روستم (۲) قحط (۳) حاکموں و سرداروں کے ظلم (۴) بتوں کی پرستش میں - صحابہ نے یہ سن کر تعجب کیا اور عرض کی یا رسول اللہ مسلمان ہو کر بتوں کی پرستش کیسے ہوگی؟ آپ نے فارماہی ان کے نزدیک روپیہ ایک بت ہوگا۔

نوٹ: اگر حضور دماغ و خلوص قلب سے اس خطبہ کا مطالعہ کیا جائے تو کیا دل بے ساختہ یہ گواہی نہ دے گا کہ تقریباً چودہ سو سال قبل جو کچھ حضور اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا تھا وہ آج لفظ بہ لفظ پورا ہو رہا ہے گویا حضور کی نگاہ پیغمبری اس معاشرے کو مکمل طرح سے ملاحظہ فرما رہی تھی

مؤلف: حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے مشہور خطبہ ”البیان“ میں تفصیلی طور سے علامات بیان فرمائی ہیں اور عجیب و غریب انداز میں مستقبل کے حالات بیان فرمائے ہیں میں نے اس خطبہ کو اس وجہ سے درج نہیں کیا کہ اس کو علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنے جمع کئے ہوئے خطبوں میں شامل نہیں کیا ہے - صاحبان ذوق ینابح المودۃ نیز کتاب بشارت الاسلام مؤلفہ سید مصطفیٰ آل السید حیدر الکاظمی مطبوعہ بغداد میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں ، میں آپ کے دوسرے خطبوں کے اقتباسات بعد میں پیش کروں گا۔

آخری زمانے کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق (ع) کا ارشاد گرامی:

عن حمران قال قال ابو عبد الله ناذارائيت الحق قد ملت وذهب اهلہ ورائيت الجور قد شمل البلاد ورائيت القران قد خلق واحد مافيه مائيس فيه وجهه على الاهواء ورائيت الذين قد انكفي كما يبتكفي الماء الاناء (بال) ورائيت اهل الباطل قد استملوا على اهل الحق ورائيت الشر ظاهرا لا يبتها عته ويعذر اصحابه ورائيت الفسق قد ظهر و انكفي الرجال بالرجال والنساء بالنساء ورائيت المومن صامتا لا يقبل قوله ورايت الفاسق يكذب ولا يرو عليه كذبه وفريته ورائيت الصغير يستحفل لكبير ورائيت الارحام قد اقطع ورائيت من يمتہ بالفسق يقمحل منه ولا يرو عليه قوله ورائيت الغلام يعطى ماتعطي المراءه ورائيت النساء يتزوجن بالنساء ورائيت اشنا قد كثرو ورائيت الرجل ينفق المال في غير طاعة الله فلا ينهي ولا يوخذ على يديده ورائيت الناظر ينعو ذماله مما يرى المومن فيه من الاجتهاد ورائيت الجار يوذى جاره وليس له مانع ورائيت الكافر فرحا لما يرى في المومن من رجاله مما يرى في الارض من الفساد ورائيت الخمر و تشرب علانۃ و يجتمع عليها من الايخاف

الله عزوجل ورائيت الامر بالمعروف ذليلا ورائيت الفاسق فيما لا يحب الله قويا محمودا ورائيت الايات يحقرون ويحتقر من بحبهم ورائيت سبيل الخير منقطعاً وسبيل الشر ملوكاً ورائيت بيت الله قد عطل ويومر بتركه ورائيت لرجل يقول ما لا يقبه ورائيت الرجال يتسلمون للرجال وانساء للنساء ورائيت لرجل معيشته من دبر ومعيشته المرثه من فرجها ورائيت النساء يخذون المجالس كما يتخذها الرجال ورائيت التانيث في ولد العباس قد ظهر وواظروا الخضاب وامتثلوا كما تمشط المرثه لزوجها واعطوا الرجال الاموال على فروجهم وتنوفس في الرجال وتغايير عليه الرجال وكان صاحب المال اعز من المومن وكان الربا ظاهراً لا يعبر وكان الزنا بمدح به النساء ورائيت المرثيه تصانع على زوجها على نكاح الرجال ورائيت اكثر الناس وخير بيت من يساعد النساء فسقهن ورائيت المومن محزوناً محتقراً ذليلاً ورائيت البلاع والزنا قد ظهر ورائيت الناس يقتدون يشاهدوا المرزوء ورائيت الحلال يحرم ورائيت الحرام يحلل ورائيت الدين بالراء وعطل الكتاب واحكامه ورائيت الليل لا تستخفى به من الجريه على الله ورائيت المومن لا يستطيع ان نيكر الا بقلبه ورائيت العظيم من المال ينفق في سخط الله عزوجل ورائيت الرلاة يقربون اهل الكفر ويباعدون اهل الخير ولايت الولاة ويرتشون في الحكم الحج والجهاد لغير الله ورائيت السلطان يذل للكافر المومن ورائيت الحزاب قد اوبل من العمران ورائيت الرجل معيشة نجس المكيال والميزان ورائيت سفك الدماء ستخف بها ورائيت الرجل يطلب الرياسة لغرض الدنيا ويشهر نفسه يخبث اللسان ليتقى وتسندليه الامور ورائيت الصلاة قد استخف بها ورائيت الرجل عنده المال الكثير ثم يزكه منذ ملكه ورائيت الميت ينشره من قبره ويوذى ويتاع اكفانه ورائيت الهرج والمزج قد كثري مسع ونسوان ويصبح سكران لايهتم بما للناس فيه ورائيت البهائم تنكح ورائيت البهائم بعترس بعضها بعضاً ورائيت الرجل يخرج الى مصلاه ويرجع وليس عليه شى من ثبابة ورايت قلوب الناس قد قست جمدت اعينهم وثقل الذكر عليهم ورائيت السحق قد ظهر يتنافس فيه ورائيت المصلى انما يصلى ليراه الناس ورائيت الفقيه يتفقه لغير الدين يطلب الدنيا والرياسة ورائيت الناس مدغلب ورائيت طالب الحلال يذم وطالب الحرام يمدح ويعظم ورائيت الحرمين يعمل فيها بما لا يحب الله لا يمنعهم مانع ولا يحول بينهم وبين العمل القبيح احد ورائيت المغازف ظاهره في الحرمين ورائيت لرجل يتكلم بشى من الحق وبامر بالمعروف وينهى عن المنكر فيقوم اليه من ينصحه في نفسه فيقول هذا عنك موضوع ورائيت الناس بنظر ورائيت الولايت قبله لمن ازاد ورائيت روات الارحام ينكحون ويكتفى بهن ورائيت الرجل يقتل على المظنة ويتخاثر على الرجل يعير على المتيان النساء ورائيت الرجل ياكل من كسب امرائه من الفجور يعلم ذلك (يقيم عليه ورائيت المراء تقهم زوجها وتعمل ما لا يشتهى وتنفق على زوجها ورائيت الرجل يكره امرائه وجاريته ويرضى بالدن من الطعام والثواب ورائيت الايمان بالله عزوجل كثير على الزور ورائيت القمار قد ظهر ورائيت الشراب يباع ظاهراً ليس عليه مانع ورائيت النساء يبذان انفسهن لاهل الكفر ورائيت الملاهي قد ظهرت يمرج

الابمنها احد احد اولايجترى احد على منعها ورائيت الشريف يشغل له الذي يخاف سلطانه ورائيت  
 اقرب الناس الولاية من يمتدح بشتماهل البيت ورائيت من يحبنا يزور ورائيت تقبل شهادة ورائيت  
 الزور من القول يتنافس فيه ورائيت القران قد ثقل على الناس استماعه وخف على الناس استماع  
 الباطل ورائيت الجاد يكرم حاره خوفا من لسانه ورائيت الحدود وقد عطلت وعمل فيها بالاهواء  
 ورائيت المساجد قد زحفت ورائيت اصدق الناس عند الناس المفترى الكذب ورائيت  
 الشر قد ظهر والسعي بالغمية ورائيت البغي قد نشاء ورائيت الغيبة تستملح ويشربها الناس بعضهم بعضا  
 ورائيت طلب بعضهم الى بعض ويقتدون باهل الشر ورائيت المسلك الخيوط طريقة خاليا لا يسلكه  
 احدا ورائيت الميت يهزبه فلا يفزع اليه احدا ورائيت كل عام يحدث فيه من البدعة والشر اكثر مما كان  
 ورائيت الخلق والمجالس لا يتابعون الا الاغنياء ورائيت المحتاج يعطى على الضحك بدو يرحم  
 لغيره وجه الله ورائيت الايات في السماء لا يفزع بها ورائيت الناس يستاقدون كما تنافسوا بالبهايم  
 لانكرا احدا منكم تخوفا من الناس ورائيت الرجل ينفق الكثير في غير طاعة الله عز وجل ورائيت العقوق  
 قد ظهروا استخف بالوالدين وكان من اسواء الناس حالا عند الولد يفرح بان يفترى عليهما ورائيت  
 النساء قد غلبن على الملك وغلبن على كل امر لا يوفي الا ما لهن فيه هو ورائيت الرجل اذا صوبه  
 يوم ولم يكسب فيه الذنب العظيم من فجور ونجس مكيال او ميزان او غثيان حرام او شرب  
 مسكر كتبنا بحسبنا ان ذلك اليوم عليه وصنعتة مزعمه ورائيت السلطان يحنكر الطعام ورائيت  
 اموال ذوى القربى تقسم في الزور ايتقام بها ويشرب بها الخمر ورائيت الناس قد استواء في ترك  
 الامر بالمعروف والنهي عن المنكر وترك الدين به ورائيت رياح المنافقين واهل النفاق دائم ورياح  
 اهل الحق لا تحرك رائيت الاذان بالآخرة والصلوة بالآخرة ورائيت المساجد محشية ممن لا يخاف  
 الله مجتمعون فيها للغيبة واكل طوم اهل الحق يتواصنون فيها شراب المسكر ورائيت السكران يصلى  
 بالناس فهو لا يعقل ولا يشان بالسكروا ذسكرا كرم واتقى وخيف وترك ولا يعاقب ويعذر يسكره ورائيت  
 من اكل اموال اليتامى يحدث بسلامته ورائيت القضاة يقضون بخلاف ما امر الله به ورائيت الميراث  
 قد وضعت له لولة لاهل الفسق والجور على الله ياخذون منهم ويخلونهم وما يشتهون روائيت  
 المنابر بامر عليها بالتقوى ولا يعمل القائل بها يا مورو رائيت الصلوة قد استخف باوقاتها ورائيت  
 الصدق بالشفاعة لا يواد وجه بها الله وتعطى لطلب الناس ورائيت الناس همهم بطونهم وفروجهم  
 لا يبالون بما اكلوا بما نكحوا ورائيت الدنيا مقبلة عليهم ورائيت عز وجل النجاة واعلم ان الناس  
 قد سخط الله عز وجل انما يمهلهم لا يريد اربهم فكن مترقبا واجتهد ليراك الله عز وجل في خلاف  
 ما هم عليه فان نزل بهم العذاب وكنت في هم عجلت الى رحمة الله وان آخرت ابتلو وكنت  
 قد خرجت مما هم فيه من الجرئ على الله عز وجل واعلم ان الله لا يضيع اجرا المحسنين وانه ررحمة  
 الله قريب من المحسنين -

ترجمہ: کتاب دارالسلام من علامہ نراقی نے بحار الانوار اور کتاب روضة الکافی میں شیخ کلینی نے اپنے سند سے حمران سے روایت کی ہے کہ علامات قیامت کے ذیل میں ایک طویل گفتگو کے دوران حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حمران جس وقت حق مضمحل ہو جائے اور اہل حق درمیان سے اٹھ جائیں اس وقت تو دیکھے گا کہ شہروں پر جور و ستم مسلط ہوگا قرآن پرانا ہو جائے گا یعنی کوئی اس کے احکام پر عمل نہیں کرے گا بعض چیزیں تاویل میں خواہش نفس کی بناء پر بڑھادی جائیں گی جن کا تعلق اصل قرآن سے نہ ہوگا جس کی وجہ سے قرآن منقلب ہو جائے گا اے شخص تو دیکھے گا کہ پھر اہل باطل اہل حق پر غالب ہو گئے۔ انہوں نے بلندی حاصل کر لی اور شر ہر طرف ظاہر ہونے لگا فسق و فجور عام ہو گیا مردوں نے مردوں پر اور عورتوں نے عورتوں پر اکتفا کر لی۔ مومن ذلیل، جھوٹے اور بدکار باعزت بن گئے و خوردوں نے بزرگوں کا احترام ترک کر دیا رحم قطع کئے جانے لگے۔ فاسق و بدکار کی بدکاری کی وجہ سے مدح ہونے لگی اور کوئی منع کرنے والا نہیں مردان افعال اور اعمال میں مشغول ہو گئے جو عورتوں سے متعلق ہیں یعنی ”مفعول“۔

اے مخاطب! اس وقت عورتوں عورتوں سے شادی کرنے لگیں گی ناقابل مدح لوگوں کی تعریف کی جائے گی لوگوں کے مال غیر اطاعت خدا میں زیادہ صرف ہوں گے اور کوئی ان کو منع کرنے والا بھی نہ ہوگا۔ لہو لعب و شراب و زنا عام ہو جائے گا (تو دیکھے گا) کہ مومن کو اطاعت خدا سے منع کیا جا رہا ہے اور عبادت خدا پر اس کو ملامت کی جا رہی ہے بہم سایہ بہم سایہ کو اذیت پہنچا رہا ہے کافر روئے زمین پر فساد برپا کرنے کی وجہ سے خوش ہو رہے ہیں جو امر بالمعروف کر رہا ہے وہ ذلیل ہو رہا ہے اور فاسق قوی ہو رہے ہیں اس وقت صاحبان عبادت و مقامات بزرگ حقیر و ذلیل ہو جائیں گے راہ خیر مسدود ہوں گی اور راہ شر کھل جائے گی خدا کا گھر (خانہ کعبہ) حاجیوں کی پریشانیوں کی وجہ سے معطل ہو جائے گا لوگوں کو ترک زیارات پر مجبور کیا جائے گا عوام الناس جو کچھ کہیں گے اس پر عمل نہ کریں گے۔ مرد، مردوں کے ساتھ فعل قبیح کرنے کے لئے مقوی غذا کھائیں گے اور عورتیں عورتوں کے ساتھ مسح میں مشغول ہونے کے لئے مرغن غذائیں کھائیں گی اکثر مردوں کی گذراوقات ان کی پشت (دبر) سے ہوگی اور اکثر عورتوں کا ذریعہ معاش ان کی ”قبل“ ہوگی عورتیں اپنی انجمنیں اور محفلیں قائم کریں گی اور مردوں میں عورتوں کے صفات پیدا ہو جائیں گے یعنی خود کو مثل عورتوں کے اس طرح زینت دیں گے جیسے عورت اپنے شوہر کے لئے زینت کرتے ہیں عوام الناس میں اغلام کا رواج عام ہوگا اور اس میں ایک دوسرے کو رشک کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

بنی عباس لوگوں کو مال دیں گے تاکہ ان کے ساتھ لواط کریں یا خود وطی ہوں عورتیں زنا پر فخر و مباحات کریں گی اور اپنے مردوں کو رشوت دیں گی تاکہ وہ دوسری عورتوں کے ساتھ سحقی میں مشغول ہوں یا دوسرے مردوں سے زنا کرائیں اور وہ گھر سب سے اچھا سمجھا جائے

گا جس میں عورتیں مردوں کی طرح کی برائی اور فسق و فجور میں مدد کر سکیں گی ۔

پھر فرماتے ہیں کہ مالدار صاحب ایمان سے زیادہ عزیز سمجھا جائے گا ظاہر بظاہر سو دکھانے کی رسم ہوگی اور کوئی ملامت کرنے والا بھی نہ ہوگا ۔ جھوٹی شہادتیں قبول کی جائیں گی حرام خدا کو حلال اور حلال خدا کو حرام سمجھا جائے گا احکام شریعت کا خواہش نفس سے استنباط کیا جائے گا اہل فجور گناہوں کی مطلق پروہ نہ کریں گی اور مومن کو نہی عن المنکر پر طاقت نہ رہے گی لیکن صرف دل میں حکام کافروں کو مقرب بنائیں گی اور اہل ایمان کو خود سے دور کریں گی اور عام طور سے رشوت خور ہوں گی درجہ حاکم پر پہنچنے کی لیے کثرت سے مال صرف کیا جائے گا مرد خود اپنے محارم کو وطی کریں گی (ازواج سے اغلام کریں گی) لوگ تہمت و بہتان کی بنا پر قتل کئی جائیں گی مردوں کو عورتوں کی مقاربت پر ملامت کی جائے گی اور کھا جاویں گے کہ مردوں کی ساتھ وطی کیوں نہیں کرتی مرد اپنے عورتوں کی زنا کی آمدن پر حیات بسر کریں گی اور دونوں خوش رہیں گی عورتیں شوہروں کی مرضی کی خلاف رفتار اختیار کریں گی مگر شوہران سے مغلوب و مرعوب رہیں گی اس لیے کہ عورتیں خود دان کی نان و نفقہ کی کفیل ہوگی بطور رشوت دوسروں کو لوگ اپنے بیویاں اور کنیز پیش کریں گی صرف گذراوقات کی ذرائع پیدا کرنے کی لیے خدا کی ذات کی جھوٹی قسمیں کھائی جائیں گی ۔ قمار بازی عام ہوگی شراب نوشی و شراب فروشی پر پابندی نہ رہے گی مسلمان عورتیں کافروں کی ساتھ جمع ہوں گی اور دیکھنے والے مسلمان منع بھی نہ کریں گی اور منع کرنے کی قدرت بھی نہ رکھتی ہوں گی اور حکام کی قربت وہ شخص حاصل کرے گا جو ہم اہلبیت کا دشمن ہوگا اور دشمنی پر فخر کرتا ہوگا ہماری دوستوں کی گواہی قابل قبول نہ رہے گی بلکہ سب عوام جھوٹ اور دھوکہ دہے کی طرف مائل ہوں گی اہل عالم پر قرآن کا پڑھنا اور سننا گراں گزریں گا اور باطل قصی سننا آسان ہو جائے گا بہم سایہ بہم سایہ کی ساتھ برائی خدا کوئی رحم نہ کرے گا مگر صرف زبان بہم سایہ سے کچھ سلوک کرتا رہے گا حدود خدائی تعالیٰ معطل ہو جائیں گی اور خواہشات نفسانے کا عمل درآمد ہوگا مجرمین کو موافق قانون خدا سزائیں نہ دی جائیں گی چغل خور و سخن چین کھلم کھلا ہوگی اور ظلم آشکار ہو جائے گا غیبت لوگوں کو پسند ہوگی ۔ حج و جہاد، غیر خدا کی لئے کئی جائیں گی اور مسجدوں کو سونے سے آراستہ کیا جائے گا اور بادشاہ و حکام مومنوں کو کافروں کی خواہش کی مطابق ذلیل کریں گی اور برائیاں اچھائیوں پر غالب ہوتی نظر آئیں گی کی بیچنا اور کم تولنا لوگوں کا مشغلہ ہوگا اور خون بہانا بہت آسان سمجھا جائے گا اپنے بد زبانے کی خود شہرت دیجائے گی تاکہ لوگ خوف کریں ۔ پھر ارشاد فرماتے ہیں اے مخاطب ! جب مسلمان نمازوں کو آسان و خفیف سمجھیں ، کافی مال کی باوجود زکوٰۃ نہ دیں ۔ مردوں کی کفن قبر سے لاکر فروخت کرنے لگیں ہرج مرج یعنی قتل و غارت بہت ہو جائے گا حیوانات بھی آپس میں جمع ہو کر ایک دوسری کو پارہ پارہ کرنے لگیں ، نماز غیر نمازی کپڑوں میں ادا کی جائے گی ، دل سخت اور آنکھیں خشک ہو جائیں گی عوام حرام

روزی کی جانب رغبت کریں - ریاکاری کی ساتھ عبادت ہو فقہاء و علما دنیا حاصل کرنے کی لئے احکام شریعت حاصل کریں پارٹی اور گروہ بنا بنا کر زندگی بسر کی جائے حلال کی طلبگاری مدح ہونے لگی مکہ اور مدینہ میں اعمال قبیحہ آشکار ہو جائیں لہو و لعب عام ہو اور کوئی منع نہ کرے امر بالمعروف و نہی عن المنکر ترک کر دیا جائے ارتکاب فسق و فجور میں ایک دوسری پر نگاہ رکھے جائے مردوں کا مذاق اڑایا جائے اور ان کی مرنے کی بعد بربھلا کھا جائے اور بر آنے والے سال میں گزری ہوئی سال سے زائد دنیا میں بدعت و شر آشکار ہونے لگی مالداروں کی اطاعت و تقلید کی جائے محتاجوں اور غریبوں پر ہنس جائے آسمان پر عذاب کی علامتیں نمودار ہوں (مثل بجلی ، زلزلہ اور بارش وغیرہ) مگر ان سے خوف نہ کھایا جائے سر راہ افعال قبیحہ (مثل چوپایوں کی) کئی جائیں بچی ماں باپ کی طرف سے بکثرت عاق ہونے لگیں اور اولاد کی نزدیک والدین ذلیل سمجھی جائیں عورتوں پر خواہشات نفسانہ غالب ہو جائے اور شوہروں کی احکام کی وقعت نہ رہے اولاد والدین کو نفرت کرنے لگیں اور ان کی موت پر خوش ہوں اگر ایک دن بھی گناہ نہ کریں تو لوگ رنجیدہ نظر آئیں کہ آج گناہ کیوں نہیں کیا برسر اقتدار افراد غلہ جات کو جمع کریں اور گراں نرخ پر فروخت کریں فقراء جھوٹی اور دھوکہ باز لوگوں کو ہم صحبت بنائیں اور ان کی ساتھ جوئی شراب میں شریک ہوں - شراب سے علاج کیا جانے لگی اور مریضوں کی لئے اس کی تعریف و توصیف کی جائے اور اس کی ذریعہ سے شفا طلب کی جائے منافق قبول القول ہو اور مومن مغلوب و خاموش اور ان کا قول نہ قابل قبول ہو اذان اور نماز کی لئے اجرت لی جائے - مسجدیں ایسے لوگوں سے بھر پور ہوں جو خدا سے نہ ڈرتے ہوں سرمست اور بیہوش لوگوں کو پیش نماز بنا جائے جس وقت کسے مست کو دیکھا جائے تو اس کی عزت کی جائے اور اس کو معذور سمجھا جائے اور اس کو تنبیہ نہ کی جائے -

خصوصی علامات (بواسیر و سفید داغ):

(عن ہارون ابن موسیٰ قال رسول اللہ ظہور البواسیر و موت الفجائۃ و الجذام من اقرب الساعة)  
حضور نے ارشاد فرمایا کہ قرب قیامت میں تین چیزیں زیادہ ہو جائیں گی بواسیر و حادثات سے موت (مرگ مفاجات) اور جسم پر سفید داغ و کوڑھ - (ریاحی امراض)

آگ ہی آگ: قال النبی اشراط الساعة ف نار تحشر الناس من المشرق الى المغرب - ارشاد پیغمبر ہے کہ قیامت کی شرطوں میں سے آگ ہے جو مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گی -  
نوٹ: یہاں مشرق کا لفظ پہلی ہے اس لئے آگ مشرق ہے کی جانب سے یعنی مشرقی ممالک سے شروع ہوگی اور ممکن ہے یہ جنگ کی آگ ہو۔

پچاس عورتیں اور ایک مرد:

عن النبی ان من اشراط الساعة يظهر الجمل ويشرب الخمر ويفشوع الزنا وتقتل الرجال وتكثر النساء من ان خمسين امرته فيهن واحد من الرجال -

حضور نے ارشاد فرمایا کہ قرب قیامت علم حقیقی رخصت ہو جائے گا اور جمل ظاہر ہوگا شراب کثرت سے پی جائے گی اور زنا کاری عام ہو جائے گی مرد قلیل تعداد میں رہ جائیں گی اور عورتیں بکثرت ہوں گی - انتہایہ ہوگی کہ پچاس عورتوں کی درمیان ایک مرد باقی رہے گا -

مختلف ممالک کی تباہی بہ طریقہ اہل سنت : محی الدین ابن عرب نے کتاب محاضرة الابرار ومسامرة الاخيار بنا - من حديث الياس سنده الى حذيفة قال رسول الله وذكر الحديث بطوله وقد اوردنا في الكتاب وفيه ان مصر امت من الحزاب حتى تخرب البصرة ثم ذكر رسول الله ان حزاب البصرة من العراق وحزاب مصر من جفاف اليل وحزاب مكة من الحبشة وخراب المدينة من السيل وخراب اليمن من الجرا وخراب اليل من الحصار وخراب فارس من الصعاليك من الديلم وخراب الديلم من الارمن وخراب الارمن من الجزر وخراب الجزر من الترك وخراب الترك من الصواعق وخراب السند من الهند وخراب الهند من الصين وخراب الصين من الرمل وخراب البش من الرجفة وخراب الزوار من السفين وخراب الرمها من الحف وخراب العراق من القحط -

محی الدین ابن عرب نے کتاب محاضرة الابرار ومسامرة الاخيار میں بیان کیا ہے روایت کا سلسلہ حضرت حذیفہ یمانہ صحابی پیغمبر تک متمم ہوتا ہے جس میں پیغمبر نے ارشاد فرمایا - حدیث طویل میں کہ مصر اس وقت تک برباد ہونے سے بچا رہے گا جب تک کہ بصرہ برباد نہ ہو جائے پھر فارما یا بصرہ برباد ہوگا عراق کی سبب اور مصر برباد ہوگا دریائی نیل کی سبب سے اور مکہ برباد ہوگا حبشہ کی ہاتھوں اور مدینہ برباد ہوگا - سیلاب یا چیچک کی بناء پر اور یمن تباہ ہوگا اور ایلہ کا حصار کیا جائے گا یہاں تک کہ بالترتیب جملہ ممالک کی متعلق ارشاد فرمایا اور ان کی تباہی کی اطلاع دی ہے علاوہ از این دوسری خطبات میں بھی ارشاد ہے -

ساٹھ جھوٹے نبی :

عن عبدالله ابن عمر قال رسول الله لا تقوم الساعة حتى يخرج المهدي من ولدي ولا يخرج حتى يخرج ستون كذابا كلهم يقول انا النبي وهذا الحديث شاهد صحيح بحواله

عبدالله ابن عمر حضور نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئی گی جب تک کہ میری اولاد میں مہدی کا ظہور نہ ہو جائے اور ان کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک ساٹھ ایسے جھوٹی ظاہر نہ ہو جائیں - جو اپنے آپ کو نبی کہتی ہوں - (اور یہ حدیث صحیح ہے) -

انگریزوں سے جنگ اور تباہی

عقدالدار عن عوف ابن مالک قال آتیت رسول اللہ وھو فی خمتد من آدمفتوما وضوا مسکینا فقال یاعوف اعد دستة بین یدالساعة قلت اوماھى یارسول اللہ قال موتی فرجھت فقال احدی فقلت احدی والثانیة فتح بیت المقدس والثالثة موتان فیکم کقص الغتم والراجدا لغاضت المال حتی تعطی الرجل مائتہ دینار فیکل تیسرها وفتنة لا یبقی بیت من العرب الا دخلته وھذا فتنة تكون بینکم و بین بنی الاصرثم یغدرونکم فیاتونکم تحت ثمانین غلۃ تحت کل غلۃ اثنۃ عشر الف اخرجۃ ایخاری فی صحیحۃ من حدیث عوف بن مالک۔

نوٹ : رجم ، قتل یا بذریعہ پتھر ختم ہونا ۔ صوتان ، موت بذریعہ تلوار اور موت بذریعہ طاعون ۔ بنی الاصر ملوک الروم اولاد الاصفردوم بن عیصور بن اسحاق والغایتہ الرائۃ علی مافی القاموس (انگریز) مراد ہیں خواہ امریکہ کی ہوں یا یورپ کی )۔

ترجمہ : کتاب عقدالدار میں عوف ابن مالک سے روایت ہے کہ میں خدمت اقدس پیغمبر اقدس میں حاضر ہوا اس وقت آپ ایک مٹیالی رنگ کی خیمہ میں تشریف رکھتی تھے اس وقت آپ نے بہ اطمینان وضو فارمایا اور مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ قیامت کی آنے میں چھ کا عدد ہے میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ ! وہ کیا ہے تب آپ نے فرمایا کہ پہلی توسنگیاری سے موت ہے (آسمان سے پتھروں کی بارش شاید بمباری مراد ہو) آپ نے فرمایا یہ ایک ہوا ، میں نے عرض کیا کہ ہاں یہ ایک ہوا تب آپ نے فرمایا کہ دوسری بیت المقدس کی فتح ہے ۔ تیسری دوموتیں اس طرح واقعہ ہوں گی کہ لوگوں کا قتل عام ایسے ہو جیسے بھیڑوں اور بکریوں کی گلی قتل کئی جائیں چوتھے مال کی زیادتی لیکن اس طرح کہ لوگ سودینار رکھتی ہوں مگر وہ بھی ضرورت کی کفالت نہ کریں پھر ایک فتنہ پیدا ہو جس سے کسے عرب کا کوئی گھر محفوظ نہ رہے اور یہ فتنہ تمہاری اور بنو اصف (انگریزوں) کی درمیان ہوگا وہ تم سے غداری کریں گی اور ۸۰ حصوں میں تقسیم ہو کر آئیں گی جن میں سے ہر حصہ میں بارہ ہزار افراد ہوں گی (یعنی ۸ ہتالین جن میں سے ہر ہتالین میں بارہ ہزار افراد ہوں گی) تم پر حملہ آور ہوں گی اس حدیث کو بخاری نے بھی ”صحیح“ میں لکھا ہے موجودہ حالات میں یہ خطبہ قابل غور ہے ۔

مخصوص شہروں کی تباہی از حضرت علی علیہ السلام :

مناقب ابن شہر آشوب روی قتادہ عن سعید ابن المسیب انه سئل امیر المومنین من قوله تعالی روان من قرية الانحن مهلكه وما قبل يوم القيامة او بندوها ، فقال فی خبر طویل تخریب سمرقند و جاج و خوارزم و اصفهان و الکوفہ من الترك و همدان و الری من الدیلم و طبرية و المدينة و فارس بالقحط و الجوع و مكة من الحبشه و البصر و بلخ و بالفرق و السند من الهند و الهند من تبت و تبت من الصين و بدشجان و صاعان و کرمان و بعض الشام لبنانک الخیل و القتل و الیمن من الجراد و السلطان و سیجستان و بعض الشام بالریح و شرمان بالطاعون و مرو بالرمل و هرات بالحیات و نیشابور من قبل

انقطاع النيل واذربائيجان لبنانک الخيل والصواعق يصيرعليها سافلها :

مناقب ابن شہر آشوب میں قتادہ سے روایت ہے جنہوں نے سعید ابن المسیب سے بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس ایت کی باری میں کہ ان میں قریبہ جس کی جواب میں آپ نے طویل خبر دیتی ہوئی مختلف شہروں کی بربادی کی اطلاع دی اور فارما یاد اور آخر میں سمرقند و جاج خوارم اور اصفہان و کوفہ تباہ ہوگا ترکوں کی ہاتھ سے (ترکوں سے مراد اہل روس ہیں) ہمدان اورری (ایران) و یلم اہل قزوین کی ہاتھوں اور طبرہ اور مدینہ و خلیج فارس کا علاقہ قحط اور بھوک کی ذریعہ مکہ، حبشہ کی ہاتھوں بصرہ اور بلخ غرق ہو جائے گا، سندھ ہند سے اور ہند تبت سے اور تبت چین کی ہاتھوں اور بدخشاں صاعانہ و کرمان اور شام کی بعض علاقے فوجوں کی پیروں سے روندی جائیں گی قتل و غارت گری کی زیادتی ہوگی اور یمن فرمان رواؤں کی ہاتھوں اور سیجستان اور شام کی بعض علاقے ہواؤں کی ذریعہ (مراد گیس وغیرہ) شومان طاعون کی سبب اور مروٹڈیوں کی ذریعہ اور ہرات میں سانپ مخلوق کو تباہ کریں گی اور نیشابور تباہ ہوگا دریائی نیل کی انقطاع سے پہلی اذربائيجان گھوڑوں کی ٹاپوں (فوجوں کی آمد و رفت اور جنگ) اور بجلیوں کی ذریعہ (مراد ایٹم بم وغیرہ سے ہے) بخارا غرق ہوگا اور قحط پڑی گا اور سلم و بغداد بھی تباہ ہوگا غرق ہونے سے ۔

حرام خون کا بہنا اور زمین کا پاک ہونا سید حسنہ کا کرمان اور ملتان آنا جنگ عظیم کا واقع ہونا از امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام :

عن ابی عبد اللہ جعفر ابن محمد علیہ السلام عن حسین ابن علی ان امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ حدثنا عن الشیخا تھون بعدہ الی قیام القائم فقال الحسن یا امیر المومنین متی یطہر اللہ الارض من الظالمین حتی یطلب الدم الحرام ثم ذکر امر بنی امیہ و بنی العباس حدیث طویل ثم قال اذا قائم القائم بخراسان و غلب علی الارض کرمان و الملتان و حاذ جزیرۃ ما بنی کاوان و قام مناقم بجیلان و اجابۃ الابروالدیلیم و ظہرت لولوی رایات التکر الا ترک متفرقات فی الافطار و الحرمات و کاربویین ہنا و ہنا اذا حزبت البصرۃ و قام امیو الامیر بمصرفحکی امیر المومنین علیہ السلام حکایتہ طویل ثم قال اذا جھزت الالوف و صفت الصفوف و قتل الکبش الخروف و هذاک یقوم القائم المامول و الامام المجهول له الشرف و الفضل و هو من ولدک یا حسین لابن مثل یظہر بین الکرنین فی دریین یظہر علی الثقلین و لا یتک فی الارض او انه مبین طوبی المن ادرك زمانه و لحق ارنه و شهدایامہ ۔

ترجمہ : ابی عبد اللہ جعفر ابن محمد سے بحوالہ حضرت امام حسین علیہ السلام منقول ہے کہ آپ نے حضرت امیر المومنین سے دریافت کیا کہ یہ ارشاد فرمائی کہ خداوند عالم زمین کو ظالموں کی وجود سے کب طاہر مظہر فرمائے گا پس آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ زمین اس وقت تک پاک

نہ ہوگی جب تک کہ خون حرام مکمل طور سے بہہ نہ جائے گا پھر آپ نے بنے امیہ و بنے عباس کی حکومتوں کا تذکرہ فارمایا ایک طویل بیان میں پھر ارشاد فرمایا کہ جس وقت قائم کی ظہور کا وقت ہوگا اس وقت ایک شخص قیام کرے گا - خراسان میں (سید حسنہ تفصیل بعد میں آئیگی) جو غلبہ حاصل کرے گا - کرمان اور ملتان کی زمین پر اور پھر یہاں سے جائے گا - جزیرہ بنے کاوان تک (مراد حولی بصرہ ہے) اور اس وقت ہم سے ایک قائم ظاہر ہوگا - جیلان میں جس کی اطاعت قبول کریں گی اہل استرآباد و اہل قزوین (سید حسنہ مراد ہیں) اس وقت ظاہر ہوں گی ترکوں کی جھنڈی (مراد اہل روس تفصیل آگئی ہے) جو متفرق مقامات اور راستوں میں اور مقدس مقامات پر اور پھر ان کی درمیان شدید جنگ ہوگی یہاں تک کہ جب بصرہ برباد ہو جائے اور عربوں کی امیر الامراء کا قیام مصر میں ہو جائے پھر اس کی بعد ایک طویل حکایت اور واقعہ آپ نے بیان فرمایا اور کہا کہ جب تیری حرکت میں آجائیں اور صفیں جنگ کی لپی تیار ہو جائیں اور ذلیل، شرفاء کو قتل کرنے لگیں (بی دینوں یعنی روسیوں کی ہاتھ مسلمان قتل ہونے لگیں) وغیرہ وغیرہ۔

سرخ موت اور سفید موت :

قال امیر المومنین علیہ السلام بین یدی القائم موت احمر وموت ابيض وجراد فی حنید وجراد فی غیر حسینہ، احمر کالدم فاما الموت الاحمر فبالسيف والایض فالطاعون -

حضرت علی نے ارشاد فرمایا کہ حضرت قائم کی ظہور سے قبل دو موتیں واقع ہوں گی سرخ موت اور سفید موت سرخ بمعنی خون اور سرخ موت بذریعہ تلوار (جنگ جس میں خون ہے خون مخلوق کا بہہ جائے) اور سفید موت طاعون جو جنگ کی بعد پھیل جائے گا۔

نوٹ : ان مختصر علامات میں واضح کر دیا ہے کہ پہلی کرۂ زمین پر خاص طور سے مشرقی وسطیٰ میں جنگ عظیم واقع ہوگی - اور پھر یہاں طاعون پھیل جائے گا -

زرد جھنڈوں کا شام میں داخلہ

قال علی ابن طالب اذا مختلف رمحان بالشام فھو اءة من آیات اللہ تعالیٰ قیل ثم قال ثم تكون بالشام یھلک فیھا مائۃ الف یجعل اللہ رحمۃ علی المومنین وعذابا علی الکافرین فاذا کان ذلک فانظروا لی اصحاب البراذین الشھب والرايات الصفیر تقبل من المغرب حتی بالشام فاذا کان ذلک فانظروا خسفا بقریة من قری الشام یقال لها وحرثا فاذا کان ذلک وانتظروا بن آكلة الابداد بوا دیابس -

ترجمہ : حضرت علی نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت شام میں نیزوں میں اختلاف پیدا ہو جائے یعنی جنگ شروع ہو جائے تو یہ اللہ کی ایتوں میں سے ایک ایت و نشانہ ہے پوچھا پھر کیا ہوگا ، آپ نے فرمایا کہ پھر شام پر سنگ باری ہوگی (شاید ہم گرائی جائیں) جس میں تقریباً ایک لاکھ آدمی ماری جائیں گی - خداوند عالم رحمت نازل فرمائے گا مومنین پر اور عذاب ہوگا کافرین پر جس جب ایسا ہو جائے تو تم متوجہ ہونا - الشہب گھوڑوں کی سواروں اور زرد جھنڈوں کی جانب

جو مغرب علاقہ کی جانب سے آئیں گی (شام کی مغرب میں عراق ہے) یہاں تک کہ شام میں پہنچ جائیں گی بس جب ایسا ہو جائے تو تم انتظار کرنا شام کی ایک دیہات جس کا نام حرستا یا خرشا ہے زمین میں دھنس جائے گا اور جب ایسا ہو جائے تو تم انتظار کرنا سفیانے کی خروج کا جو خشک وادی فلسطین سے ظاہر ہوگا۔

نوٹ: حرستا یا خرشا پرانے جغرافیوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا جائے وقوع دمشق کی پاس ہے۔  
(ابن آکلہ یعنی سفیانے کی خروج کا حال آئندہ بالتفصیل آئی گا)۔

کوفہ کا حصار اور پشت مسجد پر نفس ذکیہ کا قتل:

عن اصبح ابن نیاة قال سمعت امیر المومنین تاویل هذه الآية ثم رد دناکم الكرة علیهم و امد دناکم باموال و بنین (جناکم اکثر نفیرا) و لذلک ایات و علامات اولهن حصار الکوفہ بالرصد و الخندق و تحریق الروایان سکک الکوفہ و تعطیل المساجد الاکبر تهز القاتل و المقتول فی النار قتل سریع و موت ذریع و قتل النفس الذکیہ بظہر الکوفہ فی سبعین المذبوح بین الرکن و المقام۔

ترجمہ: اصبح ابن نیاة نے بیان کیا کہ میں نے اس ایت کی ذیل میں (ثم رد دناکم) حضرت امیر المومنین سے سنا اور آپ نے فرمایا کہ اس میں نشانیاں ہیں اور کچھ علامات ہیں جن میں سب سے پہلی کوفہ کا حصار ہے دشمن کی خوف سے خندق کی ذریعہ اور کوفہ کی گلیوں میں جھنڈوں کا پھاڑا جانا، جلایا جانا ہے۔ اور مساجد کوفہ کا ۴۰ راتوں تک معطل ہو جانا ہے یعنی کوئی نماز کو نہ جاسکی گا۔ اور ہیکل کانکلنا (نصاری کی کچھ نشانات کا واضح ہونا) یا نصاری کا حاوی ہو جانا اور ان کا چھا جانا ہے اس علاقہ پر۔ اور مسجد بزرگ یعنی مسجد کوفہ کی اطراف میں تین جھنڈوں کا متحرک ہونا ہے جہاں قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں اور انتہائی قتل و غارت کا جاری ہونا اور ایک پاکیزہ نفس والے انسان کا مسجد کوفہ کی پشت پر قتل ہونا ستر افراد کی ساتھ اور ایک پاکیزہ نفس کا ذبح ہونا رکن و مقام کی درمیان۔

نوٹ: بعض روایات میں تحریف الزوایا شہر کوفہ کی زاویوں راستوں اور گوشہ گوشہ میں آگ لگنا ہے۔ مقصد یہ کہ جنگ کی درمیان کوفہ میں ہرجگہ آگ لگی گی۔

اگر تفصیل سے علامات ملاحظہ فرمانا چاہیں تو نہایت مناسب ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی خطبہ (المخزون) کا مطالعہ فرمائیں جو کتاب بشارت الاسلام ”مطبوعہ بغداد میں بھی مختصراً درج ہے اس خطبہ میں امیر المومنین نے ایات سے استدلال فرمایا ہے اور عجیب و غریب خطبہ ہے۔

دس علامتیں از خطبہ الافتخاریہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام:

کتاب مشارق الانوار، قال ان لخروجه علامات عشرة اولها تحریف الرايات فی ازفتہ الکوفہ و تعطیل

المساجد وانقطاع الحاج وخسف مقذف بخراسان وطلوع الكواكب المذنب واقتران النجوم وهرج ومرج وقتل ونهب قتلک علامات عشرة ومن علامته الى العلامة عجب فاذا تحت احكامات قام قائمنا قائم الحق -

ترجمہ : آپ نے خروج امام کی علامتوں کی ذیل میں ارشاد فرمایا کہ اس سلسلی میں دس علامتیں ہیں جن میں سب سے پہلی جھنڈوں کی تبدیلی کوفہ میں اور اس کی گلیوں میں اور مساجد کا معطل ہوجانا اور حاجیوں کا راستہ بند ہوجانا خراسان (ایران) میں زمین کا دھنس جانا اور لوگوں کا انتہائی پریشان ہو کر دوسری مقامات پر پراکندہ ہوجانا۔ پھر ایک دم دارستارہ کا نکلنا اس کی بعد چند نجوم یعنی کچھ ستاروں کا ایک جگہ جمع ہوجانا پھر ہرج و مرج یعنی قتل و خونریزی کا ہونا پھر قتل عام ہونا اس کی بعد دہشت و گھبراہٹ چھا جانا۔ بس یہ دس علامتیں جن میں سے ایک علامت سے دوسری علامت تک تعجب ہے تعجب ہے یہ جب مکمل ہوجائیں تب قائم الحق جو ہم میں سے ہے اس کا ظہور ہوگا۔

دنیا کی آبادی صرف ایک تہائی رہ جائے گی :

عن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام قال لا یرج المہدی حتی یقتل ثلاث ویموت ثلاثة ویبقی ثلاث (عقد الدرر)۔

ترجمہ : مولائی کائنات نے ارشاد فرمایا کہ مہدی کا اس وقت تک ظہور نہ ہوگا جب تک کہ ایک تہائی آبادی باقی نہ رہ جائے۔

ایران میں قتل عام : عن حسین ابن علی قال اختلاف سفین من العجم فی لفظہ حکمتہ ویسفک فیہم وما کثیر ویقتل الوف الوف۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایران میں دو گروہوں میں آپس میں جنگ ہونا ایک خاص موضوع پر اور اس میں بکثرت خون بہنا کیوں کہ افراد ہزاروں کی تعداد میں قتل ہوں گی۔

خلاف اصول گہن لگنا

عن ابی جعفر اشارتین بین یدی هذا الامر خسوف الا القمر بخس وكسوف الشمس بخمسۃ عشر لم لكن ذلك منذ هبط آدم الى الارض فعند ذلك بسقط حساب المنجمين -

حضرت ابی جعفر یعنی امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ظہور مہدی کی دو خاص اشاری ہیں یعنی بالکل خلاف عادت چاند گرہن ۵ تاریخ کو اور سورج گہن ۱۵ تاریخ کو اگرچہ حضرت آدم کی زمین پر آنے کی بعد سے اب تک ایسا نہیں ہوا مگر جب ایسا ہوا جائے گا تو علم نجوم کا حساب

بالکل ساقط ہو جائے گا۔

زلزلوں کی زیادتی اور خوف شدید

قال جعفر لا يقوم القائم لعلی خوف شدید من الناس وزلازل وبلا یصیب الناس وطاعون قبل ذلک  
وسیف قاطع بین العرب واختلاف شدید فی الناس وتشت فی دینهم وتغیر فی حالهم حتی یتمی  
المتمنع الموت صباحا ومساء۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اور زلزلے زیادہ تعداد میں نہ آئیں اور مخلوق مصیبت  
میں مبتلا نہ ہو جائے اور اس سے پہلی طاعون نہ پھیل جائے اور عرب کی درمیان شدید جنگ نہ  
ہوے۔ مخلوقات میں اختلاف شدید پیدا نہ ہوے اور دین ضعیف اور اس کی حالت متغیر نہ ہو جائے  
یہاں تک کہ زندہ افراد اپنے مرنے کی تمنّا صبح و شام نہ کرنے لگیں۔

بارہ سیدوں کا جھوٹا دعویٰ

قال ابی عبد اللہ لا یرجى القائم حتی یرجى اثنی عشر من بنی ہاشم کلہم یدعوا الی نفسہ وعن  
بشارة المصطفی مثله۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مہدی کا اس وقت تک خروج نہ ہوگا جب تک کہ بنے  
ہاشم میں سے ۱۲ جھوٹی (سید) لوگوں کو اپنے جانب دعوت نہ دی لیں۔  
عرب ڈی پرکوفہ میں ہنگامہ :

عن ابی عبد اللہ ان لولد فلان عند مسجدکم یعنی مسجد الکوفہ لوقعتہ فی یوم عروہ یقتل فیہا اربعۃ  
آلاف من باب الفیل الی اصحاب الصابون نایاکم و هذا طریق فاجتنبوہ واحستمہ حالامن غد فی  
وزب الانصار۔

ترجمہ : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے کسی شخص کی لڑکی  
کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ تمہاری مسجد کی پاس یعنی مسجد کوفہ میں ایک واقعہ ہوگا اس  
وقت جبکہ عرب ڈی منایا جارہا ہوگا اس دن قتل کئی جائیں گی چار ہزار افراد باب فیل کی جانب  
اصحاب صابون میں سے پس جب وہ اس راستی سے آئیں تو تم ان سے پرہیز کرنا۔ الی الآخر۔  
نوٹ : عرب ڈی کا لفظ قابل غور ہے کیونکہ ڈی منانا صرف اس زمانے میں رائج ہے۔

حتمیہ علامات

حتمی اور یقینی وہ علامتیں ہیں جو ظہور امام علیہ السلام کی موقع پر ضرور بضرور واقع ہوں گی ان  
میں سے چند بالترتیب درج ذیل ہیں۔ آئندہ علامات میں بھی ان کا ذکر اکثر آتا رہے گا نہایت ا  
ختصار سے ہم یہاں درج کر رہے ہیں عربی کی اصل عبارتیں درج نہیں کی گئی ہیں مگر موجودہ

عبارتیں دراصل عربی و فارسی عبارت کاترجمہ ہیں اصل عبارتیں کتب محولہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں ۔

#### ۱۔ سفیانی کا خروج :

یہ ایک مرد منحوس اولاد ابوسفیان بن حرب نام سفیان ابن قیس کی اولاد سے ہوگا اس کا نام عثمان اور اس کی والد کا نام عتبہ یا عشبہ ہے یہ انتہائی بد صورت آبلہ رواور نیلی آنکھوں والا ہے جو دیکھنے میں بھیگنا نظر آئی گا ماہ رجب میں بی آب و گیاه جنگل وادی خشک یعنی فلسطین کی قرب و جوار سے خروج کرے گا لیکن اس کا خروج ایک بہت بڑی فتنہ کی بعد ہے ہوگا (یعنی اس کی خروج سے پہلی زمین پر جنگ عظیم ہو چکی ہوگی) اس کی ساتھ انتہائی ظالم و سفاک افراد ہوں گی جن میں تقریباً ستر ہزار یہودی شامل ہوں گی اس کی جماعت اولاد حرام سے ہوگی ۔ یعنی یہ فرزندان زنا ہوں گی اس کی مدت سلطنت ۸ ماہ ہے اس کا خروج اسے سال ہوگا جس سال حضرت امام علیہ السلام کا ظہور ہوگا یہ بعد میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ہاتھ سے قتل ہوگا مگر اس سے پہلی اس قدر مظالم اس کی ہاتھوں ظہور پذیر ہوں گی کہ بیان نہیں کیا جاسکتا مختصر یہ کہ اس کو فوجیں مدینہ منورہ کو تباہ و برباد کریں گی ۔ شام اور عراق تک اس کی وجہ سے قتل و غارت کا بازار گرم ہوگا مگر جب اس کی فوجیں خانہ کعبہ کو تباہ و برباد کرنے کی لئے مکہ کی جانب حرکت کریں گی تو مقام یداء میں (یہ ایک میدان ہے مکہ اور مدینہ کی درمیان) زمین میں دھنس جائیں گی تب اس کی فتنہ سے نجات ملی گی (اس کی متعلق آئندہ علامات میں اشارات آتی رہیں گی)۔

#### ۲۔ صحیہ آسمانے :

(یعنی ایک چیخ کی آواز جو آسمان کی جانب سے ۲۳ ماہ رمضان کی شب میں (شب جمعہ) اس قدر سخت و بلند ہوگی ۔ کہ مشرق و مغرب کی افراد اس کو سن سکیں گی اور اس آواز کی بلند کرنے والے جبرائیل ہوں گی ۔ جو صبح کی قریب فصیح آواز میں ظہور امام کی خبر دیں گی اور ہر شخص اپنے زبان میں اس آواز کو سنے گا مگر اسے دن وقت عصر ایک شیطان آواز پیدا ہوگی جو بالکل پہلی آواز سے مشابہ ہوگی اسے لئے کثرت سے افراد شک و شبہ اور باہمی چہ میگوئی میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو جائیں گی اس آواز کا منادی شیطان ہوگا) ضروری ہے کہ اس علامت کو خصوصاً یاد رکھا جائے کیوں کہ اس میں تاریخ ، وقت سب کچھ بالتفصیل موجود ہے)۔

نوٹ : اس علامت سے یہ بھی پتہ چل رہا ہے کہ ایک ہی وقت میں پوری کرۂ ارض پر آواز پہنچ سکی گی اور اب یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ جب ہم آج مادی وسائل کی ذریعہ آن

واحد میں کسے خاص واقعہ سے پوری دینا میں واقف ہوسکتی ہیں تو اس میں تعجب کیا ہے کہ جب اس کا انتظام خداوند عالم کی جانب سے ہوگا دوسری یہ اعتراض بھی بی محل ہوگا کہ ایک آواز مخصوص زبان میں ہوگی مگر سننے والے اپنے زبان میں کیسے سنیں گی تو اس دور میں یہ مشکل نہیں ہے اور اس کا جواب بھی یہ ہے کہ آج مادی وسائل کی ذریعہ جب یہ بات بالکل ممکن ہے کہ ایک مقرر اگر کسے اجلاس میں تقریر کرنا ہے تو اسے کی ساتھ ساتھ دوسری زبان میں سمجھ لیتا ہے اور سن لیتا ہے، تو پھر خداوند عالم کی لپی یہ بات کیسے ناممکن ہوگی ہاں اس علامت کی بیان کرنے سے اس کا ضرورتہ چلتا ہے کہ بیان کرنے والے خدا کی نمائندگی کی نگاہ میں دور آخر کی ترقی ضرور موجود تھے ورنہ اس وقت کی عربوں کی ذہن میں یہ بات آہے نہیں سکتی تھے مگر آج محل تعجب نہیں۔ (اس لئے یہ علامت انتہائی خاص ہے)۔

### ۳۔ سورج گہن :

زمین پر اس طرح مسلسل سورج گہن کا واقعہ ہونا کہ پہلی مشرقی ممالک میں مکمل گہن ہو۔ پھر مغربی ممالک میں اور اس کی بعد جزیرہ عرب میں (سال گذشتہ اس ترتیب سے دو مقامات پر گہن لگ چکی ہیں) بعض روایات میں یہ تحریر ہے کہ کچھ علاقوں کا اس ترتیب سے زمین میں دھنس جانا مراد ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نوٹ : یہ دونوں باتیں ممکن ہیں چونکہ گہن کا تجربہ تو ہو چکا، رہا زمین میں علاقوں کا دھنس جانا تو یہ زلزلوں کی بناء پر بھی ہوسکتا ہے اور آسمانے حادثات سے بھی ممکن ہے اور گولہ باری سے بھی امکان ہے۔ اگر زلزلہ مراد ہے تو اس ترتیب سے زلزلے بھی گزشتہ زمانے میں آچکی ہیں علاوہ جزیرہ عرب کی۔

### ۴۔ خلاف قانون و عادت ایک دن سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

بعض حضرات نے اس کو علامت قیامت کبریٰ قرار دیا ہے لیکن دوسری علامت کی مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سورج ایک دن زمانہ ظہور امام میں چلتی چلتی ظہر کی وقت اہل زمین کو ساکن نظر آئی گا اور عصر کی وقت تک اسے طرح باقی رہے گا اور پھر اسے دن اسے سمت سے طلوع ہوتا ہوا نظر آئی گا بہ ظاہر یہ بات عقل میں نہیں آتی کہ ایسا کس طرح ہوسکتا ہے اس لئے کہ اس نظام شمسے میں فرق پیدا ہو جائے گا اور اسے فرق کی وجہ سے کائنات درہم برہم ہو جائے گی لیکن یہ بات ناواقفیت کی بناء پر ہے ورنہ نہ معلوم روزانہ کائنات میں کس قدر تغیرات ہوتی رہتی ہیں جن کو ہم محسوس نہیں کرتی بلکہ اسے طرح یہ خیال ہے کہ موجودہ ہتھیاروں کی استعمال سے ممکن ہے کہ زمین پر ایسے حادثات رونما ہوں کہ اس کی رفتار میں فرق پیدا ہو جائے اور پھر کچھ دیر کی لپی بظاہر زمین ساکن اور پھر کسے خصوصی جھٹکی کی ساتھ متحرک ہو جائے جس سے اس کی رفتار اور طلوع و غروب میں فرق ہوسکتا ہے چند علامات بھی تغیر سیارگان اور حرکت زمین کی

تبدیلی کی جانب اشارہ کرتی ہیں چونکہ علمِ ہدایت میرا موضوع نہیں ہے اس لیے میں اس سلسلہ میں زیادہ تفصیل پیش نہیں کر سکتا مگر میرا عقیدہ ہے کہ جب حضور نے اور آئمہ علیہم السلام نے ارشاد فرمایا ہے تو یقیناً ایسا ہو کر رہے گا خواہ آج عقل میں آئی یا نہ آئی۔

لیکن یہ بات محقق ہے کہ زمین کی گردش اور افلاک کی حرکت یعنی سیارگان کی حرکت متغیر ہوتی رہتی ہے اور بعض اوقات چند سیارگان کی قریبی اجتماع کی بناء پر خاص حادثات بھی ممکن ہیں جیسا کہ حال ہے میں امریکہ کی ایک ماہر فلکیات نے اعلان کیا ہے کہ چند سیاروں کی باہمی قرآن کی وجہ سے اس بات کا امکان ہے کہ کسے سیارہ کا کوئی ٹکڑا ٹوٹ کر زمین پر گری گا جس کی وجہ سے جنوبی امریکہ فوراً تباہ ہو جائے گا (پاکستان اخبار جنگ ماہ اگست ۱۹۶۷ء میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے) لہذا زمین کی حرکت کا تغیر بھی باعث تعجب نہیں ہو سکتا مگر مطابق ارشاد پیغمبر (علیہ السلام) علامت حتمی ہے جس میں تغیر نہیں ہو سکتا لہذا ممکن ہے کہ یہ علامت بالکل آخری دور میں پوری ہو۔

#### ۵۔ سورج اور چاند گہن :

بالکل خلاف اصول ماہ رمضان کی ۱۵ تاریخ کو سورج گہن ہونا اور آخر ماہ رمضان یا بعض روایات کی اعتبار سے رمضان کی ۵ تاریخ کو چاند گہن لگنا بھی ہے۔ اور یہ بھی تغیر رفتار پر دلالت کرتا ہے مجھے اس علامت پر بحث کرنا مقصود نہیں کیوں کہ گذشتہ علامات کی سلسلی میں کچھ لکھ چکا ہوں مگر کثیر تعداد میں احادیث و اخبار میں اس علامت کو بیان کیا گیا ہے لہذا ایسا بھی ضرور ہوگا اور یہ علامت امام علیہ السلام کی ظہور سے قبل ہے مکمل ہوگی یا ان کی زمانہ میں ہوگی آخر میں اس علامت کی جانب اشارہ کیا جائے گا۔

#### ۶۔ خروج دجال :

یہ علامت بھی ظہور امام علیہ السلام سے متصل ہے مختلف کتابوں میں دجال کا حال تفصیل سے موجود ہے مگر میں نہایت اختصار سے تحریر کر رہا ہوں روایات کی مطالعی سے پتہ چلتا ہے کہ (دجال کی معنی حق کو باطل کی ساتھ ملا دینے کی ہیں جس کا مقصد دھوکا، مکر و حیلہ اور فریب ہے اس لیے ہر اس آدمی کو عرف عام میں دجال کہتی ہیں جو فریب اور دھوکا دے اپنا شعار بنالی چنانچہ بعض مقامات پر دجال جمع کا صیغہ بھی استعمال ہوا ہے اور ان سے مراد کثرت سے دھوکہ دینے والے افراد اور حکومتیں ہیں بہت سے حضرات نے اپنے حسب منشاء توضیحات کی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس دجال کا ذکر علامات ظہور میں تحریر ہے وہ ایک شخص ہے جس کا نام حضور اکرم نے صاید ابن صید بتایا ہے اور اس کا لقب دجال ہے اور یہ بہت بڑا ساحر اور جادوگر ہے کیوں کہ دجال خود مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ انتہائی پر فریب اور دھوکہ دینے والا یہ شخص پہلی دعویٰ نبوت کرے گا اور پھر دعویٰ الہویت یہ اس زمانہ میں اور اس وقت ظاہر ہوگا

جس سال مشرق وسطیٰ شدید طور پر قحط کی سختیوں میں مبتلا ہوگا، اور اسے وجہ سے اپنے مجبور یوں اور پریشانیوں کی تحت اس کی اطاعت سب سے پہلی زیادہ تر عورتیں، یہودی افراد اور بادیدہ نشین عرب کریں گی یہ بہت بڑی فتنہ کا ذمہ دار ہوگا اور ساحر ہونے کی وجہ سے اسکی اور اس کی سواری (گدھی) کی بال بال سے گانے بجانے کی آوازیں پیدا ہوں گی جن کو دیکھ کر لوگ متحیر رہ جائیں گی یہ خود یہودی نسل سے ہوگا جس کو آج کل یہود قظامہ کہتی ہیں اور اس کی کنیت ابوبوسف ہے اس لئے یہودی قوم کی لوگ اس کو نبی تسلیم کر لیں گی اس کی خروج سے قبل تین سال دنیا شدید قحط کا شکار ہوگی اور تیسری سال ایک برگ سبز بھی زراعت میں باقی نہ رہے گا۔ اور نہ اس زمانہ میں آسمان سے ایک قطرہ آب برسے گا اس کی قدم مکہ اور مدینہ تک پہنچ جائیں گی۔

اس کا حلیہ ظاہری یہ ہے تقریباً ۲۰ ذرع قدری دیکھنے میں کانا (ایک چشم) داہنے آنکھ اس طرح بی کار کہ گویا سرخ گوشت کا لوتھڑا ہے اور بائیں آنکھ بجائے معینہ مقام کی ماتھے پر چمکتی ہوگی اور اس کا گدھا سرخ جلد اور بال والا ہوگا چاروں ہاتھ پیرزائونک سیاہ اور زانوسے سم تک سفید چونکہ تقریباً ستر ہزار باہتھیاری یہودیوں کی اس کو اعانت حاصل ہوگی اس لیے اس کی ذریعہ سے شدید ترین واقعات کا ظہور ہوگا اس زمانہ میں صرف بیت المقدس محفوظ مقام قرار دیا جائے گا کیونکہ یہیں حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا اور حضرت امام علیہ السلام بھی اس موقع پر بیت المقدس پہنچ چکی ہوں گی اس لئے یہاں دجال سے جنگ ہوگی اور حضرت عیسیٰ اس کو قتل کریں گی پھر اس کی بعد یہودیوں کا نام و نشان مٹ جائے گا اور صلیب کا نشان و سور کا گوشت ترک ہو جائے گا اسکی بعد دنیا میں صرف ایک ہی مذہب باقی رہ جائے گا اور اس مذہب حق کا نام ہے اسلام اور صرف حقیقی اسلام چنانچہ حوالہ کی لیے کتاب ”الملاحم والفتن“ میں تفصیل موجود ہے اور حضور اکرم نے جو کچھ دجال کی لئے اور اس کی مستقبل کی لئے ارشاد فرمایا ہے وہ بھی تحریر ہے رجوع کیا جاسکتا ہے چند خصوصی و مختصر اشاری ہم بھی اصل عبارت کی ساتھ آخر کتاب میں درج کریں گی۔

۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا

ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں نہ ان کو سولی دی گئی ہے اور نہ وہ قتل کئی گئی ہیں بلکہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور وقت معینہ کی منتظر ہیں۔ آپ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی زمانے میں دمشق میں نازل ہوں گی بوقت صبح آپ امام سے فرمائیں گی کہ آپ آگے بڑھ جائے تاکہ میں نماز ادا کر سکوں چنانچہ امام علیہ السلام نماز پڑھائیں گی اور حضرت عیسیٰ سے نماز پڑھیں گی پھر آپ معیت امام میں دجال سے جنگ کریں گی اور اس کو قتل

کردیں گی اس وقت باقی ماندہ گمراہ عیسائی و یہودی مسلمان ہوجائیں گی قرآن مجید میں حضرت عیسے علیہ السلام کی متعلق تفصیلی بیان موجود ہے اور احادیث میں کثرت سے آپ کی نازل ہونے کا تذکرہ موجود ہے صرف کل عالم اسلام میں جناب مرزا غلام احمد قادیانے ایسے عجیب و غریب بزرگ گزری ہیں جنہوں نے حیات مسیح سے انکار کیا ہے اور بڑی بڑی دعویٰ کئی ہیں لیکن وہ سب قطعاً جھوٹی اور لغو ثابت ہوئی خود موصوف کی تحریرات ہے اپنے دعویٰ کی خلاف ہیں میرا موضوع ان کی دعویٰ کی خلاف دلائل پیش کرنا نہیں ہے بلکہ صراط مستقیم پر چلنے والا ہر مسلمان ان کی دعویٰ کی حقیقت سے واقف ہے اس لیے ان کی پھیلائی ہوئی ضلالت اور گمراہی سے صرف وہی طبقہ متاثر ہو سکتا ہے جس کی نظر میں احادیث و قرآن نہ ہوں اس موضوع پر اکثر کتابوں میں کافی مواد موجود ہے میری موجودہ کتاب کی موضوع سے یہ بحث خارج ہے صرف اس قدر یاد رکھنا ضروری ہے کہ مرزا صاحب نے خود کو مسیح موعود بتایا ہے مگر احادیث میں ہر جگہ عیسے ابن مریم کا لفظ ہے اور مرزا صاحب کی والدہ کا نام مریم نہ تھا اور نہ موصوف عیسے ابن مریم کہلانے کی مستحق تھے اس لئے وہ بہر حال مراد نہیں ہو سکتی دوسری جو مقامات اور نوعیتیں حضرت عیسے ابن مریم کی بتائی گئی تھیں وہ جھوٹی مسیح موعود یعنی مرزا صاحب پر پوری نہیں اترتی بلکہ جھوٹی مسیح کی متعلق جو علامات کتب اہل اسلام و کتاب مقدس میں بیان کی گئی ہیں وہ مرزا صاحب پر پوری اترتی ہیں اس لئے کوئی مسلمان اس دعویٰ سے دھوکا نہیں کھا سکتا بہر حال یہ ایک حتمی علامت ہے جو پوری ہو کر رہے گی اور عیسے ابن مریم نبی خدا ضرور بالضرور نازل ہوں گی اور اس وقت انشاء اللہ اس پر فریب عقیدی کی حقیقت بھی واضح ہوجائے گی (خدا کا شکر ہے کہ حکومت نے اس کو کافر قرار دیا ہے

۸۔ دنیا میں آگ اور دھوئیں کا پھیل جانا :

اکثر احادیث میں اس علامت کو بیان کیا گیا ہے تفصیلات مختلف احادیث کی تحت بعد میں درج کی جاتی رہیں گی لیکن یہ علامت حتمی ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں دھواں زیادہ ہوجائے گا اور اسے کی نتیجہ اکثر مقامات پر آگ بھی لگی گی شاید یہاں مراد مختلف قسم کی گیسوں کا استعمال ہو جو اس دور میں مختلف بموں کی ذریعے استعمال کی جارہے ہیں اور ان کی نتیجہ میں اکثر مقامات پر آگ لگتی رہتی ہے اس لئے دور آخر میں مختلف قسم کی زیادتی علامت خصوصی ہے اور آج کل اس کا مشاہدہ بھی ہو رہا ہے اسے ذیل میں خصوصی علامات تخصیص کی ساتھ عدن کی گہرائیوں سے آگ کا پھیلنا ہے اس علامت سے یہ اشارہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ آخری زمانے میں عدن کی پٹرول کی ذخائر میں آگ لگی گی یا لگائی جائے گی اور درحقیقت وہی اس علاقہ کی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی اس شبہ اور خیال کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ حدیث کی واضح الفاظ موجود ہیں ”من قعر عدن“ عدن گہرائیوں سے آگ پید ہوگی جو لوگوں

کو محشر کی جانب چلنے کی دعوت دی گی ۔

۹۔ بغداد شہر کا تباہ ہونا :

یوں تو اکثر احادیث میں مختلف شہروں کی تباہی کا ذکر موجود ہے مگر بغداد کی متعلق احادیث میں اس یقین کی ساتھ تذکرہ ہے کہ علماء نے اس کو بھی حتمی قرار دیا ہے چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک تفصیلی خطبہ اس سلسلہ میں بیان فرمایا ہے جو ”کتاب آثار قیامت“ میں تحریر کیا جا چکا ہے نیز حضرت علی علیہ السلام نے بھی اپنے خطبات میں اس جانب واضح اشاری کئی ہیں مختصر یہ کہ اکثر احادیث میں اطلاع دی جا چکی ہے کہ دور آخر میں ایک شہر آباد ہوگا جس کا نام بغداد ہوگا (شاید اس سے مراد موجودہ بغداد جدید ہو) اس شہر میں گناہوں کی اس قدر کثرت ہوگی کہ یہ خداوند عالم کی عذاب کی نزول کا مرکز بن جائے گا اور اس شہر پر ایسے عجیب و غریب عذاب نازل ہوں گی جو مخلوق نے اس سے پیشتر نہ دیکھی ہوں گی طاعون، قحط، دریائی دجلہ کی طغیان، طوفان و باد و باران وغیرہ اس شہر کی تباہی اس وقت شروع ہو جائے گی جبکہ اس میں تین قسم کی جھنڈی - دوسری مغربی سمت کی جھنڈی اور تیسری آس پاس کی جھنڈی یہ شاید باہمی جنگ کی اطلاع ہے واللہ اعلم بالصواب - بہر حال یہ علامت بھی حتمی ہے -

۱۰۔ خروج سید حسنی :

یہ ایک خوشرو نوجوان ہیں - اولاد حضرت امام حسن علیہ السلام سے اس نسبت سے آپ کو سید حسنہ کہا جاتا ہے دوسری اکثر روایات میں آپ کا نام ہے حسن تحریر ہے یا آپ کا لقب حسنہ ہے آپ سرزمین ایران میں دیلم (قزوین کی قرب و جوار) سے خروج فرمائیں گی - نہ آپ امامت کا دعویٰ کریں گی نہ خلافت کا نہ نیابت کا نہ مہدویت کا بلکہ وہ زمانہ انتہائی پر آشوب ہوگا اس لیے آپ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی لئے لوگوں کو طلب کریں گی فریاد کریں گی اس موقع پر سب سے پہلی طالقان کی آدمی آپ کی فریاد پر لبیک کہیں گی اور آپ کی گرد جمع ہو جائیں گی پس آپ اس جماعت کی ساتھ وہاں سے حرکت کریں گی اور اطراف و جوانب میں اپنا پیغام نشر کرتی ہوئی اور افراد کو مطیع بناتی ہوئی کرمان کی راستہ سے ملتان تک تشریف لائیں گی اور پھر ملتان سے جزیرہ کاوان یعنی بصرہ تک تشریف لی جائیں گی یہ پورا علاقہ آپ کی زیر اثر آجائے گا اور پھر یہاں سے کوفہ کی جانب حرکت فرمائیں گی یہاں آپ کو اطلاع ہوگی - کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گیا ہے اور وہ مکہ اور مدینہ کی جانب سے عراق تشریف لارہے ہیں یہ زمانہ کوفہ والوں پر انتہائی سختی اور شدت کا زمانہ ہوگا کوفہ کی اطراف میں آپ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوں گی اور آپ سے طلب معجزات کریں گی جب معجزوں کا اظہار ہو جائے گا تو آپ عرض کریں گی کہ اے فرزند رسول اپنا ہاتھ بڑھائی تاکہ بیعت کروں پس آپ دست اقدس

کوبو سے دیں گی اور مع جماعت کثیر کی بیعت کرویں گی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ خدا کی قسم سید حسن نے اپنے امام کو پہچانتی ہیں مگر صرف لوگوں کو مطمئن کرنے کی لیے طلب معجزات کریں گی اس موقع پر فرقہ زیدہ کی چار ہزار جوان جو یمن کی رہنے والے ہوں گی اور زید شہید کو اپنا امام مانتے ہوں گی وہ بیعت سے انکار کر دیں گی یہ تمام نوجوان پہلی سید حسن کی لشکر کی سپاہی ہوں گی اس لئے امام سید حسن کو حکم دیں گی کہ ان نوجوانوں کو سمجھایا جائے مگر ان پر کوئی نصیحت کارگر نہ ہوگی یہاں تک کہ تین دن تک اسے طرح سمجھایا جائے گا مگر وہ سب بی اثر ہوگا تب امام ان نوجوانوں کی قتل کا حکم دیں گی اور یہ سب قتل کر دیے جائیں گی۔

نوٹ: سید حسن کی متعلق اکثر کتب میں تفصیلی حالات موجود ہیں حضرت علی نے خطبات میں ذکر فرمایا ہے کہ میں نے مختصراً تحریر کر دیا ہے۔

#### ۱۱۔ خروج دابة الارض:

اکثر معتبر احادیث میں دابة الارض کی خروج کا تذکرہ موجود ہے مگر اس قدر توجیہات بیان کی گئی ہیں کہ میں خود کلی طور سے سمجھنے سے قاصر رہا ہوں چونکہ یہ علامت حضرت حجة کی ظہور کی بعد کی ہے اور اس کی علامت قیامت کبریٰ میں بیان کیا گیا ہے اس لیے اس مقام پر اس کی تفصیل لا حاصل ہے معلومات کی شائق حضرات کتاب ”نور الانوار“ اور ”الملاحم والفتن“ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

علامات غیر حتمیہ یا شرطیہ:

اس ضمن میں مختلف علامات کا ذکر کیا جاسکتا ہے مگر میں اول ان علامات کا ذکر کروں گا جو اس وقت تک مکمل نہیں ہوئیں۔ بلکہ مستقبل میں مکمل ہوں گی اور ان کو اس سرخی کی تحت اس لئے درج کر رہا ہوں کیونکہ ان کا وقت معین نہیں ہے بلکہ وقت میں تغیر اور تبدل ہو سکتا ہے اور تقدیم و تاخیر بھی ممکن ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اکثر علامات خدا کی نیک بندوں کی دعاؤں اور اعمال صالح کی بناء پر عرصہ تک ظہور پذیر نہ ہوں لیکن یہ سب علامات واقع ضرور ہوں گی اور درحقیقت میری موجودہ کتاب کی تحریر کا مقصد یہ ہے علامات ہیں فی الحال اردو ترجمہ پیش کر رہا ہوں لیکن کتاب کی آخری حصہ میں مختلف علامات کی تحت اکثر عربی عبارتیں بھی پیش کر دی جائیں گی جن عبارات کا ترجمہ کیا جا رہا ہے ان کی اصل عبارت کامی ذمہ دار ہوں اگر اصل عبارات ملاحظہ فرمانے دلچسپی ہو تو کتاب ”نور الانوار“ مطبوعہ ایران ملاحظہ فرمانے کی لئے کافی ہوگی علاوہ ازاں ”الملاحم والفتن“ میں اکثر تفصیلات موجود ہیں۔

مستقبل میں پیش آنے والے علامتیں

ان علامات کا یاد رکھنا اشد ضروری ہے۔

## ۱۔ خروج شعیب ابن صالح :

یہ بزرگوار دور آخر زمانے میں شہر سمرقند سے خروج کریں گی اور بہت اہم واقعات آپ کی ذات سے ظاہر ہوں گی یا تو یہ سید حسنہ کی لشکر کی علمدار ہوں گی یا حضرت حجت کا لشکر آپ کی نگرانے میں ہوگا۔ زیادہ قوی امکان یہ ہے کہ آپ سید حسنہ کی لشکر کی ہے علمبردار ہوں گی۔

نوٹ : ہماری معلومات کی اعتبار سے اب تک اس نام کی کسے بزرگ نے خروج نہیں کیا ہے۔

## ۲۔ خروج عوف :

یہ مرد مسلم جزیرہ کویت سے خروج کریں گی اور ان کا خروج ایک بہت بڑی فتنہ (جنگ) کی بعد ہوگا یہاں تک کہ یہ کویت سے دمشق تک لوگوں کو اپنے نظریہ کی دعوت دیتی ہوئی اور انقلاب برپا کرتی ہوئی پہنچیں گی اور وہاں ان کو قتل کر دیا جائے گا۔

## ۳۔ خروج یمانہ :

یمان سے ایک نامعلوم وغیر معروف شخص خروج کرے گا جو یمان اور اس کی اطراف میں فتنہ و فساد کا موجب ہوگا (بعض حضرات کا خیال ہے کہ ایسا ہو چکا ہے بعض کی نزدیک ہوگا)۔

## ۴۔ خروج مغربی مصر میں :

مغربی علاقے کا کوئی آدمی خروج کر کے مصر آئے گا اور وہ اطراف شام اور اس کی نواحی علاقوں پر قبضہ کرے گا۔

نوٹ : یہاں مغرب سے مراد اہل یورپ نہیں ہیں بلکہ مصر کی مغرب میں علاقہ الجزائر و مراکش وغیرہ ہے شاید اس علاقہ کا کوئی فرد مصر میں پہنچ کر یہ انقلاب پیدا کرے گا اور پھر شام کی قرب وجوار میں تسلط حاصل کر لے گا مراکش و لیبیا کی تعلقات مصر پر اثر انداز ہوں گی۔

## ۵۔ قتل نفس ذکیہ :

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ آل محمد میں سے ایک جوان قتل کیا جائے گا جو پاک نفس کا مالک ہوگا اور اس کو خانہ کعبہ کی نزدیک رکن و مقام کی درمیان سعودی عرب میں قتل کیا جائے گا ان کا نام محمد ابن حسن ذکیہ ہوگا اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ نفس ذکیہ کی قتل اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ظہور میں پندرہ یوم سے زیادہ فاصلہ نہیں ہے یہ نفس ذکیہ دراصل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی اصحاب خاص میں سے ایک بزرگ ہوں گی۔

## ۶۔ بنے عباس کا اختلاف :

بنے عباس کی جو نسل دور آخر زمانہ میں باقی ہوگی یا برسر اقتدار ہوگی ان میں آپس میں شدید اختلاف پیدا ہو جائے گا یہ پہلی بھی ہو چکا ہے اور اب بھی امکان ہے۔

## ۷۔ مسجد کوفہ کی پشت پر سید صالح کا قتل :

یہ نیک نفس سید جن کا نفس ذکیہ نام بیان کیا گیا ہے دیگر ستر نیک افراد کی ساتھ مسجد کوفہ کی پشت پر قتل کئی جائیں گی یہ واقعہ بھی قرب ظہور میں ہوگا بعض حضرات نے اس سے مراد قتل امام حسین علیہ السلام لیا ہے کیونکہ کربلا بھی کوفہ کی مغرب میں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ سفیانے کی کوفہ میں وارد ہونے کی بعد یہ واقعہ پیش آئی گا اور اس وقت جو قتل عام ہوگا اس میں یہ بزرگ قتل کئی جائیں گی ۔

۸۔ سید جلیل القدر کامکہ معظمہ میں قتل : نفس ذکیہ کی علاوہ ایک دوسری بزرگ و سردار مکہ معظمہ میں قتل کیے جائیں گی یہ ہاشمی نسل کی ایک سردار ہوں گی ۔

## ۹۔ مسجد کوفہ کی دیوار کا تباہ ہونا :

کوفہ کا دارالامارہ تباہ ہو جائے گا اور اس کی ساتھ مسجد کوفہ کی دیوار بھی برباد ہو جائے گی (یہ پہلی بھی ہو چکا ہے مگر اب دوبارہ مسجد کوفہ کی مرمت کی گئی ہے اس لئے مستقبل میں بھی اس کا امکان ہے ۔

## ۱۰۔ جزیرہ روم میں اولی :

جزیرہ روم کی علاقہ میں آسمان سے تخم مرغ کی برابر کثرت سے اولوں کی بارش ہوگی جس کی وجہ سے اس علاقہ کی افراد متعجب ہو جائیں گی (اکثر ایسا ہو چکا ہے)۔

## ۱۱۔ عجیب و غریب دم دار ستارہ :

مشرق کی سمت میں آسمان پر ایک ایسا ستارہ طلوع ہوگا جس کی روشنی چاند سے مشابہ ہوگی یہ ستارہ دم دار ہوگا اور رفتہ رفتہ اس کی دم سکڑنا شروع ہوگی پھر یہ غائب ہو جائے گا (دم دار ستاری اکثر طلوع ہوتی رہتی ہیں مگر چاند جیسے روشنی قابل غور ہے)۔

## ۱۲۔ زمین و آسمان کی درمیان آگ ہے آگ :

آسمان و زمین کی درمیان آگ ہے آگ اس طرح روشن ہو کہ دنیا والے اسے دیکھ کر حیران رہ جائیں گی اور یہ آگ تین دن یا سا تھ دن تک روشن رہے گی یہ آگ افراد عالم کی لئے پریشانہ کاسبب ہوگی ممکن ہے کہ کوئی ایسے جنگ ہو جس میں آگ پیدا کرنے والا مادہ استعمال کیا جائے ۔

## ۱۳۔ آسمان پر سرخی :

اسے سے ملتی جلتی دوسری علامت اطراف آسمان میں شدید سرخی کا ظاہر ہونا ہے اور اس کا آسمان پر اس طرح پھیلنا ہے کہ گویا کل آسمان پر مسلط ہو جائے گی ۔

۱۴۔ آگ ہے آگ :

دنیا عموماً اور خاص طور سے مشرق وسطیٰ میں ایسے آگ ظاہر ہونا جس کو دیکھ کر کل مردوزن خوفزدہ ہو جائیں گی اور اپنے گناہوں سے پشیمان ہو کر لرزہ بر اندام ہو جائیں گی

۱۵۔ عربوں کا مطلق العنان ہونا :

کل عرب ممالک کی حالت یہ ہو جائے گی کہ بغیر کسی نصب العین کی اور غور و فکر کی جو چاہیں کریں ان کا کوئی پرسان حال نہ ہو (جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے)۔

۱۶۔ ایران میں شہنشاہیت کا خاتمہ :

ایران کی بادشاہ کی شان و شوکت زوال پذیر ہو جائے گی اور پھر ایران میں شہنشاہیت ہی ختم ہو جائے (بلکہ کوئی دوسرا نظام حکومت اقتدار حاصل کرے)۔

۱۷۔ امیر مصر کا قتل :

امیر مصر کا قتل کر دیا جائے گا جس نے پہلی بڑی شان و شوکت اور قوت حاصل کر رکھے ہوگی۔

نوٹ : یہاں لفظ سلطان یا ملک استعمال نہیں ہوا بلکہ لفظ امیر استعمال کیا گیا ہے مقصد یہ کہ دور آخر میں مصر میں سلطانے نہ ہوں گی بلکہ جمہوری یا کسی دوسری طریقے سے امارات کا منصب حاصل کیا جائے گا اور پھر وہ امیر قتل کر دیا جائے گا۔

۱۸۔ شام میں جھنڈوں کا اجتماع :

شام میں دو جھنڈی مصر کی جانب سے داخل ہوں گی اور ایک خراسان کی جانب سے آئے گا اور تینوں جھنڈوں کی مالک طلب گار حکومت شام ہوں گی اور اس وجہ سے ان میں آپس میں خونریزی و فساد برپا ہوگا جس کی وجہ سے شام کا علاقہ کثیر برباد و تباہ ہو جائے گا۔

۱۹۔ مغربی سوراو کا دمشق میں داخلہ :

دمشق کی مغرب کی جانب سے آئی ہوئی سوار دمشق اور جزیرہ عرب میں داخل ہو جائیں گی اور وہاں اپنا قیام کریں گی (یہاں مراد دمشق کی مغرب کا علاقہ ترکی کا ہے اس سے شاید اہل مغرب مراد ہوں)۔

۲۰۔ خراسان سے سیاہ جھنڈیوں کی حرکت :

خراسان سے کچھ سوار سیاہ جھنڈی لی کر نکل آئیں اور اہم واقعات ان سے ظاہر ہوں۔ (ممکن ہے یہاں سید حسنہ کی لشکر کی جھنڈوں کی جانب اشارہ ہو جن کا حال ہم پہلی تحریر کر چکی ہیں)۔

۱۲۔ شط فرات سے نئی نہر :

دریائی فرات سے نئی نہر نکالی جائے جو کوفہ کی گلیوں تک بہتی ہوئی آجائے اور اس زمانہ میں کوفہ دوبارہ آباد ہو کر وسیع ہو جائے (یہ علامت رفتہ رفتہ مکمل ہو رہے ہیں)۔

۲۲۔ ساٹھ جھوٹی نبی : ساٹھ جھوٹی افراد دعوی نبوت کریں جو کذاب فاسق و فاجر ہوں ان میں سے اکثر اپنے سحر و جادوگری کی وجہ سے ضعیف الاعتقاد لوگوں کو اپنے جانب مائل کر لیں ان میں سے اب تک بعض تحقیقات کی بناء پر ۵۸ حضرات دعوی کر چکی ہیں)۔

۲۳۔ بارہ جھوٹے سید :

ایسے بارہ سید جو نسل حضرت ابوطالب سے ہوں جھوٹا دعوی امامت و نیابت و وکالت و مہدویت کریں (ان میں سے بھی اکثر بھوچکی اور کچھ ابھی باقی ہیں)۔

کراچی میں بھی ایک صاحب موجود ہیں جو اپنے آپ کو ابوطالوت رضا لقمان کہتی ہیں ۔

۲۴۔ مرد جلیل القدر شعلوں میں :

نبی عباس کا کوئی جلیل القدر انسان جلولا اور خالقین کی درمیان جلا یا جائے گا یا جل جائے گا (ممکن ہے اشارہ عبدالسلام عارف کی جانب ہو جو طیارہ کی حادثہ میں اس مقام پر جل کر مری ہیں)۔

۲۵۔ دریائی پرایک نیاپل :

بغداد میں محلہ کرخ کی جانب دریائی دجلہ پر نیاپل تعمیر کیا جائے ۔

نوٹ : یہ پل صرف چند سال پیشتر ہی مکمل ہوا ہے ۔ ممکن ہے کوئی دوسرا پل بھی بنایا جائے ۔

۲۶۔ بغداد کی تباہی :

اول دن بغداد میں شدید ترین زلزلہ آجائے جس میں کثیر آبادی ختم ہو جائے اور کل اہل عراق اس حادثہ سے مضطرب ہو جائیں اور دوپہر کو سیاہ آندھی چلنے لگی (اور نئی نئی عذاب کا نزول شروع ہو جائے ممکن ہے کہ ایسا پہلی بھی ہو چکا ہو اور اب بھی اس کا یقین ہے)۔

۲۷۔ بصرہ کا غرق ہونا :

کوئی ایک جماعت بصرہ میں پہلی زمین میں دھنس جائے اور اس کی بعد اس قدر طغیانے دریا میں ظاہر ہو کر بصرہ ڈوب جائے (نہج البلاغہ میں حضرت امیر المومنین نے تفصیل سے بصرہ کی غرقابی کی متعلق ارشاد فرمایا ہے)۔

۲۸۔ طاعون وبائی شکل اختیار کر لی :

عموماً کل عالم میں طاعون وبائی طور سے پھیل جائے تب ہی مجادی اس سے کثیر اموات واقع ہوں اور اس طرح بھی کثیر آبادی طاعون کی نذر ہو جائے (اس کا اب بھی امکان ہے)۔

۲۹۔ ٹڈیوں کی کثرت :

دنیا میں ٹڈیاں اس کثرت سے ظاہر ہوں کہ پہلی نہ کبھی دیکھی گئی ہوں اور وہ بھی غیروقت اور غیر موسم میں -

۳۰۔ ایران میں جنگ :

عموماً کل دنیا میں قتل و غارت اور خونریزی کا بازار گرم ہو جائے اور دنیا بھر میں فتنہ و فساد آشکار ہو جائے خاص طور سے (عجم) ایران کی دو گروہوں میں آپس میں اس طرح جنگ شروع ہو کہ تقریباً اسے ہزار انسان ماری جائیں گی۔

۳۱۔ انسان مسخ ہو کر بندر و سور ہو جائیں :

دنیا کی بعض علاقوں میں بعض گروہ اور افراد بندر اور سور کی شکل میں مسخ کر دیئے جائیں -

۳۲۔ سورج کی قریب انسانے ہاتھ :

(خاص) سورج کی قریب اہل دنیا کو ایک ہاتھ نظر آئی جو کافی عرصی تک اسی طرح موجود رہے جسے دیکھ کر اہل عالم متعجب ہو جائیں لیکن اس کی وجہ کو نہ سمجھ سکیں - (یہ بھی بالکل قرب ظہور کی علامت ہے)۔

۳۳۔ چوبیس دن تک مسلسل بارش :

خلاف عادت ۲۴ روز تک مسلسل بارش رہے اس طرح کہ ماہ جمادی الثانی کی ۱۶ تاریخ سے شروع ہو کر رجب کی دس تاریخ تک جاری رہے ایسے بارش ہو کہ اہل عالم نے اس سے پیشتر کبھی نہ دیکھی ہو (بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بھی زمانہ ظہور امام کی علامت ہے)۔

۳۴۔ مردوں کا زندہ ہونا :

بعض ایسے حضرات جو مرچکی ہیں دوبارہ زندہ کئی جائیں (یہ بھی قرب ظہور اور زمانہ ظہور میں ہوگا بعض کتب میں جو حضرات زندہ کئی جائیں گی ان کی اسمائی گرامی موجود ہیں )

۳۵۔ مساجد میں طلاکاری اور قرآن کا سنہری تاروں سے لکھا جانا :

مساجد میں سنہرا کام کیا جائے اور طلاکاری سے مساجد کو زینت دی جائے اور قرآن کو سنہری تاروں سے لکھوایا جائے (جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے)۔

۳۶۔ تین علاقے زمین میں دھنس جائیں گے :

دنیا میں تین علاقے اس ترتیب سے معہ آبادی کی زمین میں دھنس جائیں کہ پہلی مشرقی حصی میں - پھر مغربی حصی میں - پھر جزیرہ عرب میں -

۳۷۔ کفر کا غلبہ :

کل عالم میں اور خاص طور سے اہل اسلام میں کفر اس طرح پھیل جائے کہ جملہ ممالک اسلامیہ میں بہ اعتبار عقائد و تہذیب و تمدن و معاشرت کفر کی تقلید کی جانے لگی اور اہل اسلام اپنے ضروریات میں کافروں اور منکروں کی محتاج ہو جائیں اور ایسے ممالک کی دوستی پر فخر و مباہات کریں جو منکران وجود خدا ہوں (فاعتبروا یا اولی الابصار) (کیا آج ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ مؤلف

۳۸۔ دین اسلام ضعیف ہو جائے :

دین اسلام اس قدر ضعیف اور کمزور ہو جائے کہ صرف اسلام کا نام ہے نام رہ جائے اسلامی رسمیں دنیا میں ختم ہو جائیں۔ کفر و اسلام باہمی طور سے اس طرح مخلوط ہو جائیں کہ کفار اور مسلمین میں تمیز مشکل ہو جائے لوگ تیزی سے عقائد تبدیل کرنے لگیں۔

۳۹۔ بنے ہاشم کا بچہ حکمراں :

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ایک نظم میں اس علامت کی جانب اشارہ کرتی ہوئی فارمایا ہے کہ دنیا سے بنے ہاشم کی حکومت کا اختتام ہو جائے گا۔ اور آخر میں حکومت ایک ایسے بچی پر منتہی ہوگی جو خود ناتجربہ کار، غیر عامل اور دوسروں کی مشوروں اور رحم و کرم پر زندگی بسر کرنے والا ہوگا اس کی بعد پھر کوئی حکومت بنے ہاشم کی دنیا میں باقی نہ رہے گی (اس وقت کل عالم میں علاوہ حکومت اردن کی اور کسے مقام پر بنے ہاشم کی حکومت باقی نہیں ہے ہاں ممکن ہے کہ موجودہ شاہ کی بعد جو بھی بادشاہ ہو اس میں یہ صفتیں پوری اتریں ، واللہ اعلم۔ کل اشعار اصل آئندہ نقل کئی جائیں گی۔

۴۰۔ صدی کی آخری تیس سال :

جس صدی کی اختتام پر حضرت حجت کا ظہور ہوگا اس صدی کی آخری تیس سال یعنی ۴۰ تا ۱۰۰ عجیب و غریب ہوں گی ان تیس سالوں کی درمیان دنیا میں امور عجیب بزرگ رونما ہوں گی جن کو علاوہ خدا کی اور کوئی نہیں جانتا۔

نوٹ : اگر وہ موجودہ صدی کی ۱۳۷۰ھ سے ہم آج تک نظر ڈالیں تو شاید غور و فکر کی بعد محو حیرت ہو جائیں کہ دنیا اس عرصہ میں کیسے کیا ہوگئی ہے اور ابھی اس صدی کی چند سال باقی ہیں جن میں نہ معلوم کیا کیا ہو جائے گا۔

۴۱۔ ترکوں کا جزیرہ میں اترنا :

(خاص) احادیث میں لفظ ترک مطلق استعمال ہوا ہے اور لفظ جزیرہ بھی مطلق ہے لیکن احادیث

کی مطالعی سے اور ترتیب سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ لفظ ترک سے مراد اہل روس ہیں ، اور جزیرہ سے مراد جزیرہ عرب ہے میں آخر کتاب میں بطور دلیل چند احادیث کا ذکر کروں گا مگر یہ علامت نہایت اہم ہے مقصد یہ ہے کہ روس والے جزیرہ عرب میں داخل ہو جائیں گی چونکہ روایت میں لفظ نزول استعمال ہوا ہے اس لئے اس کی معنی قہر و غلبہ کی بھی ہیں اور دوستی و اتحاد کی بناء پر بھی ہوسکتی ہیں اور ان ترکوں کا اترنا دراصل اس علاقہ میں فتنہ و فساد کی آغاز ہونے کی علامت ہے بعض احادیث میں ان ترکوں کی صفات بھی بیان کی گئی ہیں (یہ علامات اس وقت کلی طور سے ظاہر ہو رہے ہیں آجکل روس اپنا اثر بڑھاتا جا رہا ہے اور عرب بالکل اسے کی تحویل میں آتی جا رہے ہیں تفصیل بعد میں تحریر کروں گا اس لیے درحقیقت وہ دور شروع ہو چکا ہے جس کی اطلاع دی جا چکی ہے اور اس سے پہلی یہ ترتیب کبھی پوری نہیں ہوئی) اس لیے ضروری ہے کہ اب دنیا والے متوجہ ہو جائیں کیونکہ ان علامات کی ابتدا ہو چکی ہے اور وہ فتنہ قریب آچکا ہے جس سے عرب کا کوئی گھر محفوظ نہ رہے گا۔

۴۲۔ اہل روم کا رملہ میں نازل ہونا :

(خاص الخاص) فلسطین میں انگریزوں کا آجانا اہل روم سے مراد انگریز ہیں قرآن کی ایت یعنی سورہ روم کی ابتداء اور احادیث میں وضاحت سے ظاہر ہے کہ اہل روم سے مراد انگریز ہیں اور رملہ فلسطین کی علاقہ میں ہے اس لئے یہ علامت واضح کر رہے ہیں کہ جس طرح گذشتہ علامت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں روس والے داخل ہو جائیں گی اسے طرح انگریز فلسطین و اسرائیل کی علاقے میں آجائیں گی اور دراصل ان دونوں طاقتوں کی اس علاقے میں آجانے سے ہے فتنہ و فساد شروع ہوگا (یہ علامت اس دور میں بالکل واضح ہے اور یہ آغاز فتنہ کی اطلاع ہے اس کی بعد جو کچھ ہوگا اس کی اطلاع مختلف احادیث میں موجود ہے۔

۴۳۔ مرد جلیل کی غرقابی :

بنے عباس کا کوئی جلیل القدر انسان دریائی دجلہ میں بغداد کی کناری محلہ کرخ کی جانب جہاں آج کل نیاپل بنا ہے ڈوب جائے گا (یہ علامت ابھی مکمل نہیں ہوئی)۔

۴۴۔ قریہ جاییہ کا زمین میں دھنس جانا :

شام کی علاقہ میں دمشق کی قریب ایک دیہات جس کا نام جاییہ بیان کیا گیا ہے زمین میں دھنس جائے گا۔

نوٹ : پرانے جغرافیہ میں اس مقام کا پتہ چلتا ہے اور آج تک دمشق میں باب جاییہ موجود ہے جو اس دیہات کی سمت بتایا گیا ہے۔

۴۵۔ دریائی ساوہ میں پانے :

ایران میں شہرقم کی قریب دریائی ساوہ میں دوبارہ پانے کا نمودار ہو جانا (یہ دریا بوقت ولادت حضور سرور کائنات خشک ہو گیا تھا مگر اب دوبارہ پانے اس میں پیدا ہو رہا ہے زیارت معصومہ قم سے مشرف ہونے والے حضرات اس کی تصدیق کریں گی۔

۴۶۔ عورتوں اور بچوں کی سلطنت :

دنیا میں اکثر مقامات پر عورتیں اور بچی جو عقلی اعتبار سے کم فہم ہوں گی حکمراں ہو جائیں گی جیسا کہ آج کل اکثر ممالک میں ہو رہا ہے۔

۴۷۔ طرز حکومت کی تبدیلی :

حکمراں خود مختار نہ ہوں گی بلکہ بہ طرز جمہور حکومتیں قائم کی جائیں گی اور سلطانے رفتہ رفتہ کل عالم سے ختم ہو جائے گی۔

۴۸۔ عمودی شکل میں آگ :

تین دن تک مابین زمین و آسمان سرخی قائم ہو جائے جو اہل اسلام کی لئے باعث تعجب ہو خصوصاً مشرق وسطیٰ کی لئے۔

۴۹۔ سعودی عربیہ اور دوسری عرب ممالک :

سعودی عربیہ اور دیگر عرب علاقوں کی درمیان ایک ایسے قوم حائل ہو جائے جو منکران خدا سے ہو (شاید اس سے مراد اہل روس یا اہل چین ہیں - اہل روس داخل ہو چکی ہیں عراق وغیرہ گواہ ہیں -

۵۰۔ اہل چین کا عرب میں داخلہ :

بالکل آخر میں جزیرہ عرب میں اہل چین کا داخلہ ہے اور ان کا داخلہ جنگ عظیم اور تباہی کاپیش خیمہ ہے ان کی مداخلت کی بعد قتل عام اس طرح ہوگا کہ بیان سے باہر ہے (تفصیلات اصل عبارات میں بیان کی جائیں گی -

۵۱۔ آذربائیجان سے فتنہ کا آغاز :

آذربائیجان اور آرمینیہ سے ایک ہنگامہ شروع ہوگا اور اس کا شور و غوغا وہاں سے کوہ سرخ کی طرف بڑھے گا جہاں حادثہ عظیم واقع ہوگا - اوریہ واقعہ ایسا سخت ہوگا کہ بچی خوف سے بوڑھی ہو جائیں گی اور بزرگ موت سے ہمنار - پھر یہ فتنہ واسط (عراق) اور وہاں سے کوفہ تک پہنچی گا اور یہاں شدید جنگ ہوگی نجف اشرف کی آس پاس شدید ترین کارزار ظہور پذیر ہوگی جس کی تصور سے دل گھبراتا ہے شہری یعنی طہران کی قرب وجوار میں بھی شدید جنگ ہوگی -

## ۵۲۔ اولاد کا قتل :

والدین مختلف قسم کی خوف کی وجہ سے خود اپنے اولاد کو قتل کرنے لگیں یا اولاد کی عالم وجود میں آنے میں رکاوٹ کا سبب ہوں علاوہ ازیں دیگر ضروری علامات اصل عربی عبارت میں درج کی جا رہے ہیں جو سب خاص اور قابل غور و خوض ہیں ممکن ہے کہ صاحب غور و فکر ان کی مطالعی سے قلب حقیقی کی ساتھ متوجہ ہو جائے اور اپنے اعمال کی اصلاح کرتی ہوئی ناصران حضرت حجت میں شامل ہو سکی۔

علامات مذکورہ کی تفصیلات اور ان کی اسناد

میں ذیل میں وہ علامات درج کر رہا ہوں جن کو میں نے کتاب ”الملاحم والفتن“ تالیف جناب علی ابن موسیٰ ابن محمد ابن طاؤس الحسنیٰ والحسینیٰ سے اخذ کیا ہے یہ کتاب ۶۶۴ھ کی تالیف ہے اور بار آخر نجف اشرف عراق سے ۱۳۶۸ھ میں منشورات المطبعۃ الحیدر سے طبع ہو چکی ہے۔

نوٹ : یہ سب علامات تقریباً ۷۲۳ سال قبل جمع کی گئی ہیں اور اسے طرح آج بھی موجود ہیں اس لئے یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ حالات سے متاثر ہو کر جمع کی گئی ہیں۔

کالی جھنڈی : قال رسول اللہ اذا خرجت الرايات السود فان اولها فتنة واوسطها ضلالة و آخرها كفر۔

حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب سیاہ جھنڈی ظاہر ہو جائیں تو یہ سمجھ لینا کہ ان کی ابتداء فتنة ہے اور ان کی درمیان گمراہی ہے اور اس کی آخر میں کفر ہے۔

سیاہ جھنڈوں کی متعلق تفصیل :

قال رسول اللہ فاذا رايتم الرايات اسود فالزه والارض ولا تحركوا يدكم ولا رجليكم ثم يظهروم صفاء لاعين لهم قلوبهم كزبر الحديد اصحاب الدوله لا يفون بعهد ولا ميثاق يدعون الى الحق ويسرمن اهلہ اسمائهم لاکفی نسبهم العزى شعورهم مرخاة کشور النساء حتى یختلفوا فیها بینهم ثم یتوفی اللہ الحق من یشاء۔

حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سیاہ جھنڈوں کو دیکھو تو زمین میں ساکن ساکن ہو جاؤ اپنے ہاتھوں کو حرکت نہ دو اور نیزوں کو روک لو (مقصد یہ کہ کوئی اقدام نہ کرو) پھر ظاہر ہوگی ایک پست قوم چھوٹی قوم جس کی افراد ناقابل اعتبار اور ان کی دل لوہے کی طرح سخت ہوں گی یہ صاحبان دولت ہوں گی لیکن اپنے ميثاق - عہد اور وعدی (پیکٹ) پر پابند نہ رہیں گی یہ حق کی جانب لوگوں کو دعوت دیں گی اور آنحلیکہ خود اس کی قابل نہ ہوں گی ان کی نام ان کی کینیت سے شروع ہوں گی اور ان کا نسب العزى ہوگا اور ان کا شعور و عقل و دانش عورتوں کی

شعور و فکر جیسا ہوگا یہاں تک کہ ان کی وجہ سے آپس میں اختلاف پیدا ہو جائیگا  
اور پھر خداوند عالم حق کو ظاہر کرے گا۔

زرد جھنڈے مصر میں :

عن حسان ! قال يقال اذا بلغت الرايات الصفرة مصر فاهرب في الارض جهلك هربا و اذا بلغك انهم  
نزلوا الشام وهي امة فان استطت ان تلمس سلما في السماء او نفقا في الارض فافعل۔

حسان نے بیان کیا کہ ارشاد فرمایا حضور نے کہ جب زرد رنگ کی جھنڈی مصر میں پہنچ جائیں  
تو تم زمین میں تیزی سے دوڑ جاؤ (جگہ چھوڑ دو) اور جب شام میں پہنچ جائیں خاص طور سے  
اس کی درمیان یعنی دمشق میں تو اگر تم سے آسمان کی جانب جانا ممکن ہو تو ادھر چلی جاؤ ورنہ  
زمین میں کسے جگہ پناہ لی لو۔

سیاہ اور زرد جھنڈوں کی سمت :

عن عبدالله ابن عمر حين نزل بباب الكعبة سمعته يقول اذا اقبلت الرايات اسود من المشرق والرايات  
الصفرة من المغرب حتى يلقوفى سرّة الشام يعني دمشق فهناك البلاء هناك البلاء ۔

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عبد اللہ ابن عمر سے سنا اس وقت جبکہ وہ کعبہ پر حاضر تھے کہ انھوں  
نے فرمایا کہ جب سیاہ جھنڈی مشرق کی جانب سے اور زرد رنگ کی جھنڈی مغرب کی جانب  
سے حرکت کریں اور وہ دمشق میں آکر مل جائیں تو ایک بلا و مصیبت ہے۔ اور شدید بلا ہے۔

نوٹ : یہاں مشرق و مغرب سے مراد سعودی عرب کی جانب سے سمت لی جائے گی کیونکہ بیان  
کرنے والے بزرگ کعبہ پر ہیں اس طرح مشرق میں ایران اور مغرب میں مصر ہوتا ہے۔

کالے جھنڈوں کی تفصیل اور شعیب ابن صالح تمیمی

عن حسن بصری قال يخرج بالري رجل سريته السمري لى لبنة تميم كرسج يقال له شعيب ابن  
صالح في اربعته الآلاف ثيابهم بيض وراياتهم سوديكون مقدمة للمهدي ليلقاه احدا لافئلة ۔

حسن بصری نے ارشاد فرمایا کہ شہری یعنی قرب طہران (ایران) سے ایک شخص گندمی رنگ  
اور چوڑی سینے والا خروج کرے گا بنے تمیم سے ہوگا اس کی داڑھی چھدری ہوگی اور اس کا نام  
شعیب ابن صالح ہے وہ چار ہزار افراد کی ساتھ نکلی گا جن کی کپڑی سفید اور انکی جھنڈی سیاہ  
ہوں گی وہ حضرات امام مہدی علیہ السلام کا جھنڈی بردار ہوگا اس کی مد مقابل کوئی نہ آسکی  
گا۔ مگر یہ کہ وہ قتل ہو جائے۔

سیاہ جھنڈوں کی مزید تفصیل :

عن محمد ابن الحنفية قال تخرج رايته سودا لبنة العباس ثم تخرج من خراسان اخرى

سودا قلامنہم سودو ثیابہم بیض علی مقدمتہم رجل یقال لمشعب ابن صالح من تمیم یہزجون اصحاب السفیانہ حتی ینزل بیت المقدس یوطی للمہدی سلطانہ یملہ الیہ ثلاثۃ من الشام یکون بین خروجہ بین ان یسلم الامر للمہدی اثنان وسبعون شہرا۔

جناب محمد حنفیہ نے بیان فرمایا ہے کہ کالی جھنڈی پہلی تو بنے عباس کی نکلیں گی مگر پھر آخر میں ایران خراسان کی ظاہر ہوں گی جن کی ٹوپیاں کالی اور ان کی کپڑی سفید ہوں گی (ممکن ہے یہ جھنڈی والوں کی تعریف ہو یا یہ مراد ہو کہ ۱ وپر کا حصہ جھنڈوں کا سیاہ اور نیچی کا سفید ہوگا) اور اس جماعت کی آگے ایک شخص ہوگا جس کا نام شعب ابن صالح ہے بنے تمیم سے وہ شکست دیں گی اصحاب سفیانہ کو یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچ جائیں گی اور اپنے حکومت و سلطنت (اقتدار سپرد کر دیں گی) امام مہدی علیہ السلام کی اور ان کی مدد کریں گی شام کی تین سو آدمی اور شعب ابن صالح کی خروج اور حضرت امام مہدی کو اقتدار سپرد کرنے میں ۷۲ مہینوں کا فاصلہ ہے۔

نوٹ: بعض روایات میں ۷۳ دن تحریر ہیں مگر مہینے زیادہ قرین قیاس ہیں اور اسے روایت کب آخر میں ہے کہ اس جماعت کی ساتھ عمالہ یعنی کردوں کی علم اور جھنڈی بھی ہوں گی اصل میں عمالہ عملیق ابن آدم سام ابن نوح کی اولاد ہیں جو ایران و ترکی اور عراق کی سرحد پر موجود ہیں علاوہ دیگر مقامات کی مگر شاید یہاں ایرانے کرد مراد ہیں جو شعب ابن صالح کی ساتھ ہوں گی۔

ترکوں کی آمد اور ان کا راستہ :

عن مکحول عن النبی قال یكون للترک خرجات خرجتہ یخرجون من آذربائیجان والثانیۃ یوہبطون خیرلہم بالعزات لا ترک بعدہا۔

مکحول نے پیغمبر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ دو مرتبہ ترک خروج کریں گی ایک مرتبہ آذربائیجان کی جانب سے اور دوسری مرتبہ ان کی لشکر دریائی فرات سے گزریں گی اور اس کی بعد ترک باقی نہ رہیں گی۔

نوٹ: یہاں دو باتیں قابل غور ہیں کہ وہ کون سے ترک ہیں جو آذربائیجان کی جانب سے آئیں گی تو وہ علاوہ روسیوں کی اور کوئی نہیں دوسری یہ کہ ان کی بعد روس سے نہ آئیں گی یا یہ کہ اس کی بعد روس سے ختم ہو جائیں گی یہاں لفظ ترک اگرچہ مطلق ہے مگر آذربائیجان اور دریائی فرات نے قرینہ پیدا کر دیا ہے اور دیگر احادیث اس مقصد کی معاون ہیں اس لیے میری نزدیک اہل روس ہے مراد ہیں۔

عرب میں ترک :

عن حذيفة بن اليمان قال اذا ارايتم اول الترك بالجزيرة فقاتلوهم حتى تهرموهم او يكفكم الله  
مؤنتهم فانهم يفضحون الحرم وهو علامته خروج اهل مغرب وانتقاص ملكهم يومئذ -

حذیفہ یمان سے روایت ہے کہ ارشاد فارما یا کہ تم پہلی مرتبہ ترکوں کو جزیرہ (عرب) میں  
دیکھو تو تم ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ ان کو شکست دیدو خداوند عالم کی اعانت و مدد تمہاری  
شامل حال ہوگی ورنہ وہ تمہاری عزتوں کو پامال کریں گی اور یہ علامت ہے اہل مغرب کی خروج  
کی اور ان کی حکومت کی پراکندہ ہو جانے کی -

حملہ آور ترکوں کا حلیہ : عن ابی ہریرہ عن النبی قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا الترك  
حمرا لوجود صغار الاعین فطس الانف كان وجوههم المجان المطرقة -

ابو ہریرہ کی ذریعے سے روایت ہے کہ حضور اکرم نے ارشاد فارما یا کہ قیامت اس وقت تک نہ ہوگی  
جب کہ ترکوں سے جنگ نہ ہو چکی اور وہ ترک سرخ چہری چھوٹی آنکھیں ، چپٹی ناک والے  
ہوں گی اور ان کی چہری پٹی ہوئی لوہے کی طرح سخت ہوں گی -

دیگر : قال النبی یسرع الترك علی نہر الفرات فکانہ بدوابہم مصفرات یصطفن علی نہر الفرات -  
حضور نے فارما یا کہ ترک تیزی سے نہر فرات کی طرف بڑھیں گی گویا کہ میں ان کی تیز رفتار زردی  
مائل سواریاں نہر فرات پر صف بستہ دیکھ رہا ہوں -

دیگر : کافی بالترک علی براذین فخدمہ الا الاذان حتی یسربطوها بشط الفرات - میں ترکوں کو دیکھ  
رہا ہوں کہ چھوٹی کانوں والے گھوڑوں پر سوار ہیں یہاں تک کہ انہوں نے ان گھوڑوں کو فرات  
کی کنارے باندھ دیا ہے -

ترکوں کی مزید شناخت :

عن النبی یقول یسرق قوم امتی عراض الوجوه صفار الاعین کاف وجوہہم الحنف حتی یلحقوہم  
بجزيرة العرب ثلاث مرآة اما السابقة والاولی فینجومن هرب وثانۃ یهلك بعض وینجوبعض وتضیطلم  
الثالثة وہم الترك والذی نفسہ یدہ لیربطن خیولہم الی سواری مسجد المسلمین وکان بریدہ  
لا یفارقہ بیوان او ثلاثة متاع السفر للمهرب مما سمع من امر الترك -

پیغمبر اکرم نے ارشاد فارما یا کہ میری امت کی ایک ایسے قوم سے ٹک رہوگی جن کی چہری چوڑی  
، آنکھیں چھوٹی اور ان کی چہری انتہائی درشت و سخت ہیں اس قوم سے تین مرتبہ جزیرہ  
عرب میں مقابلہ ہوگا پہلی مرتبہ تو میری امت کی لوگ بھاگنے کی وجہ سے نجات پا جائیں گی  
اور دوسری مرتبہ مقابلے میں کچھ مرجائیں گی اور کچھ نجات پا جائیں گی لیکن تیسری مرتبہ وہ  
قوم ان پر مسلط ہو جائیگی اور وہ ترک ہوں گی اور قسم ہے اس ذات کی جس کی قبضہ میں میری  
جان ہے کہ ان کی سواریاں مسلمانوں کی مسجد کی چہار دیواری کی قریب باندھی جائیں گی

اور میری امت کی یہ کیفیت ہو جائے گی کہ وہ پریشانے اور گھبراہٹ کی وجہ سے اپنا سامان سفر دودا اور تین تین سواریوں پر لی کر بھاگیں گی ان ترکوں کی آنے کی وجہ سے -  
ترک اور کرد :

عن الحسن ابن علی قال رسول الله ان من الشراط الساعة يقاتلوقوما وجوهمهم كالجمان المطرقة وان تقاتلوقوما لغالهم من الشرقدرائین الاول وهم الترك ورائینا هو الاء وهم الاكراد۔  
حضرت امام حسن علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ پیغمبر اکرم نے فرمایا کہ علامت قیامت میں یہ ہے کہ تم ایک قوم کی ساتھ جنگ کرو جن کی چہری چپٹی لوہے کی طرح ہوں اور پھر اس قوم سے جنگ کرو جن کی جوتی بالوں کی بنے ہوئی ہوں - پس ان میں کی پہلی ترک ہیں اور دوسری کرد ہیں -  
ترکوں کا خاتمہ :

عن كعب قال رسول الله ترد القرك بالجزيرة حتى يسقو خيلهم من الفرات فيبعث الله عليهم الطاعون فيقتلهم فلا يفلت منهم الا رجل واحد۔  
كعب نے کہا کہ پیغمبر نے فرمایا کہ ترک جزیرہ عرب میں آئیں گی یہاں تک کہ ان کی لشکر دریائی فرات سے پانے پیئیں گی تب ان پر خداوند عالم طاعون مسلط کرے گا اور ان کو قتل کیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک بھی زندہ نہ رہے گا دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ دریائی دجلہ کی بائیں کنارے پر ترک آئیں گی مقام آمد پر جو عراق میں ہے اور وہاں برفباری اور طاعون سے کثیر تعداد میں مرجائیں گی۔

بنو قنطورہ (اہل چین) کا عرب میں داخلہ :

فتنہ عظیم کی ابتداء (احمقوں کی حکومت)

عن عبدالله عمريقول يوشك بنو قنطورا يسوقون اهل الخراسان واهل سيجتان سوقا عنيفا حتى يربطوا والبهايتخيل الايله فيبعثون الى اهل البصرة ان خلولنا ارضكم اوننزل لكم فيفترون على ثلاث فرق فرقة تلحق بالمغرب وفرقة بالشام وفرقة بعدوها وامارات ذلك اذا طبقت الارض اماراة السفها ۔

عبدالله ابن عمر نے بیان کیا کہ بنو قنطورہ (چینے لوگ) خراسان اور سجستان والوں کو انتہائی سختی اور بی عزتی کی ساتھ بھگائیں گی یہاں تک کہ ان کی سواریاں نخل ایلہ (مخصوص قسم کی درختوں کی اگنے کی جگہ جو فلسطین کی قریب ہے) کی قریب ٹھہریں گی پھر وہ یہاں سے اہل بصرہ کو اطلاع دیں گی کہ وہ اپنے زمین کو خالی کر دیں اور وہاں سے چلی جائیں اور وہ پھر تین حصوں میں منقسم ہو کر اطراف عرب میں اس طرح پھیل جائیں گی کہ ان کا ایک حصہ سعودی

عربہ کی جانب اورتیسرا اپنے دشمنوں سے جنگ میں مصروف ہو جائے گا اور یہ اس زمانے میں ہوگا جب کہ زمین پر احمق امیروں کی حکومت ہوگی۔

بنو قنطورہ (چینیوں) کا حلیہ :

عن ابوہریرہ قال اعینہم کالوزع وجہم کالححف لہم وقعتہ بین دجلہ والفرات ووقعہ بمزح حمار ووقعہ بہ حملہ یكون الجواز اول بھا ئتہ دینار للعبور الی الشام ثم یزید ا خرا النہا ر ۔

ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ (عرب پر حملہ کرنے والے وہ افراد ہوں گی) جن کی آنکھیں چھپکلی جیسے ہوں گی اور ان کی چہری انتہائی سخت اور درشت ہوں گی ان کی وجہ سے تین مقامات پر جنگ ہوگی پہلی تو دجلہ اور فرات کی درمیان پھر مزح حمار (شمالی دمشق میں ایک گاؤں) کی قریب اور پھر دریائی دجلہ کی کنارے یہاں تک کہ ادھر سے ادھر پار کرنے والوں کو ۱۰۰ دینار ادا کرنے ہوں گی صبح کی وقت دمشق تک جانے کی لئے مگر آخردن میں یہ رقم بڑھ جائے گی ۔

بنو قنطورہ کے متعلق خاص اطلاع اور جھنڈوں کی جنگ

قال النبی ویخرق اکبرہا بدایتہ فیخالف الرايات والدعوات فیسرقوم عریص الوجوہ صفامل لاعین یقال لہم بنو قنطورہ من کیسرفیجلون اہلہا الی منابت الشیخ قم قدا علی العرب بابائہا فیکون لہم غیر وقعتہ ثم ان السباع لتخرق الطرق من قلة من بھا من الناس ثم یكون خسف وقذف وزلازل ببغداد ہی السرع الارمنین خرابا ثم تبتدی الخراب بمصر فاذا رائت الفتنة بالشام فالموت الموت ویتحرك بنو الاصفر فیصیرون الی بلاد العرب فتكون بینہم وقائع ۔

حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس زمانے میں جو بڑا جھنڈا بردار ہوگا وہ دوسری چھوٹی جھنڈی کو جلا دی گا یا پھاڑ دی گا اور وہ دعوت دی گا ان دعوت دینے والوں کی خلاف جو دوسری جھنڈی والے ہوں گی یہاں تک کہ پھر ایک قوم ان کی درمیان گزری گی جن کی چہری چوڑی ، آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ اور ان کو بنو قنطورہ (چینے) کہا جائے گا یہ کسکر (ساحل دجلہ کی قریب ایک شہر کردستان کی جانب سرزمین عراق پر علاقہ بابل میں تھا) سے گزریں گی اور پہلی اس علاقہ کی رہنے والوں کو مخصوص قسم کی گھانس کی اگنے کی مقام تک بھگادیں گی (کردوں کو پسپا کر دیں گی) پھر یہ عربوں کو دعوت جنگ دیں گی ان کی انکار کی وجہ سے (حکم عدولی کی بناء پر) پھر ان کی ساتھ واقعات رونما ہوں گی یعنی جنگ ہوگی اس طرح کہ یہ درندی سڑکوں کو ویران کر دیں گی اور سڑکوں پر چلنے والے آدمی بھی نظر نہ آئیں گی پھر زلزلہ آئی گا زمین پھٹ جائے گی اور علاقہ دھنس جائے گا لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگیں گی اور جو زمین سب سے پہلی تباہ ہوگی وہ بغداد کا شہر ہوگا پھر ابتداء ہوگی مصر کی تباہ ہونے کی پس جب تم اس فتنہ کو شام میں دیکھ لو تو سمجھ لینا کہ بس موت ہے موت ہے اس موقع پر بنو اصفر (انگریز) حرکت کریں گی اور عرب کی علاقہ تک پہنچ جائیں گی اور ان کی ساتھ میدان کارزار گرم ہو جائے گا۔

چینیوں کے ساتھ شدید جنگ اور بنو قنطورہ کا مزید تعارف

قال يوشك يطرى ان ملك العرب قالها ثلاثا قيل ومن يطريه قال بنو قنطوره قوم عرامن الوجوه  
قطس الانوف صفار الاعين كان وجوههم المجال المطرقة حتى نزلوية من ارض العرب بل هي من  
ارض العرب يقال لها جبانته اللوف فيقاتلهم العرب قتالا شديدا فيقول الترك اوفعوا لينا اخواننا من  
العبم ولا تقاتلكم فيقول العرب للمواله الحقوب اخوانكم فيقول المواليو يحكم الى الكفر بعد الاسلام  
قال فقاتلهم المولى فقاتلهم قتالا شديدا فيهمرهم الله حتى لا يبقى منهم مخبرو يحي الموالي  
بانضائهم فيقول العرب للمواله احذرونا واغنماتم فيقولون والله لا تحذيكم وقد خذلتموننا -

ارشاد فارما یا کہ حکومت عرب لیٹ دی جائے گی اور یہ بات حضور نے تین مرتبہ دہرائی پس راوی  
نے دریافت کیا کہ بساط حکومت عرب کون لیٹی گا تو آپ نے فارما یا کہ (بنو قنطورہ) وہ قوم  
جو چوڑی چہری والے چپٹی ناک والے اور چھوٹی آنکھوں والے ہیں اور ان کی چہری اس طرح  
چپٹی ہیں جیسے پٹا ہوا لوبا۔ یہاں تک کہ وہ نازل ہو جائیں گی اس علاقہ تک جو زمین عرب  
کا علاقہ ہے بلکہ وہ زمین عرب ہے میں ہے اس کو جبانہ للون (یروشلم کی شمالی حصی کا نام)  
کہتی ہیں پس یہاں عربوں سے ان کی شدید جنگ ہوگی پس اس وقت ترک کہیں گی کہ تم  
ہماری عجمی بھائیوں کو واپس کر دو ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتی پس اس وقت عرب اپنے دوستوں  
(جن کی ساتھ ان کی معاہدہ ہوں گی یا جو عربوں کا ساتھ دینے والے ہوں گی ان سے کہیں گی کہ  
جاؤ تم اپنے بھائیوں سے مل جاؤ اس موقع پر یہ اتحادی کہیں گی کہ افسوس ہے تمہاری  
کفر پر اسلام لانے کی بعد یعنی وعدہ کرنے کی بعد پھر جانے پر پھر ارشاد فارما یا کہ تب وہ اتحادی  
جنگ کریں گی اور شدید جنگ ہوگی اور خدا ان کو شکست دی گا یہاں تک کہ ان میں سے کوئی  
خبر دینے والا بھی باقی نہ رہے گا اور ان اتحادیوں کا بڑا مال غنیمت ہاتھ لگی گا تب عرب کہیں  
گی اپنے ان دوستوں موالیوں اور اتحادیوں سے کہ اس مال غنیمت میں سے ہمیں بھی دیدو تب  
وہ جواب دیں گی کہ خدا کی قسم ہم تمہیں نہ دیں گی تم نے تو ہم کو ذلیل کر دیا۔

نوٹ: ان جملہ تحریرات سے یہ بات بالکل واضح ہو چکی ہے کہ بنو قنطورہ اور یہیں اور بنے  
الاصفر اور۔ لیکن ترک کا لفظ ان دونوں قوموں کی علاوہ استعمال ہوا ہے اس لئے ترک ان دونوں  
سے علیحدہ ہیں۔

ترکوں کی تاریخی تحقیق

بحوالہ سلاطین ترکیہ از اسٹیلی لین پول مترجمہ نصیب اخترایم اے کراچی

ترکوں کی متعلق یہ سمجھنا کہ ان سے مراد موجودہ ترکی ہے کی افراد ہیں قطعاً غلط ہے بلکہ  
مطابق بیان تاریخ فرشتہ ان کی تاریخی حقیقت یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی فرزند یافت  
تھے اور ان کی ایک فرزند کا نام ترک تھا ان کی نسلیں جس جس مقام پر پھیلتی رہیں وہ ترک

کہلاتی رہیں اور جناب یافت کی دوسری فرزندکانام چین تھا اس لئے ملک چین انہیں کی نام سے موسوم تھا اس ابتدائی تحقیق سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ترکی اور چین اور چین اور۔ چنانچہ ان کی ابتدائی تحقیق یہ ہے کہ صحرائی گوبی میں دوقبیلی خانہ بدوشوں کی زندگی بسر کر رہے تھے جن میں سے ایک ترک تھے اور دوسری منگول، مگردونوں مشترک النسل تھے ان میں منگولوں کو ”یون“ کہا جاتا رہا جن کی نسلیں وسطی جنوبی رووس تک پہنچیں لیکن ترکوں کو مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا رہا۔ مثلاً کشاں اور یوچی وغیرہ کہتی رہے البتہ تاریخ میں ان کا نام ترک چھٹی صدی کی ابتداء میں مشہور ہوا ان کی ایک نسل پانچویں صدی ہجری میں آذربائیجان کی علاقے میں آباد ہو چکی تھے لیکن ان کا اصل نکاس بقول مورخین ماہان نامی ایک گاؤں تھا جو موجودہ روس وفاق میں ترکستان میں شہر مردکی نزدیک واقع تھا پھر یہ وہاں سے ہجرت کر کے ترکیہ وغیرہ چلی گئی مگر یہ جس علاقے میں گئی وہاں لفظ ترک ان کی نام کا جزو رہا اسے وجہ سے آج بھی روس ترکستان چین ترکستان اور موجودہ ترکی وغیرہ کی نام نقشوں میں نظر آتی ہیں البتہ چین علاقے میں جو ترک آباد تھے ان کا حلیہ نیلی آنکھیں، سرخ بال اور لمبی جسم بتایا گیا ہے مگر یہ حلیہ چین کی قدیم و جدید نسلوں سے مطابقت نہیں رکھتا اس لئے وہ ترک جنہوں نے ایران و عراق کو تباہ کیا وہ اصل میں منگول تھے مگر اتحاد نسل کی وجہ سے ان کو بھی ترک ہے کی نام سے یاد کیا گیا ہے اور چین نسلوں ان سے بالکل مختلف ہیں اسے لئے موجودہ احادیث میں بنو قنطورہ کا حلیہ موجودہ چین نسلوں سے ملتا ہے وہ اور ہیں اور روس ترکستان والے افراد کو سابقہ نسلوں کی خصوصیات کی وجہ سے احادیث میں مطلقاً لفظ ترک سے یاد کیا گیا ہے اس لئے نتیجہ نکلتا ہے کہ جہاں لفظ ترک استعمال ہوا ہے وہ اہل روس کی لئے ہے اور بنو قنطورہ جن افراد کو کہا گیا ہے وہ چین ہیں۔ رہے بنو الاصفرتوان کی متعلق تحریر کیا جا چکا ہے کہ ان سے مراد انگریزی اس لیے جملہ احادیث جو علامات سے متعلق ہیں ان میں اس فرق کو مدنظر رکھنا اشد ضروری ہے واللہ اعلم کتاب نور الانوار کی مولف نے بھی ترک سے مراد روس لئے ہیں نیز بات بھی یاد رکھنے کی قابل ہے کہ زمانہ پیغمبر اکرم میں چین کی جو حدود تھیں وہ آج نہیں ہیں اور چین ترکستان کا علاقہ اب چین میں شامل ہے اس لئے احادیث میں ان کی فرق کو حلیہ بتا کر واضح کیا ہے۔

ترک جزیرۂ عرب میں اور اہل روم (انگریز) فلسطین میں :

بحوالہ کتاب المجالس السعینہ) مؤلفہ السید محسن الامین الحسینہ العاملی (بیروت) قال امام باقر علیہ السلام ونزول الترك بالجزیرۃ ونزول الروم بالرملة (فلسطین) واختلاف كثير عند ذلك في كل ارض حتى تخرب الشام ويكون خرابها اجتماع ثلاث روايات فيها قتلک السند فيها اختلاف كثير في كل ارض من ناحية المغرب وفي كل ارض من ارض العرب ناول تخرب الشام يختلفون عند ذلك على ثلاث روايات، رايته حسينۃ روايات امويه روايات قيسيه۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ترک جزیرہ میں اور روم والے رملہ میں داخل ہوجائیں گی اور اس وقت انتہائی اختلافات پیدا ہوجائیں گی کل زمین پر یہاں تک کہ شام برباد ہوجائے گا اور اسے کی بربادی کا سبب تین جھنڈوں کا شام میں اجتماع ہوگا اس سال میں کل کرۂ ارض براختلاف پیدا ہوگا اہل مغرب کی سبب سے پوری زمین پر اختلافات رونما ہوں گی مغرب کی زمین کی وجہ سے تب سب سے پہلی شام تباہ ہوگا کیونکہ وہاں تین جھنڈی باعث اختلاف ہوں گی سید حسنہ کا جھنڈا، اموی جھنڈا، قیسے جھنڈا۔

نوٹ: میں پہلی کہ چکاہوں کہ جزیرہ سے مراد جزیرہ عرب ہے اور رملہ ایک مقام کا نام ہے جو مصر کی راستی مصر میں فلسطین کی علاقے میں ہے جو آج کل اسرائیل کی قبضہ میں ہے ترکوں کی متعلق تحریر کیا جا چکا ہے کہ بظاہر ان سے مراد روسے ترکستان کی باشندے ہیں اور اہل روم سے مراد انگریز ہیں (یورپ والے) حسنہ جھنڈا، سید حسنہ جو ایران سے آئیں گی اموی جھنڈا یہ شاید شامیوں کا ہوگا قیسے جھنڈا یہ مصر کی جانب سے قبیلہ قیس کی افراد لی کر آئیں گی۔

ترک اور روم کی مزید تفصیل:

عن الباقر قال الزم الارض ولا تحرك يدا ولا رجلا حتى تری علامات اذكرها لك ان ادركتها وما راک تدرك ذلك لكن حدث به من بعدی وفكر جملة منها الى ان قال ونزول الترك الجزيرة ونزول الروم الرملة وفي روايته لنزل الروم فلسطین وفي رواية مستقبل اخوان الترك حتى ينزل الجزيرة ومستقبل اخوان ماررقته الروم حتى ينزلوا الرملة وفي (روايته) وما ررقته تهرق من ناحيته الترك حتى تنزل الجزيرة ومستقبل ماررقته الروم حتى ينزل الرملة (والظاهر) ان المراد بالجزيرة جزيرة العرب والرملة بلد بفلسطین -

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اے مخاطب زمین پر ساکن ہوجانا اور اپنے ہاتھ اور پیروں کو قطعی حرکت نہ دینا جبکہ تم ان علامات کو دیکھ لو جو بیان کی جا رہے ہیں بشرطیکہ تم ان علامات کو پاس کو مگر تم نہ پاس کو گئی (مقصود یہ کہ تم زندہ نہ رہو گی کیونکہ علامات آخر مانہ سے متعلق ہیں) پھر اس کی بعد آپ نے بیان فرمانا شروع کیا اور کچھ بیان کرتی ہوئی فرمایا کہ ان علامات میں سے ایک ترکوں کا جزیرہ عرب میں داخلہ ہے اور اہل روم کا رملہ میں داخلہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رومی (انگریز) فلسطین میں داخل ہوں گی اور دوسری روایت میں ہے کہ ترکوں کا استقبال کریں گی ان کی بھائی یہاں تک کہ وہ داخل ہوں گی جزیرہ عرب میں (بھائی سے مراد معاون اور پیکیٹ میں شامل جو بمنزلہ بھائی کی ہیں) اور لامذہب رومیوں کا استقبال کریں گی ان کی بھائی رملہ فلسطین میں یعنی یہودی دوسری روایت میں ہے کہ ترکوں کی لامذہب قوم داخل ہوگی جزیرہ میں اور رومیوں کی لامذہب قوم داخل ہوگی رملہ (فلسطین) میں اس مقام پر لامذہب کا لفظ خصوصی ہے مقصد منکران وجود خدا من قول ومن فعل (اور یہاں ظاہر میں

جزیرہ سے مراد جزیرہ عرب ہے اور رملہ فلسطین کی شہروں میں سے ایک شہر تھا)۔

آسمانے چیخ یا ایٹمی دھماکہ اور ذاتی حفاظت کی اصول : عن ابن مسعود عن النبی قال اذا كانت صیحتہ فی رمضان فانہا تکون معہمہ وفی شوال تمیز القبائل وفی ذی قعد و تسفک الدماء فی ذال حجہ والمحرّم الحرام وما المحرم یقول لہا ثلاث ہیہات ، ہیہات یقتل الناس فیہا ہر جا قال قلنا وما للصیحة یارسول اللہ قال ہذہ فی النصف من رمضان یوم الجمعة ضحک ذلک اذا وافق شہر رمضان لیلة الجمعة فت کون ہذہ توقط النائم وتقعّد القائم وتخرج العواتق من خدورہن فی لیلة الجمعة فاذا صلیتم الفجرۃ و دوثر و انفسکم و ساد اخانکم فادخلو بیوتکم و اغلقوا ابوابکم و اسدوکواکم فاذا ناحیتہم بالصیحة فخر و اللہ سجدا و قولوا سبحان القدوس ربنا القدوس فانہ من فعل ذلک نجامن لہ یفعل ذلک ہلک ۔

ابن مسعود نے بیان کیا کہ حضور سرور کائنات نے ارشاد فرمایا کہ جب ماہ رمضان میں چیخ بلند ہو جائے (زور کا دھماکا ہو جائے) تو تم ہوشیار ہو جانا کیونکہ اس کی بعد شوال میں شورشیں پیدا ہو جائیں گی اور ذیقعدہ میں قتل اور غارت اور محرم تو بس محرم ہے اور یہاں پہنچ کر آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا یہاں افسوس افسوس کیونکہ اس زمانہ میں انسانوں کا بکثرت گروہ درگروہ قتل عام ہو گا تب راوی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ آسمانے چیخ کیا ہے؟ اور کب ہوگی تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ ماہ رمضان کی درمیان جمعہ کی دن ظہر کی وقت بلند ہوگی اور جب تم ایسے ماہ رمضان کی جمعہ کی رات کو پالو سمجھ لو اور جان لو تو یاد رکھو کہ یہ آواز سوتوں کو جگادی گی اور کھڑی ہوئی لوگوں کو بٹھادی گی جمعہ کی رات میں پس جب تم صبح کی نماز پڑھ لو جمعہ کی دن تو تم اپنے گھروں میں داخل ہو جانا اور اپنے دروازوں کو بند کر لینا اور دروازوں اور سوراخوں کو قطعاً مسدود کر لینا اور اپنے سانس روک لینا اور کانوں کو بالکل مسدود کر لینا (کانوں میں کچھ ٹھونس لینا) پس جب تم اس چیخ کا احساس کر لو تو فوراً اللہ کی سامنے سجدی میں گرجانا اور بار بار کہتی رہنا سبحان القدوس ربنا القدوس ، پس جو ایسا کرے گا اور وہ نجات پائی گا اور جو ایسا نہ کرے گا تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔

ضروری نوٹ : اس علامت میں دو تین باتیں انتہائی غور طلب ہیں اول تو یہ کہ اس علامت کی لی احادیث میں وقت مہینہ اور دن کا تعین کر دیا گیا ہے جس کا یاد رکھنا مشکل نہیں مگر یہ ضرور خیال رہے کہ بیان کرنے والے افراد سعودی عرب سے متعلق ہیں اور زمین کی گردش کی وجہ سے چاند کی طلوع وغروب میں مختلف مقامات پر فرق ہو جاتا ہے اس لئے عموماً عرب میں ایک دن قبل چاند طلوع ہو جاتا ہے اور ہماری ملک بعد میں لہذا یہ خیال یہ ہے کہ جب عرب کی علاقے میں اس علامت کی موقعہ پر جمعہ کا دن ہوگا تو ممکن ہے ہندوستان و پاکستان میں ہفتہ کا دن ہو دوسری یہ کہ حضور کی اس حدیث میں نصف رمضان کا تذکرہ ہے جبکہ آئمہ علیہم السلام کی دیگر احادیث سے اس کی تفصیل میں ماہ رمضان کی ۲۳ تاریخ معین کردی گئی ہے اور شاید یہ ہے

مصلحت ہے کہ شب تیس (۲۳) شب قدر ہے جس میں شب بیداری سنت ہے اور عموماً مسلمان خصوصاً شیعہ افراد مشغول عبادت رہتی اور صبح تک جاگتی رہتی ہیں اس شب کی جاگنے اور عبادت میں مشغول رہنے کی لئے خصوصی احکامات ہیں -

دوسری یہ بات بھی یاد رکھنے کی قابل ہے کہ اس دور میں محکمہ شہری دفاع کی جانب سے جو ہدایت جنگ کی موقع پری جاتی ہیں خاص طور سے ایسے جنگ جس میں گیس اور ایم استعمال کئی جائیں ان سے بچنے کی جو ہدایات آج دی جاتی ہیں ان کو بالتفصیل اس علامت میں حضور نے بیان فرمایا ہے اس لئے احتمال پیدا ہوتا ہے کہ یہ چیخ کسے ہم کی دھماکی سے پیدا ہوگی اور اس کی گیس مختلف حصوں میں منتشر ہو جائے گی ممکن ہے اس موقع پر کوئی آواز بھی محسوس ہو جیسا کہ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے واللہ اعلم بالصواب، لیکن یہ ہدایات بذات خود اس بات کا ثبوت ہیں کہ پیغمبر اکرم اور دیگر آئمہ علیہم السلام ہماری دور کی جنگی ہتھیاروں کی نوعیت سے واقف تھے ورنہ ان سے بچنے کا وہ طریقہ نہ بتاتی جو اس سائنس دور میں رائج ہے -

چاند میں چہرہ، آسمان میں ہاتھ :

کتاب مجالس السنہ میں بحوالہ نعمانہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آسمانے چیخ سے پہلی رجب کی مہینہ میں ایک اور خاص نشانے ظاہر ہوگی راوی نے پوچھا وہ کیا تو جواب ملا کہ چاند میں ایک چہرہ چمکی گا اور آسمان میں ایک ہاتھ نظر آئی گا۔ نوٹ : یہ علامت اس امر کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ خصوصی علامات کی مکمل ہونے سے پہلی انسان چاند تک پہنچ جائے گا اس لئے موجودہ دور کی ترقی سے ہمیں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ اطلاعات پہلی دی جا چکی ہیں -

چوبیس دن مسلسل بارش :

المفید، سعید ابن جبیر کی حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ وہ سال جس میں امام کاظم ہوگا اس میں چوبیس دن تک مسلسل بارش ہوگی جس سے زمین مردہ ہونے کی بعد دوبارہ زندہ ہوگی دوسری حدیث میں قدری تفصیل ہے کہ یہ بارش ماہ جمادی الآخر کی سولہ تاریخ سے شروع ہوگی اور رجب کی دس تاریخ تک رہے گی اور یہ بارش ایسے ہوگی کہ مخلوق نے اس سے پیشتر کبھی نہ دیکھی ہوگی -

نوٹ : بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بارش بعد از ظہور امام ہوگی -

خروج سفیانے اور ظہور امام ایک ہے سال میں ہوگا : امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ سفیانے اور امام مہدی علیہ السلام کا خروج ایک ہے سال ہوگا اور بعض روایات میں سفیانے

وخراسانے ویمانے ان سب کا خروج ایک ہے سال میں ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے سفیانے کا خروج رجب کی مہینہ میں ارشاد فرمایا ہے (باقی تفصیلات تحریر کی جاچکی ہیں)۔  
خبیث جھنڈوں کا رنگ :

اشقر، احمر، ارزق یعنی سرخ نیلا، گہرا سرخ۔

نوٹ : خصوصی توجہ کی ضرورت ہے کہ یہ رنگ کن کن ملکوں نے اپنا رکھے ہیں ۔  
پانچ شہروں پر سفیانے کا قبضہ :

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ سفیانے کا لشکر پانچ شہروں پر قابض ہو جائے  
گادمشق ، حمص ، فلسطین ، اردن اور قینسین ۔

عوف اسلمی کا خروج :

امام زین العابدین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام کی خروج سے قبل ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام عوف ابن اسلمی ہوگا اور وہ ارض جزیرہ کویت یا ستریت (مشرقی عراقی علاقہ) سے خروج کرے گا اور مسجد دمشق میں قتل کیا جائے گا پھر اس کی بعد شعیب ابن صالح کا خروج سمرقند سے ہوگا پھر بعد میں سفیانے کا خروج فلسطین سے ہوگا (تفصیلات پہلی تحریر کی جاچکی ہیں)۔

مشرقی آگ کا رنگ :

امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اذا رايت ناراً من المشرق شبهة هروى العظیم تطلع  
ثلاثة ايام او اوسبعة فتوقعو خروج آل محمد ۔

امام نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مشرق میں ایسے آگ دیکھو کہ جس میں زردی کی ساتھ سرخی جھلکتی ہو اور وہ تین دن یا سات دن روشن رہے تب تم ظہور امام کی توقع قائم کر لینا ۔

نوٹ : ایٹم سے جو آگ پیدا ہوتی ہے اس کا رنگ بالکل ایسا ہے ہوتا ہے نیز زردی کی ساتھ سرخی جھلکتی ہے اس لیے خیال ہے کہ ایٹم کا استعمال مشرق میں کیا جائے گا ۔

حضرت عیسیٰ کا نزول صبح کو ہوگا :

امام نے ارشاد فرمایا کہ حضرات عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں بوقت صبح نازل ہوں گی اس وقت جبکہ لوگ نماز کی تیاری میں مصروف ہوں گی تب امام حضرت عیسیٰ کی لئے اپنے جگہ چھوڑ دیں گی اور اپنا ہاتھ امام دونوں شانوں کی درمیان رکھ کر ارشاد فرمائیں گی ۔ تقدم یعنی آپ بڑھ جائیں اور آپ ہے نماز پڑھائی مگر حضرت عیسیٰ دوسری لوگوں کی ساتھ آپ کی پیچھی نماز پڑھیں گی ۔ (یہ حدیث صحیح ہے ) اور اس مضمون کی اکثر احادیث کتابوں میں موجود ہیں ۔

دم دارستاره مشرق میں :

جابر الجعفی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی حوالے سے بیان کیا کہ جب عباسی خلیفہ خراسان پہنچا تھا اس وقت مشرق میں ایک ستارہ ”القرب ذوالشفاء“ طلوع ہوا تھا۔ اور یہ سب سے پہلی قوم نوح کی ہلاک کرنے کی لئے ظاہر ہوا اس وقت جبکہ قوم نوح غرق کردی گئی پھر حضرت ابراہیم کی زمانے میں ظاہر ہوا جبکہ آپ کو آگ میں پھینکا گیا اور جبکہ فرعون اور اس کی ساتھیوں کو ڈبوایا گیا پھر حضرت یحییٰ ابن زکریا کی قتل کی موقع پر طلوع ہوا اس لئے اب فاذا رائتم ذلک فاستعیزوا باللہ من شر الفتن ویكون طلوعه بعد انکشاف الشمس والقمر ثم یلبثون حتی الابقع بمعہ۔

جب تم اس کو دیکھنا تو خدا سے پناہ طلب کرنا فتنوں کی شرکی وجہ سے اور اس کا طلوع چاند اور سورج گرہن کی بعد ہوگا پھر زیادہ وقفہ نہ گزری گا کہ مصر میں چتکبرہ ظاہر ہوگا۔ (الالبغ) سفید و سیاہ جھنڈا یا نیلا اور سفید ملا ہوا، اشارہ ہے کسے ایسے ملک کا مصر میں داخل ہونے کا جس کی جھنڈی کا نشان سیاہ و سفید یا نیلا و سفید ہوا اور وہ پیش خیمہ ہے فتنوں کی ابتداء کا دوسری موقع پر تشریح ہے کہ یہ ستارہ ماہ صفر میں ظاہر ہوگا پھر دوسری موقع پر دم دارستاری کی سلسلہ میں تحریر ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی خروج سے قبل ایک ایسا دم دارستارہ ظاہر ہوگا جس کی دودم ہوں گی اور اس کی روشنی اہل زمین کی لئے ایسے ہوگی گویا چودھویں رات کا چاند چمک رہا ہے۔

نوٹ : یوں تو دم دارستاری عموماً نکلتی رہتی ہیں اور علم نجوم کو روسے ان کی اثرات بھی زبان زد خاص و عام ہیں لیکن ان دم دارستاروں کی اطلاع چونکہ احادیث میں وارد ہوئی ہے اس لئے اہمیت بڑھ جاتی ہے نیز اس دم دارستاری کی روشنی مثل چاند کی ہوگی شاید اس سے پہلی ایسا کبھی نہیں ہوا۔

چھ ماہ کی مسلسل علامات :

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان میں ایک نشانہ ظاہر ہوگی آسمان میں اور وہ یہ کہ زمین و آسمان کی درمیان روشنی عمودی شکل میں ساکن ہو جائے گی ماہ شوال میں بلائیں اور مصیبتیں شروع ہوں گی اور ذیقعدہ میں ہنگامی ہے ہنگامی ہوں گی ذی الحجہ میں حاجیوں کی قافلی لوٹی جائیں گی اور ان کی بربادی ہوگی راستی مسدود ہو جائیں گی اور محرم تو بس محرم ہے۔

شام کی بربادی :

عن عبد اللہ ابن عمر قال لا یزال الناس فی مدۃ حتی یقرح الناس فاذا اقرع الراحق یعنی الشام ہلک الناس یعنی الشام تخرّب

بحوالہ عبداللہ ابن عمر وارد ہوا ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی ختم ہونے کی ابتداء اس طرح ہوگی کہ پہلی لوگوں کی کھوپڑی کھٹکھٹالی جائے گی اور جب یہ ہوگا تو پھر لوگوں کی ہلاکت شروع ہو جائے گی دریافت کیا کہ اس سے مراد کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ شام کی بربادی شام ہے سے تباہی شروع ہوگی۔

مشرق و مغرب میں فتنے ہر فتنے :

حضور نے بیان فرمایا کہ تم کو فتنے اس طرح اسی طرح لیں گی جس طرح رات اپنے سیاہے کودن پر مسلط کر لیتی ہے ان فتنوں سے کسے مسلمان کا کوئی گھر محفوظ نہ رہ سکی گا خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں یہ فتنہ ہر جگہ داخل ہوگا۔

مصر میں سفیان کا ظلم و ستم :

عن حذیفہ قال اذا دخل السفیانہ ارض مصر اقام فیہا اربعۃ اشھر یقتل ولیبی اہلہا فیومئذ تقوم النائحات ما کیتہ تبکی علی استعدال فروجہا باکیتہ تبکی علی قتل ارلارہا د باکیتہ تبکی علی زلہا عزہا و باکیتہ تبکی شوقا الی قبورہا۔

جناب حذیفہ یمانے نے بیان فرمایا کہ جب سفیانے مصر کی سرزمین میں داخل ہوگا تو وہاں چار ماہ قیام کرے گا اور مصر کی باشندے قتل کئی جائیں گی رونے والے عورتیں گریہ کریں گی اکثر تو عصمتوں کی حلال ہونے پر گریہ میں مشغول ہوں گی اور اکثر اپنے اولاد کی قتل پر اور اکثر ذلتوں پر جو عزت کی بعد نصیب ہوں گی اور اکثر قبور میں جانے کی شوق میں روتی ہوں گی۔

دوسری حدیث میں تحریر ہے کہ جب سفیانے مصر میں داخل ہوگا تو وہ اپنا ایک لشکر مدینہ کی جانب روانہ کرے گا اور مدینہ کو اس طرح تباہ و برباد کر دی گا جس طرح وہ واقعہ حرہ میں بھی تباہ نہ ہوا ہوگا مگر جب وہ لشکر مقام پیدا (مکہ و مدینہ) کی درمیان میں پہنچی گا تو زمین میں دھنس جائے گا۔

نوٹ : سفیانے ماہ رجب میں ظاہر ہوگا۔

پورے عالم میں شدید قحط (خاص) :

لا یخرج المہدی حق اتباع المرأة بعدنہا طعاما : امام مہدی علیہ السلام کا اس وقت خروج ہوگا جب تک کہ عورتیں ایک وقت کی کھانے کی بدلی فروخت نہ ہو جائیں۔

قحط کی مزید تشریح : قال لا یخرج المہدی حتی یخرج الرجل بالجارية الحسنة الجميلة ویقول من یشتري ہذہ بوزہا طعاما ثم یخرج المہدی

امام نے ارشاد فرمایا کہ امام مہدی کا خروج اس وقت تک نہ ہوگا جب تک انسان اپنے حسین

وجمیل کنیز (لڑکی) کو باہر لی کر نہ نکل آئیں اور نہ کہیں کہ کون ہے جو اس لڑکی کو ایک وقت کی کھانے کی بدلی میں خریدی۔

نوٹ : قحط کی ان مختصر لفظوں میں جو نوعیت بیان کی گئی ہے میری نزدیک وہ مزید احادیث کی تشریح کی محتاج نہیں ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کی مدت حکومت :

نعیم کی ذریعہ سے روایت بیان کی گئی ہے کہ بنے ہاشم میں آخری خلیفہ جس کا نام مہدی ہوگا وہ چالیس سال حکومت کرے گا اور اس کی ہاتھوں پر قسطنطنیہ اور روم کا علاقہ فتح ہوگا جناب محمد حنفیہ کی ذریعہ سے اس طرح کی روایت موجود ہے جس میں بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر کا ذکر ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ قسطنطنیہ اور روم کی دوبارہ فتح کی بعد حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا۔

ہندوستان کی فتح :

بحوالہ نعیم بیان کیا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ایک لشکر کو ہندوستان کی جانب روانہ فرمائیں گی بیت المقدس سے اور یہ لشکر ہندوستان کی فتح کرے گا اور یہاں کی زمینوں کی خزانے اپنے قبضے میں کرے گا پھر اس کی ذریعہ سے بیت المقدس کی آرائش کی جائے گی اور یہ لشکر ہندوستان میں اس وقت تک مقیم رہے گا جب تک کہ دجال کا خروج نہ ہو جائے۔

دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے :

ومع دجال برمئین سبعون الف یہودی کلہم ذو سلاح وسیف۔ ایک تفصیلی روایت میں ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو اس کی ساتھ ستر یہودی مسلح ہوں گی مگر جب حضرت عیسیٰ کی نظر ان پر پڑی گی تو یہ کل لشکر اس طرح مفلوج ہو جائے گا جیسے پانے میں نمک مل جاتا ہے یا سیسہ کو پگھلا دیا جاتا ہے اس وقت حضرت عیسیٰ کی ہاتھوں یہودیوں کا قتل عام ہوگا اور صلیب توڑ دی جائے گی خنزیر کو قتل کر دیا جائے گا یعنی عیسائیت اور یہودیت ختم ہو جائے گی۔

پانچ حادثے : جناب عبداللہ ابن عمر کی حوالے سے تحریر ہے کہ امت محمدی پر پانچ حادثی وارد ہوں گی جن میں سے دو گزر چکی ہیں اور تین باقی ہیں جن میں سے پہلا حادثہ ترکوں (روسیوں) کی ذریعہ دوسرا روم (انگریزوں) کی ذریعہ اور تیسرا حادثہ دجال کی ذریعہ واقع ہوگا اور پھر اس کی بعد کوئی حادثہ نہیں۔ مگر ان حادثوں میں بندگان خدا مثل چوپایوں کی بھاگتی پھریں گی اور کثرت سے قتل کئی جائیں گی۔

حجاز (سعودی عرب) میں آگ : تخرج نار من الحجاز تضيئ اعناق الابل بصری۔ حجاز سے ایسے آگ روشن ہوگی جس کی روشنی میں بصری یعنی شام کی اونٹوں کی گلوں کی گھٹتیاں

نظر آجائیں گی -

عدن میں آگ :

عن النبی تخرهم نار من عدن مع القردة والخنازیر معهم اینما یاتو تقیل معهم اینما فاتو ولها ماسقط منهم -

حدیث طویل عدن کی آگ کا ذکر بیشتر احادیث میں اس سے قبل آچکا ہے۔

مشرق میں چالیس دن تک آگ ودھواں : قال یكون نارا ودنان فی المشرق - ارشاد فرمایا کہ مشرق میں آگ اور دھواں مسلسل چالیس راتوں تک رہے گا (شاید جنگ مراد ہے)

اہل حبش کی ہاتھوں خانہ کعبہ کی بی حرمتی : پیغمبر اکرم نے ارشاد فرمایا کہ حبشہ کی لوگ خانہ کعبہ کو اس طرح برباد کریں گی کہ پھر اس طرح آباد نہ ہوگا اور یہ لوگ وہاں سے قیمتی اشیاء بھی لوٹ لیں گی دوسری حدیث میں ابن عمر کی حوالے سے بھی ایسے روایت موجود ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ کعبہ کی چھت پر ایک حبشی جس کی ٹانگیں ٹوٹی ہوئی ہیں وہ بیٹھا ہے اور اس کو منہدم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

نوٹ : یہ علامت بالکل آخری دور سے متعلق ہے ممکن ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بھی بعد کی ہواں لئے کہ خانہ کعبہ سے حضرت ظاہر ہوں گی اور اس وقت تک کعبہ قطعاً محفوظ رہے گا۔

یہ امت سب کچھ کرے گی :

حضور نے ارشاد فرمایا کہ میری امت ان سب اعمال کی مرتکب ہوگی جو سابقہ انبیاء کی امتیں کر چکی ہیں -

زلزلوں کی زیادتی :

عن سعید الحذری عن النبی البشکم بالمہدی یبعث فی التی علی اختلاف من الناس وزلازل - حضور نے ارشاد فرمایا کہ امام مہدی کی تمہاری لپی بشارت ہے اس سال جب کہ لوگوں میں شدید اختلاف پیدا ہو جائے گا اور زلزلے زیادہ آئیں -

پانچ دریاؤں پر کفار کا قبضہ :

حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب ان پانچ دریاؤں پر کافروں کا قبضہ ہو جائے تب امام مہدی کا ظہور ہوگا وہ دریاسیحوں ، جیحون ، دجلہ ، فرات ، نیل (مصر میں ہے)۔

بنی ہاشم کی حکومت کا دنیا سے ختم ہو جانا

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خاندان بنے ہاشم کی حکومت دنیا سے ختم

ہو جائے گی اور آخر میں ایک بچہ تخت نشین ہوگا جو ناتجربہ کار اور غیر عاقل اور دوسروں کی سہاری زندگی بسر کرنے والا ہوگا آپ کی نظم کی چند شعر تحریر کر رہا ہوں اس علامت سے بہ ظاہر حکومت اردن مراد ہے کیوں کہ اب دنیا میں صرف یہی ہاشمی خاندان کی حکومت ہے مجھے کسے دوسری حکومت کا علم نہیں ہے حضرت علی نے اپنے فرزند کو مطلع کرتی ہوئی ارشاد فرمایا کہ :

یا بنی از ما جائتہ الترح فانظر

ولایت مہدی قوم و یعدل

رذل ملوک الارض من آل ہاشم

وبویع بینہم من یلذو یہزل

صبی من الصبیان لامل عندہ

ولاعندہ جد ولا ہو یقتل

فثم یقول القائم الحق منکم

وبالحق یاتیکم وبالحق یعمل

ارشاد فرمایا کہ اے بیٹا جس وقت ترک غلبہ حاصل کریں اس وقت تو منتظر رہنا امام مہدی کو ولایت و حکومت کا کیونکہ وہ عدل و انصاف کو قائم کریں گی مگر یہ کہ جب ہوگا کہ روئی زمین پر بنے ہاشم میں جس قدر بادشاہ ہوں گی وہ ذلیل ہوں جائیں گی کیونکہ وہ خواہشات نفسانہ کی پیروی میں مصروف ہوں گی پھر آخر میں ایک بچہ کہ جس میں غور و فکر کی صلاحیتیں نہ ہوں گی اور نہ سعی و کوشش کی علامتیں وہ تخت نشین ہوگا اور اس کی بیعت و تابعداری کی جائے گی جب ایسا وقت آجائے تو پھر بحق ظاہر ہوگا اور تمہاری لئے حق و راستی کو ظاہر کرے گا اور کوئی ظلم اس دن باقی نہ ہوگا۔

دس علامتیں بالترتیب :

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خروج مہدی کی لئے دس علامتیں ہیں :

- ۱۔ کوفہ کی گلیوں میں جھنڈوں کا جلنا۔ ۲۔ مساجد کا معطل ہو جانا۔ ۳۔ حاجیوں کا راستہ مسدود ہونا۔ ۴۔ بعض علاقوں کا زمین میں دھنس جانا۔ ۵۔ مختلف مقامات پر شدید زلزلوں کا آنا۔ ۶۔ لوگوں کا پریشان ہو کر اپنے آبادیاں چھوڑ دینا۔ ۷۔ عجیب و غریب دم دار ستارہ کا طلوع ہونا۔ ۸۔ چند ستاروں کا ایک جگہ جمع ہونا۔ ۹۔ ہزح و مزح یعنی قتل و غارت ہونا۔ ۱۰۔ نہب یعنی لوگوں کی مالوں کا لوٹا جانا اور غارت ہونا۔

ان میں سے ایک علامت سے دوسری کی مکمل ہونے کی درمیان تعجب ہے تعجب ہے اور جب یہ سب علامتیں مکمل ہوجائیں گی تب قائم کاظہور ہوگا۔

ذخیرہ اندوزی اور شراب سے علاج :

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب لہو و لعب جگہ بنالیں یعنی پھیل جائیں اور صاحبان اقتدار کھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرنے لگیں اور شراب کی ذریعہ علاج عام ہوجائے تو سمجھ لینا کہ رحمت خدا اب قریب ہے اپنے محسنین سے یعنی ظہور قائم قریب ہوگا۔

عورتوں کا منبر پر جانا :

روضہ الکافی - عورتیں دور آخر میں منبروں پر جائیں گی اور تقریریں کریں گی مختلف مقامات پر عورتوں کی حکومت ہوگی اپنے شوہروں کی ساتھ کسب معاش میں شرکت کریں گی اور سواریوں پر سوار ہوں گی اور مردوں کی طرح انجمن سازی اور کلب بنائیں گی ان کی سروں کی بال اونٹ کی کوبان کی طرح ہوں گی۔

رویت ہلال پر اختلاف :

بحار الانوار جلد ۳۰ لوگ رویت ہلال پر اختلاف کریں گی ، یہاں تک کہ ماہ رمضان کی پہلی کوروزہ نہ رکھیں گی اور بروز عیدروزی سے ہوں گی (اس علامت کی لئے صرف پاکستان کی ہے چند گذشتہ سال قابل یادداشت ہیں -

مکہ اور مدینہ میں آلات غنا :

الزام الناصب صفحہ ۱۸۳ مکہ اور مدینہ میں گانے بجانے کی آلات عام ہوں گی (یہ بات صرف چند سالوں میں پیدا ہوئی ہے ورنہ وہاں ٹیلی فون کا بھی رواج نہ تھا)۔

تفریح حج :

بحار الانوار صاحبان ثروت تفریحی کی طور سے حج کی لپی جایا کریں گی اور متوسطہ طبقہ والے تجارت کی لئے اور غریب بھیک مانگ مانگ کر گزر کرنے والے اپنے حیثیت بنانے کی لئے حج کریں گی اسے روایت میں ہے کہ خلاف موسم بارش ہوگی اور دم دار ستاری ظاہر ہوں گی۔

بیت المقدس اور خلیج عقبہ :

الزام الناصب آخر زمانہ میں قومیں ایک دوسری سے ٹکرائیں گی اور عقبہ کی سرزمین خون سے سرخ ہوجائے گی۔

شام کی ناپائیدار حکومتیں :

شام میں جو فتنے ہوں گی وہ ابتداء میں بچوں کی کھیل کی طرح ناپائیدار ہوں گی مگر اس طرح کہ اگر ایک طرف سے بند ہوں گی تو دوسری طرف سے شروع ہو جائیں گی اور اس کی کوئی انتہاء نہ ہوگی یہاں تک کہ آسمان سے کسے امیر کی آنے کی ندا آجائے گی -

عمان کی حالت زار :

خطبہ بیانہ امام حضرت علی علیہ السلام مجھی عمان کی لوگوں پر افسوس ہے کیوں کہ وہ چاروں طرف سے گھر جائیں گی ان کی بہت سے مرد قتل ہو جائیں گی اور عورتیں اسیر کر لی جائیں گی -

مصر کی امیر الامراء کا قتل :

غیبت نعمانہ : امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ دور آخر میں مصر میں عربوں کی امیر الامراء کا قیام ہوگا (عربوں کی اتحادی سربراہ کی طرف اشارہ ہے) لیکن عربوں سے حکومت چھن جائے گی دوسری افراد ان پر غالب آجائیں گی اور اہل مصر اپنے امیر کو قتل کر دیں گی - اہل ری (یعنی طہران) کا قتل عام :

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اہل ری قتل کئی جائیں گی لاکھوں کی تعداد میں اور اس وقت علم دین قم میں آشکار ہوگا وذلک عند قریب ظهور قائمنا اور یہ ہماری قائم کی ظہور کی قریب وقت میں ہوگا -

سیلاب اور پانی میں سانپ اور ٹڈیوں کی کثرت

کتاب نور الانوار میں تحریر ہے کہ عام علامتوں میں دنیا میں ٹڈیوں کا بی حد آنا (جیسا عرب ۱۲۵۴ء اور ایران ۱۳۶۷ھ اور ہندوستان میں آچکی ہیں) علاوہ ازیں دریاؤں میں طغیانے اور پانی میں سانپوں کی کثرت بھی علامات میں شامل ہے -

نوٹ : سیلاب مغربی پاکستان ۱۹۷۳ء میں یہ علامت بخوبی سامنے آچکی ہے اسے طرح ٹڈیوں کا حملہ بھی متوقع ہے -

بھینس کا بولنا اور ناقوس کا چیخنا :

حضور سرور کائنات نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے جابر تم حق کی ساتھ رہو گی اور ایسے حالت میں تمہاری بازگشت ہوگی لیکن یاد رکھنا اے جابر جب ناقوس چیخنے لگی (عیسائیت کا زور ہو جائے) اور جب پوری دنیا پر سرسام طاری ہو جائے اور بھینس بولنے لگی (افریقہ والوں میں بھی آزادی کی لہر دوڑ جائے) تو اس وقت دنیا میں عجیب ترین باتیں ہوں گی، آگ روشن ہو جائے گی، (جنگ کی آگ) عثمانیہ کا جھنڈا وادی سودا میں ظاہر ہوگا۔ بصرہ میں اضطراب پیدا ہو جائے گا اور بعض لوگ بعض پر غالب آجائیں گی ایک قوم دوسری قوم پر چڑھ دوڑی گی، فوجیں حرکت

کریں گی اور بطن طالقان سے شعیب ابن صالح تمیمی کا اتباع کیا جائے گا اور خوزستان میں سعید موسوی کی بیعت ہوگی اور کردی بہادروں کا جھنڈا نصب ہو جائے گا تا آخر (کتاب بشارۃ الاسلام)۔

یوگنڈہ :

عیدی امین جہاں کی صدیوں نقشوں میں وہاں کی نمائندگی کی لئے بھینس کی شکل استعمال کی گئی ہے آج کل وہیں زیادہ سرگرم ہیں۔

جمادی الاول ورجب :

جنگ نہروان سے واپس پر حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا : نیا عجب عل العجب بین جمادی ورجب من جمع اشتات وحصد نبات ومن اصوات بعد اصوات۔ مجھی تعجب ہے اور بی حد تعجب ہے، جمادی الآخر اور رجب کی درمیان جس میں اختلافات رونما ہوں گی اور تلواروں سے کھیتی کاٹی جائے گی اور آوازوں کی بعد آوازیں ہوں گی۔ بارش و طوفان نجف میں :

عن امام زین العابدین از علانجفکم والمطروظہرت النار فی الحجاز والعدوان وملکت بغداد والترک فتوقعو ظہور القائم المنتظر۔

حضرت امام زین العابدین نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہاری نجف میں (پہاڑوں میں) سیلاب و بارش ظاہر ہو جائے اور حجاز و عدن میں آگ نمودار ہو جائے اور بغداد پر ترک قابض ہو جائیں تو تم اس وقت قائم منتظر کی ظہور کی توقع رکھو۔ چاندگہن و سورج گہن :

قال ابو جعفر ایتان تکونان قبل القائم خوف السوف الشمس فی النصف من شہر رمضان وخسوف القمر فی آخرہ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ دو نشانیاں قبل ظہور قائم ضروری ہیں سورج گرہن درمیان ماہ رمضان اور چاندگہن آخر ماہ رمضان میں اور ایسا آدم کی وقت سے اب تک نہیں ہوا۔ اور اس موقع پر تمام منجمین کی حساب ختم ہو جائیں گی۔

آسمانی چیخ ماہ رمضان میں :

عن ابی عبد اللہ قال الصیحتہ الی فی شہر رمضان تكون لیلة بطمعتہ ثلاث وعشرین مضمین فی شہر رمضان۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ آسمانے چیخ ماہ رمضان میں شب جمعہ کی ہے

اور ماہ رمضان کی تیسویں تاریخ ہوگی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ خراسانے وسفیانے ویمانے تینوں کا خروج ایک ہے سال ایک ہے مہینہ اور ایک ہے دن ہوگا ان میں سے کوئی بھی ہدایت کی جانب دعوت نہ ددی گا علاوہ یمانے کی۔

آسمانی آگ، پیش خیمہ ظہور:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تم آسمان میں آتش عظیم مشرق کی جانب روشن دیکھو جو راتوں کو روشن رہے تو یہ ظہور کا پیش خیمہ ہوگی اور اہل عالم کی لئے کشادگی کی اطلاع۔

بغداد کے متعلق خصوصی عبرت انگیز اطلاعات:

مفضل ابن عمر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے میری سید و سردار زورا، کسے مقام کا نام ہے آپ نے فرمایا کہ بغداد کا اور یہ مقام عذاب و غضب الہیہ کا مرکز ہے افسوس ہے اس مقام پر کیونکہ وہاں زرد جھنڈی جمع ہوں گی اور پھر بہت سے جھنڈی قریب و بعید کی علاقوں سے وہاں پہنچ جائیں گی اور پھر اس مقام پر ایسے عذاب الہیہ نازل ہوں گی جو آنکھوں نے پیشتر نہ دیکھی ہوں گی اور نہ کانوں سے سنے ہوں گی بغداد میں تلواروں کا طوفان جاری ہوگا افسوس ہے وہاں کی رہنے والوں پر بغداد کا کثرت اوقات آباد ہوتا رہے گا برباد ہوتا رہے گا مگر آخر میں وہاں افعال قبیحہ کی کثرت ہو جائے گی جسکی وجہ سے یہ عذاب نازل ہوں گی یہاں تک کہ آخر میں وہاں نوجوان حسنہ (سید حسنہ) و یلم و قزوین کی جانب سے آئیں گی یہاں اور ان کی ساتھ فوج کا ایک دستہ ہوگا جو سفید گھوڑوں پر سوار ہوگا اور اس دستہ کا سپہ سالار بنے تمیم کا ایک نوجوان ہوگا جس کا نام شعیب ابن صالح ہے پس یہاں بہ دونوں مل کر فتنہ و فساد کی آگ کو ٹھنڈا کر دیں گی اور ظلم کا انتقام لیں گی اور پھر یہاں سے کوفہ چلی جائیں گی۔

ترتیب علامات - دوطاعون:

ابی بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ مولا! میری جان آپ پر قربان یہ ارشاد فرمائی کہ امام قائم کا خروج کب ہوگا؟ پس آپ نے جواب دیا کہ اے ابا محمد! میں اہل بیت سے ہوں میں وقت متعین نہیں کر سکتا، کیونکہ پیغمبر اکرم نے فرمایا کہ کہ وقت کی قید لگانے والے جھوٹی ہیں لیکن خروج سے قبل پانچ علامتیں ضروری ہیں جنہیں سب سے پہلی ماہ رمضان کی آواز۔ پھر سفیانے اور اس کی بعد خراسانے کا خروج پھر نفس ذکیہ کا قتل اور پھر مقام بیداد کا (مکہ معظمہ سے بالکل قریب کا حصہ) زمین میں دھنس جانا اور بنے عباس کی حکومت کا کل عالم سے ختم ہو جانا لیکن اے ابا محمد ان امور کی ظاہر ہونے سے پہلی دوطاعونوں، یعنی سفید اور سرخ

طاعون کا پھیلنا ضروری ہے ابو بصیر نے عرض کی کہ میری جان آپ پر نثار یہ دو طاعون کیاشی ہے ؟  
 پس آپ نے جواب دیا کہ طاعون سفید تو کثرت اموات ہے اور طاعون سرخ قتل و غارت و جنگ ہے  
 اور قائم کا خروج اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ندادینے والا ان کی نام سے میان آسمان ندانہ  
 دی دی اور یہ نداماہ رمضان کی شب تیس کو بلند ہوگی جبکہ شب تیس ، شب جمعہ ہوگی  
 اور منادی جبرئیل ہوں گی۔

وقت معلوم وقت خروج ہے :

کتاب کمال الدین مین حسین ابن خالد کی حوالے سے تحریر ہے کہ انہوں نے حضرت امام رضا  
 علیہ السلام سے دریافت کیا کہ مولا وقت معلوم کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ وقت معلوم وقت  
 خروج قائم ہے پوچھا آپ اہلبیت میں سے کون قائم ہیں فارما یا میری اولاد میں چوتھا ہے جس  
 کی ذریعہ سے خداوند عالم کل زمین کو ظلم و جور سے پاک و پاکیزہ کردی گا اور قائم وہ ہے جس کی  
 ولادت میں لوگ شک کریں گی کیونکہ وہ ایک طویل غیبت والا ہوگا مگر جب خروج کرے گا تو زمین  
 اس کی نور سے منور ہو جائے گی اور اس کی آمد کی اطلاع آسمان سے ایک ندا کی ذریعہ دی جائے  
 گی ۔ جس کو کل اہل زمین سینہ گی اور اس کا ظہور خانہ کعبہ کی قریب ہوگا۔

کثیر مخلوق آپ کے وجود کی منکر ہو جائے گی :

حضرت امام رضا علیہ السلام نے حضرت امام قائم علیہ السلام کی تعارف میں مزید ارشاد فرمایا کہ  
 وہ حسن کی فرزند ہوں گی جو قائم بالحق اور المنتظر ہوں گی راوی نے دریافت کیا کہ ان کا یہ نام  
 کیوں ہے تو آپ نے جواب دیا کہ اکثر ایسے حضرات جو ان کی امامت کی قائل ہوں گی وہ  
 مرتد ہو چکی ہوں گی دریافت کیا کہ منتظر لقب کیوں ہے ارشاد فرمایا کہ ان کی طویل غیبت ہوگی  
 جس میں اکثر ان کی وجود کی منکر ہو جائیں گی مگر ان کی خروج کی منتظر صرف مخصوص  
 حضرات رہ جائیں گی اکثر توان کی تذکرہ پر مذاق اڑائیں گی اور بہت سے ان کی وقت کی تعیین میں  
 جھوٹ بولیں گی ۔ اس باری میں جلدی کرنے والے ہلاک ہو جائیں گی اور اصل مسلمان اس باری  
 میں نجات پا جائیں گی۔

کتاب ارشاد میں علامات ظہور :

جس قد آثار و علامات خروج حضرت قائم علیہ السلام کی لئے بیان ہوئی ہیں اور جن حادثات  
 کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے مخصوص یہ ہیں خروج سفیانے ، قتل حسنہ ، دنیاوی حکومت میں بنے  
 عباس کا اختلاف ، رمضان شریف کی درمیان سورج گہن اور اسے مہینہ کی آخری تاریخوں میں  
 چاند گہن جو بالکل قانون اور عادت کی خلاف ہے مقام بیداد (مکہ اور مدینہ کی درمیان کی زمین)  
 کا زمین میں دھنس جانا ، مشرفی حصہ میں زمین کا دھنسنا اور پھر مغرب میں ظہر کی وقت سورج  
 کا آسمان میں ٹہر جانا اور عصر کی وقت تک اسے طرح باقی رہنا اور پھر مغرب کی جانب سے سورج

کا طلوع ہونا مسجد کوفہ کی پشت پر ایک نیک نفس انسان (نفس ذکیہ) کاستر (۷۰) نیک آدمیوں کی ساتھ قتل ہونا، بنے ہاشم کی خاندان سے ایک مرد کا خانہ کعبہ میں رکن و مقام کی درمیان ذبح ہونا، مسجد کوفہ کی دیواروں کا گرجانا، خراسان (ایران) سے سیاہ جھنڈوں کا ظاہر ہونا یمن سے ایک مرد کا خروج کرنا اور مصر میں ایک مغربی کا ظاہر ہونا اور وہاں کی علاقے پر قبضہ کرنا اور ترکوں کا (روسیوں کا) جزیرہ عرب میں داخل ہونا اور انگریزوں کا فلسطین میں آجانا مشرق کی اندر مشرقی سمت میں ایک دم دارستاری کا اس طرح طلوع ہونا کہ گویا آسمان پر جیسے چاند چمک رہا ہے پھر رفتہ رفتہ اس کی دونوں کونوں کا سمت جانا، آسمان کی اندر سرخی کا پھیل جانا، مشرق وسطیٰ کی اندر ایک طویل عرصی تک آگ کا ظاہر ہونا اور تین دن یا سات دن تک مسلسل ایسے آگ کا روشن ہونا، عربوں کا ملک کو چھوڑ دینا اور دوسروں کا ان کی شہروں پر قبضہ کر لینا ایران کی شہنشاہیت کا ختم ہو جانا، اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کر دینا شام کا برباد ہو جانا اور وہاں تین جھنڈوں کا جمع ہو جانا اور ان کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو جانا، مصر کی جانب سے بنے قیس کی اور عربوں کی جھنڈی ظاہر ہوں گی در بنے کندہ کی جھنڈی خراسان میں اور مغرب کی جانب سے ایک زبردست لشکر آئی گا جو جبرہ پر سے گزری گا سیاہ جھنڈی مشرق کی جانب سے آئیں گی، فرات کا پانی کوفہ کی گلیوں تک آجائے گا ساٹھ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کریں گی اور بارہ سید امامت کا خالقین کی قریب بنے عباس کی ایک عظیم القدر انسان کو جلا یا جائے گا بغداد میں محلہ کرخ پر پل کا بننا اور بغداد میں سیاہ آندھی کا آنا صبح کی وقت اور پھر زلزلہ یہاں تک کہ زمین کا کوئی حصہ دھنس جائے گا اور کل اہل عراق خوف زدہ ہو جائیں گی اور پھر تیزی سے اموات واقع ہوں گی جان و مال کثرت سے برباد ہو جائے گا، قحط شروع ہو جائے گا ایران میں شدید جنگ دو گروہوں کی درمیان ہوگی ایک قوم کی چہری مسخ ہو جائیں گی غلام سرداروں کی ممالک پر قبضہ کر لیں گی آسمان سے آواز پیدا ہوگی جس کو کل اہل عالم اپنے زبان میں سینی گی سورج کی قریب ایک انسانے شکل ظاہر ہوگی قبریں شکافتہ ہو جائیں گی بہت سے لوگ زندہ کر دی جائیں گی چوبیس دن تک مسلسل بارش ہوگی جس کی وجہ سے مردہ زمین دوبارہ زندہ ہو جائے گی اور یہ زمانہ وہ ہوگا جب کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہوگا ان میں علامات حتمیہ بھی ہیں اور مشروط بھی۔ اب یہ خدا بہتر جانتا ہے کہ کون کب ہوگی۔ واللہ اعلم۔

## امن وامان

### (الف) ہرج و مرج اور نا امنی

بڑی طاقتوں کی تعدی و تجاوز کے سبب چھوٹی چھوٹی حکومتوں اور ناتواں اقوام کے درمیان

امنیت کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے علاوہ آزادی و امنیت کا کوئی مفہوم نہیں رہ جائے گا۔

(SUPER .POWER) سوپر پاور حکومتیں ناتواں ملتوں اور ضعیف اقوام پر اس درجہ دباؤ ڈالیں گی اور ملتوں کے حقوق سے اتنا تجاوز کریں گی کہ لوگوں کو سانس لینے کی بھی مہلت نہیں ملے گی۔

رسول خدا ﷺ اس زمانہ کی اس طرح تصویر کشی کرتے ہیں: ”عنقریب امتیں (دیگر آئین و مکاتب کے پیرو) تمہارے خلاف اقدام کریں گی؛ جس طرح بھوکے کھانے کے برتنوں پر حملہ بولتے ہیں (ٹوٹ پڑتے ہیں) ایک شخص نے کہا: کیا اس وجہ سے ایسا ہوگا کہ ہم اس وقت اقلیت میں ہوں گے کہ ایسے حملہ کا نشانہ بنیں گے رسول خدا ﷺ نے کہا: تمہاری تعداد اس وقت زیادہ ہوگی لیکن خس و خاشاک کے مانند باڑھ میں سطح آب پر ہوگے خداوند عالم تمہاری ہیبت و عظمت تمہارے دشمنوں کے دلوں سے نکال دے گا اور تمہارے دلوں پر سستی چھا جائے گی۔ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ سستی کس وجہ سے ہوگی تو آپ نے فرمایا: ”دنیا کی محبت اور موت کو اچھا نہ سمجھنے سے“

یہ دو بری خصلتیں جسے رسول خدا ﷺ نے یاد دلائی ہیں ملتوں کے آزادی حاصل کرنے اور اپنے اقدار کا دفاع کرنے سے مانع ہونے کے لئے کافی ہیں اور انہیں ذلت آمیز زندگی جو ہر شرائط کے ساتھ ہو مانوس کرے۔ ہر چند ایسا دین و اصول مکتب کے گنوا دینے سے ہو۔ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا پر آشوب اور ہرج مرج سے بھر جائے گی۔ (۱) ایک گروہ دوسرے گروہ کے خلاف یورش کرنے لگے گا اور نہ بڑا چھوٹے پر اور نہ ہی قوی ناتواں پر رحم کرے گا تو ایسے موقع پر خداوند عالم انہیں قیام کی اجازت دیگا۔

## (ب) راستوں کا غیر محفوظ ہونا

ہرج و مرج و ناامنی کا دائرہ راستوں تک ہوگا بے رحمی وسیع ہو جائے گی اس وقت خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کو بھیجے گا اور ان کے دست زبردست سے گمراہیوں کے باب کی فتح ہوگی۔

مہدی موعود (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) تنہا کشادہ استوار قلعوں کی جانب توجہ نہیں دلائیں گے بلکہ بستہ دلوں کو حقائق و معنویت سے کھول دیں گے اور حقائق کے قبول کرنے کے لئے آمادہ کر دیں گے۔

رسول خدا ﷺ اپنی بیٹی سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کہ اس خداوند کی قسم جس نے مجھے مبعوث کیا ہے حقیقتاً اس امت کا مہدی حسنین (ع) کی نسل سے ہے جب دنیا میں ہرج و

مرج اور بے سروسامانی ہوگی۔ اور فتنے (یکے بعد دیگرے) آشکار ہوں گے راستے، سڑکیں ناامن ہو جائیں گی اور بعض کچھ لوگوں پر حملہ کریں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کا

احترام کرے گا۔ ایسے ہنگام میں خداوند عالم حسن و حسین (علیہما السلام) کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا تاکہ گمراہی کے قلعوں کو درہم و برہم کر دے اور اسے فتح کرے۔

اور ایسے دلوں کو جس پر جہالت و نادانی کا پردہ پڑا ہوا ہے اور حقائق کے درک سے عاجز ہیں انہیں وسعت عطا کریں وہ آخر زمانہ میں قیام کریں گے اسی طرح جیسے تم نے اول میں قیام کیا ہے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

### ج) خوفناک جرائم

ستمگروں اور جلادوں کے جرائم تاریخ میں نہایت خوفناک اور ڈراؤنے رہے ہیں تاریخی صفحات جرائم و ظلم و استبداد سے بھرے پڑے ہیں ظالم و جابر، خون کے پیاسے حکام اقوام عالم کو محروم رکھے ہوئے ہیں جس کے نمونے چنگیز، ہٹلر، آئیلا ہیں۔

رہا سوال ان جرائم کا جو امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل رونما ہوں گے خطرناک ترین جرائم ہیں جس کا تصور کیا جا سکتا ہے لکڑی کے دار پر چھوٹے چھوٹے بچوں کو پھانسی دینا، انہیں آگ میں جلانا، پانی میں ڈبونا انسانوں کو فولادی ہتھیار آ رہے سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا، چکیوں میں پیس دینا وغیرہ۔

تاریخ کے تلخ حادثات، میں جو حکومت عدل جہانی کے قیام سے پہلے دفاع بشر کی دعویٰ دار حکومتوں سے رونما ہوں گے ایسی درندگی کے ظہور سے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو جائے گا جس کے بارے میں روایات کہتی ہیں کہ محرومین کی پناہ ہوگی۔

حضرت علی (علیہ السلام) ایسے تلخ ایام کی منظر کشی یوں فرماتے ہیں : اس وقت سفیانی ایک پارٹی کو مامور کرے گا (حکم دے گا) تاکہ وہ لوگ بچوں کو ایک جگہ جمع کریں اس گھڑی انہیں جلانے کے لئے تیل کھولا یا جائے گا۔ بچے کہیں گے کہ اگر ہمارے آباؤ اجداد نے تمہاری مخالفت کی ہے تو میرا کیا گناہ ہے۔

کہ ہم ضرور رجلائے جائیں پھر وہ ان بچوں کے درمیان حسن و حسین نامی بچوں کو باہر لا کر دار پر لٹکائے گا اس کے بعد کوفہ کی سمت روانہ ہوگا اور وہی (پہلے کی وحشت ناک) حرکت وہاں کے بچوں کے ساتھ بھی انجام دے گا اور اسی نام کے دو بچوں کو مسجد کوفہ کے دروازہ پر دار پر لٹکائے گا۔ اور وہاں سے باہر نکل کر پھر جنایت کرے گا اور ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے حاملہ عورتوں

کو قید کرے گا اور انہیں اپنے کسی ایک چاہنے والے کے حوالے کر دے گا اور اسے حکم دے گا کہ بیچ راستے میں اس کے ساتھ تجاوز (عصمت دری) کرے اور تجاوز کے بعد عورت کا پیٹ چاک کر کے بچے کو باہر نکال لے گا کوئی اس ہولناک حالت کو نہیں بدل سکتا ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) لوح کی خبر میں فرماتے ہیں : کہ ”خداوند عالم اپنی رحمت رسول خدا ﷺ کی بیٹی کے فرزند کے ذریعہ کامل کرے گا وہی شخص جو موسیٰ (علیہ السلام) کا کمال عیسیٰ (علیہ السلام) کی ہیبت ، ایوب پیغمبر (علیہ السلام) کا صبر و استقامت رکھتا ہے ہمارے چاہنے والے (ظہور سے قبل) خوار و ذلیل ہوں گے اور وہ لوگ ترک و دلیلم کے رہنے والوں کی مانند (ظالموں و حکام) کے لئے ہدیہ کئے جائیں گے وہ قتل کئے جائیں گے جلائے جائیں گے اور ان پر خوف و ہراس طاری ہوگا زمین ان کے خون سے رنگین ہو جائے گی نالہ و فریاد عورتوں کے درمیان

بڑھ جائے گی وہ لوگ ہمارے سچے و واقعی دوست ہیں وہ ان کے ذریعہ ہر اندھے و تاریک فتنے کا دفاع کریں گے زلزلے اور بے چینی کو ہر طرف کریں گے اور قید و بند کی زندگی سے انہیں آزاد کر دیں گے خداوند عالم کا ان پر درود ہو کہ وہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں ۔“

ابن عباس کہتے ہیں : کہ ”سفیانی و فلانی خروج کرے گا اور آپس میں جنگ کریں گے اس طرح سے کہ (سفیانی) عورتوں کے شکم پھاڑ کر بچوں کو نکال کر بڑے دیگ میں جلا ڈالے گا۔“  
ارطات کہتا ہے کہ : سفیانی اپنے مخالف کو قتل کرے گا آ رہے سے اپنے مخالفین کو دو آدھا کر دے گا انہیں دیگ میں نابود کر دے گا یہ ظلم و ستم ۶/ ماہ تک رہے گا۔

## (د) زندا افراد موت کی آرزو کریں گے

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ : اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہونے پائے گی کہ وہ وقت آجائے گا کہ جب کوئی مرد قبرستان سے گذرے گا تو خود کو قبر پر گرا دے گا اور کہے گا کہ کاش اس کی جگہ میں ہوتا جب کہ اس کی مشکل قرض نہیں ہوگی بلکہ زمانے کی مصیبت ، ظلم و جور ہوگا۔

روایت میں کلمہ ”رجل“ کے ذکر سے دو بات کا استفادہ ہوتا ہے اول یہ کہ یہ مصیبت و مشکلات اور اس وقت موت کی آرزو کرنا کسی گروہ، قوم، طائفہ سے مخصوص نہیں ہے سبھی اس ناگوار حادثات کا شکار ہوں گے ۔

دوم یہ کہ مرد کے ذریعہ تعبیر کرنا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ اس وقت دباؤ و سختی زیادہ بڑھی ہوگی۔ اس لئے کہ مرد اکثر مشکلات و شدائد میں عورت سے زیادہ مقاومت کرتا ہے اس بات سے کہ مردوں کو اس زمانے کی سختیاں ناقابل برداشت ہوں گی استفادہ ہوتا ہے کہ مشکل بہت بڑی

اور کمر شکن ہے -

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں : کہ امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا : کہ اے ابو حمزہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت قیام کریں گے جب خوف و ہراس ، مصیبتیں ، فتنے جامعہ میں حاکم ہوں گے ۔ گرفتاری و بلاء لوگوں کے دامن گیر ہوگی ، اور اس سے پہلے طاعون کی بیماری پھیلی ہوگی عرب کے مابین شدید اختلاف و نزاع واقع ہوگی لوگوں کے درمیان سخت اختلاف حاکم ہوگا اور ایسادیں اور اس کے آئین سے دوری کی بنیاد پر ہوگا ۔ لوگوں کی حالت بدل جائے گی اس حد تک کہ ہر شخص شب و روز جو اس نے لوگوں کی درندگی اور ایک دوسرے کے حق سے تجاوز دیکھا ہے ، مرنے کی آرزو کریگا ۔ (۱)

حذیفہ صحابی ، رسول خدا ﷺ سے نقل کرتے ہیں : کہ آپ نے فرمایا : یقیناً تم پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسان اس وقت مرنے کی آرزو کرے گا اور یہ آرزو فقر و تنگدستی کے سبب نہیں ہوگی ۔ ابن عمر کہتے ہیں : کہ یقیناً لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ مومن زمین کی مصیبت اور شدت گرفتاری کی وجہ سے آرزو کرے گا کہ کاش میں اپنے خانوادہ (اہل و عیال) سمیت کشتی پر سوار ہوتا اور دریا میں غرق ہو جاتا ۔

### ھ) مسلمانوں کا اسیر ہونا

حذیفہ یمانی کہتے ہیں : کہ رسول خدا ﷺ نے ان مشکلات کے بیان کرتے ہوئے فرمایا: دباؤ کی وجہ سے آزاد افراد کو فروخت کریں گے اور عورتیں و مرد غلامی کا اقرار کریں گے مشرکین مسلمانوں کو اپنی مزدوری و نوکری کے لئے استعمال کریں گے اور انہیں شہروں میں فروخت کریں گے اور کوئی ہمدرد و دلگیر نہیں ہوگا نہ مومن اور نہ بدکار و فاجر ۔ اے حذیفہ گرفتاری اس زمانے کے لوگوں پر قائم رہے گی اور اس درجہ مایوس ہوں گے ظہور کشائش (فرج) سے بدگمان ہو جائیں گے اس وقت خداوند عالم میری پاکیزہ عترت نیک فرزندان میں سے جو عادل ، مبارک اور پاکیزہ ہوگا ایک شخص کو بھیجے گا وہ ذرا بھی چشم پوشی و چھوٹ سے کام نہیں لے گا ۔ خداوند عالم دین، قرآن ، اسلام اور اس کے اہل کو اس کی مدد سے عزیز اور شرک کو ذلیل کرے گا وہ ہمیشہ خدا سے ڈرتا ہے اور کبھی مجھ سے اپنی رشتہ پر ناز نہیں کرتا ؛ پتھر کو پتھر پر نہیں رکھے گا اور کسی کو کوڑے نہیں مارے گا سوائے یہ کہ حق ہو یا حد کا اجراء ہو خداوند عالم اس کے ذریعہ بدعتوں کا خاتمہ اور فتنوں کو نابود کر دے گا اور حق کے دروازوں کو کھول دے گا اور باطل کے دروازے بند کر دے گا اور مسلمان اسیروں کو جہاں کہیں بھی ہوں گے ان کے وطن لوٹا دے گا ۔

## (و) زمین میں دھسنا

رسو خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ یقیناً اس امت پر وہ زمانہ آئے گا کہ دن کو رات بٹلے گا جب کہ ہر ایک دوسرے سے سوال کرے گا آج رات زمین کس کو کھاگئی جس طرح لوگ ایک دوسرے سے سوال کریں گے کہ فلاں خاندان و قبیلہ سے کون زندہ ہے کیا کوئی اس خاندان سے زندہ ہے؟۔

شاید یہ کنایہ ہو آخر زمانہ کی کشت کشتار و جنگ و جدال سے کہ جدید و نئے اسلحوں کے استعمال سے ہر روز خاصی تعداد ماری جائے گی اور شاید زمین گناہ کی زیادتی سے اپنے رہنے والوں کو کھا جائے۔

## (ز) ناگہانی اموات کی زیادتی

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ: قیامت کی ایک علامت فالج کی بیماری اور ناگہانی موت ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ:- قیامت اس وقت آئے گی جب سفید موت ہونے لگے ”لوگوں نے کہا سفید موت کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ تو آپ نے فرمایا: ”ناگہانی موت“

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: ”حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے پہلے سرخ و سفید موت ہوگی سفید موت طاعون ہے۔“

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ایسے زمانے میں قیام کریں گے کہ جب خوف و ہراس کا غلبہ ہوگا اور اس سے پہلے طاعون کا مرض عام ہوگا۔“

## (ح) دنیا والے نجات سے ناامید ہوں گے

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے جب شہر دگرگون ہو جائیں گے اور خدا کے بندے ضعیف ہوں اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے فرج و ظہور سے مایوس ہو چکے ہوں گے ایسے وقت میں مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قائم میرے فرزندوں کی نسل سے ظاہر ہوں گے۔ ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا قیام اس وقت ہوگا جب لوگ اپنے کاموں میں کشادگی اور حضرت کے فرج سے مایوس ہو چکے ہوں گے۔

حضرت علی (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ: یقیناً میرے اہل بیت (ع) سے ایک شخص میرا جانشین ہوگا اور ایسا اس وقت ہوگا جب زمانہ مصیبتوں و سختیوں کا شکار ہوگا اس وقت جب کہ مصیبتیں سخت و شوار اور امیدیں منقطع ہوں گی۔

## (ط) مددگاروں کا فقدان

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ: ”اس امت پر اس قدر بلائیں نازل ہوں گی کہ انسان کو ظلم سے بچنے کے لئے کوئی پناہ نہیں ملے گی۔“

نیز فرماتے ہیں کہ: آخر زمانہ میں ہماری امت پر ان کی حکومتوں کی جانب سے مصیبتیں نازل ہوں گی اس طرح سے کہ مومن کو ظلم سے نجات کے لئے کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔“

دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ: ”تمہیں مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) فرزند فاطمہ کی خوشخبری ہے کہ آپ مغرب سے ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے“ کہا گیا: یا رسول اللہ (یہ ظہور) کس وقت ہوگا؟ تو حضرت نے فرمایا: ایسا اس وقت ہوگا جب قاضی رشوت لینیلگیں اور لوگ فاجر ہو جائیں ”عرض کیا گیا: مہدی کس طرح ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا: اپنے خاندان سے علیحدگی اختیار کریں گے اور وطن سے دور عالم مسافرت میں زندگی گذاریں گے!۔“

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: تم لوگ جس کے انتظار میں ہو اسے دیکھ نہیں پاؤ گے مگر اس وقت جب بکریوں کو موت آجائے اور اسے بھنا جائے اور وہ درندہ کے پنجے میں پھنس گئی ہو اس وقت تجازو و تعدی سے محفوظ رہنے کا کوئی ٹھکانہ نہ پاوگے اور نہ ہی کوئی ایسی بلند جگہ کہ اس پر چڑھ کر اپنا بچاؤ کر سکو۔

## (ی) جنگ، قتل اور فتنے

روایات میں ملتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام سے پہلے سارے عالم میں قتل و خون ہوگا بعض روایتیں فتنے کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں کچھ روایتیں پئے درپئے جنگ کی خبر دیتی ہیں کچھ روایتیں انسان کے قتل اور جنگ اور طاعون سے پیدا شدہ بیماریوں کی خبر دیتی ہیں۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ: میرے بعد تمہیں چار فتنوں کا سامنا ہوگا: پہلے فتنے میں خون مباح سمجھا جائے گا اور قتل کی زیادتی ہوگی۔ دوسرے فتنے میں خون اور مال حلال سمجھا جائے گا اور قتل و غارتگری کا بازار گرم ہوگا۔ تیسرے فتنے میں لوگوں کے خون و اموال، عزتیں مباح سمجھی جائیں گی اس کے علاوہ قتل و غارتگری اور انسان کی ناموس محفوظ نہیں رہے گی۔ چوتھے فتنے میں اندھیرے کا راج ہوگا اور ایسا سخت زمانہ آئے گا جیسے دریامیں کشتی تلاطم و اضطراب کا شکار ہو۔ جس کی وجہ سے کسی کو پناہ گاہ نصیب نہیں ہوگی۔ شام سے فتنے اٹھیں گے اور عراق پر محیط ہو جائیں گے

اور جزیرہ - حجاز کا اس میں ہاتھ خون آلود ہوگا - مصیبتیں لوگوں کو ہلاکے رکھ دیں گی اور ایسا ہو جائے گا کہ کسی کو چوں و چرا کی گنجائش نہیں رہ جائے گی اور اگر کسی طرف سے فتنے کی آگ خاموش بھی ہوگی تو دوسری طرف سے بھڑک جائے گی -

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ: میرے بعد ایسے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ انسان کو اس سے راہ نجات نہیں ملے گی۔ اس میں جنگ، فرار، آوارگی ہوگی اس کے بعد فتنے اٹھیں گے کہ ہر فتنہ پہلے فتنوں سے سخت تر ہوگا ابھی ایک فتنہ خاموش نہیں ہونے پائے گا کہ دوسرا فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا۔ اس حد تک کہ عرب کا کوئی گھر اس فتنے کی آگ سے محفوظ نہیں رہ جائے گا۔ اور کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوگا جو اس فتنے سے امان میں ہو اس وقت میری خاندان سے ایک شخص ظہور کرے گا۔“ نیز فرماتے ہیں کہ: عنقریب میرے بعد ایسے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ اگر ایک طرف سے امن ہوگا تو دوسری طرف سے نا امنی کی آواز آئے گی۔ یہاں تک کہ آسمان سے منادی ندا کرے گا کہ تمہارا امیر و سردار مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہے۔

ان روایات میں ان فتنوں سے متعلق گفتگو ہے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے پہلے رونما ہوں گے لیکن دوسری روایتوں میں خانہ سوز جنگوں کا تذکرہ ہے کہ جسے ابھی بیان کروں گا۔

عمار یاسر فرماتے ہیں کہ: تمہارے پیغمبر ﷺ کے اہل بیت (ع) کی دعوت آخر زمانہ میں یہ ہے کہ جب تک ہمارے اہل بیت (ع) سے اپنے رہبر کو نہ دیکھ لو ہر طرح کی نزاع سے پرہیز کرو۔ اس وقت ترک، رومیوں کی مخالفت کریں گے اور زمین پر جنگ چھڑ جائے گی۔

کچھ روایتیں ظہور مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے پہلے قتل و کشتار کی خبر دیتی ہیں ان میں سے بعض روایت میں صرف کشتار کا تذکرہ ہے اور بعض قتل و غارتگری کے عالمگیر ہونے کی خبر دیتی ہیں۔

اس سلسلے میں امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے پہلے پئے درپئے اور بدون وقفہ قتل ہوں گے۔

ابو ہریرہ کہتے ہیں: کہ شہر مدینہ میں اس درجہ قتل و غارتگری ہوگی کہ اس میں ”احجار الزیت“ نامی علاقہ درہم و برہم ہو جائے گا اور ”حرہ“ کا حادثہ اس کے سامنے ایک تازیانہ کی چوٹ سے زیادہ نہیں سمجھا جائے گا۔ اس وقت کشتار کے بعد تقریباً دو فرسخ مدینہ سے دور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی بیعت کی جائے گی۔

ابوقبیل کہتا ہے: کہ بنی ہاشم کا ایک شخص سربراہ حکومت ہوگا اور صرف بنی امیہ کا قتل عام کرے گا اس طرح سے کہ معدود چند کے سوائے کوئی باقی نہیں بچے گا اس کے بعد بنی امیہ کا

ایک شخص خروج کرے گا اور ہر فرد کے مقابل دو آدمی کو قتل کرے گا اس طرح سے کہ عورتوں کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا۔

رسول خدا ﷺ اس طرح فرماتے ہیں: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا کا خاتمہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک وہ زمانہ نہ آجائے جس میں قاتل کو اپنے قتل کرنے کی اور مقتول کے قتل ہونے کی علت معلوم نہ ہو جائے۔ اور ہرج و مرج (اضطراب و بے چینی) سارے عالم پر محیط ہوگا ایسے وقت میں قاتل و مقتول دونوں ہی جہنم میں جائیں گے۔

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: ظہور سے پہلے دنیا دو طرح کی موت سے دو چار ہوگی سفید و سرخ موت سے۔ سرخ موت تلوار (اسلحوں) سے ہوگی اور سفید موت طاعون کے ذریعہ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ قائم آل محمد (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے لئے دو غیبت ہے کہ اس میں ایک دوسری سے دراز مدت ہے اس وقت لوگوں کو موت و قتل کا سامنا ہوگا۔

جابر کہتے ہیں: کہ میں نے امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کس وقت یہ بات (قیام مہدی عج) وقوع پذیر ہوگی؟

تو امام (علیہ السلام) نے جواب میں کہا کیسے اس کا تحقق ہو جب کہ ابھی ”حیرہ“ اور کوفہ کے درمیان کشتوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوئی ہے۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے پہلے دو طرح کی موت آئے گی سرخ موت اور سفید موت اور اس درجہ انسان قتل کئے جائیں گے کہ ہر ۷ آدمی میں دو آدمی باقی بچے گا۔

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے جب ایک سوم قتل کر دئے جائیں گے اور ایک سوم مر جائیں اور ایک سوم باقی بچیں گے۔

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) سے پوچھا گیا کہ آیا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کی کوئی علامت و پہچان بھی ہے تو آپ نے فرمایا: ”درد ناک قتل، اچانک موت، طاعون بد۔“

ارشاد قلوب کی نقل کے مطابق - (۴) ”قتل ذریع“ یعنی اچانک و عالمگیر۔

اور مدینۃ المعاجز کے (۵) مطابق - ”قتل رضیع“ یعنی لثیم و پست۔

حلیۃ الابرار کے مطابق۔ (۶) ”قتل فضیح“ یعنی ناگوار۔

روایت کے معنی یہ ہیں ”ہاں، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کی علامتیں ہیں، من جملہ عالمگیر، ناگوار، پست قتل، اچانک موتیں پئے درپئے، طاعون کا رواج۔

محمد بن مسلم کہتے ہیں: کہ امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے جب دو سوم آبادی ختم ہو جائے گی۔ کہا گیا: کہ اگر دو سوم قتل ہو جائیں گے تو پھر کتنی تعداد باقی بچے گی تو آپ نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو (اور دوست نہیں رکھتے) کہ ایک سوم باقی رہنے والے میں رہو۔ (۱)

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ ظہور اس وقت ہوگا جب (۹/۱۰) آبادی ختم ہو جائے گی

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ اس زمانے میں ایک سوم کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ ہر دس ہزار کی تعداد میں نو ہزار نو سو قتل ہو جائیں گے جز معدود چند افراد کے۔

ابن سیرین کہتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے جب ہر نو آدمی پر مشتمل جماعت کا سات آدمی قتل ہو جائے۔

### مذکورہ تمام روایات سے مندرجہ ذیل نکات نکلتے ہیں :

۱۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے پہلے کشت و کشتار ہوگی اور اکثر انسان قتل ہو جائیں گے اور جو لوگ بچ جائیں گے ان کی تعداد مقتولین سے کم ہوگی۔

۲۔ کچھ افراد جنگ کی وجہ سے قتل ہوں گے اور کچھ لوگ سرایت کرنے والی بیماری کی وجہ سے (کہ احتمال قوی) اکی بناء پر لاشوں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوگی۔ اس طرح احتمال ہے کہ شیمیائی اسلحوں اور خطرناک و مہلک ہتھیاروں کی وجہ سے بیماری وجود میں آئے گی اور لوگ جان بحق ہوں گے۔

۳۔ اس اقلیت کے درمیان امام کے چاہنے والے شیعہ ہوں گے اس لئے کہ وہی لوگ ہیں جو امام کی بیعت کریں گے نیز امام صادق (علیہ السلام) کی حدیث میں آیا ہے کہ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ اس باقی رہنے والی ایک سوم آبادی میں تم رہو۔

## دینی حالت

اس فصل میں ظہور سے قبل لوگوں کی دینی حالت کے بارے میں بحث کریں گے۔  
روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اسلام و قرآن کا صرف نام باقی رہ جائے گا مسلمان صرف نام نہاد مسلمان ہوں گے مسجدیں اس وقت ارشاد و موعظہ کی جگہ نہیں رہ جائیں گی اس زمانے کے فقہاء روی زمین کے بدترین فقہاء ہوں گے دین کا معمولی اور بے ارزش چیزوں کے مقابل معاوضہ ہوگا۔

## الف) اسلام اور مسلمان

اسلام دستورات الہی اور قانون خداوندی کے سامنے تسلیم ہونے کے معنی میں ہے اسلام سب سے اچھا اور غالب دین ہے جو انسان کی دینی اور دنیاوی سعادت کا ضامن ہے لیکن جو چیز قابل اہمیت ہے وہ اسلام و قرآن کے احکام پر عمل کرنا ہے۔

آخر زمانہ میں ہر چیز برعکس ہوگی، یعنی اسلام کا صرف نام رہ جائے گا قرآن جامعہ میں موجود ہوگا لیکن تنہا تحریر ہوگی جو اوراق پر پائی جائے گی۔ اور مسلمان بس نام کے مسلمان رہ جائیں گے اسلام کی کوئی علامت نہیں پائی جائے گی رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ میری امت پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ صرف اسلام کا نام ہوگا اور قرآن کا نقش و تحریر کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا مسلمان صرف مسلمان پکارے جائیں گے لیکن اسلام کی بہ نسبت دیگر دیان والوں سے بھی زیادہ اجنبی ہوں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ لوگ خدا کو نہیں پہچانیں گے اور توحید کے معنی نہیں جانیں گے پھر دجال خروج کریگا۔

## ب) مساجد

مسجد خداوند عالم کی عبادت اور تبلیغ دین، لوگوں کی ہدایت و ارشاد کی جگہ ہے صدر اسلام میں حکومت کے اہم کام بھی مسجد میں انجام دئے جاتے تھے جہاد کا پروگرام مسجد میں بتا تھا اور انسان مسجد سے معراج پر گیا لیکن آخر زمانہ میں مسجدیں اپنی اہمیت کھو بیٹھیں گی اور دینی راہنمائی، و ہدایت و تعلیم کے بجائے مسجدوں کی تعداد اور خوبصورتیوں میں اضافہ ہوگا جب کہ مساجد مومنین سے خالی ہوں گی رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ اس زمانے میں مسجدیں آباد و خوبصورت ہوں گی لیکن ہدایت و ارشاد کی کوئی خبر نہیں ہوگی۔

## ج) فقہاء

علماء، اسلامی دانشور، دین خدا کی حفاظت کرنے والے روی زمین پر موجود ہیں اور لوگوں کی ہدایت ان کے ہاتھ میں ہے وہ زحمتیں برداشت کر کے دینی منابع سے شرعی مسائل کا استخراج کر کے لوگوں کے حوالہ کرتے ہیں لیکن آخر زمانہ میں حالت دگرگون ہو جائے گی اس زمانہ کے عالم بدترین عالم ہوں گے رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ اس زمانہ کے فقہاء بدترین فقہاء ہوں گے جو آسمان کے زیر سایہ زندگی گزار رہے ہوں گے۔

فتنہ و فساد ان سے پھیلے گا نیز اس کی بازگشت بھی انہیں کی طرف ہوگی۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے مراد وہ درباری علماء ہیں جو ظالم و جابر بادشاہوں کے جرم کی توجیہ کرتے۔ اور اسے اسلامی

رنگ دیتے ہیں ایسے لوگ ہر مجرم سے ہاتھ ملانے کے لئے آمادہ ہیں جیسے سلاطین کے واعظ جو وہابیت سے وابستہ ہیں اور امریکہ و اسرائیل سے جنگ کرنا شرع کے خلاف سمجھتے ہیں۔

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اسرائیلی جرائم کے مقابلے میں سانس تک نہیں لی اور وہابیوں کے جرائم خانہ خدا کے زائر کے قتل کے بارے میں توجیہ کر دی اور اس کے لئے آیت و روایت پیش کی ہاں ایسے افراد کے لئے کہنا صحیح ہوگا یہ لوگ بدترین فقہاء ہیں جن سے فتنہ و فساد کا آغاز یافتوں کی بازگشت ان کی طرف ہوگی۔

## د) دین سے خروج

آخر زمانہ کی علامتوں میں ایک علامت یہ بھی ہے کہ لوگ دین سے خارج ہو جائیں گے ایک روز امام حسین (علیہ السلام) حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) کے پاس آئے ایک گروہ آپ کے ارد گرد بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے ان سے کہا کہ حسین (علیہ السلام) تمہارے پیشوا ہیں رسول خدا ﷺ نے انہیں سید و سردار کہا ہے ان کی نسل سے ایک مرد ظہور کرے گا جو اخلاق و صورت میں میری شبیہ ہوگا وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ دنیا اس سے قبل ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ پوچھا گیا کہ یہ قیام کب ہوگا؟ تو آپ نے کہا: افسوس! جب تم لوگ دین سے خارج ہو جاؤ گے بالکل اسی طرح جیسے عورت مرد کے لئے لباس اتار دیتی ہے۔

## ه) دین فروشی

مکلف انسان کا وظیفہ ہے کہ اگر اس کی جان کو خطرہ ہو تو مال کی پرواہ نہ کرے تاکہ جان بچ جائے اور اگر دین خطرہ میں پڑ جائے تو جان قربان کر کے دین پر آنے والے خطرہ کا سد باب

کردے۔

لیکن افسوس کہ آخر زمانہ میں دین معمولی و گھٹیا قیمت پر فروخت کیا جائے گا اور جو لوگ صبح مومن تھے ظہر کے بعد کافر ہو جائیں گے۔

رسول خدا ﷺ نے اس کے متعلق کہا: ہے کہ عرب پر وای ہو اس شر و برائی سے جو ان کے نزدیک ہو چکی ہے فتنے تاریک راتوں کی مانند ہیں انسان صبح کو مومن تھے تو غروب کے وقت کافر، بعض لوگ اپنا دین معمولی قیمت پر بیچ ڈالیں گے جو اس زمانہ میں اپنے دین کو بچالے اور اس پر عامل بھی ہو تو وہ اس شخص کے مانند ہے جو آتشی بندوقوں کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوا کانٹوں کا گٹھر اپنے ہاتھوں سے نچوڑ رہا ہو۔

## دنیا ظہور سے قبل

جب تک ہم روشنی اور خوشحالی میں رہتے ہیں اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا ہیلیکن جب ہم گھٹا ٹوپ اندھیرے میں گھر جاتیں تو ہمیں اس کی حقیقی قدر و قیمت معلوم ہوتی ہے۔

جب سورج افق آسمان پر درخشاں ہوتا ہے تو ہم اس کی طرف کم توجہ دیتے ہیں، لیکن جب بادل میں چھپ جاتا ہے اور ایک مدت تک اپنی نورانیت و حرارت سے محروم کر دیتا ہے تو اس کی اہمیت کا اندازہ ہونے لگتا ہے۔

آفتاب ولایت کے ظہور کے لازمی ہونے کا ہمیں اس وقت احساس ہوگا جب ظہور سے پہلے بے سرو سامانی اور ناامنی کے ماحول سے باخبر ہوں، اور اس وقت کہ ناگفتہ بہ حالات کو درک کر لیں۔

اس زمانے کی کلی طور پر نقشہ کشی، جو روایات سے ماخوذ ہے، درج ذیل ہے۔

امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل فتنہ و فساد، ہرج مرج، بے سرو سامانی، ناامنی، ظلم و استبداد، عدم مساوات، غارتگری، قتل و کشتار، تجاوز تمام عالم کو محیط ہوگا اور زمین ظلم و ستم، نا انصافی سے لبریز ہوگی۔

خونین جنگ کا آغاز ملتوں اور ممالک کے درمیان ہو چکا ہوگا، زمین کشتوں سے بھری ہوگی، قتل ناحق اس قدر زیادہ ہوگا کہ کوئی گھر یا خاندان ایسا نہیں ہوگا جسکے ایک یا چند عزیز قتل نہ ہوئے ہوں گے مرد و جوان جنگوں کے اثر سے ختم ہو چکے ہوں گے یہاں تک کہ ہر ۳ آدمی میں ۲ آدمی قتل ہو چکا ہوگا۔

قوم و ملت کے درمیان جان و مال بے وقعت، راستے غیر محفوظ ہوں گے، خوف، وحشت ہر

انسان کے دل میں بیٹھی ہوگی، ناگہانی، حادثاتی موتوں کی کثرت ہوگی، معصوم بچے بدترین شکنجوں کے ذریعہ ظالم جابر حاکم کے ہاتھوں قتل کئے جائیں گے، سڑکوں اور چوراہوں پر حاملہ عورتوں کے ساتھ تجاوز ہوگا، جان لیوا بیماریاں لاشوں کی بدبو یا انواع و اقسام ہتھیار کے استعمال سے عام ہو جائیں گی، کھانے پینے کی اشیاء میں کمی ہوگی، مہنگائی و قحط سے لوگوں کی زندگی مفلوج ہو جائے گی، زمین بیج قبول کرنے نیز اسے اگانے سے انکار کر دے گی بارش نہیں ہوگی، یا اگر ہوگی بھی تو بے وقت اور ضرر رساں ہوگی، قحط ایسا پڑے گا کہ لوگوں کی زندگی اتنی دشوار و مشکل ہو جائے گی کہ بعض لوگ قوت لایموت فراہم نہ کرنے کی وجہ سے اپنی عورتوں اور بچیوں کو معمولی غذا کے مقابل دوسرے کے حوالے کر دیں گے۔

ایسے مشکل و نا سازگار ماحول میں انسان ناامیدی و قنوطیت کا شکار ہو جائے گا اور اس وقت موت اللہ کا بہترین ہدیہ سمجھی جائے گی، اور صرف و صرف لوگوں کی آرزو موت بن جائے گی نیز ایسے ماحول میں جب کوئی شخص لاشوں کے درمیان یا قبرستان سے گذر رہا ہوگا تو اس کی آرزو بس یہی ہوگی کہ کاش میں بھی انہیں میں سے ایک ہوتا تاکہ ذلت کی زندگی سے آسودہ خاطر ہوتا۔

اس وقت کوئی طاقت، پارٹی، انجمن نہ ہوگی جو اس بے سرو سامانی، تجاوز، غارتگری کا سد باب کرے اور ستمگروں و طاقتوروں کو ان کی بدکرداری کی سزا دے لوگوں کے کانوں سے کوئی نجات کی آواز نہیں ٹکرائے گی، سارے جھوٹے دعویدار انسان کی نجات کا جھوٹا نعرہ لگانے والے خائن اور جھوٹے ہوں گے اور انسان صرف ایک مصلح الہی، خدائی معجزہ کا انتظار کرے گا اور بس، اس وقت جب کہ یاس و ناامیدی تمام عالم کو محیط ہوگی خداوند عالم اپنے لطف و رحمت سے مہدی موعود (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کو مدتوں غیبت و انتظار کے بعد بشریت کی نجات کے لئے ظاہر کرے گا اور ہاتف غیبی کی آسمان سے ندا آئے گی جو ہر ایک انسان کے کان سے ٹکرائے گی، کہ اے دنیا والو! ستمگروں کی حاکمیت کا زمانہ ختم ہو گیا ہے اور اب عدل الہی سے پُر حکومت کا دور ہے اور مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کر چکے ہیں، یہ آسمانی آواز انسان کے بے جان قالب میں امید کی روح پھونک دے گی اور محرومین، مظلومین کو نجات کا مژدہ سنائے گی۔

یقیناً مذکورہ بالا ماحول کا ادراک کرنے کے بعد مصلح الہی کے ظہور کی ضرورت کا احساس کر سکتے ہیں نیز حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی عادلانہ حکومت کی وسعت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یہاں پر ظہور سے قبل نا سازگار حالات کو روایات کی نظر میں پانچ فصلوں میں ذکر کریں گے۔

## اقتصادی حالت

اس فصل کی روایتوں سے استفادہ ہوتا ہے کہ فساد و تباہی کے پھیلاؤ صلہ رحم و عاطفہ کے ختم ہوجانے اور جنگ وغیرہ سے دنیا اقتصادی اعتبار سے انحطاطی کیفیت سے دو چار ہوگی اس طرح سے کہ آسمان بھی ان پر رحم نہیں کرے گا اور بارش کا ہونا جو کہ رحمت الہی ہے غضب میں تبدیل ہو جائے گا اور تباہ کن حالت ہو جائیگی۔

ہاں آخر زمانہ میں بارش کم ہوگی یا بے موسم ہوگی جو کہ کمیتوں کی نابودی کا سامان ہوگی چھوٹے چھوٹے دریا اور جھیلیں خشک ہوجائیں گی اور کھیتیاں سود مند ثابت نہیں ہوں گی اور تجارت کی آب و تاب ختم اور بھوک مری عام ہو جائے گی اس درجہ کہ لوگ پیٹ بھرنے کے لئے اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو بازار میں لے آئیں گے اور انھیں تھوڑی سی غذا کے بدلے (بدل ڈالیں گے۔

### الف) بارش کی کمی اور بے موقع بارش

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ: لوگوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ خداوند عالم بارش سے انھیں محروم کر دے گا۔ اور بارش نہیں ہوگی اور اگر ہوگی تو بے فصل ہوگی۔

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: گرمی کے موسم میں بارش ہوگی۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے پہلے ایک سال ایسا ہوگا کہ خوب بارش ہوگی جس سے میوہ خراب اور کھجوریں درخت پر ہی فاسد ہو جائیں گی لہذا اس وقت شک و شبہ میں مبتلا نہ ہونا“

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ بارش اتنی کم ہوگی کہ نہ زمین پودا اگائے گی اور نہ ہی آسمان برسے گا ایسے موقع پر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے۔

عطابن یسار فرماتے ہیں کہ: جس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اور ان کے اصحاب قیام کریں گے پانی زمین پر نایاب ہوجائے گا مؤمنین خداوند عالم سے گریہ و زاری، نالہ و فریاد کے ذریعہ بارش کی درخواست کریں گے تاکہ خداوند عالم پانی بر سائے اور لوگ سیراب ہوں۔

### چھوٹی چھوٹی نہروں جھیلوں کا خشک ہونا

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ: مصر کے شہر دریائے نیل کے خشک ہوجانے کی وجہ سے تباہ ہوجائیں گے۔

ارطاط کہتے ہیں: اس وقت فرات، نہریں، چشمے خشک ہوجائیں گے۔

نیز روایت میں آیا ہے کہ طبرستان کے چھوٹے چھوٹے دریا خشک ہو جائیں گے کھجور کے درخت بار آور نہیں ہوں گے اور ”زعر“ چشمے کا پانی زمین کی تہ میں چلا جائے گا۔  
اس طرح آیا ہے کہ نہریں خشک ہو جائیں گی اور مہنگائی و خشک سالی تین سال تک طولانی ہوگی۔

### (ج) قحط، فقر و کساد بازاری

ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے سوال کیا! قیامت کب آئے گی؟ تو آپ نے کہا: جس سے سوال کیا گیا ہے سوال کرنے والے سے زیادہ باخبر نہیں ہے مگر قیامت کی نشانیاں ہیں ان میں سے ایک تقارب بازار ہے سوال کیا گیا کہ تقارب بازار کیا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا مندا بازاری و بارش کا نہ ہونا کہ جس میں گھاس و محصول ایچ نہ سکے۔

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے ابن عباس سے کہا: کہ تجارت و معاملات زیادہ ہوں گے لیکن لوگوں کو اس سے فائدہ کم نصیب ہوگا۔ اس کے بعد شدید قحط پڑے گا۔  
محمد بن مسلم کہتے ہیں: کہ میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) کو کہتے سنا کہ: حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل خداوند عالم کی جانب سے مؤمنین کے لئے علامتیں ہیں ”میں نے کہا خدا مجھے آپ کا فدیہ بخشے: وہ علامتیں کیا ہیں؟  
آپ نے جواب دیا! وہ خداوند عالم کے قول کے مطابق ہیں۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ؛ تمہیں (مؤمنین) (حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل) خوف، بھوک، جان و مال، میوؤں کی کمی سے آزمائیں گے لہذا صبر کرنے والوں کو مژدہ سناؤ  
اس وقت فرمایا خداوند عالم مؤمنین کو بنی فلاں کے بادشاہوں کے خوف اور ان کے اختتامی حکومت کے زمانے میں آزمائیں گے۔

گر سنگی سے مراد، قیمت کی گرانی ہے ”کمی دارایھا“ سے مراد انکم کی کمی اور مندا بازاری ہے۔ نقصان جان سے مراد موتوں کی زیادتی اور پئے درپئے واقع ہونا ہے اور میوؤں کی کمی سے مراد کاشت کی منفعت میں کمی ہے۔ لہذا صبر کرنے والوں کو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کا اس وقت مژدہ سناؤ۔“

اعلام الوریٰ کی نقل کے مطابق قلة المعاملات کساد بازاری، عدل و انصاف کی کمی ہے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب سفیانی خروج کرے گا تو اشیاء خورد و نوش میں کمی آچکی ہوگی لوگوں کو قحط کا سامنا ہوگا بارش کم ہوگی۔

ابن مسعود کہتا ہے کہ: جب تجارتیں ختم ہو جائیں گی اور راستے خراب ہو جائیں گے تو حضرت

مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور فرمائیں گے۔

شاید مندر بازار کی وجہ صنعتی و پیداوار مراکز کی ویرانی اور انسانی طاقتوں کی کمی ، خریدنے کی طاقت کا نہ ہونا ، قحط اور راستوں کا غیر محفوظ ہونا ہو۔

مسند احمد بن حنبل میں مذکور ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل لوگ تین سال تک شدید خشک سالی میں مبتلاء ہوں گے۔

ابو ہریرہ کہتا ہے کہ: اس شر سے جو اُن سے نزدیک ہو رہا ہے عرب پر وای ہو سخت بھوک مری کا سامنا ہوگا مائیں اپنے بچوں کی بھوک کی وجہ سے گریہ و زاری کریں گی۔

### (د) غذا کے مقابل عورتوں کا تبادلہ

ظہور سے پہلے قحط و بھوک مری کا حادثہ اس درجہ دردناک ہے کہ کچھ لوگ اپنی لڑکیوں کا معمولی غذا کے عوض معاملہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

ابو محمد مغربی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے کہ انسان (فقر فاقہ کی شدت اور بھوک مری سے) اپنی خوبصورت کنیزوں اور لڑکیوں کو بازار میں لائے گا اور کہے گا کہ کون ہے جو مجھ سے اس لڑکی کو خرید لے اور اس کے بدلے خوراک دے ایسے شرائط میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے۔

## 15 ظہور

### ظہور کے بعد :

ظہور کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوں گے۔ ابرکاسایہ آپ کے سرمبارک پر ہوگا ، آسمان سے آواز آتی ہوگی کہ ”یہی امام مہدی ہیں“ اس کے بعد آپ ایک منبر پر جلوہ افروز ہوں گے لوگوں کی خدا کی طرف دعوت دیں گے اور دین حق کی طرف آنے کی سب کو ہدایت فرمائیں گے آپ کی تمام سیرت پیغمبر اسلام کی سیرت ہوگی اور انہیں کے طریقہ پر عمل پیرا ہوں گے ابھی آپ کا خطبہ جاری ہوگا کہ آسمان سے جبرئیل و میکائیل آکر بیعت کریں گے ، پھر ملائکہ آسمانی کی عام بیعت ہوگی ہزاروں ملائکہ کی بیعت کے بعد وہ ۳۱۳ مومن بیعت کریں گے۔ جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہوں گے پھر عام بیعت کا سلسلہ شروع

ہوگا دس ہزار افراد کی بیعت کے بعد آپ سب سے پہلے کوفہ تشریف لے جائیں گے، اور دشمنان آل محمد کا قلع قمع کریں گے آپ کے ہاتھ میں عصا موسیٰ ہوگا جو اڑدھے کا کام کرے گا اور تلوار حائل ہوگی۔ (عین الحیات مجلسی ۹۲) تواریخ میں ہے کہ جب آپ کوفہ پہنچیں گے تو کئی ہزار کا ایک گروہ آپ کی مخالفت کے لئے نکل پڑے گا، اور کہے گا کہ ہمیں بنی فاطمہ کی ضرورت نہیں، آپ واپس چلے جائیں یہ سن کر آپ تلوار سے ان سب کا قصہ پاک کر دیں گے اور کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے جب کوئی دشمن آل محمد اور منافق وہاں باقی نہ رہے گا تو آپ ایک منبر پر تشریف لے جائیں گے اور کئی گھنٹے تک رونے کا سلسلہ جاری رہے گا پھر آپ حکم دیں گے کہ مشہد حسین تک نہر فرات کاٹ کر لائی جائے اور ایک مسجد کی تعمیر کی جائے۔ جس کے ایک ہزار درہوں، چنانچہ ایسا ہی کیا جائے گا اس کے بعد آپ زیارت سرور کائنات کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے جائیں گے۔ (اعلام الوری ۲۶۳، ارشاد مفید ۵۳۲، نور الابصار ۱۵۵)۔

قدوة المحدثین شاہ رفیع الدین رقمطراز ہیں کہ حضرت امام مہدی جو علم لدنی سے بھرپور ہوں گے جب مکہ سے آپ کا ظہور ہوگا اور اس ظہور کی شہرت اطراف و اکناف عالم میں پھیلے گی تو افواج مدینہ و مکہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گی اور شام و عراق و یمن کے ابدال اور اولیا خدمت شریف میں حاضر ہوں گے اور عرب کی فوجیں جمع ہو جائیں گی، آپ ان تمام لوگوں کو اس خزانہ سے مال دیں گے جو کعبہ سے برآمد ہوگا۔ اور مقام خزانہ کو ”تاج الکعبہ“ کہتے ہوں گے، اسی اثنا میں ایک شخص خراسانی عظیم فوج لے کر حضرت کی مدد کے لئے مکہ معظمہ کو روانہ ہوگا، راستے اس لشکر خراسانی کے مقدمہ الجیش کے کمانڈر منصور سے نصرانی فوج کی ٹکر ہوگی، اور خراسانی لشکر نصرانی فوج کو پسپا کر کے حضرت کی خدمت میں پہنچ جائے گا اس کے بعد ایک شخص سفیانی جو بنی کلب سے ہوگا حضرت سے مقابلہ کے لئے لشکر عظیم ارسال کرے گا لیکن بحکم خدا جب وہ لشکر مکہ معظمہ اور کعبہ منورہ کے درمیان پہنچے گا اور پہاڑ میں قیام کرے گا تو زمین میں وہیں دھنس جائے گا پھر سفیانی جو دشمن آل محمد ہوگا نصاریٰ سے ساز باز کر کے امام مہدی سے مقابلہ کے لئے زبردست فوج فراہم کرے گا نصرانی اور سفیانی فوج کے اسی نشان ہوں گے اور پر نشان کے نیچے ۱۲ ہزار کی فوج ہوگی۔ ان کا دار الخلافہ شام ہوگا حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی مدینہ منورہ ہوتے ہوئے جلد سے جلد شام پہنچیں گے جب آپ کا ورود مسعود دمشق میں ہوگا، تو دشمن آل محمد سفیانی اور دشمن اسلام نصرانی آپ سے مقابلہ کے لئے صف آرا ہوں گے، اس جنگ میں فریقین کے بے شمار افراد قتل ہوں گے بالآخر امام علیہ السلام کو فتح کامل ہوگی، اور ایک نصرانی بھی زمین شام پر باقی نہ رہے گا اس کے بعد امام علیہ السلام اپنے لشکریوں میں انعام کو تقسیم کریں گے اور ان مسلمانوں کو مدینہ منورہ سے واپس بلا لیں گے جو نصرانی بادشاہ کے ظلم و جور سے عاجز آ کر شام سے ہجرت کر گئے تھے۔ (قیامت نامہ ۴) اس کے بعد مکہ معظمہ واپس تشریف لے جائیں گے اور مسجد سہلہ میں قیام فرمائیں گے۔ (ارشاد ۵۲۳) اس کے

بعد مسجد الحرام کو از سر نو بنائیں گے اور دنیا کی تمام مساجد کو شرعی اصول پر کردیں گے ہر بدعت کو ختم کریں گے اور ہر سنت کو قائم کریں گے، نظام عالم درست کریں گے اور شہروں میں فوجیں ارسال کریں گے، انصرام و انتظام کے لئے وزراء روانہ ہوں گے۔ (اعلام الوری ۲۶۴، ۲۶۲)۔

اس کے بعد آپ مومنین، کاملین اور کافرین کو زندہ کریں گے، اور اس زندگی کا مقصد یہ ہوگا کہ مومنین اسلامی عروج سے خوش ہوں اور کافرین سے بدلہ لیا جائے۔ ان زندہ کئے جانے والوں میں قابیل سے لے کر امت محمدیہ کے فراعنہ تک زندہ کئے جائیں گے، اور ان کے کئے کا پورا پورا بدلہ انہیں دیا جائے گا جو جو ظلم انہوں نے کئے ان کا مزہ چکھیں گے غریبوں، مظلوموں اور بیکیوں پر جو ظلم ہوا ہے اس کی (ظالم کو) سزا دی جائے گی، سب سے پہلے جو واپس لایا جائے گا وہ یزید بن معاویہ ملعون ہوگا اور امام حسین علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ (غایۃ المقصود)۔

### دجال اور اس کا خروج

دجال، دجل سے مشتق ہے جس کے معنی فریب کے ہیں، اس کا اصل نام صائف، باپ کا نام صائد، ماں کا نام ہستہ عرف قظامہ ہے، یہ عہد رسالت مآب میں بمقام تہ جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے، چہار شنبہ کے دن بوقت غروب آفتاب پیدا ہوا ہے، پیدائش کے بعد آنا فانا بڑھ رہا تھا، اس کی داہنی آنکھ پھوٹی تھی اور بائیں آنکھ پشانی پر چمک رہی تھی، وہ چند دنوں میں کافی بڑھ کر دعویٰ خدائی کرنے لگا، سر و کائنات جو حالات سے برابر مطلع ہو رہے تھے۔ انہوں نے سلمان فارسی اور چند اصحاب کو لیا اور بمقام تہیہ جا کر اس کو تبلیغ کرنا چاہی، اس نے بہت برا بھلا کہا اور چاہا کہ حضرت پر حملہ کر دے۔ لیکن آپ کے اصحاب نے مدافعت کی، آپ نے اس سے یہ فرمایا تھا کہ خدائی کا دعویٰ چھوڑ دئے اور میری نبوت کو مان لے علماء نے لکھا ہے کہ دجال کی پشانی پر بخط یزدانی ”الکافر باللہ“ لکھا ہوا تھا اور آنکھ کے ڈھیلے پر بھی (ک، ف، ر) مرقوم تھا غرض کہ آپ نے وہاں سے مدینہ منورہ واپس تشریف لانے کا ارادہ کیا دجال نے ایک سنگ گراں جو پہاڑ کی مانند تھا حضرت کی راہ میں رکھ دیا یہ دیکھ کر حضرت جبرئیل آسمان سے آئے اور اسے بتادیا ابھی آپ مدینہ پہنچے ہی تھے کہ دجال لشکر عظیم لے کر مدینہ کے قریب جا پہنچا حضرت نے بارگاہ احدیت میں عرض کی، خدایا! اسے اس وقت تک کے لئے محبوس کر دے جب تک اسے زندہ رکھنا مقصود ہے، اسی دوران میں حضرت جبرئیل آئے اور انہوں نے دجال کی گردن کو پشت کی طرف سے پکڑ کر اٹھا لیا اور اسے لے جا کر جزیرہ طبرستان میں محبوس کر دیا ہے۔ لطیفہ یہ ہے کہ جبرئیل اسے لے کر جانے لگے تو اس نے زمین پر دونوں ہاتھ مار کر تحت الثریٰ تک کی دو مٹھی خاک لے لی، اور اسے طبرستان میں ڈال دیا جبرئیل نے حضرت سرور کائنات کے سوال

کے جواب میں کہا کہ آپ کی وفات سے ۹۲۰ سال بعد یہ خاک عالم میں پھیلے گی اور اسی وقت سے آثار قیامت شروع ہو جائیں گے۔ (غایۃ المقصود ۶۴، ارشاد الطالبین ۳۹۴) پیغمبر اسلام کا ارشاد ہے کہ دجال کو محبوس ہونے کے بعد تمیم دارمی نے جو پہلے نصرانی تھا، جزیرہ طبرستان میں بچشم خود دیکھا ہے۔ اس کی ملاقات کی تفصیل کتاب صحاح المصابیح، زہرۃ الیاض، صحیح بخاری، صحیح مسلم میں موجود ہے۔

غرض کہ اکثر روایات کے مطابق دجال حضرت امام مہدی کے ظہور فرمانے کے ۱۸ یوم بعد خروج کرے گا (مجمع البحرین ۵۶۰) وغایۃ المقصود جلد ۲ ص ۶۹) ظہور امام ۱ ورخروج دجال سے پہلے تین سال تک سخت قحط پڑے گا۔ پہلے سال ۱ زراعت ختم ہو جائیگی دوسرے سال آسمان وزمین کی برکت و رحمت ختم ہو جائے گا تیسرے سال بالکل بارش نہ ہوگی، اور ساری دنیا والے موت کی آغوش میں پہنچنے کے قریب ہو جائیں گے دنیا ظلم و جور، اضطراب و پریشانی سے بالکل پرہوگی۔ ۱۔ امام مہدی کے ظہور کے بعد ۱۸ ہی دن میں کائنات نہایت اچھی سطح پر پہنچی ہوگی کہ ناگاہ دجال ملعون کے خروج کا غلغلہ اٹھے گا وہ بروایت اخوند درویشہ ہندوستان کے ایک پہاڑ پر نمودار ہوگا اور وہاں سے باواز بلند کہے گا۔ ”میں خدائے بزرگ ہوں، میری اطاعت کرو۔“ یہ آواز مشرق و مغرب میں پہنچے گی۔ اس کے بعد تین یوم یا بروایت ۴۰ یوم اسی مقیم رہ کر لشکر تیار کرے گا۔ پھر شام و عراق ہوتا ہوا اصفہان کے ایک قریہ ”یہودیہ“ سے خروج کرے گا۔ اس کے ہمراہ بہت بڑا لشکر ہوگا، جس کی تعداد ستر لاکھ مرقوم ہے جن، دیو، پری، شیطان ان کے علاوہ ہوں گے۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہوگا۔ جو ابلق رنگ کا ہوگا اس کے جسم کا بالائی حصہ سرخ، ہاتھ پاؤں تازانوسیاہ اس کے بعد سے سم تک سفید ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کے درمیان ۴۰ میل کا فاصلہ ہوگا۔ وہ ۲۱ میل اونچا اور ۹۰ میل لمبا ہوگا اس کا ہر قدم ایک میل کا ہوگا اس کے دونوں کانوں میں خلق کثیر بیٹھی ہوگی چلنے میں اس کے بالوں سے ہر قسم کے باجوں کی آواز آئے گی، وہ اسی گدھے پر سوار ہوگا۔ سواری کے بعد جب وہ روانہ ہوگا تو اس کے داہنے طرف ایک پہاڑ ہوگا جس میں ہر قسم کے سانپ بچھو ہوں گے، وہ لوگوں کو انہیں چیزوں کے ذریعہ سے بہکائے گا اور کہے گا کہ میں خدا ہوں جو میرا حکم ماننے کا جنت میں رکھوں گا جو نہ مانے گا اس جہنم میں ڈال دوں گا۔ اسی طرح چالیس یوم میں ساری دنیا کا چکر لگا کر اور سب کو بہکا کر امام مہدی علیہ السلام کی اسکیم کو ناکامیاب بنانے کی سعی میں وہ خانہ کعبہ کو گرانا چاہے گا اور ایک عظیم لشکر بھیج کر کعبہ اور مدینہ کو تباہ کرنے پر مامور کرے گا اور خود بارادہ کوفہ روانہ ہوگا اس کا مقصد یہ ہوگا کہ کوفہ جو امام مہدی کی آماجگاہ ہے اسے تباہ کر دے ”چون آن لعین نزدیک کوفہ برسد امام مہدی باستیصال او برسد“ لیکن خدا کا کرنا دیکھئے کہ جب وہ کوفہ کے نزدیک پہنچے گا، تو حضرت امام مہدی علیہ السلام خود وہاں پہنچ جائیں گے، اور اسے بحکم خدا بیخ و بن سے اکھاڑ دیں گے غرض کہ گھمسان کی جنگ ہوگی اور شام تک پھیلے ہوئے لشکر

پرامام مہدی علیہ السلام زبردست حملے کریں گے ، بالآخر وہ ملعون آپ کی ضربوں کی تاب نہ لا کر شام کے مقام عقبہ رفیق یا بمقام لد جمعہ کے دن تین گھڑی دن چڑھے مارا جائے گا اس کے مرنے کے بعد دس میل تک دجال اور اس کے گدھے اور لشکر کا خون زمین پر جاری رہے گا علما کا کہنا ہے کہ قتل دجال کے بعد امام علیہ السلام اس کے لشکریوں پر ایک زبردست حملہ کریں گے اور سب کو قتل کر ڈالیں گے ۔ اس وقت جو کافر زمین کے کسی گوشہ میں چھپے گا ، وہ آواز دے گا کہ فلاں کافر یہاں روپوش ہے ۔ امام علیہ السلام اسے قتل کر دیں گے آخر کار زمین پر کوئی دجال کا ماننے والا نہ رہے گا ۔ (ارشاد الطالبین ۳۹۷، معارف الملة ۳۴۸، صحیح مسلم ، لمعات شرح مشکوٰۃ عبدالحق ، مرقات شرح مشکوٰۃ مجمع البحار) بعض روایات میں ہے کہ دجال کو حضرت عیسیٰ بحکم حضرت مہدی علیہ السلام قتل کریں گے ۔

### نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام :

حضرت مہدی علیہ السلام سنت کے قائم کرنے اور بدعت کو مٹانے نیز انصرام و انتظام عالم میں مشغول و مصروف ہوں گے کہ ایک دن نماز صبح کے وقت بروایت نماز عصر کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کی جامع مسجد کیم منارہ شرقی پر نزول فرمائیں گے حضرت امام مہدی ان کا استقبال کریں گے اور فرمائیں گے کہ آپ نماز پڑھئے ، حضرت عیسیٰ کہیں گے کہ یہ ناممکن ہے ، نماز آپ کو پڑھانی ہوگی ۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام امامت کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور ان کی تصدیق کریں گے ۔ (نور الابصار ۱۵۴، غایۃ المقصود ۱۰۴-۱۰۵، بحوالہ مسلم وابن ماجہ ، مشکوٰۃ ۴۵۸) اس وقت حضرت عیسیٰ کی عمر چالیس سالہ جوان جیسی ہوگی ۔ وہ اس دنیا میں شادی کریں گے ، اور ان کے دو لڑکے پیدا ہوں گے ایک کا نام احمد اور دوسرے کا نام موسیٰ ہوگا ۔ (اسعاف الراغبین بر حاشیہ نور الابصار ۱۳۵، قیامت نامہ ۹ بحوالہ کتاب الوفا بن جوزی ، مشکوٰۃ ۴۶۵ و سراج القلوب ۷۷)۔

### امام مہدی اور عیسیٰ ابن مریم کا دورہ :

اس کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلاد ، ممالک کا دورہ کرنے اور حالات کا جائزہ لینے کے لئے برآمد ہوں گے اور دجال ملعون کے پہنچائے ہوئے نقصانات اور اس کے پیدائے ہوئے بدترین حالات کو بہترین سطح پر لائیں گے ، حضرت عیسیٰ خنزیر کو قتل کرنے ، صلیبوں کو توڑنے اور لوگوں کے اسلام قبول کرنے کا انصرام و بندوبست فرمائیں گے ۔ عدل مہدی

سے بلاد عالم میں اسلام کا ڈنکا بجے گا اور ظلم و ستم کا تختہ بتا ہوجائے گا۔ (قیامت نامہ قدوة المحدثین ۸ بحوالہ صحیح مسلم)۔

آپ کا پرچم

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے جھنڈے پر ”البعۃ اللہ“ لکھا ہوگا اور آپ اپنے ہاتھوں پر خدا کے لئے بیعت لیں گے اور کائنات میں صرف دین اسلام کا پرچم لہرائے گا۔ (ینابیع المودة ۴۳۴)۔

## حضرت امام مہدی کا قسطنطنیہ کو فتح کرنا :

روایت میں ہے کہ امام مہدی علیہ السلام قسطنطنیہ، چین اور جبل ویلم کو فتح کریں گے، یہ وہی قسطنطنیہ ہے جسے استنبول کہتے ہیں اور جس پر اس زمانہ میں نصاری کا قبضہ ہوگا۔ اور ان کا قبضہ بھی مسلمان بادشاہ کو قتل کرنے کے بعد ہوا ہوگا۔ چین اور جبل دیلم پر بھی نصاری کا قبضہ ہوگا اور وہ حضرت امام مہدی سے مقابلہ کا پورا انتظام کریں گے، چین جس کو عربی میں ”صین“ کہتے ہیں اس کے بارے میں روایت کے حوالہ سے علامہ طریحی نے مجمع البحرین کے ۶۱۵ میں لکھا ہے کہ: (۱) صین ایک پہاڑی ہے (۲) مشرق میں ایک مملکت ہے (۳) کوفہ میں ایک موضع ہے۔ پتہ یہ چلتا ہے کہ ساری چیزیں فتح کی جائیں گی، ان کے علاوہ سندھ اور ہند کے مکانات کی طرف بھی اشارہ ہے، بہر حال امام مہدی علیہ السلام شہر قسطنطنیہ کو فتح کرنے کے لئے روانہ ہوں گے اور ان کے ہمراہ جو ستر ہزار بنو اسحاق کے نوجوان ہوں گے انہیں دریائے روم کے کنارے شہر میں جا کر اسے فتح کرنے کا حکم ہوگا، جب وہاں پہنچ کر فصیل کے کنارے نعرۂ تکبیر لگائیں گے تو خود بخود راستہ پیدا ہوجائے گا اور یہ داخل ہوکر اسے فتح کر لیں گے، کفار قتل ہوں گے اور اس پر پورا پورا قبضہ ہوجائے گا۔ (نور الابصار ۱۵۵ بحوالہ طبرانی، غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۵۲ و بحوالہ ابو نعیم، اعلام الوری بحوالہ امام جعفر صادق ۲۶۴، قیامت نامہ، بحوالہ صحیح مسلم)۔

## امام مہدی کے ظہور کا سن :

خلاق عالم نے پانچ چیزوں کا علم اپنے لئے مخصوص رکھا ہے جن میں ایک قیامت بھی ہے (قرآن مجید) ظہور امام مہدی علیہ السلام چونکہ لازمہ قیامت سے ہے، لہذا اس کا علم بھی خدا ہی کو ہے کہ آپ کب ظہور فرمائیں گے کونسی تاریخ ہوگی۔ کونسا سن ہوگا، تاہم احادیث

معصومین جوالہام اور قرآن سے مستنبط ہوتی ہیں ان میں اشارے موجود ہیں ۔ علامہ شیخ مفید ، علامہ سید علی ، علامہ طبرسی ، علامہ شبلنجی رقمطراز ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ آپ طاق سن میں ظہور فرمائیں گے جو ۱، ۳، ۵، ۷، ۹ سے مل کر بنے گا ۔ مثلاً ۱۳ سو ، ۱۵ سو ، ۱۷ سو ، ۱۹ سو یا ایک ہزار ۳ ہزار ، ۵ ہزار ، ۷ ہزار ، ۹ ہزار ۔ اسی کے ساتھ ہی ساتھ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کے اسم گرامی کا اعلان بذریعہ جناب جبرئیل ۲۳ تاریخ کو کر دیا جائے گا اور ظہور یوم عاشورہ کو ہوگا جس دن امام حسین علیہ السلام بمقام کربلا شہید ہوئے ہیں (شرح ارشاد مفید ۵۳۲، غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۶۱، اعلام الوری ۲۶۲، نور الابصار ۱۵۵) میرے نزدیک ذی الحجہ کی ۲۳ تاریخ ہوگی کیونکہ نفس زکیہ کے قتل اور ظہور میں ۱۵ راتوں کا فاصلہ ہونا مسلم ہے امکان ہے کہ قتل نفس زکیہ کے بعد ہی نام کا اعلان کر دیا جائے ، پھر اس کے بعد ظہور ہو، ملا جواد سباطی کا کہنا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام یوم جمعہ بوقت صبح بتاریخ ۱۰ محرم الحرام ۷۱۰۰ میں ظہور فرمائیں گے ۔ غایۃ المقصود ۱۶۱ بحوالہ براہین سباطیہ ) امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ امام مہدی کا ظہور بوقت عصر ہوگا اور وہی عصر آئے ”والعصران الانسان لفی خسر“ سے مراد ہے شاہ نعمت اللہ ولی کاظمی المتوفی ۸۲۷ (مجالس المومنین ۲۷۶) جو شاعر ہونے کے علاوہ عالم اور منجم بھی تھے آپ کو علم جفر میں بھی دخل تھا ۔ آپ نے اپنی مشہور پیشین گوئی میں ۱۳۸۰ ہجری کا حوالہ دیا ہے جس کا غلط ہونا ثابت ہے کیونکہ ۱۳۹۳ ہے (قیامت نامہ قدوة المحدثین شاہ رفیع الدین ص ۳۸) ۔ (والعلم عند اللہ

## ظہور کے وقت امام علیہ السلام کی عمر

یوم ولادت سے تا بظہور آپ کی کیا عمر ہوگی ؟ اسے تو خدا ہی جانے لیکن یہ مسلمات سے ہے کہ جس وقت آپ ظہور فرمائیں گے مثل حضرت عیسیٰ آپ چالیس سالہ جوان کی حیثیت میں ہوں گے ، (اعلام الوری ۲۶۵، وغایۃ المقصود ص ۱۱۹، ۷۶)۔

## امید کے دریچے

گزشتہ بحثوں میں روایات کے سہارے امام عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل دنیا کے حالات سے آگاہ ہوئے اگرچہ ان روایات میں بے سرو سامانی اور اس درجہ مشکلات کا تذکرہ ہے کہ انسان مایوس و ناامید ہو جائے لیکن دیگر روایات میں شیعوں اور مؤمنین کے لئے امید کی جھلکیں اور روشن مستقبل کی طرف اشارہ ہے۔

بعض روایات تو بس ان مومنین کے بارے میں ہیں کہ کبھی زمین ان سے خالی نہیں رہے گی اور وہ لوگ ظہور سے قبل کے سخت ترین شرائط کے باوجود عالم میں پائے جائیں گے۔

کچھ روایتیں دوران غیبت علماء اور اسلامی دانشوروں کے کردار کی جانب اشارہ کرتی ہیں خواہ کتنا ہی جامعہ کی بد حالی کا باعث ہوں انہیں محافظ دین کے عنوان سے متعارف کراتی ہیں۔

معصومین (علیہم السلام) کی بعض تقریروں میں ظہور سے قبل شہر قم کے کردار کا تذکرہ ہے۔  
روایتیں ظہور سے قبل و بعد ایرانیوں کی فعالیت و کارکردگی کی خبر دیتی ہیں۔

### الف) حقیقی مومنین

کبھی ایسی روایتوں سے بھی سابقہ ہوتا ہے کہ جو کسی کے جواب میں بیان کی گئی ہیں جن سے گمان ہوتا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جو مومن انسان کے وجود سے خالی ہوگا۔ امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) نے اس گمان کی نفی کی اور ہر زمانہ میں مومنین کے وجود کی خبر دی۔

زید زرا کہتا ہے: کہ میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کیا: کہ میں ڈرتا ہوں کہ مومنین میں نہ رہوں امام نے کہا: ”کیوں ایسا سوچ رہے ہو؟“ میں نے کہا اس لئے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے درمیان کوئی ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کو درہم و دینا پر مقدم کرے لیکن یہ ضرور دیکھ رہا ہوں کہ درہم و دینار کو برادر دینی (جسے ولایت علی (علیہ السلام) نے ہم سب کو ایک جگہ جمع کیا ہے) پر ترجیح دیتا ہے، امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کہا: ایسا نہیں ہے جیسا تم کہہ رہے ہو تم لوگ صاحبان ایمان ہو لیکن تمہارا ایمان حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کے وقت کامل ہوگا اس وقت خداوند عالم تمہاری عقلوں کو کامل کرے گا اور تم لوگ مکمل مومن بن جاؤ گے۔

اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، سارے جہان میں ایسے انسان پائے جاتے ہیں جن کی نگاہ میں ساری دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔

### ب) شیعہ علماء و دانشمندوں کا کردار

ہر زمانے میں جہالت و ظلمت نے اپنا سایہ انسانی سماج پر ڈال رکھا ہے یہ علماء و دانشمند افراد ہیں جنہوں نے ہمیشہ جہل و نادانی کو دور کرنے کی ذمہ داری لے رکھی ہے اور اپنی سالم فکر سے انہیں دور کرتے رہتے ہیں لوگوں کے درمیان فساد و تباہی کو بحسن و خوبی ختم کرتے ہیں روایات سے معلوم ہوتا ہے آخر زمانہ میں علماء اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دیں گے۔

امام ہادی (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: اگر قائم آل محمد کی غیبت کے زمانے میں علماء و دانشمند نہ ہوتے اور لوگوں کو ان کی طرف ہدایت و رہنمائی نہ کرتے اور حجت الہی کے ذریعہ دین کا دفاع نہ کرتے اور ضعیف شیعوں کو شیطانی جالوں اور بھی خواہوں سے نجات نہیں دیتے اور ناصبی (دشمن اہل بیت) کے شر سے محفوظ نہ رکھتے تو کوئی اپنے دین پر ثابت نہ رہتا اور سب مر تد ہوجاتے لیکن وہ لوگ جو شیعوں کے ضعیف دلوں کی رہبری اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے حفاظت کرتے ہیں

جس طرح کشتی کا ناخدا کشتی پر سورا افراد اور کشتی کے خانوں کی حفاظت کرتا ہے لہذا وہ خداوند عالم کے نزدیک بلند ترین انسان ہیں ۔

رسول خدا ﷺ ہر قرن (صدی) میں دین کو زندہ کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: خداوند بزرگ و برتر امت اسلام کے لئے ہر صدی کے آغاز میں ایک شخص کو مبعوث کرتا ہے تاکہ وہ دین کو زندہ رکھے۔

خصوصاً یہ دو روایتیں اور اس طرح کی دیگر روایات علماء کے کردار کو غیبت کے زمانہ میں با صراحت بیان کرتی ہیں ۔ اور شیطانی مکر و فریب کی نابودی ، دین کو حیات نو ملنا دانشمندوں کا صدقہ سمجھتی ہیں ۔

البتہ اس مطلب کا اثبات اس زمانہ میں دلیل و برہان کا طالب نہیں ہے

س لئے کہ امام خمینی رضی اللہ عنہ کا کردار

دشمنوں کی ناپاک سازشوں کے بے کار بنا نے میں جنہوں نے اس دور میں اساس دین کو خطرہ میں ڈال رکھا تھا ۔ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔

بے شک جو آج اسلام کو عزت و سر

بلندی ملی ہے وہ ایران کے اسلامی

انقلاب اور اس کے بانی امام خمینی

سے ہے ۔

## (ج) آخر زمانہ میں شہر قم کا کردار

اس زمانے میں انسانی سماج انحطاط و پستی ، تباہی ، بربادی کی طرف گامزن ہوگا امید کی

جھلک ظاہر ہوگی اور نور کے پرچم دار اس تاریکی دل کے باوجود میں جگہ بنالیں گے آخر زمانہ

میں شہر قم اس ذمہ داری کو نبھائے گا ۔

روایات بہت ہیں جو اس مقدس شہر اور لائق افراد - جو مکتب اہل بیت (علیہم السلام) کے صاف و شفاف چشمہ سے سیراب ہوئے اور پیام رسانی کی ذمہ داری لئے ہوئے ہیں - کی ستائش کرتی ہیں -

ائمہ معصومین علیہم السلام کی مختلف تقریریں ہیں جو قم اور ثقافتی انقلاب کے بارے میں عصر غیبت میں پائی جاتی ہے بعض کا تذکرہ کیا جائے گا۔

## قم اہل بیت علیہم السلام کا حرم

بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ قم اور اہل قم ولایت اور شیعیت کے لئے نمونہ اور اس کا راز و رمز ہیں اس لئے جسے چاہا کہ دوستدار اہل بیت اور ان کے چاہنے والے کا خطاب دیں تو قمی سے خطاب کیا۔

ایک گروہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں مشرف ہوا اور اس نے کہا: کہ ہم ری کے رہنے والے ہیں تو حضرت نے فرمایا: ”ہمارے قمی بھائیوں کو مبارک ہو۔ ان لوگوں نے چند بار تکرار کی کہ ہم اہل ری ہیں اور ری سے آئے ہیں لیکن حضرت نے اپنی پہلی ہی بات دہرائی اس وقت کہا: کہ خداوند عالم کا حرم مکہ ہے رسول خدا ﷺ کا حرم مدینہ اور کوفہ امیر المؤمنین کا حرم ہے اور ہم اہل بیت کا حرم شہر قم ہے عنقریب میرے فرزندوں میں فاطمہ نامی بیٹی وہاں دفن ہوگی جو بھی اس کی (معرفت کے ساتھ) زیارت کرے گا اس پر بہشت واجب ہوگی۔

راوی کہتا ہے: کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے یہ بات اس وقت کہی جب امام کاظم (علیہ السلام) ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔

صفوان کہتے ہیں: کہ ایک دن ابو الحسن - امام کاظم (علیہ السلام) کے پاس تھا کہ قمیوں اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے ان کے لگاؤ کی بات نکل گئی تو امام ہفتم (علیہ السلام) نے فرمایا: ”خداوند سبحان ان پر رحمت نازل کرے اور ان سے راضی رہے اس کے بعد اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا بہشت کے آٹھ دروازے ہیں اس کا ایک دروازہ قم والوں کے لئے ہے۔ ملکوں اور شہروں کے درمیان وہ لوگ (اہل قم) نیک اور برگزیدہ افراد میں ہمارے شیعہ ہیں خداوند عالم نے ہماری ولایت اور دوستی ان کی طینت اور سرشت سے ملا دی ہے۔

اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ ائمہ معصومین (علیہم السلام) نے شہر قم کو اہل بیت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے عاشقوں کی پایگاہ سمجھا ہے۔ شاید وہ بہشتی دروازہ جو شہر قم سے مخصوص ہے، باب المجاہدین یا باب الاخیار (نیکوں کا دروازہ) ہو جیسا کہ روایت میں بھی اہل قم کو نیکو کار شیعوں سے یاد کیا گیا ہے۔

شہر قم دوسرے افراد پر حجت ہے

خداوند عالم کے ہر زمانے میں ایسے افراد پائے جاتے ہیں جو دوسروں پر حجت و دلیل ہوں۔ اور جب وہ لوگ راہ خدا میں قدم اٹھاتے ہیں اور کلمۃ اللہ کی بلندی کے لئے مبارزہ کرتے ہیں تو خداوند عالم ان کا ناصر و مددگار ہوتا ہے اور ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ غیبت کے زمانے میں شہر قم اور اس کے باشندے دوسروں پر حجت ہیں۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: مشکلات و گرفتاریاں قم اور اس کے باشندوں سے دور ہیں اور ایک دن آئے گا کہ قم کے باشندے تمام لوگوں پر حجت ہوں گے اور زمانہ ہمارے

ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی غیبت اور ظہور کا زمانہ ہوگا اگر ایسا نہ ہو تو زمین اپنے باشندے کو نگل جائے گی یقیناً فرشتے بلاؤں کو قم و اہل قم سے دور کرتے ہیں اور کوئی ستمگر قم کا ارادہ نہیں کرتا مگر یہ کہ خداوند عالم اس کی کمر توڑ دیتا ہے۔ اور اسے درد و الم، یا دشمنوں سے گرفتار کر دیتا ہے خداوند عالم قم اور اہل قم کا نام ستمگروں کے حافظہ سے اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح انہوں نے خدا کو فراموش کر دیا ہے۔

### اسلامی تہذیب و ثقافت کے نشر کا مرکز

روایات میں دیگر قابل توجہ بات یہ ہے کہ غیبت کے دوران شہر قم اسلامی پیغام رسانی کا مرکز بنے گا اور یہاں سے زمین کے کمزور طبقوں کے کانوں تک اسلام کی بات پہنچے گی نیز وہاں کے علماء دین اور دانشمندان اسلامی دنیا پر حجت قرار پائیں گے۔

امام صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ”عنقریب شہر کوفہ مومنین سے خالی ہو جائے گا اور علم و دانش وہاں سے رخصت ہو جائے گا اور سانپ کے مانند جو اپنی بل میں محدود رہتا ہے محدود ہو جائے گا۔ اور شہر قم سے ظاہر ہوگا پھر وہ جگہ علم و دانش، فضیلت و کمال کی پایگاہ بن جائے گی۔ اس درجہ کہ روی زمین پر کوئی فکری اعتبار سے کمزور باقی نہیں بچے گا جو دین کے بارے میں جاننا نہ ہو حدیث ہے کہ پر دہ نشین خواتین بھی۔ ایسا ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے نزدیک زمانہ میں ہوگا۔

خداوند عالم قم اور اہل قم کو حضرت حجت (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا جانشین قرار دے گا اگر ایسا نہ ہوا تو زمین اپنے رہنے والوں کو نگل جائے گی لہذا شرق و غرب عالم میں قم سے علم و دانش کی اشاعت ہوگی۔ اور عالم پر حجت تمام ہوگی اس طرح سے کہ کوئی ایسا نہیں باقی بچے گا جو علم و دانش سے محروم ہو اس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے اور کافروں پر خدا کا عذاب ان کے ذریعہ نازل ہوگا اس لئے کہ خداوند عالم اپنے بندوں سے اس وقت تک انتقام نہیں لیتا جب تک کہ ان پر حجت نہ تمام ہوئی ہو۔

دوسری روایت میں ہے کہ: ”اگر قم کے رہنے والے نہ ہوتے تو دین مٹ چکا ہوتا۔“ (۲)

### قم کی فکری روش کی تائید

بعض روایات سے سمجھ میں آتا ہے کہ ائمہ معصومین (علیہم السلام) نے علماء قم کی تائید کی ہے -

امام صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ: ”قم کی بلندی پر ایک فرشتہ ہے جو اپنے دونوں پروں کو ہلاتا رہتا ہے اور کوئی ظالم سوء ارادہ نہیں کرپاتا مگر اسے خداوند عالم نمک کی طرح پانی میں گھلا دیتا ہے۔“

پھر اس وقت حضرت نے عیسیٰ بن عبد اللہ قمی کی طرف اشارہ کرکے کہا: قم پر خداوند عالم کا درود ہو خداوند عالم ان کی سرزمین کو بارش سے سیراب کرے گا اور ان پر اپنی برکتیں نازل کرے گا، اور گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا وہ لوگ رکوع، سجود، قیام و قعود والے ہیں جس طرح وہ لوگ فقیہ، دانشمند، اور صاحب درک و فہم ہیں وہ لوگ اہل درایت و روایت، اور نیک، عبادت گزاروں کی بصیرت رکھنے والے ہیں -

اس طرح امام (علیہ السلام) نے اس شخص کے جواب میں جس نے کہا: میں چاہتا ہوں آپ سے وہ سوال کروں کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پوچھا ہو اور نہ میرے بعد پوچھے گا کہتے ہیں: کہ شاید تم حشر و نشر سے متعلق سوال کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، اس ذات کی قسم جس نے محمد

کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا - حضرت نے کہا: تمام افراد کا حشر بیت المقدس کی سمت ہے؛ سرزمین جبل کہ ٹکڑے کی موت جسے قم کہتے ہیں بخشش الہی ان کے شامل حال ہے -

اس شخص نے اونگھتی ہوئی حالت میں کہا: کہ اے فرزند رسول کیا یہ قم والوں سے مخصوص ہے امام (علیہ السلام) نے جواب دیا: ”ہاں؛ وہ لوگ بلکہ ہر وہ شخص جو ان کے عقیدہ پر ہو اور ان کی بات کہے۔“

## یاجوج ماجوج اور ان کا خروج

قیامت صغریٰ یعنی ظہور آل محمد اور قیامت کبریٰ کے درمیان دجال کے بعد یاجوج اور ماجوج کا خروج ہوگا - یہ سد سکندری سے نکل کر سارے عالم میں پھیل جائیں گے اور دنیا کے امن و امان کو تباہ و برباد کر دینے میں پوری سعی کریں گے -

یاجوج ماجوج حضرت نوح کے بیٹے یافث کی اولاد سے ہیں، یہ دونوں چار سو قبیلہ اور امتوں کے سردار اور سربراہ ہیں، ان کی کثرت کا کئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا - مخلوقات میں ملائکہ کے بعد انھیں کثرت دی گئی ہے، ان میں کوئی ایسا نہیں جس کے ایک ایک ہزار اولاد نہ ہو - یعنی یہ

اس وقت تک مرتے نہیں جب تک ایک ایک ہزار بہادر پیدا نہ کر دیں۔ یہ تین قسم کے لوگ ہیں، ایک وہ جو تازے زیادہ لمبے ہیں، دوسرے وہ جو لمبے اور چوڑے برابر ہیں جن کی مثال بہت بڑے ہاتھی سے دی جاسکتی ہے، تیسرے وہ جو اپنا ایک کان بچھاتے اور دوسرا اوڑھتے ہیں ان کے سامنے لوہا، پتھر، پہاڑ تو وہ کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ حضرت نوح کے زمانہ میں دنیا کے اخیر میں اس جگہ پیدا ہوئے، جہاں سے پہلے سورج نے طلوع کیا تھا زمانہ فطرت سے پہلے یہ لوگ اپنی جگہ سے نکل پڑے تھے اور اپنے قریب کی ساری دنیا کو کھا پی جاتے تھے یعنی ہاتھی، گھوڑا، اونٹ، انسان، جانور، کھیتی باڑی غرضکہ جو کچھ سامنے آتا تھا سب کو ہضم کر جاتے تھے۔ وہاں کے لوگ ان سے سخت تنگ اور عاجز تھے۔ یہاں تک زمانہ فطرت میں حضرت عیسیٰ کے بعد برواٹی جب ذوالقرنین اس منزل تک پہنچے تو انھیں وہاں کا سارا واقعہ معلوم ہوا اور وہاں کی مخلوق نے ان سے درخواست کی کہ ہمیں اس بلائے بے درمان یا جوج ماجوج سے بچائے۔ چنانچہ انھوں نے دو پہاڑوں کے اس درمیانی راستے کو جس سے وہ آیا کرتے تھے بحکم خدا لوہے کی دیوار سے جو دو سو گز اونچی اور پچاس یا ساٹھ گز چوڑی تھی بند کر دیا۔ اسی دیوار کو سد سکندری کہتے ہیں۔ کیونکہ ذوالقرنین کا اصل نام سکندر اعظم تھا، سد سکندری کے لگ جانے کے بعد ان کی خوراک سانپ قرار دی گئی، جو آسمان سے برستے ہیں یہ تابظہور امام مہدی علیہ السلام اسی میں محصور رہیں گے ان کا اصول اور طریقہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی زبان سے سد سکندری کو رات چاٹ کر کاٹتے ہیں، جب صبح ہوتی ہے اور دھوپ لگتی ہے تو ہٹ جاتے ہیں، پھر دوسری رات کٹی ہوئی دیوار بھی پر ہو جاتی ہے اور وہ پھر اسے کاٹنے میں لگ جاتے ہیں۔ بحکم خدا سے یہ لوگ امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں خروج کریں گے دیوار کٹ جائے گی اور یہ نکل پڑیں گے۔ اس وقت کا عالم یہ ہوگا کہ یہ لوگ اپنی ساری تعداد سمیت ساری دنیا میں پھیل کر نظام عالم کو درہم برہم کرنا شروع کر دیں گے، لاکھوں جانبی ضائع ہوں گی اور دنیا کی کوئی چیز ایسی باقی نہ رہے گی جو کھائی اور پی جاسکے، اور یہ اس پر تصرف نہ کریں۔ یہ بلا کے جنگجو لوگ ہوں گے دنیا کو مار کر کھا جائیں گے اور اپنے تیرا آسمان کی طرف پھینک کر آسمانی مخلوق کو مارنے کا حوصلہ کریں گے اور جب ادھر سے بحکم خدا تیرا خون آلود آئے گا تو یہ بہت خوش ہوں گے اور آپس میں کہیں گے کہ اب ہمارا اقتدار زمین سے بلند ہو کر آسمان پر پہنچ گیا ہے۔ اسی دوران میں امام مہدی علیہ السلام کی برکت اور حضرت عیسیٰ کی دعا کی وجہ سے خداوند عالم ایک بیماری بھیج دے گا جس کو عربی میں ”نغف“ کہتے ہیں یہ بیماری ناک سے شروع ہو کر طاعون کی طرح ایک ہی شب میں ان سب کا کام تمام کر دے گی پھر ان کے مردار کو کھانے کے لئے ”عنقا“ نامی پرندہ پیدا ہوگا، جو زمین کو ان کی گندگی سے صاف کرے گا۔ اور انسان ان کے تیر و کمان اور قابل سوختنی آلات حرب کو سات سال تک جلائیں گے (تفسیر صافی ۲۷۸، مشکوٰۃ ۳۶۶، صحیح مسلم، ترمذی، ارشاد الطالبین ۳۹۸، غایۃ المقصود جلد ۲ ص ۷۶، مجمع

## حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور موفور السرور

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے حوالہ علامات ظاہر ہوں گے ان کی تکمیل کے دوران ہی نصاریٰ فتح ممالک عالم کا ارادہ کر کے اٹھ کھڑے ہوں گے اور بیشمار ممالک پر قابو حاصل کرنے کے بعد ان پر حکمرانی کریں گے اسی زمانہ میں ابوسفیان کی نسل سے ایک ظالم پیدا ہوگا جو عرب و شام پر حکمرانی کرے گا۔ اس کی دلی تمنا یہ ہوگی کہ سادات کے وجود سے ممالک محروسہ خالی کر دیئے جائیں اور نسل محمدی کا ایک فرزند بھی باقی نہ رہے۔ چنانچہ وہ سادات کو نہایت بے دردی سے قتل کرے گا۔ پھر اسی اثنا میں بادشاہ روم کو نصاریٰ کے ایک فرقہ سے جنگ کرنا پڑے گی شاہ روم ایک فرقہ کو ہمنوا بنا کر دوسرے فرقہ سے جنگ کرے گا اور شہر قسطنطنیہ پر قبضہ کر لے گا۔ قسطنطنیہ کا بادشاہ وہاں سے بھاگ کر شام میں پناہ لے گا، پھر وہ نصاریٰ کے دوسرے فرقہ کی معاونت سے فرقہ مخالف کے ساتھ نبرد آزما ہوگا یہاں تک کہ اسلام کی زبردست فتح نصیب ہوگی فتح اسلام کے باوجود نصاریٰ شہرت دیں گے کہ ”صلیب“ غالب آگئی، اس پر نصاریٰ اور مسلمانوں میں جنگ ہوگی اور نصاریٰ غالب آجائیں گے۔ بادشاہ اسلام قتل ہو جائے گا۔ اور ملک شام پر بھی نصرانی جھنڈا لہرانے لگے گا اور مسلمانوں کا قتل عام ہوگا۔ مسلمان اپنی جان بچا کر مدینہ کی طرف کوچ کریں گے اور نصرانی اپنی حکومت کو وسعت دیتے ہوئے خیبر تک پہنچ جائیں گے اسلامیان عالم کے لئے کوئی پناہ نہ ہوگی۔ مسلمان اپنی جان بچانے سے عاجز ہوں گے اس وقت وہ گروہ درگروہ سارے عالم میں امام مہدی علیہ السلام کو تلاش کریں گے، تاکہ اسلام محفوظ رہ سکے اور ان کی جانیں بچ سکیں اور عوام ہی نہیں بلکہ قطب، ابدال، اور اولیاء جستجو میں مشغول و مصروف ہوں گے کہ ناگاہ آپ مکہ معظمہ میں رکن و مقام کے درمیان سے برآمد ہوں گے۔ (قیامت نامہ قدوة المحدثین شاہ رفیع الدین دہلوی ص ۳ طبع پشاور ۱۹۲۶) علما فریقین کا کہنا ہے کہ آپ قریہ ”کرعہ“ سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ سے ظہور فرمائیں گے (غایۃ المقصود ص ۱۶۵، نور الابصار ۱۵۴) علامہ کنجی شافعی اور علی بن محمد صاحب کفایۃ الاثر کا بحوالہ ابوہریرہ بیان ہے کہ حضرت سرور کائنات نے ارشاد فرمایا ہے کہ امام مہدی قریہ کرعہ جو مدینہ سے بطرف مکہ تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے (مجمع البحرین ۴۳۵) نکل کر مکہ معظمہ سے ظہور کریں گے، وہ میری ذرہ پہنچے ہوں گے اور میرا عمامہ باندھے ہوں گے ان کے سر پر ابرکاسایہ ہوگا اور ملک آواز دیتا ہوگا کہ یہی امام مہدی ہیں ان کی اتباع کرو ایک روایت میں ہے کہ جبرئیل آواز دیں گے اور ”ہوا“ اس کو ساری کائنات میں پہنچا دے گی اور لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے (غایۃ المقصود ۱۶۵)۔

لغت سروری ۵۳۰ میں ہے کہ آپ قصبہ خیرواں سے ظہور فرمائیں گے - معصوم کافر مانا ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے متعلق کسی کا کوئی وقت معین کرنا فی الحقیقت اپنے آپ کو علم غیب میں خدا کا شریک قرار دینا ہے - وہ مکہ میں بے خبر ظہور کریں گے ، ان کے سر پر زرد رنگ کا عمامہ ہوگا بدن پر رسالت مآب صلعم کی چادر اور پاؤں میں انھیں کی نعلین مبارک ہوگی - وہ اپنے سامنے چند بھیڑیں رکھیں گے ، کوئی انھیں پہچان نہ سکے گا - اور اسی حالت میں یکہ و تنہا بغیر کسی رفیق کے کعبۃ اللہ میں آجائیں گے جس وقت عالم سیاہی شب کی چادر اوڑھ لے گا اور لوگ سو جائیں گے اس وقت ملائکہ صف بہ صف ان پر اتریں گے اور حضرت جبرئیل و میکائیل انھیں نوید الہی سنائیں گے کہ ان کا حکم تمام دنیا پر جاری و ساری ہے - یہ بشارت پاتے ہی امام علیہ السلام شکر خدا بجالائیں گے اور رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر با آواز بلند ندا دیں گے کہ اے وہ گروہ جو میرے مخصوص اور بزرگوں سے ہوا اور وہ لوگو! جن کی حق تعالیٰ نے روئے زمین پر میرے ظاہر ہونے سے پہلے میری مدد کے لئے جمع کیا ہے - ”آجاؤ۔“ یہ ندا حضرت کے ان لوگوں تک خواہ وہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں پہنچ جائے گی اور وہ لوگ یہ آواز سن کر چشم زدن میں حضرت کے پاس جمع ہو جائیں گے یہ لوگ ۳۱۳ ہوں گے ، اور نقیب امام کہلائیں گے - اسی وقت ایک نور زمین سے آسمان تک بلند ہوگا جو صفحہ دنیا میں ہر مومن کے گھر میں داخل ہوگا جس سے ان کی طبیعتیں مسرور ہو جائیں گی مگر مومنین کو معلوم نہ ہوگا کہ امام علیہ السلام کا ظہور ہوا ہے صبح ۱ ماہ علیہ السلام مع ان ۳۱۳ ، اشخاص کے جورات کوان کے پاس جمع ہو گئے تھے کعبہ میں کھڑے ہوں گے اور دیوار سے تکیہ لگا کر اپنا ہاتھ کھولیں گے جو موسیٰ کے ید بیضا کی مانند ہوگا اور کہیں گے کہ جو کوئی اس ہاتھ پر بیعت کرے گا وہ ایسا ہے گویا اس نے ”ید اللہ“ پر بیعت کی - سب سے پہلے جبرئیل شرف بیعت سے مشرف ہوں گے - ان کے بعد ملائکہ بیعت کریں گے - پھر مقدم الذکر نقبا (۳۱۳) بیعت سے مشرف ہوں گے اس ہلچل اور اژدھام میں مکہ میں تہلکہ مچ جائے گا اور لوگ حیرت زدہ ہو کر ہر سمت سے استفسار کریں گے کہ یہ کون شخص ہے ، یہ تمام واقعات طلوع آفتاب سے پہلے سرانجام ہو جائیں گے پھر جب سورج چڑھے گا تو قرص آفتاب کے سامنے ایک منادی کرنے والا ظاہر ہوگا اور با آواز بلند کہے گا جس کو تمام ساکنان زمین و آسمان سنیں گے کہ ”اے گروہ خلائق یہ مہدی آل محمد ہیں ، ان کی بیعت کرو ، پھر ملائکہ اور (۳۱۳) آدمی تصدیق کریں گے اور دنیا کے ہر گوشہ سے جوق در جوق آپ کی زیارت کے لئے لوگ روانہ ہو جائیں گے ، اور عالم پر حجت قائم ہو جائے گی ، اس کے بعد دس ہزار افراد بیعت کریں گے - اور کوئی یہودی اور نصرانی باقی نہ چھوڑا جائے گا - صرف اللہ کا نام ہوگا اور امام مہدی کا کام ہوگا جو مخالفت کرے گا اس پر آسمان سے آگ برسے گی اور اسے جلا کر خاکستر کر دے گی -“ (نور الابصار امام شبلنجی شافعی ۱۵۵ ، اعلام الوری ۲۶۴)۔

علما نے لکھا ہے کہ ۲۷ مخلصین آپ کی خدمت میں کوفہ سے اس قسم کے پہنچ جائیں گے

جو حاکم بنائیں جائیں گے جن کے اسما (کتاب منتخب بصائر) یہ ہیں : یوشع بن نون، سلمان فارسی، ابودجانہ انصاری، مقداد بن اسود، مالک اشتر، اور قوم موسیٰ کے ۱۵ افراد اور سات اصحاب کھف (اعلام الوری ۲۶۴، ارشاد مفید ۵۳۶) علامہ عبدالرحمن جامی کا کہنا ہے کہ قطب ابدال، عرفا سب آپ کی بیعت کریں گے، لہٰذا آپ جانوروں کی زبان سے بھی واقف ہوں گے اور آپ انسانوں اور جنوں میں عدل و انصاف کریں گے۔ (شواہد النبوت ۲۱۶) علامہ طبرسی کا کہنا ہے کہ آپ حضرت داؤد کے اصول پر احکام جاری کریں گے، آپ کو گواہ کی ضرورت نہ ہوگی آپ ہر ایک کے عمل سے بالہام خداوندی واقف ہوں گے۔ (اعلام الوری ۲۶۴) امام شبلنجی شافعی کا بیان ہے کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو تمام مسلمان خواص اور عوام خوش و مسرور ہو جائیں گے ان کے کچھ وزرا ہوں گے جو آپ کے احکام پر لوگوں سے عمل کروائیں گے۔ (نور الابصار ۱۵۳ بحوالہ فتوحات مکہ) علامہ حلبی کا کہنا ہے کہ اصحاب کھف آپ کے وزرا ہوں گے (سیرت حلبیہ) حموی کا بیان ہے کہ آپ کے جسم کا سایہ نہ ہوگا۔ (غایۃ المقصود جلد ۲ ص ۱۵۰) حضرت علی کا فرمانا ہے کہ انصار و اصحاب امام مہدی، خالص اللہ والے ہوں گے (ارجح المطالب ۱۴۶۹) و آپ کے گرد لوگ اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح شہد کی مکھی اپنے ”یسوب“ بادشاہ کے گرد جمع ہو جاتی ہیں۔ ارجح المطالب ۱۴۶۹ ایک روایت میں ہے کہ ظہور کے بعد آپ سب سے پہلے کوفہ تشریف لے جائیں گے اور وہاں کے کثیر افراد قتل کریں گے۔

## 16 قیامِ امام

### حضرت مہدی کے انصار

قابل غور نکتہ یہ ہے، کہ روایات میں قم والوں اور ان افراد کے جو اہل بیت (علیہم السلام) کا حق لینے کے لئے قیام کریں گے اسماء مذکور ہیں۔

عفان بصری کہتا ہے: کہ امام صادق (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا: ”کیا جانتے ہو کہ قم کو قم کیوں کہتے ہیں؟“

تو میں نے کہا: کہ خداوند اور اس کا رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے کہا: ”قم کو اس لئے اس نام سے یاد کرتے ہیں کہ اس کے رہنے والے قائم آل محمد کے ارد گرد جمع ہوں گے اور حضرت کے ساتھ قیام کریں گے اور اس راہ میں ثبات قدم اور پایداری کا ثبوت پیش کریں گے اور آپ کی مدد کریں گے۔ (۲)

صادق آل محمد (علیہ السلام) ایک دوسری روایت میں اس طرح فرماتے ہیں: ”قم کی مٹی،

مقدس و پاکیزہ ہے اور قم والے ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں کوئی ظالم برائی کا ارادہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کی سزا میں جلدی ہو جائے۔ البتہ یہ اس وقت تک ہے جب اپنے بھائی سے خیانت نہ کریں اور اگر ایسا کیا تو، خداوند عالم، بدکردار ستمگروں کو ان پر مسلط کر دے گا، لیکن قم والے ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انصار اور ہمارے حق کی دعوت دینے والے ہیں۔“

اس وقت امام (علیہ السلام) نے آسمان کی جانب سر اٹھایا اور اس طرح دعا کی: خداوند! انہیں ہر فتنے سے محفوظ رکھ اور ہر ہلاکت و تباہی سے نجات عطا کر۔

## ایران امام زمانہ کا ملک ہے

جو روایات شہر قم کے بارے میں بیان کی گئی ہیں ایک حد تک ایرانیوں کی تصویر کشی کرتی ہیں۔ ظہور سے قبل اور ظہور کے وقت لیکن معصومین (علیہم السلام) کی تقریروں میں تھوڑا غور کرنے سے اس نتیجہ تک پہنچیں گے کہ انہوں نے ایرانیوں اور ایران کی طرف خاص توجہ رکھی ہے اور مختلف مواقع پر دین کی مدد اور ظہور کے لئے مقدمہ چینی کے بارے میں اور بھی تقریریں کی ہیں یہاں پر چند ایسی روایات جو ایرانیوں اور ظہور کے سلسلے میں مقدمہ بنانے والوں کی عظمت بیان کرتی ہیں اکتفاء کرتے ہیں۔

## ایرانیوں کی عظمت

ابن عباس کہتے ہیں: کہ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں فارس کی بات چلی تو آنحضرت ﷺ نے کہا: ”اہل فارس ایرانی“ بعض ہم اہل بیت سے ہیں۔“

جس وقت رسول خدا ﷺ کی خدمت میں غیر عرب یا موالی (چاہنے والوں) کی بات چلی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم میں ان پر تم سے زیادہ اعتماد و اطمینان رکھتا ہوں، ابن عباس کہتے ہیں کہ: جس گھڑی سیاہ پر چم تمہاری سمت بڑھ رہے ہوں فارسوں کا احترام کرو؟ اس لئے کہ تمہاری حکومت ان کی بدولت ہے۔“

ایک روز اشعث نے حضرت علی (علیہ السلام) سے اعتراض کرتے ہوئے کہا: کہ اے امیر المؤمنین یہ (گوئیں گے) کیوں تمہارے ارد گرد آئے ہوئے ہیں۔؟ حضرت غصہ ہوئے اور جواب دیا: ”کون مجھے معذور قرار دے گا کہ ایسے قوی ہیکل، بے خیر کہ ان میں سے ہر ایک لمبے کان لئے اپنے بستر پر لوٹتا ہو اور فخر و مباحات کرتے ہوئے ایک قوم سے روگرداں ہو؛ تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں اُن سے دور ہو جاؤں؟ کبھی میں ان سے دور نہیں ہوں گا۔“

جب تک کہ وہ جاہل کی صف میں شامل نہ ہو جائیں ۔ اس خدا کی قسم جس نے دانے اگائے اور مخلوقات کو خلق کیا وہ لوگ ایسے ہیں جو تمہیں دین اسلام کی طرف لوٹانے کے لئے تم سے مبارزہ کریں گے جس طرح تم اسلام لانے کے لئے ان کے درمیان تلوار چلاتے ہو۔“

## ظہور کی راہ ہموار کرنے والے

حایز اہمیت حصہ جو روایات میں ظہور سے پہلے کے واقعات اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انصار کے بارے میں آیا ہے وہ ایران اور ایرانیوں کے بارے میں مختلف تعبیر کے ساتھ جیسے اہل فارس - عجم، اہل خراسان، اہل قم، اہل طالقان، اہل ری - و۔۔۔۔۔ بیان کیا گیا ہے۔ تمام روایات کی تحقیق کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ملک ایران میں ظہور سے پہلے الہی حکومت جو ائمہ (علیہم السلام) کی دفاع کرنے والی اور امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی عنایت کا مرکز ہوگی قائم ہوگی نیز ایرانی - حضرت کے قیام میں بہت بڑا کردار ادا کریں گے کہ قیام کی بحث میں ذکر کروں گا۔ یہاں پر صرف چند روایت پر اکتفاء کرتے ہیں۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ: ”ایک شخص سر زمین مشرق سے قیام کرے گا اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کی راہ ہموار کرے گا۔“

نیز فرماتے ہیں کہ: ایسے سیاہ پر چم مشرق کی طرف سے آئیں گے جن کے دل فولادی ہوں گے، لہذا جو بھی ان کی تحریک سے آگاہ ہو ان کی طرف جائے اور بیعت کرے خواہ انہیں برف پر چلنا پڑے۔“

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: گویا میں ایک ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جس نے مشرق میں قیام کر دیا ہے اور حق کے طالب ہیں؛ لیکن انہیں حق نہیں دیا جا رہا ہے دو بارہ طلب کرتے ہیں پھر بھی ان کے حوالے نہیں کیا جا رہا ہے ایسی صورت میں تلواریں نیام سے باہر نکالے شانوں پر رکھے ہوئے ہیں اس وقت دشمن ان کی مرادوں کو پورا کر رہا ہے لیکن وہ لوگ قبول نہیں کر رہے اور قیام کر رہے ہیں اور حق صاحب حق ہی کو دیں گے ان کے مقتولین شہید ہیں اور اگر ہم نے انہیں درک کر لیا تو میں خود کو اس صاحب امر کے لئے آمادہ کروں گا۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انصار ۳۱۳ / اور اولاد عجم ہیں۔

اگرچہ عجم کا اطلاق غیر عرب پر ہوتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے اور دیگر روایات پر توجہ کرنے سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی مخصوص فوج کی تعداد زیادہ تر ایرانیوں پر مشتمل ہے۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ عنقریب تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جسے طی الارض کی صلاحیت ہوگی اور دنیاوی دروازہ ان پر کھلے ہوں گے نیز ان کی خدمت ایرانی مرد اور عورت کریں گی زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق و غرب کی فاصلہ کے باوجود ایک گھنٹہ میں مسافت طے کر لے گا نہ انہوں نے خود کو دنیا سے فروخت کیا ہے اور نہ ہی وہ دنیا دار ہیں۔“

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ طالقان والوں کو مبارک ہو کہ خداوند عالم کا وہاں ایسا خزانہ ہے جو نہ سونے کا ہے اور نہ چاندی کا بلکہ صاحب ایمان لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو حق کے ساتھ پہچانا ہے اور وہی لوگ آخر زمانہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انصار میں ہوں گے۔

رسول خدا ﷺ بھی خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ”خراسان میں خزانے ہیں لیکن نہ وہ چاندی ہے اور نہ سونا، بلکہ ایسے لوگ ہیں جنہیں خدا و رسول دوست رکھتے ہیں۔“

## دشمنوں سے امام کا سلوک

صدیوں انتظار ورنج و الم برداشت کرنے کے بعد ظلم و ستم و تاریکی کے خاتمہ کا وقت آچکا ہے خورشید سعادت کا پر تو ظاہر ہوگا اور ایک با عظمت ہستی خداوند عالم کی مدد سے ظلم و ستم کی بنیاد ڈھانے کے لئے ظہور کرے گی حضرت وسیع پیمانے پر اصلاح اور معنوی و مادی بنیادوں کی تبدیلی کو ختم کریں گے اور اسلامی سماج کو ایسے راستے پر گامزن کر دیں گے جو خوشنودی الہی کا خواہاں ہوگا۔

اس دوران اگر اشخاص و احزاب و پارٹیاں مشکل پیدا کرنا چاہیں کہ اس عظیم قیام میں رکاوٹ پڑ جائے نیز خلل اندازی کر کے تحریک کو ضعیف کرنا چاہیں گی تو بشریت کے سب سے بڑے اور دین الہی کے زبر دست دشمن ہوں گے ان کی جزا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دست زبردست سے فنا و نابودی ہی ہوگی۔

انقلاب امام میں رخنہ انداز وہ لوگ ہوں گے جن کے ہاتھ انسانیت کے خون سے آلودہ ہوں گے یا لا ابالی و بے پرواہ ہوں گے جنہوں نے جرائم پیشوں کے جرم سے خاموشی اختیار کی ہوگی لیکن حضرت کے پرچم تلے آنے سے سر پیچی کریں گے یا وہ کج فکرو نافہم ہوں گے جو اپنی فکروں کو حضرت کی فکر پر ترجیح دیں گے فطری ہے کہ ایسے لوگ قطعی طور پر سرکوب ہوں تاکہ ہمیشہ کے لئے انسانی سماج ان کے شر سے محفوظ ہو جائے اس اعتبار سے، حضرت کی روش ان لوگوں کے ساتھ نظر اندازی کے علاوہ ہے۔

اس فصل میں دو بنیادی مطلب کو بیان کریں گے جو روایات سے مستفاد ہیں ۔

## الف) دشمنوں کے مقابل امام کی استقامت

جو کچھ اس حصہ میں قابل غور ہے یہ کہ حضرت دشمنوں سے مقابلے کی صورت میں کسی طرح کی مجازگوئی سے کام نہیں لیں گے بلکہ ان میں سے بعض کو جنگ میں نیست و نابود کر دیں گے حتیٰ کہ فراری و زخمیوں کا بھی تعاقب کریں گے بعض گروہ کو پھانسی اور ان کے گھروں کو ویران کر دیں گے اور بعض گروہ کو جلا وطن اور بعض کے ہاتھ کاٹ دیں گے۔

### ۱۔ جنگ و کشتار

زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی وہی رفتار ہوگی جو حضرت رسول خدا کی تھی؟ امام (علیہ السلام) نے کہا: ہرگز وہ رسول خدا کے طریقوں کو (دشمنوں سے مقابلے میں) اختیار نہیں کریں گے رسول خدا نے نرمی و ملایمت سے رفتار کی تھی تاکہ ان کا دل جیت لیں اور لوگ آنحضرت سے مانوس ہو جائیں لیکن حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی سیاست قتل ہوگی اور جو دستور ہے اسی کے مطابق رفتار رکھیں گے۔

نیز کسی کی توبہ قبول نہیں کریں گے لہذا وای ہو اس پر جو ان کی مخالفت کرے۔

حسن بن ہارون کہتے ہیں: کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے حضور میں تھا کہ معلیٰ بن خنیس نے حضرت سے سوال کیا: کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کے وقت حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) کی روش کے خلاف رفتار رکھیں گے جب دشمنوں سے مقابلہ ہوگا؟ امام نے کہا: ہاں؛ حضرت علی (علیہ السلام) نے نرمی اور ملایمت کا رویہ اختیار کیا چونکہ جانتے تھے ان کے بعد دشمن چاہنے والوں اور شیعوں پر مسلط ہو جائیں گے لیکن حضرت کا رویہ ان پر تسلط و غلبہ انہیں اسیر کرنا ہے اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے بعد کوئی شیعوں پر قابو نہیں پا سکے گا۔

حضرت امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کے وقت قتل و غارت گری عرق ریزی کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا نیز جنگ کی کثرت اور ہمسہ وقت گھوڑوں پر سوار ہونے کی وجہ سے زیادہ جنگ کی نوبت نہیں آئے گی۔

مفضل کہتے ہیں: کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا درمیان گفتگو ذکر کیا تو میں نے عرض کیا: مجھے امید ہے کہ حضرت کے پروگرام و حکومت برقرار ہوگی آپ نے کہا: ایسا نہیں ہوگا مگر یہ کہ بہت ہی زیادہ سختیوں کا سامنا ہو۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ علی (علیہ السلام) نے کہا: کہ میرے لئے بھاگنے والوں کو قتل کرنا اور زخمیوں کو مار ڈالنا جائز تھا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا؛ اس لئے کہ اگر شیعہ قیام کریں تو زخمیوں کو قتل نہ کریں لیکن حضرت قائم کے لئے جائز و روا ہے کہ فراریوں کو قتل اور زخمیوں کو مار ڈالیں۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ حضرت کا پروگرام کیا ہے اور وہ کیا کریں گے تو اکثر لوگ حضرت کو نہ دیکھنے کی آرزو کریں گے اس لئے کہ حضرت بہت زیادہ قتل کریں گے اور قطعی طور پر پہلی جنگ قبیلہ قریش سے ہوگی پھر قریش کے بعد ہاتھ میں صرف تلوار ہوگی نیز انہیں بھی صرف تلوار ہی دیں گے پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے کام کی انتہا اس وقت ہوگی جب لوگ کہنے لگیں کہ یہ آل محمد نہیں ہیں اگر رسول خدا کے اہل بیت (علیہم السلام) میں ہوتے تو رحم کرتے۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) نے پروگرام و نئی سنت اور جدید قضاوت سے قیام کریں گے عربوں پر بہت سخت زمانہ آئے گا لہذا ان کے لئے شایستہ اور شایان شان یہی ہے کہ دشمنوں کو قتل کر دیں۔

## ۲۔ پھانسی اور جلا وطنی

عبد اللہ مغیرہ کہتے ہیں: کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جب حضرت قائم آل محمد ظہور کریں گے تو پانچ سو قریش کو کھڑے کھڑے اسی طرح دوسرے پانچ سو کو بھی پھانسی دیں گے۔

اور اس کام کی ۶ بار تکرار ہوگی عبد اللہ پوچھتے ہیں: کہ آیا ان کی تعداد اتنی ہو جائے گی؟

## حضرت نے کہا: ”ہاں! وہ خود اور ان کے چاہنے والے۔“

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ایک ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے اگر حقیقت میں انہوں نے قبول کر لیا تو انہیں آزاد کر دیں گے وگرنہ گردن مار دیں گے یا ان سے جزیہ (ٹیکس) لیں گے جیسا کہ آج اہل ذمہ سے لیتے ہیں اور انہیں دیہاتوں اور آبادیوں سے دور جلاوطن کر دیں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو چہروں سے تشخیص دیں گے اور ان کا سر اور پاؤں پکڑ کر تلوار سے مار دیں گے یعنی انہیں نیست و نابود کر دیں گے۔

### ۳۔ ہاتھوں کا قطع کرنا

بروی کہتا ہے: کہ میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے پوچھا: کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سب سے پہلے کون سا کام کریں گے؟ تو حضرت نے کہا ابتداءً بنی شیبہ کے سراغ میں جائیں گے اور ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لیے کہ وہ لوگ خانہ خدا کے چور ہیں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو بنی شیبہ کو گرفتار کر کے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اور انہیں لوگوں کے درمیان تشہیر کرتے ہوئے آواز دیں گے کہ یہ لوگ خانہ خدا کے چور ہیں۔

نیز فرماتے ہیں: کہ سب سے پہلے دو بدو مقابلہ بنی شیبہ سے ہے ان کے ہاتھوں کو قطع کر کے کعبہ پر لٹکادیں گے اور حضرت کی طرف سے اعلان ہوگا کہ یہ لوگ خانہ خدا کے چور ہیں۔

شیبہ فتح مکہ میں مسلمان ہوا تو رسول خدا نے اسے خانہ کعبہ کی کنجی سپرد کر دی اور بنی شیبہ گروہ ایک مدت تک خانہ کعبہ کے کلید بردار رہے۔

مرحوم مامقانی کہتے ہیں: کہ بنی شیبہ خانہ خدا کے چور ہیں انشاء اللہ ان کے ہاتھ اس جرم میں قطع کئے جائیں گے اور دیوار کعبہ پر لٹکایا جائے گا۔

### ب) مختلف گروہ سے مقابلہ

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) جب قیام کریں گے تو مختلف پارٹیوں اور گروہ سے سامنا ہوگا ان میں سے بعض خاص قوم و قبیلہ سے ہوں گے اور بعض گروہ اسلام کے علاوہ دین کے پیرو ہوں گے اور بعض گروہ اگرچہ ظاہراً مسلمان ہوں گے لیکن ان کی چال منافقانہ ہوگی وہ مقدس نمائندگی فہم ہوں گے جو حضرت کی مخالفت کریں گے یا باطل فرقے کی پیروی کرتے ہوں گے

حضرت امام (علیہ السلام) ہر ایک سے ایک خاص جنگ کریں گے ہم روایات نقل کر کے اسے بیان کریں گے۔

### ۱۔ قوم عرب

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو ان کے اور عرب و قریش کے درمیان صرف اور صرف تلوار حاکم ہوگی۔

پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے گلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: کہ ہمارے اور عربوں کے درمیان سوائے سرکائنات کے اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا ہے۔ (۱) شاید اس سے مراد اُن کے خود سرکش حاکم ہوں یا اس سے مراد دیگر مذاہب کے پیرو ہوں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) قریش سے جنگ کے بارے میں فرماتے ہیں : کہ جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو قریش کو نشانہ بنائیں گے انھیں تلوار ہی سے رام کریں گے اور تلوار ہی دیں گے۔

شاید اس سے مراد ”کہ قریش کو تلوار ہی ٹھکانے لگائے گی“ یہ ہو کہ قریش حضرت کا حکم نہیں مانیں گے اور خلل اندازی و مشکل پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور ڈائریکٹ و باواسطہ حضرت سے برسر پیکار ہوں گے حضرت بھی اسلحے کے علاوہ کوئی تدبیر نہیں کریں گے۔

## ۲۔ اہل کتاب

آیہ شریفہ >وَلَهُ اسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهًا< ”جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اپنے اختیار سے یا مجبوراً خدا کی مطیع ہوگی“ کی تفسیر پوچھی -

تو امام نے کہا: یہ آیت حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب آپ یہود و نصاریٰ، صابئیان مادہ پرستوں، اسلام سے برگشتہ افراد و کافروں کے خلاف مشرق و مغرب میں قیام کریں گے اور ان پر اسلام پیش کریں گے جو بھی اپنی مرضی سے قبول کرے گا تو اسے حکم دیں گے کہ نماز پڑھو زکوٰۃ دو، اور تمام وہ چیز جو ایک مسلمان انجام دیتا ہے انجام دو اور جو مسلمان نہیں ہوگا اس کی گردن مار دیں گے تاکہ مشرق و مغرب میں ایک موجود نہ ہو۔“

عبد اللہ بن بکیر فرماتے ہیں : کہ روی زمین پر تو بہت سارے لوگ ہیں حضرت کیسے سب کو مسلمان کر دیں گے یا نہیں تو گردن مار دیں گے۔

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ جب خدا ارادہ کرے تو معمولی چیز زیادہ اور زیادہ معمولی ہو جاتی ہے شہر بن حوشب کہتا ہے : کہ حجاج نے مجھ سے کہا: اے شہر قرآن میں ایک آیت ہے جس نے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس کے معنی نہیں سمجھ پا رہا ہوں ۔ میں نے کہا: کون سی آیت؟ اس نے کہا جہاں پر خداوند عالم فرماتا ہے >وَأَنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ<

”یعنی کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہے جو مرنے سے قبل ایمان نہ لائے“ بار بار اتفاق ہوا ہے کہ نصرانی یا یہودی شخص کو میرے پاس لائے گردن مارتا ہوں تو اس وقت اس کے لب خیرہ ہوتے ہیں لیکن حرکت نہیں کرتے مگر یہ کہ ان کی جان نکل جائے ۔

شہر بن حوشب کہتا ہے : کہ میں نے ان سے کہا : کہ آیت کے معنی یہ نہیں ہیں جو تم خیال کرتے ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) قیام سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت کی اقتداء کریں گے تو اس وقت کوئی یہودی اور نصرانی باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ مرنے سے پہلے اس پر ایمان لے آئے ۔

حجاج نے پوچھا - : یہ تفسیر کہاں سے یاد کی ؟ اور کس نے تمہیں یاد کرایا ہے ؟ تو میں نے کہا: کہ یہ تفسیر امام محمد باقر (علیہ السلام) نے بتلائی ہے تو حجاج نے کہا: کہ پھر تم نے ایک صاف و شفاف چشمہ سے حاصل کی ہے۔

رسول خدا فرماتے ہیں : کہ ”قیامت برپا نہیں ہوگی مگر یہ کہ یہود سے جنگ کرو اس گھڑی شکست خوردہ یہودی فرار کریں گے اور پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے لیکن پتھر فریاد کرے گا اے مسلمانو! اے خدا کے بندو! یہودی میری پشت کے پیچھے چھپا ہے۔“  
رسول خدا فرماتے ہیں : کہ یہودی دجال کے ہمراہ ہیں وہ فرار کر کے پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے لیکن درخت و پتھر چلا کر کہیں گے: اے روح اللہ یہ یہودی ہے حضرت انہیں قتل کریں گے اور کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑیں گے۔

البتہ دیگر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کی اہل کتاب سے جنگ ہمیشہ یکساں نہیں ہے بلکہ بعض مورد میں ان سے جزیہ لے کر انہیں ان کے دین پر باقی رہنے دیں گے اور کچھ گروہ سے بحث و مناظرہ کر کے ان کو اس طریقے سے اسلام کی دعوت دیں گے ممکن ہے کہ یہ کہیں کہ ان سے ابتداء میں بحث و مناظرہ کریں گے اور جو حق سے چشم پوشی کرے گا اس سے جنگ کریں گے۔

ابو بصیر کہتے ہیں : کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کیا : کہ کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) مسجد سہیلہ میں رہیں گے ؟ حضرت نے کہا: ہاں ”پھر سوال کیا ان کی نظر میں اہل ذمہ کیسے ہوں گے ؟ کہا: ان سے صلح آمیز طریقہ رکھیں گے جس طرح رسول خدا نے رفتار رکھی ہے اور ذلت آمیز انداز میں جزیہ ادا کرائیں گے۔“  
ابن اثیر کہتا ہے : کہ اس وقت جزیہ دینے والا کوئی اہل ذمہ نہیں ہوگا۔

ابن شوذب کہتا ہے کہ: اس لئے حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کو مہدی کہتے ہیں کہ شام کے کسی پہاڑ کی طرف مبعوث ہوں گے اور وہاں سے توریت کو نکالیں گے اور اس کے ذریعہ یہودیوں سے مناظرہ کریں گے نیز انہیں میں بعض گروہ حضرت پر ایمان لائے گا۔

### ۳۔ باطل و منحرف فرقے

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ دو گروہ مرحبہ پر وای ہو ! کل جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو پھر وہ کس شخص کے پاس پناہ لیں گے ؟ راوی نے کہا: کہتے ہیں ، کہ اس وقت ہم اور تم دونوں ہی عدالت کے سامنے یکساں ہوں گے ؟ تو آپ نے کہا: ان میں سے ہر ایک توبہ کرے ، تو خدا معاف کرے گا اور اگر اپنے اندر نفاق و دو روئی رکھتا ہو تو خدا وند عالم سوائے اس کے کسی کو جلا وطن نہیں کرے گا اور اگر ذرہ برابر بھی نفاق کو

ظاہر کرے گا تو خداوند عالم اس کا خون مباح کر دے گا اس کے بعد فرمایا: کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس طرح قصاب گوسفندوں کی گردن مارتا ہے انہیں بھی ہلاک کر دے گا پھر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا۔

راوی کہتا ہے: کہ جب حضرت ظہور کریں گے تو تمام امور و فعالیت حضرت کے نفع میں ہوگی اور وہ خون نہیں بہائیں گے امام (علیہ السلام) نے کہا: نہیں؛ خدا کی قسم (ایسا نہیں ہوگا) جب تک ہم لوگ ان کا خون نہ بہالیں اور پسینے نہ پوچھ لیں اپنے ہاتھ سے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے خوارج کی شکست کے بعد لاشوں کے درمیان سے گذرتے وقت کہا: خداوند عالم نے قیامت تک کے لئے انہیں ریشہ کن کر دیا ہے۔

حضرت نے کہا: نہیں؛ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ مردوں کی صلب اور عورتوں کے رحم سے ہوں گے اور پئے درپئے خروج کریں گے یہاں تک کہ اشمط نامی شخص کی سربراہی میں دریائے دجلہ و فرات کے درمیان خروج کریں گے اس وقت میرے اہل بیت (علیہم السلام) سے ایک شخص ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا اور انہیں ہلاک کر دے گا اس کے بعد خوارج کا قیامت تک کوئی قیام نہیں ہوگا۔

نیز آنحضرت بشریہ فرقہ کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے وہاں دس ہزار کی تعداد جنہیں تبریہ کہتے ہیں کاندھوں پر اسلحے لئے ہوئے حضرت کے لئے رکاوٹ بنیں گے اور کہیں گے جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ؛ ہمیں فرزند فاطمہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے پھر حضرت تلوار کھینچیں گے اور سب کو تہ تیغ کر دیں گے۔

#### ۴۔ مقدس نما لوگ

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے تو وہاں تبریہ فرقے کے سولہ ہزار افراد اسلحوں سے لیس حضرت کی راہ میں حائل ہوں گے؟ وہ لوگ قرآن کے قاری، علماء دین ہوں گے جن کی پیشانی پر عبادت کی کثرت سے گھٹا پڑا ہوگا اور شب بیداری کی وجہ سے چہرے زرد ہوں گے مگر نفاق سے ڈھکے ہوں گے وہ سب ایک آواز ہو کر کہیں گے: اے فرزند فاطمہ جدھر سے آئے ہو اُدھر ہی لوٹ جاؤ اس لئے کہ تمہاری ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) شہر نجف کی پشت سے دو شبہ کی ظہر سے شام تک ان پر تلوار چلائیں گے اور سب کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے اس جنگ میں حضرت کا ایک سپاہی

بھی زخمی نہیں ہوگا۔

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں: کہ امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ حضرت کو ظہور کے وقت جن مشکلوں کا سامنا ہوگا رسول خدا کی مشکلات کے بقدر ہوگا یا اس سے زیادہ“

فضل کہتے ہیں: کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو جن مشکلات کا سامنا زمانہ جاہلیت میں رسول خدا کو ہوا ہے اس سے زیادہ جاہلوں سے انہیں تکلیف و اذیت پہنچیں گی۔

میں نے سوال کیا: کیسے اور کس طرح تو آپ نے کہا: رسول خدا ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے جب لوگ اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے بتوں، لکڑیوں، پتھروں کی پوجا کرتے تھے لیکن حضرت قائم ایسے زمانہ میں ظہور کریں گے جب لوگ آپ کے خلاف قرآن سے احتجاج کریں گے اور آیات کی آپ کے برخلاف تاویل کریں گے۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: کہ حضرت قائم اس درجہ انسانوں کا قتل کریں گے پنڈلیاں خون میں ڈوب جائیں گی ایک شخص آپ کے آباء کی اولاد میں سے ان پر اعتراض کرے گا کہ لوگوں کو اپنے سے دور کر رہے ہو جس طرح گوسفندوں کو دور کرتے ہیں! کیا یہ رسول کے دستور کے مطابق رفتار ہے۔

حضرت کے ناصروں میں سے ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھے گا اور کہے گا خاموش ہوتے ہو یا گردن ماردوں حضرت کے ہمراہ رسول خدا سے کئے عہد و پیمان کا نوشتہ لوگوں کو دیکھائیں گے۔

## ۵۔ ناصبی (دشمنان اہلبیت علیہم السلام)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو تمام ناصبی اور دشمن اہل بیت (علیہم السلام) پر اسلام پیش کریں گے اقرار کر لیا تو ٹھیک ورنہ قتل کردئے جائیں گے یا انہیں جزیہ لینے پر مجبور کیا جائے گا جس طرح آج اہل ذمہ دیتے ہیں۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب حضرت ظہور کریں گے تو ہر ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے اگر قبول کر لیا تو آزاد کر دیں گے ورنہ گردن مار دیں گے یا ان سے جزیہ لیں گے جس طرح اہل ذمہ سے لیا جاتا ہے اور انہیں شہر سے دور دیہاتوں میں جلا وطن کر دیں گے۔

حوم مجلسی نقل کتابہ فیہ باب فیہ

: کہ شاید یہ حکم آغاز قیام سے متعلق ہو اس لئے کہ ظاہری طور پر روایات کہتی ہیں کہ ان سے

صرف ایمان قبول کرایا جائے گا اگر ایمان قبول نہیں کیا تو قتل کر دیئے جائیں گے۔

ابو بصیر کہتے ہیں : کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے میں نے عرض کیا: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا ناصبیوں اور آپ کے دشمنوں سے کیسا سلوک ہوگا؟ تو آپ نے کہا: اے ابو محمد ہماری حکومت میں مخالفین کا کچھ حصہ نہیں ہے خداوند ہمارے لئے ان کا خون حلال کر دے گا لیکن آج ہم لوگوں پر ان کا خون حرام ہے لہذا تمہیں کوئی دھوکہ نہ دینے پائے۔ اور یہ جان لو جس وقت ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو حضرت (مہدی) خدا و رسول نیز ہمارے لئے انتقام لیں گے۔

## ۶۔ منافقین

آیت > لَوْ تَذَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا<

”اگر تم کفر و ایمان کے عناصر کو ایک دوسرے سے جدا کرتے تو ہم صرف کافروں کو درد ناک عذاب دیتے“ کی تفسیر میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: خداوند عالم نے منافقین اور کافریں کی صلب میں مومنین کی امانتیں قرار دی ہیں حضرت قائم اس وقت ظہور کریں گے جب کافروں، منافقوں کی صلب سے مومن ظاہر ہو جائیں یعنی مومنین ان سے پیدا ہو جائیں اس کے بعد خدا ان کافروں و منافقوں کو قتل کرے گا۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو انہیں تم سے مدد مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی اور تم بہت سارے منافقین سے متعلق حدود الہی کا جرا کریں گے۔“

امام حسین (علیہ السلام) اپنے بیٹے امام سجاد (علیہ السلام) سے فرماتے ہیں : خدا کی قسم میرا خون! اس وقت تک کھولتا رہے گا جب تک کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) مبعوث نہیں ہوتے اور میرے خون کا فاسق و کافر منافقین سے انتقام نہیں لیتے اور ۷۰ ہزار کو قتل نہیں کرتے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو وہ کوفہ آئیں گے اور وہاں تمام منافقین کو (جو حضرت کی امامت کے معتقد نہیں ہیں) قتل کریں گے نیز ان کے محلوں کو ویران اور ان کے سپاہیوں سے جنگ کریں گے اور انہیں اس درجہ قتل کریں گے کہ خداوند عالم راضی و خوشنود ہو جائے گا۔

## ۷۔ شیطان

وہب بن جمیع کہتے ہیں : کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے میں نے سوال کیا : کہ جو خداوند عالم نے شیطان سے کہا : >فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ< (خداوند عالم نے کہا): ہاں تمہیں (شیطان) روز معین اور وقت معلوم تک کے لئے مہلت دی گئی یہ وقت معلوم کس زمانہ میں آئے گا؟ آپ نے کہا : تمہیں کیا گمان ہے کہ یہ دن قیامت کا دن ہے؟ خداوند عالم نے شیطان کو ہمارے قائم کے قیام کے دن تک مہلت دی ہے جب خدا انہیں مبعوث کر کے قیام کی اجازت دے گا تو حضرت مسجد کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے ، اس وقت شیطان اپنے دو زانوں پر چلتا ہوا وہاں آئے گا اور کہے گا: مجھ پر آج کے دن وای ہو! حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس کی پیشانی پکڑ کر اس کی گردن مار دیں گے اس وقت معلوم ہوگا جب شیطان کی مہلت کا زمانہ تمام ہو جائے گا

## حضرت کی جنگیں

جب حضرت کا ہدف پوری دنیا میں حکومت برپا کرنا اور ظلم و ستم کو فنا کرنا ہے تو یقیناً اس ہدف کی تکمیل میں انواع و اقسام دشواریوں اور رکاوٹوں کا سامنا ہوگا تو ضروری ہے کہ فوجی مشق و ٹریننگ کے ذریعہ ان رکاوٹوں کو ختم کریں اور یکے بعد دیگرے ممالک کو فتح کر کے شرق و غرب عالم میں تسلط حاصل کریں اور عادلانہ خدائی حکومت قائم کریں اس فصل میں اس سلسلے میں روایات ملاحظہ ہوں ۔

## الف) شہیدوں اور مجاہدوں کی جزا

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں جنگ کا مقصد مفسدین زمانہ اور ستمگار وقت کی نابودی و خاتمہ ہے لہذا حضرت کے ہمراہ جنگ میں شرکت بھی کئی گنا جزا کی حامل ہوگی اس طرح سے ہے کہ اگر کوئی سپاہی کسی ایک دشمن کو نابود کرے ۲۵/۲۰ شہید کا اجر پائے گا اور اگر خود شہید ہو جائے تو اس کی جزا دو شہید کے برابر ہوگی اسی طرح جانباز و زخمی افراد معنوی مقام کے علاوہ حکومت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) میں خصوصی امتیاز کے حامل ہوں گے نیز شہداء کے گھرانے خصوصی امتیاز پائیں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) اپنے شیعوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں ”کہ اگر تمہاری رفتار ہمارے فرمان کے مطابق رہی اور سرکشی دیکھنے میں نہ آئی اور کوئی اس حال میں ظہور سے پہلے مر جائے تو شہید ہوگا اور اگر حضرت کو درک کر کے درجہ شہادت پر فائز ہو جائے تو دو شہید کے برابر اجر پائے گا اور اگر ہمارے کسی ایک دشمن کو قتل کر دے تو پھر بیس ۲۰/شہید کا

اجر پائے گا۔

اس روایت میں دشمنوں کی نابودی ایک شہید کے اجر سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے اس لئے کہ دشمن کو قتل کرنا خدا کی خوشنودی، لوگوں کے سکون و آرام، اسلام کی عزت و شوکت کا باعث ہوگا اگرچہ شہادت کے درجہ پر فائز ہونا شہید کو کمال تک پہنچاتا ہے اس لحاظ سے سپاہیوں کو چاہئے کہ محاذ جنگ پر دشمنوں کی فکر میں رہیں نہ شہادت کی۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہمراہ شہید ہونا دو شہید کا اجر رکھتا ہے۔“

کافی میں اس طرح آیا ہے کہ: ”کہ اگر امام کے سپاہی دشمن کو قتل کر دیں تو ان کا اجر ۲۰ شہید کے برابر ہے اور اگر کوئی حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہمراہ شہید ہو جائے تو پھر ۲۵ شہید کا اجر پائے گا۔“

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے شہداء کے گھرانوں اور شہیدوں کے ساتھ طرز سلوک کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ: حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) فوجی تشکیل کے بعد کوفہ روانہ ہو جائیں گے اور وہاں قیام کریں گے اور کوئی شہید ایسا نہیں ہوگا جس کے قرضہ امام ادا نہ کریں گے اور اس کے خاندان کو دائمی وظیفہ و حقوق عنایت کریں گے۔

یہ روایت حضرت کی خاندان شہداء کی دیکھ ریکھ کا پتہ دیتی ہے۔

## (ب) جنگی اسلحہ اور ساز و سامان

قطعی و یقینی طور پر جو اسلحہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) جنگوں میں استعمال کریں گے دیگر اسلحوں سے بنیادی طور پر جدا ہوں گے اور روایت میں لفظ سیف کا استعمال شاید اسلحہ سے کنایہ ہو نہ یہ کہ مراد خاص کر تلوار ہو، اس لئے کہ امام کا اسلحہ اس طرح ہے جس کے استعمال سے کوفہ کی دیوار گر پڑیں گے اور دھوون میں تبدیل ہو جائیں گی اور دشمن ایک وار میں پانی میں نمک کی طرح پگھل جائے گا اس لئے کہ دل ہل جائیں گے۔

روایت کے مطابق حضرت کے سپاہیوں کا اسلحہ آہنی ہے لیکن ایسا ہے کہ اگر پہاڑ پر گرے تو دو ٹکڑے ہو جائے گا شاید دشمن بھی آتشی اسلحہ استعمال کرے، اس لئے کہ امام وہ لباس پہنیں گے جو گرمی سے محفوظ ہوگا اور یہ وہی لباس ہے جو جبرئیل (علیہ السلام) آسمان سے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے آتش نمرود سے نجات کے لئے لائے تھے وہی لباس حضرت بقیۃ اللہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے اختیار میں ہے اگر ایسا نہ ہوتا یعنی ترقی یافتہ اسلحہ دشمن کے پاس نہ ہوتا تو پھر اس لباس کی ضرورت نہ ہوتی ہر چند اس میں اعجازی جنبہ ہو۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو جنگی تلواریں آسمان سے نازل ہوں گی ایسی تلواریں کہ جس پر سپاہی اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ناصرگروہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی کے ناصر و یاور آہنی تلواریں رکھتے ہیں،

لیکن اس کی جنس لوہے کے علاوہ ہے اگر ان میں سے کوئی ایک پہاڑ پر وار کر دے تو پہاڑ دو ٹکڑے ہو جائے گا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ایسے سپاہیوں اور اسلحوں کے ساتھ ہند، دیلم، کرد، روم، بربر، فارس، جابلقا و جابر سا کے درمیان جنگ کے لئے جائیں گے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی فوج کے پاس ایسے دفاعی وسائل ہوں گے کہ دشمن بے بس ہوگا امام جعفر صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: کہ اگر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انصاران سپاہیوں سے جو شرق و غرب میں پھیلے اور قبضہ جمائے ہیں روبرو ہوں تو ایک آن میں انہیں فنا کے گھاٹ اتار دیں گے اور دشمن کے اسلحے ان پر کارآمد نہیں ہوں گے۔

### ج) امام کا نجات بشر کے لئے دنیا پر قبضہ

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی فوجی ترتیب او ر شہرو ملک پر قابض ہونے کے بارے میں دو طرح کی روایت پائی جاتی ہے بعض روایت میں شرق و غرب جنوب اور قبلہ ہے نتیجہ کے طور ساری کائنات پر تسلط کی خبر ہے اور بعض روایات صرف مخصوص و معین زمین پر فتح و غلبہ کی خبر دیتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت تمام کائنات کو اپنے قبضہ و دسترس میں کر لیں گے مگر ایسا کیوں ہوا کہ بعض شہروں کے نام مذکور ہیں تو شاید ایسا کسی اہمیت کے اعتبار سے ہو کہ وہ تمام شہر اس وقت ظاہر ہو جائیں گے یہ اہمیت اس لئے ہے کہ شاید اس وقت ان کا شمار طاقت میں ہو۔ اور کسی نہ کسی جگہ کو اپنے نفوذ و تسلط میں رکھے ہوئے ہیں، یا وہ سر زمین اتنی وسیع و عریض ہے کہ اکثریت آبادی اس میں زندگی گذارتی ہے یا یہ کہ ایک دین و مذہب کی آرزوؤں کا مرکز ہے اس طرح سے کہ وہ شہر قبضہ میں آجائے تو اس مکتب و آئین کے پیرو بھی تسلیم ہو جائیں۔ یا یہ کہ ان کی فوجی اہمیت ہے اس طرح سے کہ ان کے سلنڈر ہو جانے سے دشمن کی تکنک بیکار ہو جائے تو حضرت کے فوجی حملہ کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

آغاز قیام کے لحاظ سے شہر مکہ کا انتخاب پھر اس کے بعد عراق، کوفہ سیاسی مرکز بنانے حکومت کی فوجی تحریک شام کی جانب پھر بیت المقدس کو فتح کرنا شاید اس بات کی تائید ہو اس لئے

کہ آج تینوں سرزمینوں کی سیاسی، مذہبی، فوجی سرگرمی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔

پہلے دستہ کی روایت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے پورے جہان پر قبضہ کے بارے میں تھی کہ بعض درج ذیل ہیں حضرت رضا (علیہ السلام) اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: کہ رسول خدا نے فرمایا: جب ہمیں معراج پر لیجایا گیا تو میں نے عرض کیا خدا یا! یہ لوگ (ائمہ) میرے بعد میرے جانشین ہوں گے آواز آئی: ہاں! اے محمد، یہ لوگ میرے دوست، منتخب، لوگوں پر حجت ہوں گے اور تمہارے بعد بہترین بندے اور جانشین ہوں گے میری عزت و جلال کی قسم اپنے دین و آئین کو ان کے ذریعہ سے لوگوں پر غالب کروں گا اور کلمہ اللہ کو ان کے ذریعہ برتری عطا کروں گا اور ان میں آخری کے ذریعہ زمین کو سرکش و گنہگار افراد سے پاک و پاکیزہ کردوں گا اور شرق و غرب عالم کی حکومت اسے دے دوں گا۔

آیہ شریفہ > اَلَّذِينَ اِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ <

ان لوگوں کو اگر زمین پر حکومت دیدیں تو نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ یہ آیت آل محمد اور آخری امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے مربوط ہے خداوند عالم مغرب و مشرق کو ان کے انصار کے اختیار میں دیدے گا۔“  
رسول خدا فرماتے ہیں: کہ مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہمارے فرزند ہیں خداوند عالم ان کے ذریعہ مشرق و مغرب کو فتح کرے گا۔

رسول خدا فرماتے ہیں: کہ جب مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو دین کو اسکی اصلی جگہ لوٹا دیں گے اور درخشاں کامیابی ان کے لئے انہیں کے ذریعہ عطا کرے گا اس وقت مسلمان ہوں گے اور (لا الہ الا اللہ) زبان سے جاری کریں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہم سے ہیں ان کی حکومت مشرق و مغرب کو محیط ہوگی۔

نیز فرماتے ہیں: کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کے وقت اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔

رسول خدا سے منقول ہے: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنے لشکر کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے۔

رسول خدا فرماتے ہیں: کہ اگر زندگی اور دنیا کی عمر صرف ایک روز باقی بچے گی تو بھی خداوند عالم مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کو مبعوث کرے گا اور اس کے ذریعہ دین کی عظمت کو واپس کرے گا اور آشکار و فائق کامیابی ان کے لئے انہیں کے ذریعہ عطا کرے گا اس وقت ہر ایک (لا الہ الا اللہ) زبان سے کہے گا۔

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں : کہ رسول خدا نے فرمایا : کہ ذوالقرنین خداوند عالم کے ایک شایستہ بندے تھے جنہیں خداوند عالم نے اپنے بندوں پر حجت قرار دیا اور اس نے اپنی قوم کو یکتا پرستی کی دعوت دی اور تقویٰ و پرہیزگاری کا حکم دیا لیکن انہوں نے اس کے سر پر ایک وار کیا تو وہ مدتوں پوشیدہ رہے اور اتنا کہ انہوں نے خیال کر لیا کہ وہ اب مر چکے ہیں پھر کچھ مدت بعد اپنی قوم کے درمیان آئے لیکن پھر سر کے دوسرے حصہ پر وار کیا۔

تمہارے درمیان ایسا شخص ہے جو سنت پر سالک ہوگا ، خداوند عالم نے ذوالقرنین کو زمین پر اقتدار دیا اور ہر چیز کو ان کے لئے وسیلہ بنادیا تو انہوں نے دین اس کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلا دیا خداوند عالم وہی رفتار و روش امام غائب - جو میرے فرزندوں میں ہیں - جاری رکھے گا اور اسے مشرق مغرب میں پہنچنے کا نیز کوئی پانی کی جگہ ، پہاڑ ، بیابان باقی نہیں ہوں گے جس پر ذوالقرنین نے قدم نہ رکھا ہو اور جیسے ہی قدم رکھیں گے خداوند عالم زمین کے خزانے و معادن ظاہر کرے گا اور ان کے دشمنوں کے دل میں خوف ڈال کر ان کی مدد کرے گا اور زمین کو ان کے ذریعہ عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ قیام سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ دوسرے گروپ کی روایات شہروں پر فتح کی جانب اشارہ کرتی ہیں کہ ہم اس سلسلے میں چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں :

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی شام کی جانب روانگی کے بارے میں فرماتے ہیں : کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے حکم سے لشکر کے حمل و نقل کے اسباب فراہم کئے جائیں گے : اس کے بعد چار سو کشتی بنائی جائے گی اور ساحل عکا کے کنارے لنگر انداز ہوگی دوسری طرف سے ملک روم والے سو صلیب - کے ہمراہ کہ ہر صلیب دس ہزار لشکر پر مشتمل ہوگی باہر آئیں گے اور نیزوں ، اسلحوں سے پہل کریں گے حضرت اپنے سپاہیوں کے ساتھ وہاں پہنچیں گے اور انہیں اتنا قتل کریں گے کہ فرات کا پانی بدل جائے گا اور ساحل ان کے جسم کی بوسے متعفن ہو جائے گا۔

اس خبر کو سنتے ہی ملک روم میں باقی رہ گئے افراد انطاکیہ فرار کر جائیں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ایک لشکر قسطنطنیہ بھجیں گے اور جب وہ لوگ خلیج تک پہنچیں گے تو اپنے پاؤں پر ایک جملہ لکھیں گے اور پانی پر سے گذر جائیں گے ۔

رسول خدا فرماتے ہیں : کہ گر عمر دنیا کا ایک دن بھی بچے گا تو خداوند عالم میری عترت سے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو میرا ہمنام ہوگا اور اس کی پیشانی چمکتی ہوگی اور وہ قسطنطنیہ و جبل دیلم کو فتح کرے گا ۔

حذیفہ فرماتے ہیں : کہ دیلم و طبرستان ہاشمی مر دکے ہاتھوں فتح ہوں گے اور بس۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو قسطنطنیہ، چین اور دیلم کے پہاڑ فتح کر کے سات سال تک فرمانروائی کریں گے۔

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اور ان کے ساتھی قسطنطنیہ فتح کریں گے اور جہاں روم کا بادشاہ قیام پذیر ہے وہاں جائیں گے اور وہاں سے تین خزانے نکالیں گے جواہرات، سونے، چاندی پھر اموال اور غنیمت لشکر کے درمیان تقسیم کر دیں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) فوج کے لئے تین پرچم تین نقطے پر آمادہ کریں گے ایک پرچم قسطنطنیہ پر لہرائیں گے تو خداوند عالم اس پر فتح و غلبہ عطا کرے گا دوسرا پرچم چین روانہ کریں گے وہاں بھی حضرت فاتح ہوں گے اور تیسرا پرچم دیلم کے پہاڑ کے لئے روانہ کریں گے تو وہ جگہ بھی آپ کے لشکر کے تصرف میں آجائے گی۔

حذیفہ کہتے ہیں: کہ بلنجر (شوروی سابق) اور دیلم کے پہاڑ فتح نہیں ہوں مگر آل محمد کے جوان کے ذریعہ حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہزار کشتی کے ہمراہ شہر قاطع سے شہر قدس شریف کی جانب روانہ ہوں گے اور عکا، صور، غزہ، عسقلان (۳) ہوتے ہوئے فلسطین میں داخل ہو جائیں گے اموال و غنیمت باہر لائیں گے پھر حضرت قدس شریف میں داخل ہو کر وہاں پڑاؤ ڈال دیں گے اور دجال کے ظاہر ہونے تک وہیں مقیم رہیں گے۔

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں: کہ میں نے امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ جب قائم آل محمد ظہور کریں گے تو اپنی تلوار نیام سے باہر نکال کر روم، چین، دیلم، سند، ترک، ہند، کابل، شام، خزر کو فتح کریں گے۔

ابن حجر کہتے ہیں کہ: سب سے پہلے پرچم کو ترک روانہ کریں گے۔

شاید روایت میں سیف مختلط سے مراد خاص اسلحہ ہوں جو حضرت مہدی کی دسترس میں آئیں گے؛ اس لئے کہ تمام سرزمینوں کو فتح کرنے کے لئے مافوق طاقت کی ضرورت ہے اور ایسے مناسب جو تمام اسلحوں پر بھاری ہوں خصوصاً اگر ہم کہیں کہ حضرت اپنی مختلف فعالیت عادی و معمولی طریقوں سے انجام دیں گے۔

ہند کے فتح ہونے کے بارے میں کعب کہتا ہے کہ: جو حکومت بیت المقدس میں ہوگی ہند سپاہی بھیجے گی اور اس جگہ کو فتح کرے گی اس کے بعد وہ لشکر ہند میں داخل ہو جائے گا اور وہاں کے خزانے حکومت بیت المقدس کے لئے روانہ کریں گے اور ہند کے بادشاہوں کو اسیر کی صورت میں ان کے پاس لے آئیں گے مشرق و مغرب ان کے لئے فتح ہو جائے گا اور دجال کے خروج تک فوجیں ہند میں رہیں گی۔

خذیفہ کہتے ہیں : کہ رسول خدا نے فرمایا : طاہر اسماء کے فرزند نے بنی اسرائیل سے جنگ کی اور انہیں اسیر کیا اور بیت المقدس میں آگ لگائی اور وہاں سے ۷۰۰/ سو یا ۹۰۰/ سو کشتی جواہرات و سونے کی شہر روم میں لایا یقیناً حضرت مہدی اسے باہر نکال کر بیت المقدس واپس لائیں گے ۔

اگرچہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کا آغاز مکہ سے ہوگا لیکن ظہور کے بعد سر زمین حجاز کو فتح کریں گے امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں : کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) مکہ میں ظہور کریں گے لیکن حجاز بھی فتح ہو جائے گا اور تمام ہاشمی قیدیوں کو زندان سے رہا کریں گے ۔

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فتح خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں :- کہ حضرت خراسان فتح ہونے تک اپنی تحریک جاری رکھیں گے پھر اس کے بعد مدینہ واپس آجائیں گے ۔

آنحضرت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہاتھوں آرمینہ کے فتح ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں : کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنی تحریک جاری رکھیں گے اور جب آرمینہ پہنچ جائیں گے اور انہیں وہاں کے لوگ دیکھیں گے تو ایک دانشمند راہب کو حضرت سے مذاکرہ کے لئے بھیجیں گے راہب امام (علیہ السلام) سے کہے گا : کیا تم ہی مہدی ہو؟ تو حضرت جواب دیں گے : ہاں میں ہی ہوں ؛ میں وہی ہوں جس کا نام انجیل میں ذکر ہے اور آخر زمانہ میں جس کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے وہ سوالات کرے گا اور امام جواب دیں گے ۔

راہب مسیحی اسلام لے آئے گا لیکن آرمینہ کے رہنے والے سرکشی اور طغیانی کریں گے اس کے بعد حضرت کے سپاہی شہر میں داخل ہو جائیں گے اور پانچ سو مسیحی فوج کو نیست و نابود کر دیں گے خداوند عالم اپنی بے پایاں قدرت سے ان کے شہر کو زمین و آسمان کے مابین معلق کر دے گا اس طرح سے کہ بادشاہ اور اس کے حوالی موالی جو شہر کے باہر ساکن تھے شہر کو آسمان و زمین کے درمیان

دیکھیں گے آرمینہ کا بادشاہ خوف سے فرار کر جائے گا اور اپنے حوالی موالی سے کہے گا کہ کسی پناہ گاہ میں پناہ لو اثناء راہ میں ایک شیر راستہ بند کر دے گا وہ لوگ خوفزدہ ہو کر اپنے ہمراہ لئے اموال و اسلحوں کو پھینک دیں گے اور حضرت کے سپاہی جو ان کے تعاقب میں ہوں گے لے لیں گے اور اپنے درمیان اس طرح تقسیم کریں گے کہ سب کو سو سو ہزار دینار ملے ۔

فتح جہاں کا دوسرا حصہ حضرت کے لئے زنج کے شہر ہیں اس سلسلے میں حضرت امیر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنی تحریک شہر زنج کبریٰ پہنچنے تک جاری رکھیں گے اس شہر میں بازار اور ہر بازار میں ہزار دکانیں ہیں حضرت اس شہر کو بھی فتح کریں گے اسے فتح کرنے کے بعد قاطع نامی شہر کا عزم کریں گے جو جزیرہ کی صورت دریا کے اوپر واقع ہے ۔

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) پوری دنیا میں لشکر بھیجنے سے متعلق فرماتے ہیں : کہ گویا ہم قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کو دیکھ رہے ہیں کہ انہوں نے اپنا لشکر پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے۔

نیز حضرت فرماتے ہیں : کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنے لشکر کو بیعت لینے کے لئے پوری دنیا میں روانہ کریں گے ، ظلم و ظالم کو مٹا دیں گے اور فتح شدہ شہر حضرت کے لئے ثابت و برقرار ہو جائے گا اور خداوند عالم آپ کے مبارک ہاتھوں سے قسطنطنیہ کو فتح کرے گا۔

## امام کے قیام میں عورتوں کا کردار

ظہور سے قبل و بعد عورتوں کے کردار سے متعلق روایات کی چھان بین کرنے سے چند قابل توجہ باتیں سامنے آتی ہیں اگرچہ بعض روایات کی رو سے اکثر دجال کے پیرو یہود اور عورتیں ہوگی۔ لیکن انہیں کے مقابل مومنہ اور پاکدامن عورتیں بھی ہیں کہ اپنے عقیدہ کی حفاظت میں زیادہ سے زیادہ کوشاں رہیں گی ظہور سے قبل کے حالات سے بہت متاثر ہیں بعض عورتیں ثبات قدم اور مجاہدانہ قوت کی حامل ہیں جہاں بھی جائیں گی لوگوں کو دجال کے خلاف جنگ کی تبلیغ کریں گی اور دجال کی انسانی ہیئت کے خلاف مابیت کو آشکار کریں گی۔

بعض روایتوں کے مطابق قیام کے وقت چار سو ۱۰۰/ عورتیں امام کے ہمراہ ہوں گی نیز ان کی اکثریت دوا دارو، معالجہ میں مشغول ہوگی البتہ عورتوں کی تعداد کے بارے میں کہ قیام کے وقت کتنی ہوں گی اختلاف ہے بعض روایتوں میں ۱۳/ عورتوں کا نام ہے کہ ظہور کے وقت حضرت کے ساتھ ہوں گی۔ شاید یہ عورتیں امام کی ابتدائی فوج میں ہوں اور بعض روایات میں امام کی ناصر عورتوں کی تعداد سات ہزار آٹھ سو ذکر کی گئی ہے اور وہ وہی عورتیں ہیں جو قیام کے بعد حضرت کے ہمراہ ہو کر حضرت کے کاموں میں مدد کریں گی۔

کتاب فتن میں ابن حماد سے نقل ہے کہ: دجال کے خروج کے وقت مومنین کی تعداد ۱۲۰۰۰/ ہزار مرد اور سات ہزار سات سو یا آٹھ سو عورتیں ہوں گی۔ (۲)

رسول خدا فرماتے ہیں کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) آٹھ سو مرد اور چار

سو عورتوں کے درمیان نازل ہوں گے کہ وہ لوگ زمین کے رہنے والوں میں سب سے بہتر اور گذشتہ لوگوں میں صالح تر ہوں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: خدا کی قسم تین سو کچھ افراد آئیں گے جس میں ۵۰/ عدد عورتیں ہوں گی۔

مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہمراہ ۱۳ عورتیں ہیں میں نے عرض کیا: کہ وہ لوگ کیا کریں گی اور ان کا کیا کردار ہوگا؟ آپ نے فرمایا: زخمیوں کا مداوا اور بیماروں کی تیمار داری کریں گی جس طرح رسول اللہ کے ہمراہ تھیں میں نے کہا ان ۱۳ عورتوں کا نام بتائیے؟ آپ نے فرمایا: قنوا دختر رشید ہجری، ام ایمن، حبابہ و البیہ، سمیہ مادر عمار یاسر، زبیدہ، ام خالد احمسیہ، ام سعید حنفیہ، صیانة ماشطہ و ام خالد جھنیہ۔ (۳)

کتاب منتخب البصائر میں دو عورتوں کا نام وتیرہ، احبشیہ بھی مذکور ہوا ہے کہ جو حضرت کے اصحاب و یاور میں ہوں گی۔

بعض روایتوں میں تنہا عورتیں ہمراہ ہوں اکتفاء کیا گیا ہے لیکن ان کی تعداد بیان نہیں کی گئی ہے۔

### تاریخی کتابوں میں عصر ظہور میں عورتوں کے ماضی کی تحقیق

مفضل ابن عمر روایت میں وضاحت کے ساتھ ان عورتوں کی تعداد جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ساتھ ہوں گی ۱۳ ذکر کی گئی ہے لیکن اس تعداد میں بھی صرف ۹ عورتوں کا نام اور خصوصیات بیان کی گئی ہے۔

ان اسماء پر حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی تاکید نے مجھے مجبور کیا کہ ان کی سوانح حیات اور خصوصیات کی تحقیق کروں۔ تحقیق کے بعد ایسے نکتے ملے کہ امام کی تاکید کا قانع کنندہ جواب ہے۔

ان میں سے ہر ایک لیاقت رکھتی ہیں لیکن اکثر انہوں نے دشمنان خدا سے جہاد کے موقع پر اپنی صلاحیت کو ظاہر نہیں کیا ان میں سے بعض جیسے صیانہ جو چند شہیدوں کی ماں تھیں اور خود بھی جانشوز حالت میں شہید ہوئیں۔ اور دوسری بعض میں سمیہ ہیں عقیدہ اسلامی کی دفاعی راہ میں سخت شکنجوں کو برداشت کیا آخر دم تک اپنے عقیدہ کا دفاع کرتی رہیں انہیں میں ام خالد ہیں جنہوں نے تندرستی کی نعمت کو قالب اسلام کی حفاظت میں گنوا دی اور جانباز بنیں۔ زبیدہ خاتون ہیں جنہیں دنیا کی چمک دمک اور مادی زرق برق نے اسلام سے منحرف نہیں کیا بلکہ برعکس ہوا کہ ان امکانات سے عقیدہ کی راہ میں استفادہ کیا حج پر پا کرنے کے لئے جو اسلامی مظاہر اور دینی ارکان میں سے ایک ہے مدد کی بعض دوسری خاتون نے امت اسلامی کے عظیم رہبر کی خدمت اور دایہ کا افتخار حاصل کیا اور معنویت سے خود کو اتنا آراستہ کیا کہ زبان زد خاص و عام ہو گئیں کچھ شہداء گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں جنہوں نے نیم جان جسم کو اٹھا یا اور ان سے باتیں کی ہیں۔

ہاں یہ وہ دل سوختہ ہیں جنہوں نے ہدایت کے فریضہ کی انجام دہی سے ثابت کیا کہ حکومت اسلامی کے وزنی بار کے ایک کونہ کا تحمل کیا جا سکتا ہے ۔  
ابھی ان بعض کا تعارف کراؤں گا۔

## ۱۔ صیانہ

کتاب خصائص فاطمیہ میں آیا ہے کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت میں ۱۳/ عورتیں زخمیوں کا معالجہ کرنے کے لئے زندہ کی جائیں گی اور دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گی۔ انہیں میں ایک صیانہ ہیں جو حضرت حزقیل کی بیوی اور فرعون کی بیٹی کی آرایش گر تھیں آپ کے شوہر حزقیل فرعون کے چچا زاد بھائی و خزانہ کے مالک تھے اور اس کے بقول ، حزقیل ، خاندان فرعون کے مومن ہیں اور اپنے زمانے کے پیغمبر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لائے ۔ (۱)

رسول خدا ﷺ نے فرمایا : کہ شب معراج مکہ معظمہ و مسجد اقصیٰ کی سیر کے درمیان اچانک ایک خوشبو میرے مشام سے ٹکرائی جس کے مانند کبھی ایسی بو محسوس نہیں کی تھی ۔ جبرائیل سے پوچھا کہ یہ خوشبو کیسی ہے ؟

جبرائیل نے کہا اے رسول خدا ﷺ حزقیل کی بیوی حضرت موسیٰ (ع) بن عمران پر ایمان لائی تھی اور اسے پوشیدہ رکھے ہوئے تھی اس کا کام فرعون کے حرم سرا میں آرایش کرنا تھا ایک روز وہ فرعون کی بیٹی کو آرایش کرنے میں مشغول تھی کہ اچانک کنگھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور بے اختیار اس نے کہا ”بسم اللہ“ فرعون کی بیٹی نے کہا کیا تم میرے باپ کی تعریف کر رہی ہو؟ اس نے کہا نہیں بلکہ میں اس کی تعریف کر رہی ہوں جس نے تمہارے باپ کو پیدا کیا ہے اور وہی اسے نابود کرے گا فرعون کی بیٹی تیزی سے اپنے باپ کے پاس گئی اور کہنے لگی جو عورت ہمارے گھر میں

آرایش گر ہے موسیٰ پر ایمان رکھتی ہے فرعون نے اسے بلایا اور کہا کیا تم میری خدائی کی معترف نہیں ہو؟ صیانہ نے کہا ہرگز نہیں میں حقیقی خدا سے دوری اختیار کر کے تمہاری پوجا نہیں کروں گی فرعون نے حکم دیا کہ تنور روشن کیا جائے جب تنور سرخ ہو گیا تو اس نے حکم دیا کہ اس کے تمام بچوں کو اس کے سامنے آگ میں ڈال دیا جائے ۔

جس وقت اس کے شیرخوار بچے کو جو اس کی گود میں تھا لے کر آگ میں ڈالنے لگے صیانہ کا حال بُرا ہو گیا اور سونچا کہ زبان سے دین سے برأت و بیزاری کر لیں اچانک خدا کے حکم سے بچہ گویا ہوا۔ اور بولا ”اصبری یا اُمّہ اِنَّکِ عَلَی الْحَقِّ“ مادر گرامی صبر کیجئے آپ حق پر ہیں فرعونیوں نے اس عورت کو بچے سمیت آگ میں ڈال دیا اور اس کی خاک اس زمین پر ڈال دیا

لہذا قیامت تک اس زمین سے خوشبو آتی رہے گی۔

وہ ان عورتوں میں ہے جو زندہ ہو کر دنیا میں آئے گی اور حضرت مہدی کے ہم رکاب اپنا وظیفہ انجام دے گی۔

## ۲۔ ام ایمن

آپ کا نام برکہ ہے آپ حضرت رسول خدا ﷺ کی کنیز تھیں جو والد بزرگوار حضرت عبداللہ سے انھیں میراث میں ملی تھیں۔ اور رسول خدا کی خدمت گزار تھیں۔ (۲)

حضرت انھیں ماں کہتے تھے اور کہتے تھے: کہ یہ میرے باقی اہل بیت میں ہیں۔

وہ اپنے شوہر عبید خزرجی سے ایک فرزند رکھتی تھیں اس لئے ام ایمن نام تھا ایمن ایک مجاہد مہاجر تھا جنگ حنین میں شہید ہوا۔

ام ایمن وہ شخصیت ہیں کہ جب مکہ و مدینہ کے راستے میں ان پر پیاس کا غلبہ ہوا اور ہلاکت سے قریب ہوئیں تو آسمان سے پانی کا ڈول آیا اسے پیا اس کے بعد پھر کبھی پیاسی نہ ہوئیں۔ انھوں نے رسول خدا کی رحلت کے وقت بہت گریہ کیا؛ جب ان سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو جواب دیا خدا کی قسم مجھے معلوم تھا کہ رحلت کریں گے لیکن گریہ اس بات کا ہے کہ وحی منقطع ہوگئی۔

اور انھیں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فدک کے مسئلہ میں شاہد کے عنوان سے بھی پیش کیا تھا آخر کار عثمان کی خلافت کے دور میں انتقال کر گئیں۔

## ۳۔ زبیدہ

آپ ہارون رشید کی بیوی اور شیعوں میں تھیں جب ہارون ان کے عقیدہ سے آگاہ ہوا قسم کھائی کہ اسے طلاق دیدے آپ نیک کاموں سے معروف تھیں وہ اس زمانے میں جب شہر مکہ میں ایک مشک پانی کی قیمت ایک دینار سونا تھی تو انھوں نے حجاج اور شاید تمام مکہ والوں کو سیراب کیا انھوں نے پہاڑ اور دروں کو کھدوا کر حرم کے باہر ۱۰/۱ میل فاصلہ سے پانی حرم میں لائیں زبیدہ کی سوکنیزی تھیں اور ساری کی ساری حافظ قرآن اور ہر ایک کا وظیفہ تھا کہ ایک دہم قرآن پڑھیں اس طرح سے کہ رہائشی مکان تک قرآن کی آواز جائے۔

## ۴۔ سمیہ

آپ ساتویں فرد ہیں جو اسلام سے متمسک ہوئیں اسی وجہ سے ان کو بدترین شکنجہ دیا گیا جب

رسول خدا ﷺ کا گذر عمار اور ان کے والدین کی طرف سے ہوتا اور دیکھتے کہ مکہ کی گرمی میں تپتی زمین پر شکنجہ دیا جا رہا ہے تو فرماتے تھے: اے خاندان یاسر صبر کرو اور یہ جان لو کہ تمہاری منزل موعود جنت ہے۔ نتیجہ کے طور پر آپ ابو جہل نابکار کے خونی نیزہ سے شہید ہو گئیں یہ اسلام کی پہلی شہیدہ خاتون ہیں۔

## ۵۔ ام خالد

جب عراق کے حاکم یوسف بن عمر نے زید بن علی کو شہر کوفہ میں شہید کیا تو ام خالد کا ہاتھ شیعہ ہونے اور قیام زید کی طرف مائل ہونے کے جرم میں کاٹ ڈالا گیا۔

ابو بصیر کہتے ہیں کہ: میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا کہ ام خالد کٹے ہاتھ لئے آئیں حضرت نے کہا: اے ابو بصیر ام خالد کی بات سننے کے خواہشمند ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں اور اس سے مجھے مسرت ہو گئی، ام خالد حضرت کے قریب گئیں بات کرنے لگیں میں نے انہیں فصیح و بلیغ پایا حضرت نے بھی ولایت کے مسئلہ اور دشمنوں سے برات کے موضوع پر بات کی۔

## ۶۔ حبابۃ والبیہ

شیخ طوسی رحمہ اللہ نے انہیں ۱۱۱۱ھ میں

امام حسن (علیہ السلام) کے اصحاب میں شمار کیا ہے اور ابن داؤد نے امام حسن، حسین، سجاد و باقر (علیہم السلام) کے اصحاب میں شمار کیا ہے اسی طرح کہا گیا ہے امام رضا (علیہ السلام) نے اپنے شخصی لباس میں انہیں کفن دیا ہے آپ کی عمر وفات کے وقت ۲۴۰ / سال تھی آپ دو مرتبہ جوان ہوئی ہیں ایک بار حضرت امام سجاد (علیہ السلام) کے معجزہ سے اور دوسری بار آٹھویں امام کے معجزہ سے وہی خاتون ہیں آٹھ معصوم امام نے ان کے ہمراہ جو پتھر تھا اس پر اپنی انگوٹھی سے نقش کیا ہے۔

حبابۃ والبیہ کہتی ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین (علیہ السلام) سے عرض کیا خدا آپ پر رحمت نازل کرے، امامت کی دلیل کیا ہے حضرت نے جواب میں کہا: اس سنگریزہ کو میرے پاس لاؤ میں اسے حضرت کی خدمت میں لائی، حضرت علی (علیہ السلام) نے اپنی انگوٹھی سے اس پر مہر کی اس طرح سے کہ اس پتھر پر نقش ہو گیا، اور مجھ سے کہا: ”اے حبابہ! جو بھی امامت کا مدعی ہو اور اس پر میری طرح مہر کر دے تو وہ امام اور اس کی اطاعت واجب ہے امام وہ شخص ہے جو کچھ جاننا چاہے جان لے۔“

پھر میں اپنے کام میں مشغول ہو گئی اور حضرت علی (علیہ السلام) رحلت کر گئے تو پھر امام

حسن (علیہ السلام) کے پاس آئی جو حضرت علی کے جانشین تھے اور لوگ ان سے سوال کر رہے ہیں جب مجھے دیکھا تو کہا: ”اے حبابہ والیہ!“ میں نے کہا حاضر ہوں اے میرے سید و سردار! آپ نے کہا: ”جو تمہارے پاس ہے لے آؤ“ میں نے اس سنگریزہ کو حضرت کو دیا آنحضرت نے حضرت علی (علیہ السلام) کے مانند اپنی انگوٹھی سے مہر کی اس طرح سے کہ مہر کی جگہ نقش ہو گیا۔

پھر میں امام حسین (علیہ السلام) کی خدمت میں آئی جب کہ وہ مسجد رسول خدا میں تھے مجھے اپنے پاس بلایا اور خوش آمدید کہا اور فرمایا: جو تم چاہتی ہو اس کی دلیل موجود ہے کیا تم امامت کی علامت چاہتی ہو؟“ میں نے کہا ہاں میرے آقا! آپ نے کہا: ”جو تمہارے پاس ہے لے آؤ“

میں نے وہ سنگریزہ انھیں دیا تو انھوں نے انگوٹھی سے اس پر نقش کر دیا۔ امام حسین (علیہ السلام) کے بعد امام سجاد (علیہ السلام) کی خدمت میں پہنچی جب کہ اتنی ضعیف ہو چکی تھی کہ میرے بدن میں ریشہ غالب تھا اس وقت ۱۱۳ سال کی تھی آنحضرت رکوع و سجود میں تھے اور میری طرف توجہ نہیں کی تو میں امامت کی نشانی دریافت کرنے سے مایوسی ہو گئی آنحضرت نے اپنی انگلی سے میری طرف اشارہ کیا ان کے اشارہ سے میری جوانی پلٹ آئی میں نے کہا: اے آقا دنیا کا کتنا حصہ گذر چکا ہے اور کتنا باقی بچا ہے آپ نے کہا: گذشتہ کے متعلق، میں نے کہا ہاں اور جو بچا ہے نہیں۔

یعنی ہمیں گذشتہ کا علم ہے آئندہ غیب ہے خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا یا یہ کہ مصلحت نہیں کہ ہم بتائیں اس وقت مجھ سے کہا: جو تمہارے پاس ہے اسے لے آؤ میں نے حضرت کو سنگریزہ دیا حضرت نے اس پر مہر کی پھر کچھ زمانے کے بعد امام محمد باقر (علیہ السلام) کی خدمت میں آئی آنحضرت نے بھی اس پر مہر کی اس کے امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے پاس آئی تو آنحضرت نے بھی اس پر مہر کی پھر سالوں گذر نے کے بعد امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) کی خدمت میں شرفیاب ہوئی آنحضرت نے بھی اس پر مہر کیا اس کے بعد امام رضا (علیہ السلام) کی خدمت میں پہنچی تو آنحضرت نے بھی اس پر نقش کیا اس کے بعد نو ماہ زندہ رہیں

## ۷۔ قنوا دختر رشید ہجری

اگرچہ اس عورت کی خصوصیات شیعہ و سنی کتابوں میں مذکور نہیں ہیں اصطلاحاً مہمل ہے۔ (۲) لیکن باپ کی اسیری ابن زیاد کے ہاتھوں ان کی شہادت کا قصہ خود ہی بیان کرتی ہیں عقیدہ میں پختگی، پایداری اسلام و شیعہ سے لگاؤ اور حضرت علی (علیہ السلام) سے محبت آشکار ہو جاتی ہے۔

ابو حیان بجلي کہتا ہے: کہ میں نے رشید ہجری کی بیٹی قنوا سے پوچھا کہ تم نے اپنے باپ سے کون سی روایت یا حدیث سنی ہے؟ اس نے کہا: میرے باپ نے حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اے رشید! تمہارا صبر کیسا ہوگا جب بنی امیہ کا منہ بولا بیٹا ابن زیاد تمہیں اپنے پاس بلائے اور دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان قطع کر ڈالے؟ میں نے کہا آیا اس کا نتیجہ جنت ہے؟ آپ نے کہا: اے رشید! تم دنیا و آخرت میں ہمارے ساتھ ہو۔

قنوا کہتی ہیں کہ خدا کی قسم کچھ دن بعد ابن زیاد نے میرے باپ کو بلایا اور ان سے کہا کہ علی سے بیزاری کرو، لیکن انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا، ابن زیاد نے کہا تمہارے قتل کی کیفیت علی نے کیسے بیان کی ہے؟ میرے باپ نے جواب دیا میرے دوست علی نے مجھے اس طرح بتایا ہے کہ تم مجھے علی سے بیزاری کرنے کے لئے بلاؤ گے لیکن میں تمہاری مراد پوری نہیں کروں گا۔ پھر میرے دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان کاٹ ڈالو گے ابن زیاد نے کہا: قسم خدا کی علی کی پیشگوئی کے خلاف تمہارے حق میں کروں گا اس وقت حکم دیا کہ ان کے دونوں ہاتھ، پاؤں کاٹ دئے جائیں۔

اور زبان سالم چھوڑی جائے قنوا کہتی ہیں: کہ میں نے اپنے باپ کو کاندھے پر اٹھایا اور راستے میں پوچھا کہ اے بابا! آیا درد کا احساس کرتے ہیں تو انہوں نے کہا نہیں صرف اتنا ہی جتنا مجھے مجمع کے دباؤ سے ہوتا ہے جب ہم اپنے باپ کو اٹھا کر ابن زیاد کے محل سے خارج ہوئے تو لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے میرے باپ نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور کہا: قلم دوات و کاغذ لے آؤ تاکہ تمہیں حادثات کی خبر دوں۔ لیکن جب یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی تو اس نے زبان قطع کرنے کا حکم دیا اور میرے باپ اسی شب شہید ہو گئے۔

## پیغمبر (ص) کے زمانے میں عورتوں کا نقش

اس بات پر نظر کرتے ہوئے کہ عورتوں کا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت میں وہی نقش ہے جو صدر اسلام میں تھا، مختصر طور پر اس زمانہ میں عورتوں کے نقش کے بارے میں بحث کروں گا۔

اگرچہ روایت میں اشارہ ہوا ہے کہ (یداوین الجرحی و یقمن علی المرضی) ”زخمیوں کا مداوا اور بیماروں کی تیمارداری کریں گی“ لیکن شاید زمانہ پیغمبر ﷺ میں عورتوں کی خدمات کا سب سے بہتر نمونہ ہو اس لئے کہ وہ اس کے علاوہ بھی فعالیت کرتی تھیں وہی نقش حضرت مہدی کے زمانہ میں ادا کریں گی۔

عورتیں پیغمبر کے ساتھ جنگوں میں دوسرے وظائف کی بھی ذمہ دار تھیں جیسے سپاہیوں کو کھانا پانی پہنچانا ان کا کھانا پکانا، سامان کی حفاظت، دواؤں کا انتظام کرنا، اسلحوں کی تعمیر

اہم خبروں کا پہنچانا، شہداء کو منتقل کرنا، دفاعی جنگوں میں شرکت، سپاہیوں کو محاذ جنگ پر جانے کی تشویق دلانا، اور جنگ میں حوصلہ افزائی کرنا۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے کی عورتوں کی عصر پیغمبر کی عورتوں سے تشبیہ دینا مجھے اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ صدر اسلام میں ان کی فعالیت اور کارکردگی کا بھی ذکر کریں۔

بعض وہ عورتیں جو اہم کردار ادا کر رہی تھیں وہ درج ذیل ہیں

### ۱۔ ام عطیہ

انہوں نے سات غزوؤں میں شرکت کی اور ان کی من جملہ خدمات میں زخمیوں کا مداوا کرنا بھی ہے۔

ام عطیہ کہتی ہیں کہ: میرے تمام کاموں میں ایک کام سپاہیوں کے سامان کی حفاظت کرنا تھا۔

### ۲۔ ام عمارہ

۔ (نسبیہ) جنگ احد میں ان کی راہنمائی اس درجہ تھی کہ پیغمبر ﷺ کے نزدیک تعریف اور تشکر کی قابل بنی۔

### ۳۔ ام ایہ

۔ یہ ان چھ عورتوں میں سے ایک تھیں جو قلعہ خیبر کی راہی ہوئیں پیامبر نے ان سے کہا: کہ کس کے حکم سے یہاں آئی ہو؟ ام ایہ کہتی ہیں کہ: جب ہم نے رسول کو غضبناک دیکھا تو کہا: کہ ہم کچھ دواؤں کے ساتھ زخمیوں کا مداوا کرنے یہاں آئے ہیں۔

اس وقت حضرت ہمارے وہاں رکنے پر آمادہ ہوئے۔ اس جنگ میں ہمارا کام زخمیوں کا مداوا اور ان کا کھانا پکانا تھا۔

### ۴۔ ام ایمن

جنگوں میں زخمیوں کا مداوا کرتی تھیں۔

### ۵۔ حمہ

۔ انہوں نے زخمیوں تک پانی پہنچایا اور ان کا مداوا کیا یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے جنگ

میں شوہر، بھائی، ماموں سے محروم ہو گئیں۔ (۵)

## ۶۔ ربیعہ

یہ معوذکی بیٹی تھیں زخمیوں کا مداوا کرتی تھیں۔ اور چاہتی تھیں کہ ہم رسول خدا کے ساتھ جنگ کے لئے روانہ ہوں اور شہداء کو مدینہ منتقل کریں۔

## ۷۔ ام زیاد

آپ ان چھ عورتوں میں ہیں جو جنگ خیبر میں زخمیوں کے مداوا کے لئے گئیں۔

## ۸۔ امیہ

یہ قیس کی بیٹی تھیں ہجرت کے بعد مسلمان ہوئی اور کہتی ہے کہ۔ بنی غفار کی عورتوں کے ہمراہ رسول خدا کی خدمت میں گئے اور ان سے عرض کیا: کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں زخمیوں کا علاج اور سپاہیوں کی مدد کرنے کے لئے خیبر کی سمت جائیں۔ رسول خدا نے خوشی سے کہا: اللہ کی عنایتوں کے ساتھ جاؤ۔

## ۹۔ لیلائی غفاریہ

فرماتی ہیں کہ میں رسول خدا کے ساتھ زخمیوں کا مداوا کرنے جنگ میں گئی۔

## ۱۰۔ ام سلیم

جنگ احد میں سپاہیوں کو پانی پہنچاتی تھیں اور حاملہ ہونے کے باوجود جنگ حنین میں شریک ہوئیں۔

۱۱۔ معاذہ غفاریہ؛ بیماروں کی تیمارداری اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔ (۵)

## ۱۲۔ ام سنان اسلمیہ

جنگ خیبر پر جاتے وقت رسول خدا ﷺ سے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ چلنا چاہتی ہوں۔ اور جنگ کے دوران زخمیوں کا معالجہ، بیماروں کا مداوا، سپاہیوں کی مددکروں اور ان کے سامان کی حفاظت اور سپاہیوں کو پانی پہنچاؤں رسول خدا ﷺ نے کہا مناسب ہے کہ ہماری بیوی ام سلمہ کے ساتھ جاؤ۔“

### ۱۳۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

محمد بن مسلمہ کہتا ہے کہ: جنگ احد میں عورتیں پانی تلاش کر رہی تھیں -

اور ان چودہ ۱۴/ خواتین میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی تھیں عورتیں کھانا پانی اپنی پشت پر اٹھا کر لاتی تھیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور انہیں پانی پلاتی تھیں -

### ۱۴۔ ام سلبط

عمر بن خطاب کہتا ہے کہ: ام سلبط جنگ احد میں پانی کی مشک اٹھا کر لاتی اور وسایل و تجهیزات کی تعمیر میں مشغول رہتی تھیں

### ۱۵۔ انسبہ

آپ اپنے شوہر اور دو بچوں کے ہمراہ جنگ احد میں شریک ہوئیں پانی کی مشک اٹھاتی تھیں اور زخمیوں کو سیراب کرتی تھیں جب جنگ اپنے شباب پر چھڑی تو یہ خود بھی جنگ میں شریک ہو گئیں اور تلوار و نیزوں کے بارہ ۱۲/ زخم کی متحمل ہوئیں -

### ۱۶۔ انسبہ

جنگ احد کے موقع پر رسول خدا کی خدمت میں مشرف ہوئیں اور اس نے کہا اے رسول خدا! میرا بیٹا عبد اللہ بن مسلمہ جنگ بدر میں شریک ہوا اور احد میں شہید ہو گیا میں چاہتی ہوں کہ اسے مدینہ لے جاؤں اور وہاں اسے دفن کروں تاکہ اس کا مزار میرے گھر سے قریب رہے اور اس سے اُنس حاصل کروں رسول خدا ﷺ نے اسے اجازت دی انسبہ نے اپنے بیٹے کے پاکیزہ جسم کو مجدر بن زیاد نامی دوسرے شہید کے ساتھ ایک عبا میں لپیٹا اور انہیں اونٹ پر رکھا۔ یہ مختصر سی عورتوں کی اسلامی محاذ پر رسول خدا کے ہم رکاب فعالیت ہے عورتوں کی فوجی ہمراہی اور پشت پناہی اس لئے تھی کہ جنگجو سپاہیوں کا دشمن کے مقابل زیادہ سے زیادہ استفادہ ہو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں بھی وہی کردار ادا کریں گی جو رسول اللہ کے زمانے میں تھا اس زمانے میں اس سے پہلے عورتیں مختلف فعالیت انجام دیتی تھیں، دجال کے خلاف تبلیغ، لوگوں کو اس سے محفوظ رکھنا ان کے من جملہ وظیفوں میں ہے۔

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ: دجال جہاں بھی جائے گا اس سے پہلے لئیبة (طیبة) نامی خاتون وہاں پہنچ جائے گی اور لوگوں سے کہے گی: کہ تمہاری طرف دجال آرہا ہے لہذا تم لوگ ہو

شیار رہو گے اور انجام سے باخبر!

## غیبی امداد

اگرچہ ساری روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کے بعد جنگوں کی نسبت میدان رزم سے دی گئی ہے کہ جو پوری دنیا سے چل کر حضرت سے ملحق ہو جائیں گے لیکن ساری کائنات پر تکنالوجی کی ترقی اور صنعتوں کی پیشرفت اور علمی ارتقاء کے باوجود ظہور سے قبل کامیابی حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے مگر ایک ایسے رہبر کے ذریعہ جس کی مدد و تائید خدا کی طرف سے ہو۔

کبھی غیبی امداد اس قدرت میں ہے جو خداوند عالم نے حضرت کو دی ہے نیز حضرت کرامتیں ظاہر کر کے راستے کی مشکلیں دور کریں گے یا اتنا رعب و خوف ہوگا جس سے دشمن سپر انداختہ ہو جائے گا یا خداوند عالم ملائکہ کو حضرت کی مدد کے لئے بھیجے گا بعض روایات میں فرشتہ صفت افواج کا بیان ہے کہ وہ لوگ حضرت کے ظہور کے منتظر اور مدد کے لئے آمادہ ہیں تابوت اور اس میں موجود اشیاء نصرت و مدد کے ایک دوسرے وسیلے کے عنوان سے مذکور ہیں۔ اس فصل میں اس طرح کی بعض روایات ذکر کریں گے۔

## الف) رعب، خوف، امام کے اسلحے

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ ہمارے قائم کی مدد رعب و دبدبہ اور خوف کے ذریعہ ہوگی (یعنی ان کا رعب دشمنوں کے دلوں میں اتنا ہوگا کہ ڈر سے ہتھیار ڈال دیں گینیز حضرت فرماتے ہیں: کہ ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی تین طرح کے لشکر سے مدد کی جائے گی: فرشتے، مومنین اور رعب و ہیبت (دشمنوں کے دل میں خوف پیدا ہوگا)

امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: کہ خوف و وحشت امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی قدرت میں شمار ہوں گے اور آپ کے سپاہیوں کے آگے آگے نیز پیچھے کے لحاظ سے ایک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوگا۔

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں کہ خوف و رعب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے پرچم کے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے نیز پشت سے بھی ایک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوگا اسی طرح داہنے اور بائیں طرف سے بھی۔

ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ جب حضرت مہدی کسی جگہ کا ارادہ کریں گے تو دشمن پہلے

ہی خوف و دہشت میں مبتلاء ہو جائے گا اور حضرت کے سپاہیوں کے روبرو ہونے اور مقاومت کی صلاحیت کھو بیٹھے گا یہی صورت ہوگی جب حضرت کے لشکر والے کہیں جائیں گے تو کسی میں یورش کرنے کی جرات نہ ہوگی اس لئے کہ دشمن حضرت کے لشکر سے خوفزدہ ہوگا یہ تفسیر و توضیح پہلے بیان کی جانے والی روایت سے ظاہر طور پر تضاد رکھتی ہے۔

## (ب) فرشتے اور جنات

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی فرشتوں اور جنات نیز مخلص شیعوں کے ذریعہ مدد کرے گا۔

ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ گویا ابھی میں حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کو شہر نجف کی پشت پر دیکھ رہا ہوں، جب وہ دنیا کے اس نقطہ پر پہنچ جائیں گے تو آپ سیاہ گھوڑے پر جس کے بدن پر سفید چتی ہوگی اور پیشانی پر ایک سفید نشان ہوگا سوار ہوں گے دنیا کے شہروں کو فتح کریں گے دنیا کا ہر شہر قبول کرے گا نیز حضرت مہدی انہیں شہروں میں ان کے درمیان ہوں گے جب کہ وہ رسول خدا کا پرچم لہرا رہے ہوں گے ۳۱۳/ افراد فرشتے اس پرچم کے نیچے ہوں گے جو برسوں سے ظہور کے منتظر تھے اور جنگ کے لئے آمادہ ہو جائیں گے یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ آگ میں عیسیٰ (علیہ السلام) کے ہمراہ آسمان کی جانب پرواز کرنے میں ساتھ تھے۔

اسی طرح چار ہزار فرشتے حضرت کی مدد کو آئیں گے وہی فرشتے جو سر زمین کربلا پر امام حسین (علیہ السلام) کے ساتھ جنگ کے لئے آئے تھے لیکن اس کی انہیں اجازت نہیں ملی اور آسمان کی طرف چلے گئے اور جب اذن جہاد کے ساتھ لوٹے تو امام حسین (علیہ السلام) شہید ہو چکے تھے اور اس عظیم فیض کے کھو دینے پر مسلسل غمگین و محزون ہیں اور قیامت تک امام حسین (علیہ السلام) کی ضریح کا طواف اور گریہ کرتے رہیں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: گویا ابھی میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اور ان کے یاوروں کو دیکھ رہا ہوں کہ جبرئیل فرشتہ حضرت مہدی کے داہنے جانب میکائیل بائیں اور خوف و ہراس سپاہیوں کے آگے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے معلوم ہو رہا ہے خداوند عالم ان کی پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کرے گا۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ: جن فرشتوں نے رسول خدا کی جنگ بدر میں مدد کی تھی ابھی تک آسمان پر نہیں گئے بلکہ حضرت صاحب الامر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی مدد کے لئے زمین پر موجود ہیں اور ان کی تعداد پانچ ہزار ہے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے لئے ۹۳۱۳ فرشتے آسمان سے آئے ہیں یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے ہمراہ تھے جب خداوند عالم نے انہیں آسمان پر بلایا تھا۔“

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) تین ہزار فرشتوں کے ذریعہ مورد تائید واقع ہوں گے وہ لوگ دشمنوں کے چہرے و کمر کوٹ ڈالیں گے۔

آیہ شریفہ >اَتَىٰ اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ< ”امر الہی آپہنچا ہے لہذا اس کے بارے میں جلدی نہ کرو“ کی تفسیر میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ((کہ یہ امر الہی ہمارا امر ہے یعنی خداوند عالم نے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کے لئے حکم دیا ہے کہ جلد بازی نہ کرو؛ اس لئے خداوند عالم تین طرح کے لشکر فرشتوں ، مومنین رعب و دبدبہ کے ذریعہ ان کی پشت پناہی کرے گا ۔ ہم اپنا حق پائیں گے۔

حضرت رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو خداوند عالم فرشتوں کو حکم دے گا کہ مومنین کی مجالس میں شرکت کریں اور ان پر سلام اور اگر کوئی ایک مومن حضرت سے کوئی کام رکھتا ہوگا تو حضرت فرشتوں کو حکم دیں گے کہ انہیں دوش پر اٹھا کر میرے پاس لے آؤ اور جب ضرورت بر طرف ہو جائے گی تو پھر اسے پہلی جگہ لوٹا دیں گے۔

بعض مومنین بادل کے اوپر چلیں گے اور بعض فرشتوں کے ہمراہ آسمان پر پرواز کریں گے بعض گروہ فرشتوں پر بھی سبقت لے جائے گا نیز بعض مومنین کو فرشتے قاضی بنائیں گے اس لئے کہ مومن کی خداوند عالم کے نزدیک فرشتہ سے بھی زیادہ اہمیت اور قیمت ہے اتنی کہ بعض مومنین کو سو ہزار فرشتے پر قاضی بنائے گا۔

شاید مومنین کی فرشتوں کے درمیان قضاوت کرنا علمی مسائل میں رفع اختلاف کے عنوان سے ہو اس طرح کے اختلافات فرشتوں کی عصمت کے منافی نہیں ہیں ۔

## ج) زمین کے فرشتے

محمد بن مسلم کہتے ہیں : کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے علمی میراث اور اندازہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت نے جواب دیا: ((خداوند عالم کے دو شہر)) ہیں ایک مشرق اور ایک مغرب میں ان دو شہروں میں ایسا گروہ رہتا ہے جو نہ ابلیس کو پہچانتا ہے اور نہ ہی اس کی خلقت کے بارے میں کچھ جانتا ہے اور جب کچھ دن کے بعد ایک بار ان کی زیارت کرتا ہوں تو مبتلی بہ مسائل اور دعا کی کیفیت کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور ہم انہیں سکھاتے ہیں اسی طرح وہ لوگ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کے وقت کے بارے میں سوال کرتے

ہیں وہ لوگ خداوند عالم کی عبادت و پرستش میں بہت زیادہ ہی کوشاں رہتے ہیں -

اس شہر میں دروازے ہیں جس کا ہر پلہ سو فرسخ فاصلہ پر ہے وہ لوگ عبادت ، خدا کی تمجید اور دعا کی بہت کوشش کرتے ہیں اگر وہ لوگ انہیں دیکھتے ہیں تو اپنے کردار و رفتار کو معمولی سمجھتے ہیں نیز جب ان میں بعض نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو ایک ماہ تک سجدہ کی حالت میں ہوتے ہیں ان کی غذا اللہ کی ستائش لباس پتے اور رخسار نور کے سبب درخشاں ہیں اگر ہم میں سے کسی امام کے روبرو ہوتے ہیں تو انہیں چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر ان کے قدموں کی خاک اٹھا کر تبرک حاصل کرتے ہیں نماز کے وقت ایسی آہ و زاری کرتے ہیں کہ طوفان کی صدا سے زیادہ سہمانے والی ہوتی ہے ان میں سے بعض گروہ جس دن سے حضرت کے ظہور کے منتظر ہیں کبھی اسلحہ زمین میں نہیں رکھتے ہیں اور ان کی حالت ایسی ہی تھی وہ ہمیشہ خداوند عالم سے درخواست کرتے ہیں کہ صاحب الامر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کو ظاہر کر دے۔

ہر ایک ہزار سال زندہ رہتا ہے ان کے رخسار سے خداوند عالم کی بندگی اور تقرب و عاجزی کے آثار نمایاں ہیں اور جب ہم ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان سے راضی نہیں ہیں اور جس وقت ہم ان کے دیدار کو جاتے ہیں تو وہ دیکھتے رہتے ہیں اور اسی وقت ہمارے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں اور کبھی تھکتے نہیں -

جیسا میں نے انہیں سکھایا ہے اسی طرح قرآن پڑھتے ہیں لیکن کچھ قرائتیں جو ہم نے سکھائی ہیں اگر لوگوں کے سامنے پڑھی جائیں تو وہ قبول نہیں کریں گے اور جو قرآنی مطالب کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور ہم جواب دیتے ہیں تو اپنے سینہ و فکر کو کھول دیتے ہیں نیز وہ ہمارے لئے خداوند عالم سے طول عمر کی دعا کرتے ہیں تاکہ ہمیں اپنے ہاتھوں نہ گنوائیں وہ جانتے ہیں کہ جو ہم سے سیکھتے ہیں خداوند عالم کا احسان سمجھتے ہیں -

جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو وہ لوگ حضرت کے ہمراہ ہوں گے اور امام کے دیگر سپاہیوں پر سبقت حاصل کریں گے اور خداوند عالم سے دعا کریں گے کہ وہ اپنے دین کی ان لوگوں کے ذریعہ مدد کرے ان کا گروہ جوان اور بزرگ دونوں پر مشتمل ہے اگر کوئی ایک جوان کسی بزرگ کو دیکھتا ہے تو ان کے احترام میں غلام کی طرح بیٹھ جاتا ہے اور بغیر اجازت اپنی جگہ سے نہیں اٹھتا نیز جس راہ کو وہ لوگ خود بہتر سمجھتے ہیں اسی راہ سے امام کے خیالات کو جان لیتے ہیں اور امام اگر کوئی حکم دیتے ہیں تو اس پر آخر تک باقی رہتے ہیں مگر یہ کہ خود حضرت انہیں کوئی دوسرا کام سپرد کر دیں -

اگر مشرق و مغرب والوں سے جنگ کے لئے جائیں گے تو انہیں متوں میں نیست و نابود کر دیں گے اور ان اسلحوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا آہنی اسلحہ اور تلواریں ان کے پاس ہیں لیکن

آلیاژ (یعنی ہم بستہ) لوہے کے علاوہ ہے اگر کسی پہاڑ پر تلوار مار دیں تو دو ٹکڑے ہو جائے گا اور اسے اس جگہ سے اکھاڑ پھینکیں گے امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ان سپاہیوں کو ، ہند، دیلم، کرد، روم، بربر، فارس، جابر سا، جابلقا اور مشرق و مغرب کے دوشہر کی سمت جنگ کے لئے روانہ کریں گے۔

کسی بھی ادیان کے پیروان سے تعارض نہیں کریں گے مگر یہ کہ پہلے انہیں اسلام اور یکتا پرستی ، پیغمبر کی نبوت اور ہماری ولایت کی دعوت دے دیں لہذا جو قبول کرے گا اسے چھوڑ دیں گے اور جو انکار کرے گا اسے قتل کر ڈالیں گے اسی طرح سے ہوگا کہ مشرق و مغرب میں صرف مومن رہ جائیں گے۔

ان سپاہیوں کا سرسری جائزہ لینے سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ شاید وہ لوگ وہی فرشتے ہیں جو زمین پر کسی جگہ رہ کر حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کا انتظار کر رہے ہیں ۔

### (د) تابوت موسیٰ (علیہ السلام)

غایۃ المرام میں رسول خدا سے منقول ہے کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کے وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے زمین پر آئیں گے اور انطاکیہ سے کتابیں اکٹھا کریں گے خداوند عالم (ارم ذات العباد) کے رخ سے پردہ اٹھا دے گا اور جو محل حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے اپنی موت سے پہلے بنایا تھا اسے ظاہر کر دیں گے حضرت ، محل میں موجود ہ چیزوں کو جمع کر کے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیں گے اور وہ تابوت جسے خداوند عالم نے ”ارمیا“ کو حکم دیا تھا کہ طبرستان کے دریا میں ڈال دو اسے نکال لیں گے جو کچھ موسیٰ (علیہ السلام) و ہارون کے خاندان کی یادگار ہے اسی تابوت میں ہے نیز الواح ، موسیٰ (علیہ السلام) اعصا، ہارون کی قبا ، نیز دس کیلو وہ غذا جو بنی اسرائیل کے لئے نازل ہوئی تھی اور مرغ بریاں جو اپنے آئندہ کے لئے ذخیرہ کرتے تھے اسی تابوت میں ہے پھر اس وقت تابوت کی مدد سے شہروں کو فتح کریں گے اسی طرح کہ اس سے پہلے بھی ایسا کیا ہے۔

ینابیع المودۃ معمولی تبدیلی کے ساتھ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے اس بات کی نسبت دیتی ہے کہ حضرت مہدی انطاکیہ کے غار سے کتابیں نکالیں گے اور حضرت داؤد (علیہ السلام) کی زبور طبرستان کے چھوٹے دریا سے باہر نکالیں گے اس کتاب میں خاندان موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کی یادگار ہے فرشتے اسے کاندھے پر اٹھائے ہیں الواح و موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا اسی میں ہے ۔

## امام زمانہ کا قیام

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے روز قیام کے سلسلے میں مختلف روایتیں پائی جاتیں ہیں بعض میں نو روز کا دن قیام کے آغاز کا دن ہے دیگر روایت میں روز عاشورہ - کچھ روایتوں میں سنیچر کا دن اور کچھ میں جمعہ قیام کے لئے دن معین ہے - ایک ہی زمانے میں نو روز اور عاشورہ کے درمیان اشکال نہیں ہے اس لئے کہ نو روز شمسی اعتبار سے اور عاشورہ قمری لحاظ سے حساب ہو جائے گا۔ لہذا دو روز کا ایک ہونا ممکن ہے۔

اور ان دو روز (عاشورہ و نو روز) کا ایک زمانہ میں واقع ہونا ممکن ہے جو کچھ مشکل اور مانع ہے وہ ہفتہ میں دو دن بعنوان قیام کا ذکر کرنا ہے لیکن اس طرح کی روایت بھی قابل توجیہ ہے، اس لئے کہ اگر اس روایت کی سند صحیح ہو تو ایسی صورت میں روز جمعہ والی حدیث کو قیام و ظہور کے دن پر حمل کیا جائے گا اور وہ جو شنبہ کو قیام کا دن کہتی ہے نظام الہی کے اثبات اور مخالفین کی نابودی کا دن سمجھا جائے گا۔ جاننا چاہئے کہ جو روایتیں شنبہ کا دن تعیین کرتی ہیں وہ سند کے لحاظ سے مورد تامل ہیں - لیکن روز جمعہ والی روایت اس اعتبار سے بے خدشہ ہے -

اس سلسلے میں اب روایات ملاحظہ ہوں -  
امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: ہمارے قائم جمعہ کے دن قیام کریں گے -

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم عاشور کے دن شنبہ کو رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں اور جبرئیل (ع) آنحضرت کے سامنے کھڑے لوگوں کو ان کی بیعت کی دعوت دے رہے ہیں - (۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: روز عاشورہ شنبہ کے دن حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے یعنی جس دن امام حسین (علیہ السلام) شہید ہوئے ہیں -

نیز آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ: کیا جانتے ہو کہ عاشورہ کون سا دن ہے؟ یہ وہی دن ہے جس میں خداوند عالم نے آدم و حوا کی توبہ قبول کی۔ اسی دن خدا نے بنی اسرائیل کے لئے دریا شگاف کیا اور فرعون اور اس کے ماننے والوں کو غرق کیا موسیٰ (علیہ السلام) فرعون پر غالب آئے اسی دن حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پیدا ہوئے حضرت یونس (علیہ السلام) کی قوم کے توبہ اور جناب عیسیٰ (علیہ السلام) کی ولادت اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کا دن ہے۔ اسی مضمون کی امام محمد باقر (علیہ السلام) سے ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے۔

لیکن اس روایت میں ابن بطائنی کی وثاقت جو سلسلہ سند میں واقع ہوا ہے مورد خدشہ ہے -

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: تیسوئیں کی شب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے نام سے آواز آئے گی اور روز عاشورا حسین بن علی کی شہادت کے دن قیام کریں گے۔“

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں کہ: نوروز کے دن ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے قائم ظہور کریں گے۔

## الف) اعلان ظہور

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کا اعلان سب سے پہلے آسمانی منادی کے ذریعہ ہوگا اس وقت آنحضرت جب کہ قبلہ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوں گے اور حق کی دعوت کے ساتھ اپنے ظہور کا اعلان کریں گے۔

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب منادی آسمانی آواز دے گا کہ حق آل محمد کی طرف ہے اگر تم لوگ ہدایت و سعادت کے خواہاں ہو تو آل محمد کے دامن سے متمسک ہو جاؤ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) مکہ میں نماز عشاء کے وقت ظہور کریں گے جب کہ پیغمبر ﷺ کا پرچم، تلوار اور پیراہن ہمراہ لے ہوں گے اور جب نماز عشاء پڑھ چکیں گے تو آواز دیں گے: اے لوگو! تمہیں خدا اور خدا کے سامنے (روز قیامت) کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں۔ جب کہ تم پر دنیا میں اپنی حجت تمام کر چکا ہے

انبیاء بھیجے، قرآن نازل کیا۔ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کا کسی کو شریک قرار نہ دو اور اس کے پیغمبروں کی اطاعت کرو۔ جس کے زندہ کرنے کو قرآن نے کہا ہے اسے زندہ کرو اور جس کے نابود کرنے کا حکم دیا ہے اسے نابود کرو راہ ہدایت کے ساتھی بنو اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو اس لئے کہ دنیا کے فنا زوال اور دواع کا وقت آچکا ہے۔

میں تمہیں اللہ، رسول، کتاب عمل اور باطل کی نابودی رسول اللہ کی سیرت کے احیاء کی دعوت دیتا ہوں اس وقت ۳۱۳ / افراد انصار کے درمیان ظہور کریں گے۔

## ب) پرچم قیام کا نعرہ

ہر حکومت کا ایک نشان ہوتا ہے تاکہ اسی کے ذریعہ پہچانی جائے اس طرح قیام و انقلاب بھی ایک مخصوص پرچم رکھتے ہیں کہ اس کا مونوگرام ایک حد تک اس کے رہبروں کے مقاصد کو نمایاں کرتا ہے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا عالمی انقلاب بھی مخصوص مونوگرام کا

ہوگا اور اس پر شعار لکھا ہوگا۔ اگرچہ مونوگرام کے شعار کے بارے میں اختلاف ہے لیکن ایک باب سب میں مشترک ہے وہ یہ کہ لوگوں کو حضرت کی اطاعت کی دعوت دے گا۔

ابھی اس سلسلے میں چند نمونہ کے ذکر یہ اکتفاء کرتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے پرچم پر لکھا ہوگا۔

”کان کھلا رکھو اور حضرت کی اطاعت کرو۔“

دوسری جگہ ملتا ہے کہ پرچم مہدی کا نعرہ ”البیعة للہ“ بیعت خدا کے لئے ہے۔

## ج) قیام سے کائنات کی خوشحالی

روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا قیام انسانوں کی خوشحالی کا باعث ہوگا اس خوشحالی کا بیان مختلف طریقوں سے ہے بعض روایتوں میں زمین اور آسمان والوں کی خوشی ہے اور بعض میں مردوں کی خوشحالی مذکور ہے ایک روایت میں قیام کے لئے استقبال کا تذکرہ ہے دوسری روایتوں میں مردوں کے زندہ ہونے کی آرزو کا تذکرہ ہے یہاں پر اس کے چند نمونے ذکر کرتا ہوں۔

رسول خدا فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی کے قیام سے تمام اہل زمین و آسمان پرندے درندے دریا کی مچھلیاں خوشحال و شاد ہوں گی۔

اس سلسلے میں حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ اس وقت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے جب آپ کا نام مبارک زبان زد خاص و عام ہوگا اور لوگوں کے وجود حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے عشق سے سرشار ہوں گے اس طرح سے کہ ان کے نام کے سوا کوئی اور نام نہ زبان زد ہوگا اور نہ یاد رہ جائے گا اور ان کی دوستی سے اپنی روح کو سیراب کریں گے۔

روایت میں ”یَشْرَبُونَ حَبَّ“ کی تعبیر سے یعنی ان کی محبت سے اپنی پیاس بجھائیں گے اس روایت میں حضرت سے ارتباط و تعلق کو خوشگوار پینے کے پانی سے تشبیہ دی گئی ہے کہ لوگ جسے الفت اور پوری رغبت سے پیتے ہیں اور حضرت مہدی کا عشق ان کے وجود میں نفوذ کر جائے گا۔

حضرت امام رضا (علیہ السلام) ظہور سے قبل کے تلخ حوادث اور فتنوں کو شمار کرتے ہوئے ظہور کے بعد فرج اور کشادگی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: اس وقت لوگوں کو اس طرح فرج و سکون حاصل ہوگا کہ مردے دوبارہ زندگی کی تمنا کریں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ: گویا میں منبر کوفہ کی بلندی پر بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں اور رسول خدا کی زرہ ڈالے ہوئے ہیں اس وقت حضرت کے بعض حالات

بیان فرمائے اور اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: کہ کوئی مومن قبر میں نہیں بچے گا کہ اس کے دل میں خوشی و مسرت داخل نہ ہوئی ہو اس طرح سے کہ مردے ایک دوسرے کی زیارت کو جائیں گے اور حضرت کے ظہور کی ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے۔

بعضی روایتوں میں ”تلك الفرجه“ کی لفظ آئی ہے یعنی برزخ کے باشیوں کے لئے حضرت کے ظہور سے کشائش پیدا ہوگی اس نقل کے مطابق رہبری و انقلاب کی عظمت اس درجہ ہے کہ ارواح پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

## (د) محرومین کی نجات

شک نہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا قیام عدالت کی برقراری اور انسانی سماج سے تمام محرومیت کی بیخ کنی ہے اس حصے میں حضرت کے قیام کے وقت مظلوموں کے سلسلے میں جو آپ کا اقدام ہوگا کہ محروموں کی پناہ کا باعث ہو اُسے بیان کریں گے۔

رسول خدا فرماتے ہیں کہ: میری امت سے مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے خدا انہیں انسانوں کا ملجاء بنا کر بھیجے گا اس زمانے میں لوگ نعمت و آسائش میں زندگی گذاریں گے۔

رسول خدا نے فریاد رسی کو کسی گروہ، ملت اور طائف سے مخصوص نہیں کیا ہے؛ بلکہ کلمہ (ناس) یعنی لوگ، کے ذریعہ تمام انسانوں کا نجات دہندہ جانا ہے اس بناء پر ان کے ظہور سے پہلے شرائط کچھ ایسے ہوجائیں گے کہ دنیا کے تمام انسان ظہور کی تمنا کریں گے جابر کہتے ہیں کہ: امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ حضرت مہدی مکہ میں ظہور کریں گے خداوند عالم ان کے ہاتھوں سے سرزمین حجاز کو فرج عطا کرے گا اور حضرت بنی ہاشم کے تمام قیدیوں کو آزاد کریں گے۔“

ابو اړطات کہتا ہے کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) (مکہ سے) مدینہ کے عازم ہوں گے اور اسراء بنی ہاشم کو آزادی دلائیں گے پھر کوفہ جائیں گے اور بنی ہاشم کے اسراء کو آزاد کریں گے۔ شرانی کہتا ہے کہ: جب حضرت مہدی غرب کی سرزمین پر پہنچیں گے تو اندلس کے لوگ ان کے پاس جا کے کہیں گے اے حجة اللہ (خدا کی حجت) جزیرہ اندلس کی مدد کیجئے کہ وہاں کے لوگ اور جزیرہ تباہ ہو گیا ہے۔

## امام زمانہ کا قیام

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے روز قیام کے سلسلے میں مختلف روایتیں پائی جاتیں ہیں بعض میں نو روز کا دن قیام کے آغاز کا دن ہے دیگر روایت میں روز عاشورہ - کچھ روایتوں میں سنیچر کا دن اور کچھ میں جمعہ قیام کے لئے دن معین ہے - ایک ہی زمانے میں نو روز اور عاشورہ کے درمیان اشکال نہیں ہے اس لئے کہ نو روز شمسی اعتبار سے اور عاشورہ قمری لحاظ سے حساب ہو جائے گا۔ لہذا دو روز کا ایک ہونا ممکن ہے۔

اور ان دو روز (عاشورہ و نو روز) کا ایک زمانہ میں واقع ہونا ممکن ہے جو کچھ مشکل اور مانع ہے وہ ہفتہ میں دو دن بعنوان قیام کا ذکر کرنا ہے لیکن اس طرح کی روایت بھی قابل توجیہ ہے، اس لئے کہ اگر اس روایت کی سند صحیح ہو تو ایسی صورت میں روز جمعہ والی حدیث کو قیام و ظہور کے دن پر حمل کیا جائے گا اور وہ جو شنبہ کو قیام کا دن کہتی ہے نظام الہی کے اثبات اور مخالفین کی نابودی کا دن سمجھا جائے گا۔ جاننا چاہئے کہ جو روایتیں شنبہ کا دن تعیین کرتی ہیں وہ سند کے لحاظ سے مورد تامل ہیں - لیکن روز جمعہ والی روایت اس اعتبار سے بے خدشہ ہے -

اس سلسلے میں اب روایات ملاحظہ ہوں -  
امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: ہمارے قائم جمعہ کے دن قیام کریں گے -

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم عاشور کے دن شنبہ کو رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں اور جبرئیل (ع) آنحضرت کے سامنے کھڑے لوگوں کو ان کی بیعت کی دعوت دے رہے ہیں - (۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: روز عاشورہ شنبہ کے دن حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے یعنی جس دن امام حسین (علیہ السلام) شہید ہوئے ہیں -

نیز آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ: کیا جانتے ہو کہ عاشورہ کون سا دن ہے؟ یہ وہی دن ہے جس میں خداوند عالم نے آدم و حوا کی توبہ قبول کی۔ اسی دن خدا نے بنی اسرائیل کے لئے دریا شگاف کیا اور فرعون اور اس کے ماننے والوں کو غرق کیا موسیٰ (علیہ السلام) فرعون پر غالب آئے اسی دن حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پیدا ہوئے حضرت یونس (علیہ السلام) کی قوم کے توبہ اور جناب عیسیٰ (علیہ السلام) کی ولادت اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کا دن ہے۔ اسی مضمون کی امام محمد باقر (علیہ السلام) سے ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے۔

لیکن اس روایت میں ابن بطائنی کی وثاقت جو سلسلہ سند میں واقع ہوا ہے مورد خدشہ ہے -

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: تیسوئیں کی شب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے نام سے آواز آئے گی اور روز عاشورا حسین بن علی کی شہادت کے دن قیام کریں گے۔“

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں کہ: نوروز کے دن ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے قائم ظہور کریں گے۔

## الف) اعلان ظہور

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کا اعلان سب سے پہلے آسمانی منادی کے ذریعہ ہوگا اس وقت آنحضرت جب کہ قبلہ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوں گے اور حق کی دعوت کے ساتھ اپنے ظہور کا اعلان کریں گے۔

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب منادی آسمانی آواز دے گا کہ حق آل محمد کی طرف ہے اگر تم لوگ ہدایت و سعادت کے خواہاں ہو تو آل محمد کے دامن سے متمسک ہو جاؤ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) مکہ میں نماز عشاء کے وقت ظہور کریں گے جب کہ پیغمبر ﷺ کا پرچم، تلوار اور پیراہن ہمراہ لے ہوں گے اور جب نماز عشاء پڑھ چکیں گے تو آواز دیں گے: اے لوگو! تمہیں خدا اور خدا کے سامنے (روز قیامت) کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں۔ جب کہ تم پر دنیا میں اپنی حجت تمام کر چکا ہے

انبیاء بھیجے، قرآن نازل کیا۔ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کا کسی کو شریک قرار نہ دو اور اس کے پیغمبروں کی اطاعت کرو۔ جس کے زندہ کرنے کو قرآن نے کہا ہے اسے زندہ کرو اور جس کے نابود کرنے کا حکم دیا ہے اسے نابود کرو راہ ہدایت کے ساتھی بنو اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو اس لئے کہ دنیا کے فنا زوال اور دواع کا وقت آچکا ہے۔

میں تمہیں اللہ، رسول، کتاب عمل اور باطل کی نابودی رسول اللہ کی سیرت کے احیاء کی دعوت دیتا ہوں اس وقت ۳۱۳ / افراد انصار کے درمیان ظہور کریں گے۔

## ب) پرچم قیام کا نعرہ

ہر حکومت کا ایک نشان ہوتا ہے تاکہ اسی کے ذریعہ پہچانی جائے اس طرح قیام و انقلاب بھی ایک مخصوص پرچم رکھتے ہیں کہ اس کا مونوگرام ایک حد تک اس کے رہبروں کے مقاصد کو نمایاں کرتا ہے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا عالمی انقلاب بھی مخصوص مونوگرام کا

ہوگا اور اس پر شعار لکھا ہوگا۔ اگرچہ مونوگرام کے شعار کے بارے میں اختلاف ہے لیکن ایک باب سب میں مشترک ہے وہ یہ کہ لوگوں کو حضرت کی اطاعت کی دعوت دے گا۔

ابھی اس سلسلے میں چند نمونہ کے ذکر یہ اکتفاء کرتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے پرچم پر لکھا ہوگا۔

”کان کھلا رکھو اور حضرت کی اطاعت کرو۔“

دوسری جگہ ملتا ہے کہ پرچم مہدی کا نعرہ ”البیعة للہ“ بیعت خدا کے لئے ہے۔

## ج) قیام سے کائنات کی خوشحالی

روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا قیام انسانوں کی خوشحالی کا باعث ہوگا اس خوشحالی کا بیان مختلف طریقوں سے ہے بعض روایتوں میں زمین اور آسمان والوں کی خوشی ہے اور بعض میں مردوں کی خوشحالی مذکور ہے ایک روایت میں قیام کے لئے استقبال کا تذکرہ ہے دوسری روایتوں میں مردوں کے زندہ ہونے کی آرزو کا تذکرہ ہے یہاں پر اس کے چند نمونے ذکر کرتا ہوں۔

رسول خدا فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی کے قیام سے تمام اہل زمین و آسمان پرندے درندے دریا کی مچھلیاں خوشحال و شاد ہوں گی۔

اس سلسلے میں حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ اس وقت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے جب آپ کا نام مبارک زبان زد خاص و عام ہوگا اور لوگوں کے وجود حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے عشق سے سرشار ہوں گے اس طرح سے کہ ان کے نام کے سوا کوئی اور نام نہ زبان زد ہوگا اور نہ یاد رہ جائے گا اور ان کی دوستی سے اپنی روح کو سیراب کریں گے۔

روایت میں ”یَشْرَبُونَ حَبَّ“ کی تعبیر سے یعنی ان کی محبت سے اپنی پیاس بجھائیں گے اس روایت میں حضرت سے ارتباط و تعلق کو خوشگوار پینے کے پانی سے تشبیہ دی گئی ہے کہ لوگ جسے الفت اور پوری رغبت سے پیتے ہیں اور حضرت مہدی کا عشق ان کے وجود میں نفوذ کر جائے گا۔

حضرت امام رضا (علیہ السلام) ظہور سے قبل کے تلخ حوادث اور فتنوں کو شمار کرتے ہوئے ظہور کے بعد فرج اور کشادگی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: اس وقت لوگوں کو اس طرح فرج و سکون حاصل ہوگا کہ مردے دوبارہ زندگی کی تمنا کریں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ: گویا میں منبر کوفہ کی بلندی پر بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں اور رسول خدا کی زرہ ڈالے ہوئے ہیں اس وقت حضرت کے بعض حالات

بیان فرمائے اور اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: کہ کوئی مومن قبر میں نہیں بچے گا کہ اس کے دل میں خوشی و مسرت داخل نہ ہوئی ہو اس طرح سے کہ مردے ایک دوسرے کی زیارت کو جائیں گے اور حضرت کے ظہور کی ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے۔

بعضی روایتوں میں ”تلك الفرجه“ کی لفظ آئی ہے یعنی برزخ کے باشیوں کے لئے حضرت کے ظہور سے کشائش پیدا ہوگی اس نقل کے مطابق رہبری و انقلاب کی عظمت اس درجہ ہے کہ ارواح پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

## (د) محرومین کی نجات

شک نہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا قیام عدالت کی برقراری اور انسانی سماج سے تمام محرومیت کی بیخ کنی ہے اس حصے میں حضرت کے قیام کے وقت مظلوموں کے سلسلے میں جو آپ کا اقدام ہوگا کہ محروموں کی پناہ کا باعث ہو اُسے بیان کریں گے۔

رسول خدا فرماتے ہیں کہ: میری امت سے مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے خدا انہیں انسانوں کا ملجاء بنا کر بھیجے گا اس زمانے میں لوگ نعمت و آسائش میں زندگی گذاریں گے۔

رسول خدا نے فریاد رسی کو کسی گروہ، ملت اور طائف سے مخصوص نہیں کیا ہے؛ بلکہ کلمہ (ناس) یعنی لوگ، کے ذریعہ تمام انسانوں کا نجات دہندہ جانا ہے اس بناء پر ان کے ظہور سے پہلے شرائط کچھ ایسے ہوجائیں گے کہ دنیا کے تمام انسان ظہور کی تمنا کریں گے جابر کہتے ہیں کہ: امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ حضرت مہدی مکہ میں ظہور کریں گے خداوند عالم ان کے ہاتھوں سے سرزمین حجاز کو فرج عطا کرے گا اور حضرت بنی ہاشم کے تمام قیدیوں کو آزاد کریں گے۔“

ابو ارطات کہتا ہے کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) (مکہ سے) مدینہ کے عازم ہوں گے اور اسراء بنی ہاشم کو آزادی دلائیں گے پھر کوفہ جائیں گے اور بنی ہاشم کے اسراء کو آزاد کریں گے۔ شرانی کہتا ہے کہ: جب حضرت مہدی غرب کی سرزمین پر پہنچیں گے تو اندلس کے لوگ ان کے پاس جا کے کہیں گے اے حجة اللہ (خدا کی حجت) جزیرہ اندلس کی مدد کیجئے کہ وہاں کے لوگ اور جزیرہ تباہ ہو گیا ہے۔

## رہبر قیام

انقلاب اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام سے متعلق ہم گفتگو کر چکے اب اس فصل میں جسمی اور اخلاقی خصوصیات و کرامات کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

### الف) جسمی خصوصیات

۱۔ عمر اور چہرہ - حصین کا بیٹا عمران کہتا ہے کہ: میں نے رسول خدا سے کہا: کہ اس شخص (مہدی) کا مجھے تعارف کرائیے اور ان کے کچھ حالات بیان کیجئے۔

تو رسول خدا نے فرمایا: وہ میری اولاد میں ہے ان کا جسم اسرائیل کے مردوں کے مانند سخت اور سڈول ہے؛ میری امت کی گرفتاری کے وقت قیام کرے گا ان کے چہرے کا رنگ عربوں سے مشابہ ہے؛ اس کا قیافہ چالیس ۴۰ سالہ مرد کے مانند ہوگا صورت چاند کے ٹکڑے کے مانند چمکتی ہوگی، زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جب کہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی بیس سال تک حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے گا اور کفار ممالک مانند قسطنطنیہ و روم پر قبضہ جمائے گا۔

امام حسن مجتبیٰ (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ خداوند متعال حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی عمر غیبت کے زمانے میں طولانی کر دے گا اس کے بعد اپنی قدرت کاملہ سے ان کے چہرے کو چالیس سال سے کم سالہ جوان کی مانند بنا دے گا۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ ”جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو لوگ انکار کریں گے اور کوئی ان کا پاس و لحاظ نہیں کرے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جن سے خداوند عالم نے عالم ذر میں عہد و پیمان لیا ہو وہ ایک مکمل اور کامیاب۔ معتدل انداز میں آئے گا۔“

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو آپ کا سن ۳۰/ اور ۴۰/ کے درمیان ہوگا۔“

مروی کہتا ہے کہ: میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا: کہ ظہور و قیام کے وقت آپ کے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی کیا علامت ہے؟ امام نے فرمایا: کہ علامت یہ ہے کہ عمر تو زیادہ ہے لیکن چہرے سے جوان ہوں گے اور اتنا جوان ہوں گے کہ دیکھنے والے کہیں گے کہ ۳۰/ یا چالیس سال کے ہیں۔

دوسری علامت یہ ہے کہ زمانے کی آمد و رفت اسے بوڑھا نہیں بنا سکے گی مگر یہ کہ ان کو موت آجائے۔“

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: ”یقیناً ولی خدا ۱۲۰ / سال جناب ابراہیم (علیہ السلام) کی طرح عمر کریں گے لیکن چہرہ اور رخسار ایک ۳۰ / یا ۴۰ / سالہ جوان کی طرح ہوگا۔

**مرحوم مجلسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:**

ہیں کہ: شاید اس سے مراد حکومت اور سلطنت کی مدت ہو یا یہ کہ حضرت کی عمر اتنی ہی تھی لیکن اسے خداوند عالم نے طولانی کر دیا ہے۔

لفظ ”موفق“ سے مراد اعضاء کا معتدل اور متناسب ہونا ہے اس سے کنایہ یہ ہے کہ متوسط یا آخر عمر میں ایک جوان کی طرح ہیں۔

ظہور کے وقت آپ کے سن کے بارے میں دیگر اقوال بھی پائے جاتے ہیں۔ ارطات کہتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ۶۰ / سال کے ہیں۔ ابن حماد کہتا ہے کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ۱۸ / سالہ ہیں۔

### جسمی خصوصیات ابو بصیر کی زبانی

ابو بصیر کہتے ہیں: کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کی کہ: میں نے آپ کے والد بزرگوار سے سنا ہے کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کاسینہ کشادہ اور شانے چوڑے ہوں گے۔ حضرت نے کہا: اے ابو محمد میرے والد نے رسول خدا کی زرہ پہنی تو انہیں بڑی ہو رہی تھی اور اتنی بڑی کہ زمین سے خط کر رہی تھی میں نے بھی اسے پہنا تو مجھے بھی بڑی ہوئی لیکن وہی زرہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے جسم پر بالکل رسول خدا ﷺ کے جسم کی طرح مناسب ہوگی اور اس زرہ کا نچلا حصہ کوتاہ ہے اس طرح سے کہ ہر دیکھنے والا گمان کرے گا کہ اسے موڑ دیا گیا ہے۔

صلت کے بیٹے ریان کہتے ہیں کہ: میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا: کہ کیا آپ صاحب امر ہیں؟ تو آپ نے کہا: میں امام اور صاحب امر ہوں لیکن نہ وہ صاحب امر جو زمین و عدل و انصاف سے بھر دے گا جب کہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی میں کس طرح وہ صاحب امر ہوں گا جب کہ میرے جسم کی ناتوانی دیکھ رہے ہو حضرت قائم وہ ہیں کہ جب ظہور کریں گے تو بوڑھوں کی عمر ہوگی لیکن صورت جوانوں کی سی ہوگی قوی اور تندرست جسم کے مالک ہوں گے کہ اگر کسی بڑے سے بڑے درخت پر ہاتھ مار دیں گے تو وہ جڑ سے اکھڑ جائے گا اور اگر پہاڑوں کے درمیان آوازا دیں گے تو چٹان چٹخ جائیں گے نیز اپنی جگہ چھوڑ دیں گے جناب موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ان کے ساتھ ہے۔

## اخلاقی کمالات

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) دیگر معصومین (علیہم السلام) کی مانند مخصوص اخلاقی کمالات کے مالک ہیں یعنی حضرات معصومین (علیہم السلام) کامل انسان اور بشریت کے لئے نمونہ اور اعلیٰ حد تک نیک اخلاق کے مالک ہیں۔

حضرت رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) لوگوں میں سب سے زیادہ دانا اور حلیم و بردبار اور پرہیزگار ہیں وہ تمام انسانوں سے زیادہ بخشش کرنے والے، عابد، بہادر ہیں۔“

## الف) خوف خدا

کعب کہتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا خدا کے سامنے خوف و ہراس عقاب کی طرح ہے۔

یعنی جس طرح وہ اپنے پیروں کے سامنے خاضع ہوتا ہے شاید کعب کی مراد یہ ہو کہ اگرچہ عقاب طاقتور پرندہ ہے لیکن اس کی تمام قوت کا دارو مدار پروں پر ہے اگر کسی وقت اس کے پر اس کی مدد نہ کریں تو آسمان سے زمین پر گر پڑے گا۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) بھی الہی قدرت مند رہبر ہیں لیکن اس قدرت کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ اگر خداوند عالم کسی وقت آپ کی مدد نہ کرے تو کارکردگی کی قوت باقی نہیں رہے گی اس وجہ سے حضرت خداوند عالم کے سامنے خاضع و خاشع ہیں۔

ابن طاووس کی نقل کے مطابق حضرت کا خشوع خداوند عالم کے سامنے نیزوں کے دو طرف سے تشبیہ دیا گیا ہے نیزہ کی کارکردگی اور نشانہ پر اس کا لگنا دو کنارے سے تعلق رکھتا ہے دو پروں کے مانند ہے کہ اگر ایک سرا ٹیڑھا ہوا تو نیزہ خطا کر جائے گا۔

شاید اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی قدرت خداوند عالم سے ہے اور خداوند عالم کی مدد سے تعلق رکھتی ہے۔

## ب) زہد

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور میں کیوں جلد بازی کرتے ہو؟ خدا جانتا ہے کہ آپ کا لباس معمولی، کھر درا، غذا نان جو، حکومت، تلوار کی حکومت ہے اور موت تلوار کے سایہ میں ہے۔

عثمان بن حماد کہتے ہیں کہ: ہم امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی بزم میں تھے کہ ایک شخص

نے حضرت سے عرض کی: حضرت علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) ایسا معمولی لباس پہنتے تھے جس کی قیمت چار درہم تھی لیکن آپ قیمتی لباس پہنتے ہیں! حضرت نے جواب دیا: ”حضرت علی (علیہ السلام) نے ایسا لباس اس زمانے میں زیب تن کیا ہے کہ کوئی اعتراض کرنے والا نہیں تھا ہر زمانے کا عمدہ لباس اس زمانے کے لوگوں کا ہے۔ جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو حضرت علی (علیہ السلام) کا لباس پہنیں گے اور انہیں کی سیاست اور ڈگر پر چلیں گے۔

## (ج) لباس

روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا مخصوص لباس مذکور ہے کبھی رسول اللہ کے لباس کی بات آتی ہے کبھی جناب یوسف (علیہ السلام) کے لباس کی گفتگو ہوئی۔

شعیب کے بیٹے یعقوب کہتے ہیں: کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم نہیں چاہتے کہ میں تمہیں وہ لباس دیکھاؤں جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کے وقت زیب تن کریں گے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے صندوقچہ منگوا یا اور اسے کھولا اور کرباسی لباس نکالا اور اسے کھولا تو اس کے بائیں طرف ایک خون کا دھبہ تھا۔

امام (علیہ السلام) نے کہا یہ رسول خدا کا لباس ہے جس دن حضرت کے اگلے چار دانت (جنگ احد) میں شہید ہوئے تھے حضرت نے اسے پہنا تھا اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) یہی لباس پہنے ہوئے قیام کریں گے میں نے اس خون کو چوما اور آنکھوں سے لگایا پھر حضرت نے لباس تہہ کر کے اٹھا لیا۔

مفضل بن عمر کہتے ہیں: کہ امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جناب یوسف کے لباس کے بارے میں جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں تو حضرت نے کہا: کہ جب حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے آگ روشن کی گئی تو جبرائیل (علیہ السلام) نے ایک لباس لا کر انہیں پہنایا جو سردی و گرمی سے حفاظت کرتا ہو۔ اور جب ان کی وفات نزدیک ہوئی تو انہوں نے دعا کی اور جلد میں رکھ کر حضرت اسحاق کے بازو پر باندھ دیا انہوں نے یعقوب (علیہ السلام) کو دیا تو جب جناب یوسف (علیہ السلام) پیدا ہوئے اور حضرت یعقوب (علیہ السلام) نے یوسف (علیہ السلام) کے بازو پر باندھ دیا یوسف بھی حادثات سے گزرنے کے بعد مصر کے بادشاہ ہوئے جب جناب یوسف نے اسے وہاں کھولا تو حضرت یعقوب نے اس کی خوشبو محسوس کی یہ خداوند کی گفتگو قرآن میں ہے کہ یوسف کی یعقوب کے قول کے مطابق حکایت کرتا ہے۔ کہ میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں میری طرف خطا کی نسبت نہ دو“ (۱) یہ وہی لباس ہے جو جنت سے آیا ہے۔“

میں نے عرض کیا: میں قربان جاؤں؛ وہ لباس کس کے ذریعہ آیا ہے؟ کہا: اس کے اہل کے

ہاتھ؛ لباس ہمارے قائم کے ہمراہ ہے جب وہ ظہور کریں گے “پھر کہا: ہر نبی جسے علم و دانش یا کوئی اور چیز بعنوان ارث ملی ہے وہ محمد ﷺ تک پہنچا ہے۔“

## (د) اسلحہ

رسول خدا نے حضرت علی (علیہ السلام) سے کہا: کہ جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے اور ان کی ماموریت کا وقت آجائے گا تو ان کے ساتھ ایک تلوار ہوگی جو انہیں آواز دے گی: اے خدا کے ولی! قیام کیجئے اور اپنے دشمنوں کو قتل کیجئے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کے وقت رسول خدا کا وہی لباس زیب تن کریں گے جو انہوں نے جنگ احد میں زیب تن کیا تھا اور وہی زرہ و عمامہ بھی ہوگا، جو آنحضرت نے پہنا تھا اور ذوالفقار جو رسول خدا کی تلوار ہے ہاتھ میں لیں گے تلوار آٹھ ماہ تک بے دینوں کے کشتوں کے پشتے لگائے گی۔“

جابر جعفی کہتے ہیں: کہ امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) مکہ سے رکن و مقام کے درمیان اپنے وزیر اور ۳۱۳ / اصحاب کے ساتھ ظہور کریں گے اور رسول خدا کا دستور العمل، پرچم، اسلحہ ان کے ہاتھ میں ہوگا اس وقت منادی آسمان مکہ سے حضرت کے نام اور آپ کی ولایت کے ساتھ آواز دے گا۔ اس طرح سے کہ تمام اہل زمین اس نام کو سنیں گے آپ کا نام حضرت محمد ﷺ کا نام ہے۔“

## (ه) امام اور صورت کی شناخت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی ایک خصوصیت یہ ہوگی کہ انسان کی اندرونی حالت چہروں سے پہچان لیں گے اور نیک افراد کو بدکردار سے جدا کر دیں گے اور فساد کرنے والوں کو اسی شناخت کے مطابق کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو کوئی ایسا نہیں بچے گا جسے حضرت پہچانتے نہ ہوں کہ یہ نیک انسان ہے یا فاسد و بدکردار۔“

نیز فرماتے ہیں کہ: جب قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے اور اس وقت ان کے سرو پیر کو پکڑیں گے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسے قتل کر دیں گے۔

اسی طرح فرماتے ہیں کہ جب قیام کریں گے تو دوست و دشمن کو اپنی قوت شناخت سے الگ

کردیں گے -

معاویہ دھنی کہتے ہیں کہ: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے آیہ مجرمین جس میں ہے کہ وہ اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے تو پھر ان کے سر اور پیر پکڑے جائیں گے -

امام (علیہ السلام) نے کہا: اے معاویہ اس سلسلے میں دوسرے لوگ کیا کہتے ہیں ؟ میں نے کہا: ان کا خیال ہے کہ خداوند عالم قیامت کے دن گناہگاروں کو ان کے قیافے سے پہچان لے گا اور سر کے بال و پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈال دے گا امام (علیہ السلام) نے کہا: خداوند عالم کو کیا ضرورت ہے کہ انہیں ان کے چہروں سے پہچانے جب کہ اسی نے انہیں پیدا کیا ہے۔“

میں نے کہا: کہ پھر آیت کے کیا معنی ہیں ؟ آپ نے کہا: کہ جب قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو خداوند عالم انہیں چہرہ شناسی کا علم عطا کرے گا اور حضرت حکم دیں گے کہ کافروں کو سر اور پیر پکڑ کر ان پر سخت ضرب لگائی جائے۔“

## و(کرامات

اگرچہ آخر زمانہ میں لوگ قوی حکومت کے بروی کار آنے سے جب کہ وہ مظلوموں کی حامی ہو گی وقت شماری کریں گے لیکن بہت ساری حکومتوں سے خوشحال نہیں ہوں گے اور ہرگروہ و پارٹی کی بات نہیں مانیں گے سچی بات یہ ہے کہ وہ کسی کو قادر نہیں سمجھتے جو دنیا کے نظام کو درست کر سکے اور پُر آشوب دنیا کو ٹھکانے لگا سکے۔

اس لحاظ سے جو سماج کے نظم برقرار ہونے اور دنیا میں امنیت کی وسعت کے دعویدار ہیں - انہیں مافوق قوت کا مالک ہونا چاہئے اس بات کا اثبات کرامتوں کے ظاہر کرنے اور خارق العادہ کاموں کے انجام دینے پر ہے شاید اس لئے ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ابتدائے ظہور میں معجزات و کرامات سے کام لیں گے اڑتے پرندوں کو آواز دیں گے وہ فوراً نیچے آکر حضرت کے اختیار میں آجائے گا خشک لکڑی بنجر اور سخت زمین میں گاڑیں گے تو بلا فاصلہ ہری بھری ہو جائے گی اور شاخ و پتے نکل آئیں گے -

ان کاموں سے لوگوں پر ثابت ہو جائے گا کہ میرا ایسی شخصیت سے سامنا ہے جس کے اختیار میں زمین و آسمان ہیں - یہ کرامتیں در حقیقت ان لوگوں کے لئے ایک نوید اور مژدہ ہوں گی جو سالہا سال اور صدیوں آسمان و زمین کے نیچے مظلوم و مغلوب اور دبے ہوں گے اور ملیونوں قربانی دینے کے باوجود قادر نہ ہو سکے ہوں گے جو ایسے حملوں کے لئے رکاوٹ بن سکے لیکن اس وقت خود کو ایک ایسی شخصیت کے سامنے پائے گا جس کے اختیار میں زمین و آسمان و ما فیہا ہوں گے -

جو لوگ کل تک قحط کی زندگی گزار رہے تھے حد تو یہ تھی کہ ابتدائی ضرورتوں کو بھی پورا

نہ کر سکتے ہوں گے اور خشک سالی اور زراعت نہ ہونے کی وجہ سے اقتصادی بحران کا شکار ہوں گے آج وہ لوگ ایسی شخصیت کے سامنے ہوں گے جس کے ادنیٰ اشارہ سے زمین سرسبز و خرم ہو جائے گی اور پانی و بارش کا ذخیرہ ہو جائے گا۔

جو لوگ لا علاج بیماریوں سے دوچار ہوں گے آج اس شخصیت کا سامنا کریں گے جو لا علاج بیماریوں کا علاج کرے گا اور مردوں کو حیات دے گا یہ سارے معجزات و کرامات ہیں جو اس ذات کی قوت و صداقت گفتار کو ثابت کریں گی۔

خلاصہ یہ کہ دنیا والے یقین کریں گے کہ یہ نوید دینے والا گذشتہ دعویٰ داروں سے کسی طرح مشابہ نہیں ہے بلکہ یہ وہی نجات دینے والا، اللہ کا واقعی ذخیرہ مہدی موعود ہے۔

کبھی حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی کرامتیں سپاہیوں کے لئے ظاہر ہوں گی جو ان کے ایمان کو محکم اور اعتقاد کو راسخ کریں گی اور کبھی دشمنوں اور شک کرنے والوں کے لئے ہوں گی جو آنحضرت پر ان کے ایمان و اعتقاد کا سبب ہوگا۔  
یہاں پر بعض معجزات و کرامات کو بیان کر رہا ہوں۔

## ۱۔ پرندوں کا بات کرنا

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنی راہ میں ایک سادات حسنی سے ملاقات کریں گے جس کے پاس بارہ ۱۲ ہزار سپاہی ہوں گے حسنی احتجاج کرے گا اور خود کو رہبری کا زیادہ حق دار سمجھے گا حضرت اس کے جواب میں کہیں گے۔ ”میں مہدی ہوں“ حسنی ان سے کہے گا کہ کیا تمہارے پاس کوئی علامت اور نشانی ہے کہ میں بھی بیعت کروں۔ حضرت آسمان پر اڑتے پرندے کی طرف اشارہ کریں گے تو پرندہ نیچے آجائے گا۔ اور حضرت کے ہاتھوں پر بیٹھے گا پھر اس وقت قدرت خدا سے گویا ہوگا اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی امامت کی گواہی دے گا۔

سید حسنی کے مزید اطمینان کے لئے حضرت سوکھی لکڑی زمین میں گاڑیں گے تو وہ سرسبز ہو جائے گی اور شاخ و پتے نکل آئیں گے دوبارہ پتھر کے ٹکڑے کو زمین سے اٹھائیں گے اور ہلکے سے دباؤ سے اسے ریزہ ریزہ کر کے خمیر کی طرح نرم کر دیں گے۔

سید یہ ساری کرامتیں دیکھنے کے بعد حضرت پر ایمان لائے گا اور خود اپنی تمام فوج کے ساتھ حضرت کے سامنے سر تسلیم خم کر دے گا حضرت اسے فوج کے پہلے دستہ کا کمانڈر بنادیں گے۔

## ۲۔ پانی کا ابلنا اور زمین سے غذا کا حاصل کرنا

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ جب امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) شہر مکہ میں ظہور کریں گے اور وہاں سے کوہ کا قصد کریں گے تو اپنی فوج میں اعلان کریں گے کہ کوئی اپنے ہمراہ کھانا پانی نہیں لے گا حضرت، موسیٰ (علیہ السلام) کا پتھر جو اپنے ہمراہ صاف و شفاف پانی کا بارہ چشمے رکھتا ہے، لئے ہوں گے راستے میں جہاں بھی رکیں گے اس کو نصب کر دیں گے زمین سے پانی کے چشمے ابل پڑیں گے اور سارے بھوکے اور پیاسے افراد اس سے شکم سیر ہو جائیں گے۔

راستے میں سپاہیوں کی خوراک کا بندوبست اسی طرح سے ہے پھر جب نجف پہنچ جائیں گے وہاں اس پتھر کے نصب کرنے سے ہمیشہ کے لئے پانی اور دودھ ابلتا رہے گا جو بھوکے پیاسوں کو سیراب کرے گا۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو رسول خدا کا پرچم، سلیمان کی انگوٹھی، عصا اور سنگ موسیٰ (علیہ السلام) ان کے ہمراہ ہوگا۔ پھر حضرت کے حکم سے سپاہیوں کے درمیان اعلان ہوگا کہ کوئی اپنے کھانے پینے نیز جانوروں کے چارے کا انتظام نہ کرے۔

بعض لوگ اپنے ساتھیوں سے کہیں گے کہ کیا وہ ہمیں ہلاک کرنا اور ہماری سواریوں کو بھوکا پیاسا مارنا چاہتے ہیں۔ پہلی جگہ پہنچتے ہی حضرت پتھر زمین میں نصب کریں گے اور فوج کے کھانے پینے نیز چوپایوں کے چارے کا انتظام ہو جائے گا شہر نجف پہنچنے تک اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔

## ۳۔ طی الارض اور سایہ کا فقدان

امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو زمین نور الہی سے روشن ہو جائے گی اور حضرت مہدی کے قدموں کے نیچے تیزی سے آگے بڑھے گی آپ تیزی سے راستہ طے کریں گے اور آپ وہ ہیں کہ جس کا سایہ نہ ہوگا۔

## ۴۔ انتقال کا ذریعہ

امام محمد باقر (علیہ السلام) نے سورہ نامی شخص سے کہا: ”ذوالقرنین کو اختیار دیا گیا کہ نرم و سخت دو بادلوں میں کسی ایک کا انتخاب کر لیں انھوں نے نرم بادل کا انتخاب کیا سخت حضرت صاحب الامر کے لئے ذخیرہ رہ گیا، سورہ نے پوچھا: سخت بادل کس لئے ہے؟ حضرت نے

کہا جن بادلوں میں چمک۔ گرج، کڑک اور بجلی ہوگی جب ایسا ابر ہوگا تو تمہارے صاحب الامر اس پر سوار ہیں بے شک آپ بادل پر سورا ہوں گے اور اس کے ذریعہ آسمان کی بلندی کی طرف جائیں گے اور سات آسمان و زمین کی مسافت طے کریں گے وہی زمین کہ پانچ عدد سکونت و رہائش والی ہیں اور ۲/ ویران ہیں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ:- ”خداوند عالم نے ذوالقرنین کو سخت و نرم بادلوں کے درمیان ایک کا اختیار دیا تو انھوں نے نرم کو اختیار کیا یہ وہی ابر ہے جس میں بجلی و کڑک نہیں پائی جاتی اور اگر سخت بادل کا انتخاب کرتے تو انھیں اس سے استفادہ کی اجازت نہیں ملتی اس لئے کہ خداوند عالم نے سخت بادل کو حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے لئے ذخیرہ کیا ہے۔

## ۵۔ زمانے کی چال میں سستی

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب حضرت امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو کوفہ کی سمت حرکت کریں گے پھر وہاں سات سال حکومت کریں گے جس کا ہر سال دس سال کے برابر ہوگا پھر اس کے بعد جو اللہ کا ارادہ ہوگا انجام دیں گے کہا گیا سال کس طرح طولانی ہوگا؟ امام نے کہا: کہ خداوند عالم مظلوم اور اس کے مدیر فرشتوں کو حکم دے گا کہ اپنی رفتار کم کرو اس طرح سے ایام و سال طولانی ہو جائیں گے۔

کہتے ہیں: کہ اگر ان کی رفتار میں معمولی سے بھی تبدیلی ہوئی تو آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گے تو امام نے جواب دیا: کہ یہ قول مادہ پرستوں اور منکر خدا کا ہے لیکن مسلمان (جو خداوند عالم کو اس کا گردش دینے والا جانتے ہیں) ایسی بات نہیں کہتے۔“

## ۶۔ قدرت تکبیر

کعب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ذریعہ شہر قسطنطنیہ کی فتح کے بارے میں کہتا ہے: کہ حضرت، اپنا پرچم زمین میں رکھ کر پانی کی طرف وضو کرنے نماز صبح کے لئے جائیں گے پانی حضرت سے دور ہو جائے گا امام پرچم اٹھا کر پانی کے طرف دوڑیں گے تاکہ حضرت کا اس گوشہ

سے گذر ہو جائے پھر اس وقت پرچم زمین میں رکھ دیں گے اور سپاہیوں کو آواز دیں گے اور کہیں گے: اے لوگو! خداوند عالم نے دریا تمہارے لئے بنائے ہیں جس طرح بنی اسرائیل کے لئے شگاف کیا تھا پھر فوجی دریا سے پار ہو کر شہر قسطنطنیہ کے مقابل کھڑے ہو جائیں گے سپاہی تکبیر کی آواز بلند کریں اور شہر کی دیواریں ہلنے لگیں گی دوبارہ تکبیر کہیں گے پھر دیوار ہلنے

لگے گی جب تیسری بار تکبیر کی آواز بلند ہوگی تو بارہ برجی محفوظ دیواریں زمین بوس ہو جائیں گی۔ (۱)

رسول خدا فرماتے ہیں: ”حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قسطنطنیہ کے سامنے اتریں گے اس وقت اس قلعہ میں ۷/دیواریں ہوگی حضرت سات تکبیر کہیں گے تو دیواریں زمین بوس ہو جائیں گی اور بہت سارے رومی سپاہی کے قتل کے بعد وہ جگہ حضرت کے تحت تصرف آجائے گی اور کچھ گروہ اسلام لے آئیں گے۔“

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اور ان کے اصحاب تحریک جاری رکھیں گے رومی کسی قلعہ سے نہیں گزریں گے مگر وہ ایک (لا الہ الا اللہ) سے (مسمار) ڈھ جائے گا اس کے بعد شہر قسطنطنیہ سے قریب ہو جائیں گے وہاں پر چند تکبیر کہیں گے پھر اس کے پڑوس میں واقع دریا خشک ہو جائے گا اور پانی زمین کی تہ میں چلا جائے گا اور شہر کی دیواریں بھی گر جائیں گی وہاں سے رومیوں کے شہر کی جانب چل پڑیں گے اور جب وہاں پہنچ جائیں گے تو مسلمان تین تکبیر کہیں گے تو شہر دھول اور ریت کی طرح نرم ہو کر اڑنے لگے گا۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنی تحریک جاری رکھیں گے یہاں تک کہ شہروں کو عبور کرتے ہوئے دریا تک پہنچ جائیں گے حضرت کا لشکر تکبیر کہے گا اس کے کہتے ہی دیواریں آپس میں ٹکرا کر گر جائیں گی۔

## ۷۔ پانی سے گذر

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ میرے باپ نے کہا: حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو افواج کو شہر قسطنطنیہ تک روانہ کریں گے اس وقت وہ خلیج تک پہنچ جائیں گے اپنے قدموں پر ایک جملہ لکھیں گے اور پانی سے گذر جائیں گے اور جب رومی اس عظمت اور معجزہ کو دیکھیں گے تو ایک دوسرے سے کہیں گے جب امام زمانہ کے سپاہی ایسے ہیں تو خود حضرت کیسے ہوں گے! اس طرح وہ دروازے کھول دیں گے اور لشکر شہر میں داخل ہو جائے گا اور وہاں حکومت کرے گا۔“

## ۸۔ بیماروں کو شفا

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ”حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) پرچموں کو ہلا کر معجزات ظاہر کریں گے اور خد وند عالم کے اذن سے ناپید اشیاء کو وجود میں لائیں گے۔ سفید داغ، کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیں گے مردوں کو زندہ اور زندوں کو مردہ کریں گے۔“

## ۹۔ ہاتھ میں موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا جناب آدم (علیہ السلام) سے متعلق تھا جو شعیب (پیغمبر) تک پہنچا اس کے بعد موسیٰ (علیہ السلام) بن عمران کو دیا گیا وہی عصا اب میرے پاس ابھی جلدی ہی اسے دیکھا تھا تو وہ سبز تھا ویسے ہی جیسے ابھی درخت سے الگ کیا گیا ہو جب اس عصا سے سوال کیا جائے گا تو جواب دے گا اور وہ ہمارے قائم کے لئے آمادہ ہے اور جو کچھ موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے انجام دیا ہے وہی حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس سے انجام دیں گے اور اس عصا کو جو بھی حکم ہوگا انجام دے گا اور جہاں ڈال دیا جائے گا جادو کو نکل جائے گا۔

## ۱۰۔ بادل کی آواز

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ آخر زمانہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو بادل آپ کے سر پر سایہ فگن ہو کر جہاں آپ جائیں گے آپ کے ہمراہ وہ بھی جائے گا تاکہ حضرت کی سورج کی تمازت سے حفاظت کرے اور بیانگ دھل آواز دے گا کہ یہ مہدی ہیں۔“

امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے بقول نتیجہ یہ ہوگا کہ کسی نبی اور وصی کا معجزہ باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ خداوند عالم اسے حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہاتھوں ظاہر کر دے گا تاکہ دشمنوں پر حجت تمام ہو جائے۔

## امام کے سپاہی

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے سپاہی مختلف قوم و ملت پر مشتمل ہوں گے اور قیام کے وقت ایک خاص انداز میں بلائے جائیں گے جو لوگ پہلے سے کمانڈر معین کئے جا چکے ہوں گے لشکر کی رہنمائی اور جنگی طریقوں کے بتانے کی ذمہ داری لے لیں گے جو سپاہی حضرت کے لشکر میں خاص شرائط سے قبول کئے گئے ہوں گے وہ خود بخود خصوصیت کے مالک ہوں گے۔ اس فصل میں اس موضوع سے متعلق روایات ملاحظہ ہوں۔

## الف) لشکر کے کمانڈر

روایات میں ایسے لوگوں کا نام ہے جو یا تو اس عنوان سے نام ہے جو خاص فوجی مشق کریں

گے یا کچھ لشکر کی کمانڈری کریں گے اس حصے میں ان کے اسماء اور کارکردگی بیان کریں گے۔

## ۱۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)

امیر المؤمنین (علیہ السلام) ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ: اس وقت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) جناب عیسیٰ (علیہ السلام) کو دجال کے خلاف حملے میں اپنا جانشین بنائیں گے جناب عیسیٰ (علیہ السلام) دجال کو شکست دینے کے لئے روانہ ہوں گے دجال وہ ہے جو پوری دنیا پر اپنا تسلط جما کے کھیتوں کو اور انسانی نسل کو جمع کر کے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے گا جو قبول کر لے گا اس کی عنایتوں کا مرکز ہوگا اور اگر انکار کر دے گا تو اسے قتل کر دے گا مکہ، مدینہ بیت المقدس کے علاوہ پوری کائنات کو درہم و برہم کر دے گا اور جتنی نا مشروع اولاد ہیں اس کے لشکر سے ملحق ہو جائیں گی۔

دجال حجاز کی سمت حرکت کرے گا اور عیسیٰ (علیہ السلام) سے ”ہر سا“ میں اس سے ملاقات ہوگی تو دردناک صدا بلند کریں گے اور ایک کاری ضرب اسے لگائیں گے اور اسے آگ کے شعلوں میں پگھلا دیں گے جس طرح موم آگ میں پگھلتی ہے۔

ایسی ضرب جس سے دجال پگھل جائے یہ اس زمانے کے جدید ترین اسلحوں کے استعمال سے ہوگا ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے اعجاز کی حکایت کرے۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی خصوصیت میں بیان ہوا ہے کہ: آپ اس درجہ ہیبت رکھتے ہوں گے کہ دشمن دیکھتے ہی موت کو یاد کرنے لگے گا یا یہ کہوں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نے اس کی جان کا قصد کر لیا ہے۔

## ۲۔ شعیب بن صالح

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ سفیانی اور کالے پرچم والے ایک دوسرے کے روبرو ہوں گے جب کہ ان کے درمیان ایک بنی ہاشم کا جوان ہوگا جس کے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر سیاہ نشان ہوگا اور لشکر کے آگے آگے قبیلہ بنی تمیم سے شعیب بن صالح ہوں گے۔

حسن بصری کہتا ہے: سرزمین ری میں شعیب بن صالح نامی شخص جس کے چار سبز شانے ہوں گے اور داڑھی نہ ہوگی خروج کرے گا اور چار ہزار کا لشکر اس کے ماتحت ہوگا ان کے لباس سفید اور پرچم سیاہ ہوں گے وہ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے مقدمۃ الجیش میں سے ہوں گے۔

عمار یاسر فرماتے ہیں: شعیب بن صالح حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا علم دار ہے۔

شبلنجی کہتا ہے: حضرت مہدی کے لشکر کا پیشرو کمانڈر شعیب بن صالح ہے جو قبیلہ بنی تمیم سے ہوگا اور جس کی داڑھی کم ہوگی۔

محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: خراسان سے سفید پوش، سیاہ کمر بند والے سپاہی چلیں گے مقدمہ الجیش کے علاوہ ایک کمانڈر شعیب بن صالح یا صالح بن شعیب کے نام سے ہوگا جو قبیلہ بنی تمیم سے ہے یہ لوگ سفیانی لشکر کو شکست دیکر بھاگنے پر مجبور کریں گے اس کے بعد بیت المقدس میں پڑاؤ ڈالیں گے اور حضرت مہدی کی حکومت کی بنیاد ڈالیں گے۔

### ۳۔ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے فرزند اسمعیل اور عبد بن شریک

ابو خدیجہ کہتا ہے: کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ میں نے خدا سے چاہا کہ میری جگہ (میرے بیٹے) اسماعیل (علیہ السلام) کو قرار دے لیکن خدا نے نہیں چاہا اور اس کے بارے میں ایک دوسرا مقام عطا کیا وہ پہلا شخص ہے جو دس لوگوں میں حضرت کے اصحاب کے ساتھ ظہور کرے گا اور عبد اللہ بن شریک ان دس میں ایک ہے جو پرچم دار ہوگا۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: گویا میں عبد اللہ بن شریک کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ عمامہ پہنے ہوئے ہے اور عمامہ کا دونوں سرا شانوں پر لٹک رہا ہے اور چار ہزار سپاہیوں کے ہمراہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے آگے آگے پہاڑ کے دامن سے اوپر چڑھ رہا ہے اور مسلسل تکبیر کہہ رہا ہے۔

### ۴۔ عقیل و حارث

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی لشکر کو تحریک کریں گے تاکہ عراق میں داخل ہو جائیں جب کہ سپاہی آگے آگے اور آپ پیچھے پیچھے حرکت کر رہے ہوں گے۔ لشکر طلحہ کا کمانڈر عقیل نامی شخص ہوگا اور پچھلے لشکر کی کمانڈری حارث نامی شخص کے ذمہ ہوگی۔

### ۵۔ جبیر بن خابور

امام جعفر صادق (علیہ السلام) امیر المؤمنین (علیہ السلام) سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کہ یہ شخص (جبیر) جبل الہواز پر چار ہزار اسلحوں سے لیس لشکر کے ساتھ ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں پھر یہ شخص حضرت کے ہمراہ اور آپ کے ہمراہ دشمنوں سے جنگ کرے گا۔

## ۶۔ مفضل بن عمر

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مفضل سے کہا: تم دیگر ۴۴ آدمیوں کے ساتھ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہمراہ ہو گے تم حضرت کے دابنہ طرف امر و نہی کرو گے اور اس زمانے کے لوگ آج سے زیادہ تمہاری اطاعت کریں گے۔

## ۷۔ اصحاب کہف

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ اصحاب کہف حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی مدد کو آئیں گے۔

## (ب) سپاہیوں کی قومیت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی فوج مختلف قوم و ملت سے تعلق رکھتی ہوگی اس سلسلے میں روایات مختلف ہیں کبھی عجم کا ان کے سپاہی میں نام آتا ہے تو کبھی غیر عرب کا بعض روایتیں ملک اور شہر کا بھی نام بتاتی ہیں کبھی خاص قوم کا جیسے بنی اسرائیل کے نائب لوگ، مسیحی مومنین، رجعت یافتہ لائق افراد و۔۔۔ اس فصل میں اس سلسلے میں بعض روایات ذکر کریں گے۔

## ۱۔ ایرانی

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں کی معتد بہ تعداد حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے لشکر میں ہوگی کیونکہ روایات میں - اہل ری، خراسان گنج ہای طالقان (طالقان کے خزانے) قمی، اہل فارس وکے ذریعہ تعبیر ہوئی ہے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ پرچم والی فوج جو خراسان سے قیام کرے گی کوفہ آجائے گی اور جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) شہر مکہ میں ظہور کریں گے تو ان کی بیعت کرے گی۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ غیر عرب اولاد میں امام قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے چاہنے والے ۳۱۳ افراد ہوں گے۔

عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں: کہ رسول خدا نے فرمایا: کہ تمہاری طاقت (مسلمانوں کی) عجم کے ذریعہ ہوگی وہ لوگ ایسے شیر ہیں جو کبھی جنگ سے فرار نہیں کریں گے تمہیں (عربوں کو) قتل کریں گے اور لوٹ لیں گے۔ (۱)

خذیفہ بھی رسول خدا سے اسی مضمون کی روایت نقل کرتے ہیں - لیکن اس روایت کی دلالت میں شک و اشکال ہے روایت کے مطابق ایک دن ایسا آئے گا کہ ایرانی اسلام کی وسعت اور تم عربوں سے اسلام لانے کے لئے تلوار چلائیں گے اور گردنیں اڑادیں گے اس وقت عربوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوگی اور سخت و دشوار حالات کا انھیں سامنا ہوگا۔

اگرچہ عجم غیر عرب کو کہا جاتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے دوسری روایات کے مطابق ظہور سے قبل اور قیام کے وقت مقدمہ سازی اور راہ ہموار کرنے میں ایرانیوں کا بہت بڑا ہاتھ ہوگا اور زیادہ تعداد میں جنگ کے لئے آمادہ ہوں گے۔

حضرت علی (علیہ السلام) کے ایک خطبہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ناصروں کے اسماء شہر کے ساتھ بیان ہوئے ہیں -

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: کہ حضرت علی (علیہ السلام) نے ایک خطبہ کے ضمن میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ان ساتھیوں کا جو حضرت کے ساتھ قیام کریں گے شما رکیا اور کہا: اہواز سے ایک آدمی شوشتر سے ایک شیراز سے ۳ آدمی، حفص، یعقوب، علی نامی، اصفہان سے ۴ / موسیٰ، علی، عبد اللہ و غلفان نامی، بروجرد سے ایک قدیم نامی، نہاوند سے ایک عبد الرزاق نامی، ہمدان سے تین (۳) جعفر، اسحق، موسیٰ نامی، اور قم سے دس آدمی جو اہل بیت رسول خدا کے ہمنام ہوں گے،

(ایک دوسری حدیث میں ۱۸ / آدمی مذکور ہیں - شیروان سے ۱ - خراسان سے ۱ - زید نامی اور پانچ زید جو اصحاب کہف کے ہمنام ہوں گے، آمل سے ۱ - جرجان سے ۱ - دامغان سے ۱ - سرخس سے ۱ - ساوہ سے ۱ - طالقان سے ۲۴ آدمی، قزوین سے ۲ - فارس سے ۱ ابھر سے ۱ - اردبیل سے ۱ - مراغہ سے ۳ - خوئی سے ۱ - سلماس سے ۱ - آبادان سے ۳ - گازرون سے ۱ - آدمی ہوگا -

پھر حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ رسول خدا نے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ناصروں کی تعداد ۳۱۳ / بیان کی ہے مانند یا ران بدر - اور فرمایا: کہ خداوند عالم انھیں مشرق و مغرب سے پلک جھپکنے سے پہلے کعبہ کے کنارے جمع کر دے گا۔

حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کے آغاز میں آپ کے مخصوص سپاہیوں کی تعداد ۳۱۳ ہے جیسا کہ مشاہدہ کر رہے ہیں -

۷۲ / افراد داخل ایران کے شہروں سے ہوں گے اور اگر دلائل الامامة (۲) طبری کی نقل کے مطابق حساب کیا جائے یا ان شہروں کے نام کے اعتبار سے جو اس زمانے میں ایران میں شمار ہوتے تھے ایرانی سپاہیوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائیگی -

اس روایت میں کبھی ایک شہر کا دوبار نام آیا ہے یا یہ کہ ایک ملک سے چند شہر کا نام ہے اس

وقت ملک کا نام بھی مذکور ہے۔

روایت کے صحیح ہونے کی صورت میں اس وقت کی تقسیم اور نامگذاری کا پتہ دیتی ہے آج کی جغرافیائی تقسیم معیار نہیں بن سکتی، اس لئے کہ نام بدل گئے ہیں کبھی ایک شہر کا نام اس وقت ملک کا نام تھا موجودہ جغرافیائی نقشہ پر ان شہروں کے نام کی مطابقت کرنے سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ حضرت کے ناصرو یاور دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ خصوصیت کے ساتھ لفظ ”افرنجہ“ کا روایت میں ذکر یورپ زمین کی طرف اشارہ ہو۔ اگر یہ بات اور مطابقت صحیح ہو تو روایت کا جملہ ”لو خلیت قلبت“ بامعنی ہو جائے گا اس لئے کہ زمین کسی وقت نیک افراد سے خالی نہیں رہے گی ورنہ نابود و فنا ہو جائے گی۔

دوسری روایات میں خصوصاً شہروں کے نام مذکور ہیں کہ یہاں پر چند شہروں کے نام مانند قم، خراسان، طالقان پر اکتفاء کرتے ہیں۔

## قم

امام جعفر صادق (علیہ السلام) ”قم“ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: شہر قم پاکیزہ و مقدس ہے کیا تمہیں نہیں معلوم کہ وہ لوگ ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ناصر و مددگار اور حق کی دعوت دینے والے ہیں؟“ (۱)

عفان بصری کہتے ہیں: کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) مجھ سے فرماتے تھے: ”کیا تم جانتے ہو کہ شہر قم کو ”قم“ کیوں کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: خدا اور رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں، تو آپ نے کہا: اس لئے کہ قم کے لوگ قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ساتھ رہیں گے اور ان کی ثبات قدمی کے ساتھ مدد کریں گے۔ (۲)

## خراسان

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: رسول خدا نے فرمایا کہ خراسان میں ایسے خزانے ہیں جو سونے چاندی کے نہیں ہیں بلکہ ایسے ہیں جن کا عقیدہ خدا اور رسول پر ان کو ایک جگہ جمع کر دے گا۔ شاید ان کی مراد یہ ہو کہ ان کا خدا و رسول پر اعتقاد اشتراکی ہو یا یہ کہ سب کو خداوند عالم مکہ میں یکجا کر دے گا۔

## طالقان

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ طالقان والوں کے لئے مژدہ و خوشخبری ہے!

اس لئے کہ خداوند عالم کا وہاں سونے اور چاندی کے علاوہ خزانہ ہے یعنی وہاں مومنین ہیں جو خدا کو حق کے ساتھ پہچانتے اور وہی لوگ آخر زمانہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے یاور و مددگار ہوں گے۔

## ۲۔ عرب

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ساتھ قیام کے بارے میں عربوں سے متعلق دو طرح کی روایتیں ہیں بعض حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انقلاب میں ان کی عدم شرکت پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ روایتیں عرب ممالک کے کچھ شہروں کا نام بتاتی ہیں کہ وہاں سے کچھ لوگ حضرت کی پشت پناہی میں قیام کریں گے۔

جو روایات عربوں کے شرکت نہ کرنے

پر دلالت کرتی ہیں اگر سند صحیح ہو

تو بھی قابل توجیہ ہیں اس لئے کہ

ممکن ہے کہ حضرت کے آغاز قیام میں

مخصوص سپاہیوں میں عرب شامل نہ

ہوں۔ **حلیہ کلمہ شلیخ حر عالمی بنی**

اپنی کتاب اثبات الہدایۃ میں ایسی ہی تشریح کرتے ہیں، اور جو عربی شہروں کے روایت میں نام بتائے گئے ہیں ممکن ہے وہاں سے غیر عرب سپاہی حضرت کی مدد کے لئے آئیں

نہ وہ لوگ جو اصل عرب ہوں یا یہ کہ اس سے مراد عربی حکومتیں ہیں۔ اس طرح کی روایات پر توجہ کیجئے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ عربوں سے بچو اس لئے کہ ان کا مستقبل خراب و

خطرناک ہے کیا ایسا نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے

ساتھ قیام نہیں کرے گا۔

**شیخ حر عالمی بنی فرماتے ہیں**

ہیں: کہ شاید امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی گفتگو کا مطلب یہ ہو کہ آغاز قیام میں وہ شرکت

نہیں کریں گے یا کنایہ ہو کہ اگر شرکت کریں گے تو ان کی تعداد کم ہوگی۔

رسول خدا فرماتے ہیں: کہ سر زمین شام سے شریف و بزرگ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ

فرجہ) سے متمسک ہوں گے نیز شام کے اطراف سے مختلف قبیلے کے لوگوں کے دل فولاد کے

مانند ہیں وہ لوگ شب کے پاکیزہ سیرت اور دن کے شیریں۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ ۳۱۳ / افراد جنگ بدر والوں کی تعداد میں رکن و

مقام (کعبہ) کے درمیان حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی بیعت کریں گے ان لوگوں میں بعض بزرگ مصر اور بعض نیک خوشام سے اور بعض پاکیزہ سیرت عراق سے ہوں گے حضرت جب خدا کی مرضی ہوگی حکومت کریں گے۔“

نیز امام محمد باقر (علیہ السلام) شہر کوفہ کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو خداوند عالم ۷۰/ ہزار افراد کو کوفہ کی پشت سے (نجف) جو سچے اور صادق ہوں گے مبعوث کرے گا وہ لوگ حضرت کے اصحاب و انصار میں ہوں گے۔

## مختلف ادیان کے پیروکار

مفضل کہتے ہیں: کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ جب قائم آل محمد (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو کچھ لوگ کعبے کی پشت سے ظاہر ہوں گے جو درج ذیل ہیں -  
موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے ۲۸ آدمی - جو حق کا فیصلہ کریں گے - ۷ آدمی اصحاب کہف سے، یوشع جناب موسیٰ کے وصی، مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابا دجانہ انصاری، (۱) مالک اشتر“

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ ارواح مومنین آل محمد کو رَضْوٰی نامی پہاڑ میں مشاہدہ کریں گی اور انہیں کے کھانے اور پانی سے شکم سیر ہوں گے ان کی مجلسوں میں شرکت کریں گی اور ان سے ہم گفتگو ہوں گی جب تک کہ ہمارے قائم آل محمد (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام نہ کریں، جب خداوند عالم ان کو مبعوث کرے گا تو گروہ گروہ آکر حضرت کی دعوت قبول کریں گے اور حضرت کے ساتھ آئیں گے اس وقت باطل عقیدے والے شک و تردید میں پڑ جائیں گے اور پارٹیاں، احزاب، حمایت و طرفداری و پیروی کے دعویدار ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے اور مقرب الہی (مومنین) نجات پائیں گے۔“

ابن جریج کہتا ہے کہ: میں نے سنا ہے کہ جب بنی اسرائیل کے بارہ ۱۲/ قبیلوں نے اپنے نبی کو قتل کر ڈالا اور کافر ہو گئے، تو ایک قبیلہ اس رفتار سے پشیمان ہوا اور اپنے گروہ سے بیزار ہو کر خداوند عالم سے خود کو دیگر قبیلوں سے جدا ہونے کی درخواست کی خداوند عالم نے زمین کے نیچے ایک سرنگ بنادی اور وہ لوگ ڈیڑھ سال تک اس میں چلتے رہے یہاں تک کہ سرزمین چین کی پشت سے باہر آئے اور ابھی وہیں زندگی گزاری رہے ہیں وہ لوگ مسلمان ہیں اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں: کہ جبرئیل شب معراج رسول خدا کو ان کے پاس لے گئے تو حضرت نے قرآن کے مکی سوروں میں سے دس سورہ کی تلاوت کی وہ لوگ ایمان لے آئے اور آپ کی رسالت کی تصدیق کی۔ رسول خدا نے انہیں حکم دیا کہ یہیں پر قیام کریں اور سنیچر کو (یہودیوں کی

تعطیل کے روز) اپنے کاموں کو ترک کر دیں ، نماز برپا کریں اور زکاة دیں ان لوگوں نے بھی قبول کیا اور اس وظیفے کو انجام دیا اور ابھی کوئی دوسرا فریضہ واجب نہیں ہوا تھا۔

ابن عباس کہتے ہیں : آیہ مبارکہ > وَ قُلْنَا مِنْ بَعْدِهِ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا <

اس کے بعد بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اس زمین پر سکونت اختیار کریں اور جب وعدہ آخرت آپہنچے گا تو وہاں سے تمہیں بلالیں گے لوگوں نے کہا ہے کہ وعدہ آخری سے مراد حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا ظہور ہے کہ آنحضرت کے ساتھ بنی اسرائیل قیام کریں گے لیکن ہمارے اصحاب روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ حضرت قائم آل محمد (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہمراہ قیام کریں گے۔

آیہ شریفہ > وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى يَحْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدُوْنَ <۔ ”حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے ایک ایک گروہ ہدایت پائے گا اور“ اس دین کی طرف لوٹ آئے گا“ (لوگوں کو دین اسلام اور قرآن کی دعوت دیں گے

وم مجلسین فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

: کہ وہ امت کون ہے اس میں اختلاف نظر ہے۔

بعض جیسے ابن عباس کہتے ہیں : کہ وہ وہی قوم ہے جو چین کی طرف زندگی گذارتی ہے نیز ان کے اور چین کے درمیان ریتیلے بیابان کا فاصلہ ہے وہ لوگ کبھی حکم الہی میں تبدیلی نہیں لائیں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) ان کی وصف میں فرماتے ہیں : کہ وہ لوگ کسی مال کو اپنے سے مخصوص نہیں سمجھتے مگر یہ کہ اپنے دینی بھائی کو اس میں شریک کریں وہ رات کو آرام اور دن کو کھیتی باڑی میں مشغول رہتے ہیں لیکن ہم میں سے کوئی ان کی سرزمین تک اور ان میں سے کوئی ہماری سرزمین تک نہیں آئے گا وہ لوگ حق پر ہیں ۔

آیہ شریفہ > وَمِنْ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا دُكِّرُوا بِهِ <۔ ”ان میں سے بعض نے کہا: ہم عیسائی ہیں ، تو ہم نے ان سے عہد و پیمان لیا کہ وہ کتاب الہی اور رسول خدا کے پیرو رہیں گے ۔ ان لوگوں نے انجیل میں مذکور پند و نصیحت کو بھلا دیا اور حق کے مخالف ہو گئے ۔“

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: نصاریٰ اس راہ و روش کو یاد کریں گے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہمراہ ہو جائیں گے“

## ۴۔ جَابَلْقَا و جَابَرْسَا۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ خداوند عالم کا مشرق میں جابلقا نامی شہر ہے اس میں بارہ ہزار سونے کے دروازے ہیں ایک درسے دوسرے در کا فاصلہ ایک فرسخ ہے۔ ہر در پر ایک برجی ہے جس میں ۱۲ ہزار پر مشتمل لشکر رہتا ہے وہ اپنے تمام جنگی سامان و ہتھیار و تلوار سے آمادہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کے منتظر ہیں نیز خداوند عالم کا ایک شہر جابرسا نامی مغرب میں ہے (انہیں تمام خصوصیات کے ساتھ) اور میں ان پر خدا کی حجت ہوں۔‘

اس کے علاوہ متعدد روایات پائی جاتی ہیں کہ ان شہروں اور زمینوں کے علاوہ بھی شہروں کا وجود ہے کہ جہاں کے لوگ بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے مزید معلومات کے لئے بحار الانوار کی ۵۴ جلد کا مطالعہ کیجئے تمام روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) پوری دنیا میں آمادہ لشکر اور چھاؤنی رکھتے ہیں جو ظہور کے وقت جنگ کریں گے لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ برسوں پہلے مر چکے ہیں خداوند عالم انہیں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی مدد کے لئے دوبارہ زندہ کرے گا وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور رجعت کریں گے۔

اور مشغول جہاد ہو جائیں گے۔

نیز حمران اور میسر کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ گویا حمران بن اعین اور میسر بن عبد العزیز کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ تلوار ہاتھوں میں لئے صفا و مروہ کے درمیان لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں۔“

آیۃ اللہ ﷻ حوالیٰ: ابلیٰ علیہ السلام

الرجال الحدیث میں ((یخبطان الناس)) شمشیر سے مارنے کی تفسیر کرتے ہیں۔

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے داؤد رقی کی طرف نگاہ کر کے کہا: ”جو حضرت قائم کے انصار کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔ (یعنی یہ شخص حضرت کے ناصروں میں ہے) اور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔“

## ج) سپاہیوں کی تعداد

حضرت امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے لشکر اور ان کے ساتھیوں کے سلسلے میں مختلف روایتیں ہیں بعض روایتیں ۳۱۳ کی تعداد بتاتی ہیں بعض دس ہزار اور اس سے زیادہ بتاتی ہیں۔ یہاں پر دو نکتہ قابل ذکر ہے۔

الف) روایت میں ۳۱۳ کی تعداد حضرت کے  
خاص الخاص جو آغاز قیام  
میں حضرت کے ہمراہ ہوں  
گے اور وہی لوگ امام  
زمانہ کی عالمی حکومت  
میں کارگزاروں میں ہوں  
گے (یعنی وزراء سفراء)

جیسا کہ مرحوم علامہ ابن کثیر

کشف الغمہ میں فرماتے ہیں: کہ دس ہزار والی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کے سپاہیوں  
کی تعداد ۳۱۳ میں محدود نہیں ہے بلکہ جیسا کہ روایات سے بھی استفادہ ہوتا ہے کہ یہ ساری  
تعداد ان سپاہیوں کی ہے جو ظہور کے وقت یا جنگ کے کسی خاص موقع پر دنیا کے کسی گوشہ  
سے شرکت کریں گے شاید اس کے علاوہ بھی مطالب ہوں جسے ہم نہیں جانتے اور ظہور کے بعد  
روشن ہوں۔

## ۱۔ مخصوص افواج

ظہیان کے بیٹے یونس کہتے ہیں: کہ میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا کہ  
حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انصار کی بات چلنے لگی تو آپ نے کہا ان کی تعداد ۳۱۳  
ہے اور ان میں سے ہر ایک کو ۳۰۰ / سو آدمی سمجھتا ہے ”ان میں سے ہر ایک خود ۳۰۰  
/ میں سمجھتا ہے۔“

دو احتمال ہے ۱۔ ہر ایک کی جسمی توانائی ۳۰۰ / سو کے برابر ہے جیسا کہ اُس وقت ہر مومن کی  
توانائی ۴۰ / مرد کے برابر ہوگی، ۲۔ ہر ایک ۳۰۰ / سو فوج رکھتے ہیں کہ خود کو ۳۰۰ / کی تعداد کے  
درمیان دیکھتے ہیں جو ان کے ماتحت ہیں اس احتمال کی بناء پر وہ لوگ ۳۰۰ / پر الگ الگ  
مشمول فوج کی کمانڈری کریں گے اور احتمال ہے کہ وہی ظاہر لفظ مراد ہو یعنی ہر ایک خود کو  
۳۰۰ / میں ایک سمجھتا ہے جیسا کہ بعض نے کہا ہے۔

امام زین العابدین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: وہ حضرت کی مدد کے لئے اپنے بستر سے غائب  
ہو جائیں گے ۳۱۳ / کی تعداد اہل بدر کی تعداد ہے اس شب کی صبح یعنی دوسرے دن وہ مکہ میں  
اکٹھا ہوں گے۔ (۱)

امام جواد (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا: امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)  
سر زمین تھامہ سے ظہور کریں گے اس میں سونے، چاندی کے علاوہ خزانہ ہے، وہ لوگ اصحاب

بدر کی تعداد میں قوی گھوڑے اور نامی گرامی مرد ہیں ، وہ ۳۱۳/ میں جو دنیا سے ان کے ارد گرد آئیں گے مہر کردہ کتاب حضرت کے ساتھ ہے جس پر ساتھیوں کی تعداد نام اور شہر ، قبیلہ ، کنیت نیز تمام پہچان کے ساتھ اس پر لکھی ہوئی ہے وہ سب کے سب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی اطاعت کے لئے کوشش کریں گے ۔“

رسول خدا فرماتے ہیں ”لوگ پرندوں کی مانند ان کے گرد جمع ہو جائیں گے تاکہ ۳۱۴/ مرد جس میں عورتیں بھی ہوں گی ان کے پاس آئیں گے اور آنحضرت پر ظالم اور اولاد ظالم پر کامیاب ہوں گے اور ایسی عدالت قائم ہوگی کہ لوگ آرزو کریں گے کہ کاش مردے زندوں کے درمیان ہوتے اور عدالت سے فیضیاب ہوتے۔“

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنے ۳۱۳/ ساتھی جو اہل بدر کی تعداد میں ہیں ۔ کے ہمراہ کسی آگاہی اور پہلے سے کوئی وعدہ کئے بغیر ظاہر ہو جائیں گے ؛ جب کہ وہ بہار کے بادل کی طرح پراکندہ ہیں وہ لوگ دن کے شیر اور رات کے رازو نیاز کرنے والے ہیں ۔“

ابان بن تغلب کہتے ہیں : کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا : کہ عنقریب ۳۱۳/ آدمی تمہاری مسجد (مکہ) میں آئیں گے مکہ والے جانتے ہیں کہ یہ اپنے آباؤ اجداد کی طرف منسوب نہیں ہیں (اور مکہ والوں میں سے بھی نہیں ہیں) ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک تلوار ہوگی ہر تلوار پر لکھا ہوگا کہ اس کلمہ سے ہزار کلمہ (مشکل) حل ہوگی ۔

بعض روایات میں ان بعض کا نام بھی درج ہے کہ اس سلسلے میں دو روایت پر اکتفاء کر رہا ہوں ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) مفضل بن عمر سے فرماتے ہیں : کہ تم اور ۴۴/ آدمی اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دوستوں اور چاہنے والوں میں سے ہوں گے ۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : کہ جب حضرت قائم آل محمد (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے ۲۷/ آدمی کعبہ کی پشت سے ظاہر ہوں گے اور ۲۵/ آدمی موسیٰ کی قوم سے ۔ جو سارے کے سارے حق کے ساتھ قاضی اور عادل ہوں گے ۔ زندہ ہوں گے اور ۷/ آدمی اصحاب کہف سے ، یوشع وصی موسیٰ ، مومن آل فرعون ، سلمان فارسی ، ابو دجانہ انصاری ، مالک اشتر دنیا میں لوٹائے جائیں گے ۔ (۳) اور بعض روایات میں مقداد بن اسود کا بھی نام ہے روایات کے مطابق فرشتے جا بجا پھیل جائیں گے اور نیک لوگوں کو مقامات مقدسہ (کعبہ) میں منتقل کریں گے ۔ (۴)

اس بناء پر شاید ان کے جسم کعبہ کے کنارے منتقل کئے جا چکے ہیں اور ان کا دوبارہ زندہ ہونا اور رجعت بھی وہیں سے ہوگی ایک دوسری نقل کے مطابق شاید یہ جگہ کوفہ شہر کی پشت (نجف) ہو تو پھر روایت کے معنی صحیح ہو جائیں گے ۔ اس لئے کہ ان کے جسم وہاں یعنی نجف اشرف

منتقل ہو چکے ہیں - شایان ذکر یہ ہے کہ یہ لوگ زمانے کے طاغوت کے خلاف سیاسی و فوجی سابقہ رکھتے ہیں خصوصاً!، سلمان فارسی، ابو دجانہ، مالک اشتر، مقداد جنہوں نے صدرا سلام کی جنگوں میں شرکت کی ہے اور اپنی ہدایت و راہنمائی کا اظہار کیا ہے بعض لوگ تو کمانڈری کا بھی سابقہ رکھتے ہیں -

## ۲۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی فوج

ابو بصیر کہتے ہیں: کہ ایک کوفے کے رہنے والے نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے پوچھا: کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ساتھ کتنے لوگ قیام کریں گے؟ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ہمراہ اہل بدر کی تعداد دیکے بقدر سپاہی ہوں گے یعنی ۳۱۳ / آدمی امام (علیہ السلام) نے کہا حضرت مہدی تو نا اور قوی فوج کے ساتھ ظہور کریں گے اور قوی فوج دس ہزار سے کم نہ ہوگی۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ: جب خداوند عالم حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کو قیام کی اجازت دے گا ۳۱۳ / افراد ان کی بیعت کریں گے آنحضرت مکہ میں اس وقت توقف کریں گے جب تک کہ ان کے اصحاب کی تعداد دس ہزار نہ ہو جائے پھر اس وقت مدینہ کی سمت حرکت کریں گے۔

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کم سے کم بارہ ہزار اور زیادہ سے زیادہ ۱۵ / ہزار لشکر کے ساتھ ظہور کریں گے آپ کی فوجی طاقت کا رعب و دبدبہ سپاہیوں کے آگے آگے ہوگا کوئی دشمن ان کے سامنے نہیں آئے گا مگر شکست کھا جائے گا آنحضرت اور آپ کے سپاہی راہ خدا میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے آپ کے لشکر کا نعرہ ہوگا ((مار ڈالو مار ڈالو))

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت اس وقت ظہور کریں گے جب ان کی تعداد پوری ہو جائے گی "راوی نے پوچھا: ان کی تعداد کتنی ہے؟ حضرت نے کہا: ((دس / ۱۰ ہزار))

حر عاملین کتبہ بی بی کتبہ بی بی

کہ روایت میں مکمل فوج کی تعداد ایک لاکھ ہے۔

## ۳۔ حفاظتی گارڈ

کعب کہتے ہیں: کہ ایک ہاشمی مرد بیت المقدس میں ساکن ہوگا اس کی محافظ فوج کی تعداد ۱۲ / ہزار ہے اور ایک دوسری روایت میں محافظوں کی تعداد ۳۶ / ہزار ہے اور بیت المقدس تک منتہی ہونے والے ہر بڑے راستوں پر ۱۲ / ہزار فوج لگی ہوگی - (۴)

البتہ کلمہ حرس جو روایت میں آیا ہے اعوان و انصار کے معنی میں بھی ہے اگرچہ یہ معنی حدیث کے عنوان سے مناسب نہیں ہے اس لئے کہ ممکن ہے کہ حضرت کے اعوان و انصار مراد ہوں ۔

## (د) سپاہیوں کا اجتماع

جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ ، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے لشکر والے دنیا کے گوشہ و کنار سے ان کے پاس اکٹھا ہو جائیں گے حضرت کے سپاہی کس طرح قیام اور مکہ میں کیسے جمع ہو جائیں گے مختلف روایتیں ہیں ؛ بعض لوگ رات کو بستر پر سوئیں گے اور امام کے حضور حاضر ہوں گے ؛ بعض طی الارض - کم مدت میں طولانی سفر کا ہونا - کے ذریعہ حضرت سے جاملیں گے اور بعض افراد قیام سے آگاہ ہونے کے بعد بادلوں کے ذریعہ حضرت کے پاس آئیں گے ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ جب حضرت مہدی کو خروج اور قیام کی اجازت دی جائے گی تو عبری زبان میں خدا کو پکاریں گے اس وقت ان کے اصحاب - جن کی تعداد ۳۱۳ / ہے اور بادلوں کے مانند پراکندہ ہیں - آمادہ ہو جائیں گے یہی لوگ پرچم دار اور کمانڈر ہیں ۔ بعض لوگ رات کو بستر سے غائب ہو جائیں گے اور صبح کو خود کو مکہ میں پائیں گے اور بعض لوگ دن میں بادل پر سوار دیکھائی دیں گے یہ اپنے نام و نسب اور شہرت سے پہچانے جائیں گے ۔“

مفضل بن عمر کہتے ہیں : کہ میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں ؛ کون گروہ ایمان کے لحاظ سے بلند مرتبہ پر فائز ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: جو ابر کی بلندی پر سوار ہوں گے وہی لوگ غائب ہونے والوں میں ہیں جن کی شان میں یہ آیہ کریمہ ہے: >اَیْنَ مَا تَكُونُوا آیَاتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا<؛

”تم لوگ جہاں بھی ہو گے خداوند عالم یکجا کر دے گا۔“

رسول خدا فرماتے ہیں : کہ تمہارے بعد ایسا گروہ آئے گا کہ زمین ان کے قدموں تلے سمٹے گی اور دنیا ان کا استقبال کرے گی، فارس کے مرد، عورت ان کی خدمت کریں گے۔ زمین پلک جھپکنے سے پہلے سمٹ جائے گی اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق و غرب کی ایک آن میں سیر کر لے گا وہ لوگ اس دنیا کے نہیں ہیں اور نہ ہی اس میں ان کا کوئی حصہ ہے۔“

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے شیعہ اور ناصر دنیا کے گوشے سے ان کی طرف آئیں گے زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی اور طی الارض کے ذریعہ امام تک پہنچ جائیں گے اور آپ کی بیعت کریں گے ۔“

عجلان کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہیں : کہ امام صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کی بات چلی تو میں نے حضرت سے کہا: حضرت کے ظہور سے ہم کیسے باخبر ہوں گے ؟ آپ نے کہا: صبح کو اپنے تکیہ کے نیچے ایک خط پاوگے جس میں تحریر ہوگا کہ حضرت مہدی کی اطاعت اچھا اور نیک کام ہے۔“

امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں : خدا کی قسم اگر ہمارے قائم قیام کریں گے ، تو خداوند عالم ، شیعوں کو تمام شہروں سے ان کے قریب کر دے گا۔ (۴) نیز امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ جب ہمارے شیعہ ، چھتوں پر سوئے ہوں گے اچانک ایک شب بغیر کسی وعدہ کے حضرت کے پاس لائے جائیں گے اس وقت سبھی صبح کے وقت حضرت کے پاس ہوں گے

### ھ) سپاہیوں کی بحالی کے شرائط اور امتحان

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ ”حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انصار - جن کی تعداد ۳۱۳/ ہے - ان (حضرت) کی سمت جائیں گے اور اپنی گمشدہ چیز پالیں گے اور سوال کریں گے : کیا تمہیں مہدی موعود ہو؟ تو آپ فرمائیں گے : ہاں ، میرے ساتھ ہو! اس کے بعد دوبارہ غائب ہو کر مدینہ چلے جائیں گے جب حضرت کے انصار کو خبر ہوگی راہی مدینہ ہو جائیں گے اس وقت وہ لوگ مدینہ پہنچیں گے ، اور امام پو شیدہ طور پر مکہ واپس آجائیں گے انصار حضرت سے ملنے کے لئے مکہ جائیں گے پھر دوبارہ حضرت مدینہ آجائیں گے اور جب چاہنے والے مدینہ پہنچیں گے تو حضرت مکہ کا قصد کر لیں گے اسی طرح تین بار تکرار ہوگی۔

امام (علیہ السلام) اس طرح چاہنے والوں کو آزمائیں گے تاکہ ان کی پیروی و اطاعت کا معیار معلوم ہو جائے اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان - کعبہ میں ظاہر ہوں گے اور اپنے چاہنے والوں سے مخاطب ہو کر کہیں گے کہ میں اس وقت تک کوئی کام نہیں کروں گا جب تک تم لوگ شرائط کے ساتھ میری بیعت نہ کرو اور اس پر پابند نہ رہو اور ذرا بھی کوئی تبدیلی نہ ہو - میں بھی آٹھ چیز کا وعدہ کرتا ہوں “تو سارے اصحاب جواب دیں گے ہم مکمل تسلیم ہیں اور آپ کی پیروی کریں گے جو شرائط رکھنا چاہیں رکھ دیں بتائیں وہ شرائط کیا ہیں ؟۔

حضرت مکہ میں صفا پہاڑی کی طرف جائیں گے تو ان کے انصار بھی پیچھے پیچھے جائیں گے وہاں ان سے مخاطب ہو کر کہیں گے ”تم سے ان شرائط کے ساتھ عہد و پیمان کرتا ہوں ۱۔ میدان جنگ سے فرار نہیں کرو گے ۲۔ چوری نہیں کرو گے ۳۔ ناجائز کام نہیں کرو گے ۴۔ حرام کام نہیں کرو گے ۵۔ منکر و بُرے کام انجام نہیں دو گے ۶۔ کسی کو ناحق نہیں مارو گے ۷۔ سونا چاندی ذخیرہ نہیں کرو گے ۸۔ جو، گیہوں ذخیرہ نہیں کرو گے ۹۔ کسی مسجد کو خراب نہیں کرو گے ۱۰۔ ناحق گواہی نہیں دو گے ۱۱۔ کسی مومن کو ذلیل و خوار نہیں کرو گے ۱۲۔ سود نہیں کھاو گے۔

۱۳۔ سختی و مشکلات میں ثابت قدم رہو گے ۱۴۔ خدا پرست و یکتا پرست انسان پر لعنت نہیں کرو گے ۱۵۔ شراب نہیں پیو گے ۱۶۔ سونے سے بنا لباس نہیں پہنو گے ۱۷۔ حریر و ریشم کا لباس نہیں پہنو گے ۱۸۔ بھاگنے والے کا پیچھا نہیں کرو گے ۱۹۔ خون حرام نہیں بہاؤ گے ۲۰۔ کافر و منافق سے اتحاد نہیں کرو گے ۲۱۔ خنز کا لباس نہیں پہنو گے ۲۲۔ مٹی کو اپنی تکیہ نہیں بناؤ گے (شاید اس معنی میں ہو کہ فروتن و خاکسار رہو گے) ۲۳۔ ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز کرو گے ۲۴۔ نیکی کا حکم دو گے اور بُرائی سے روکو گے۔

اگر ان شرائط کے پابند ہو اور ایسی رفتار رکھو گے تو مجھ پر واجب ہوگا کہ تمہارے علاوہ کسی کو اپنا ناصر نہ بنائیں اور میں وہی پہنوں گا جو تم پہنو گے اور جو تم کھاؤ گے وہی کھاؤں گا اور جو سواری تم استعمال کرو گے وہی میں استعمال کروں گا جہاں تم رہو گے وہیں میں بھی رہوں گا جہاں تم جاؤ گے وہاں میں جاؤں گا اور کم فوج پر راضی و خوشحال رہوں گا نیز زمین کو عدل و انصاف سے بھر دوں گا جس طرح ظلم و ستم سے بھری ہوگی اور خدا کی ویسی ہی عبادت کروں گا جس کا وہ حقدار ہے جو میں نے کہا اسے پورا کروں گا تم بھی اپنے عہد و پیمان کو پورا کرنا۔

اصحاب کہیں گے: کہ جو آپ نے فرمایا ہم اس پر راضی اور آپ کی بیعت کرتے ہیں اس وقت امام (علیہ السلام) ایک ایک چاہنے والوں سے (بیعت کی علامت کے ساتھ) مصافحہ کریں گے۔ لیکن یہ خیال رکھنا چاہئے کہ حضرت امام (علیہ السلام) نے یہ شرائط و امتحان اپنی خاص فوج کے لئے رکھی ہیں۔

اس لئے کہ امام (علیہ السلام) کی حکومت کے کارگزاروں میں وہ لوگ ہیں جو اپنے نیک کردار سے دنیا میں عدالت برقرار کرنے کے لئے ایک موثر اقدام کریں گے۔

لیکن اس روایت کی سند قابل تامل ہے اس لئے کہ یہ خطبہ بیان سے ماخوذ ہے جس کو بعض لوگوں نے ضعیف سمجھا ہے اگرچہ بعض بزرگوں نے اس کا دفاع کر کے قوی بنانے کی کوشش کی ہے۔

## (و) سپاہیوں کی خصوصیت

روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے اصحاب و انصار کی بہت زیادہ خصوصیت بیان کی گئی ہے مگر ہم کچھ کے بیان پر اکتفاء کرتے ہیں :

## ۱۔ عبادت و پرہیزگاری

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت کے اصحاب کی توصیف فرماتے ہیں کہ: وہ لوگ شب زندارانسان ہیں جو راتوں کو قیام کی حالت میں عبادت کرتے ہیں اور نماز کے وقت شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناتے ہیں اور صبح کے وقت گھوڑوں پر سوار اپنی (وظیفوں کو) ما موریت انجام دینے جاتے ہیں وہ لوگ رات کے عبادت گزار پاکیزہ نفس اور دن کے دلاور و شیر ہیں اور خوف الہی سے ایک خاص کیفیت پیدا کر چکے ہیں خدا وندا عالم ان کے ذریعہ امام برحق کی مدد کرے گا۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ: ”گویا قائم آل محمد (علیہم السلام) اور ان کے چاہنے والوں کو شہر کوفہ کی پشت پر دیکھ رہا ہوں یوں کہئے کہ فرشتے ان کے سروں پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے ہیں اور ان کی پیشانی پر سجدہ کا اثر ہے راہ توشہ تمام ہو چکا ہے اور ان کے لباس بوسیدہ و پرانے ہو چکے ہیں۔ ہاں وہ لوگ شب کے پارسا اور دن کے شیر ہیں ان کے دل آہنی ٹکڑوں کے مانند محکم و مضبوط ہیں ان میں سے ہر ایک چالیس آدمی کی قوت کا مالک ہوگا اور کافر و منافق کے علاوہ کسی کو قتل نہیں کریں گے خدا وندا عالم قرآن میں ان کے بارے میں اس طرح فرماتا ہے: >اِنَّ ذٰلِكَ لَاٰیَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ< اس میں ہوشمند افراد کے لئے نشانی اور عبرت ہے۔

## ۲۔ امام سے عشق اور آپ کی اطاعت

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: صاحب امر کے لئے بعض دروں میں غیبت ہے ظہور سے دو شب قبل آپ کا نزدیک ترین خادم حضرت کے دیدار کو جائے گا اور آپ سے پوچھے گا کہ آپ یہاں کتنے لوگ ہیں ؟

کہیں گے کہ چالیس آدمی تو وہ کہے گا تمہارا کیا حال ہوگا، جب تم اپنے پیشوا کو دیکھو گے جواب دیں گے کہ اگر وہ پہاڑوں پر زندگی کریں گے تو ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور اُسی طرح زندگی گذاریں گے۔“

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت کے انصار اپنے ہاتھوں کو حضرت امام کی سواری کے زین میں ڈال کر برکت کے لئے کھینچیں گے اور حضرت کے حلقہ بگوش ہوں گے اور اپنے جسم و جان کو ان کی سپر بنالیں گے اور آپ جو اُن سے چاہیں گے وہ کریں گے۔

نیز آنحضرت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انصار و مددگاروں کی توصیف میں فرماتے ہیں کہ: ان کے پاس ایسے ایسے لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے ٹکڑے ہیں وہ لوگ حضرت کے سامنے کنیز کی طرح جو اپنے مولا و آقا کے سامنے مطیع و فرمانبردار ہوتی ہے تسلیم ہوں گے۔

رسول خدا فرماتے ہیں: کہ خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے لئے دنیا کے گوشہ و کنار سے اہل بدر کی تعداد میں ان کے ارد گرد جمع کر دے گا وہ لوگ حضرت کی فرمانبرداری کرنے میں حد سے زیادہ کوشاں ہوں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اور ان کے ناصر و مددگار نجف (کوفہ) میں مستقر ہیں اور اس طرح ثابت قدم ہیں کہ گویا پرندہ ان کے سر پر سایہ فگن ہے۔ جنگجو منظم، تسلیم محض ہو کر حضرت کے سامنے کھڑے ہیں گویا پرندہ ان کے سروں پر سایہ کئے ہوئے ہے اگر معمولی حرکت کریں تو پرندے اڑ جائیں گے۔

### ۳۔ سپاہی قوی ہیکل اور جوان ہوں گے

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ناصر سارے کے سارے جوان ہیں کوئی ان میں ضعیف و سن رسیدہ نہیں ہے جز تھوڑے افراد کے جو آنکھ میں سرمہ یا غذا میں نمک کے مانند ہیں لیکن سب سے کم قیمت زیادہ ضرورت کی چیز نمک ہی ہے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ لوط پیامبر کی مراد اپنی اس بات سے جو انہوں نے دشمنوں سے کہی ہے: اے کاش تمہارے مقابل قوی اور توانا ہوتا یا کسی مضبوط و محکم پایہ کی سمت پناہ لیتا۔

کوئی طاقت مہدی موعود (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اور ان کے ناصروں کی قدرت کے برابر نہیں ہوگی اور ہر ایک آدمی کی قوت چالیس آدمی کے برابر ہوگی ان کے پاس لوہے سے زیادہ ہموار دل ہے اور جب پہاڑوں سے گذریں گے تو چٹان لرز اٹھیں گے خداوند عالم کی رضا و خوشنودی کے حصول تک وہ تلوار چلاتے رہیں گے۔

حضرت امام سجاد (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ: جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو خداوند عالم ہمارے شیعوں سے ضعف و سستی کو دور کر دے گا اور ان کے دلوں کو آہنی ٹکڑوں کی طرح محکم و استوار کر دے گا اور ان میں سے ہر ایک کو چالیس آدمی کی قوت عطا کرے گا یہی لوگ زمین کے حاکم اور رئیس ہوں گے۔ (۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت میں ہمارے شیعہ زمین کے حاکم اور رئیس ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کو ۴۰ مرد کی قوت دی جائے گی۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ آج ہمارے شیعوں کے دلوں میں دشمنوں کا خوف بیٹھا ہوا ہے لیکن جب ہماری حکومت آئے گی اور امام مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو ہمارا ہر ایک شیعہ شیر کی طرح نڈر اور تلوار سے زیادہ تیز ہو جائے گا اور ہمارے دشمنوں کو پاؤں سے کچل ڈالیں گے اور ہاتھ سے کھینچیں گے۔

عبد الملک بن اعین کہتا ہے: کہ ایک روز حضرت امام (علیہ السلام) کی خدمت سے جب ہم اٹھے تو ہاتھوں کا سہارا لیا اور کہا: کاش حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کو جوانی میں درک کرتا (یعنی جسمی توانائی کے ساتھ) تو امام نے کہا کیا تمہاری خوشی کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ تمہارے دشمن آپس ہی میں ایک دوسرے کو ماریں گے لیکن تم لوگ اپنے گھروں میں محفوظ رہو گے؟ اگر امام ظہور کر جائیں گے تو تم میں سے ہر ایک کو ۴۰ مرد کی قوت دی جائے گی اور تمہارے دل آہنی ٹکڑوں کی طرح ہوں گے اس طرح سے کہ تم لوگ زمین کے رہبر اور امین رہو گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ ہمارا حکم (حضرت مہدی کی حکومت) آتے ہی خداوند عالم ہمارے شیعوں کے دلوں سے خوف مٹائے گا اور دشمنوں کے دلوں میں ڈال دے گا اس وقت ہمارا ہر ایک شیعہ نیزہ سے زیادہ تیز اور شیر سے زیادہ دلیر ہو جائے گا ایک شیعہ اپنے نیزہ اور تلوار سے دشمن کا نشانہ لے کر اسے کچل ڈالے گا۔

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے چاہنے والے وہ لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے مانند سخت و مضبوط ہیں اور کبھی ان دلوں پر ذات الہی کی راہ میں شک و شبہ نہیں آئے گا وہ لوگ پتھر سے سخت اور محکم ہیں اگر انہیں حکم دیا جائے کہ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیں اور جابجا کر دیں تو وہ بہت آسانی اور تیزی سے ایسا کر دیں گے اسی طرح شہروں کی تباہی کا حکم دیا جائے تو وہ فوراً ویران کر دیں گے ان کے عمل میں اتنی قاطعیت ہوگی جیسے عقاب گھوڑوں پر سوار ہو۔

### پسندیدہ سپاہی

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ناصروں کو دیکھ رہا ہوں کہ پوری کائنات کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ان کی مطیع و فرمانبردار نہ ہو زمین کے درندے اور شکاری پرندے بھی ان کی خوشنودی کے خواہاں ہوں گے وہ لوگ اتنی محبوبیت رکھتے ہوں گے کہ ایک زمین دوسری زمین پر فخر و مباحات کرے گی اور وہ جگہ کہے گی کہ آج حضرت مہدی کے چاہنے والے نے مجھ پر قدم رکھا ہے۔

## شہادت کے متوالے

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ناصروں کی خصوصیات کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ وہ لوگ خدا کا خوف اور شہادت کی تمنا رکھتے ہیں ان کی خواہش یہ ہے کہ راہ خدا میں قتل ہو جائیں ان کا نعرہ حسین کے خون کا بدلہ لینا ہے جب وہ چلیں گے تو ایک ماہ کے فاصلہ سے دشمنوں کے دل میں خوف بیٹھ جائے گا۔

## 17 اصحابِ امام

### حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب ۳۱۳ ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں لکھی گئی کتابوں میں یہ ذکر ملتا ہے کہ آپ کے ظہور کے وقت ان کے ۳۱۳ خاص اصحاب ان سے آکر ملیں گے اور ہر مشکل میں پہاڑ کی طرح جم کر امام کے ساتھ رہیں گے یہ حدیث بحار الانوار، اثبات الہدایۃ اور منتخب الاثر جیسی کتابوں میں نقل ہوئی ہیں۔

### حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب کی خصوصیتیں

۱۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام ان کے انتظار میں ہیں ظہور کے وقت اس سے پہلے کہ وہ کعبہ کے پاس جائیں اور کعبہ سے لگ کر کھڑے ہوں اور اپنی بلند آواز کو پوری دینا کے لوگوں تک پہنچائیں، ذی طوی نامی جگہ پر اپنے ۳۱۳ خاص اصحاب کے انتظار میں رکیں گے تاکہ وہ آکر امام سے مل لیں... وہاں سے پھر وہ امام کے ساتھ خانہ کعبہ کے پاس جائیں گے۔

### ۲۔ یہ ۳۱۳ اصحاب پوری دنیا سے جمع ہوں گے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ حضرت قائم کے لئے، جنگ بدر میں لڑنے والوں کی تعداد ۳۱۳ کے برابر انسانوں کو دور دور کے شہروں سے اکٹھا کرے گا۔

### ۳۔ وہ سب سے پہلے امام کی بیعت کریں گے

روایات میں ہے کہ ظہور کے وقت جبرئیل کے بعد امام کی بیعت کرنے والے یہی وہی ۳۱۳ اصحاب

ہوں گے -

اس بات پر توجہ رہے کہ ظہور کے وقت امام کے اصحاب کی تعداد ۳۱۳ ہے لیکن وہ تعداد بڑھتی رہے گی اور ظہور کے فوراً بعد ہی ۱۰۰۰ تک پہنچ جائے گی -

#### ۴۔ وہ بہادر اور جاں نثار ہوں گے

حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ ۳۱۳ اصحاب اتنے بہادر اور جاں نثار ہوں گے کہ جب دشمن جمع ہو کر قائم آل محمد کو قتل کرنا چاہیں گے تو یہ ۳۱۳ اصحاب بہادری کے ساتھ حضرت کا دفاع کریں گے -

#### ۵۔ وہ زمین پر حاکم ہوں گے

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ”ایسا ہے جیسے میں امام قائم کو کوفہ کے منبر پر دیکھ رہا ہوں اور ان کے اصحاب، (جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کے برابر ہیں یعنی ۳۱۳) ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں یہ اصحاب اللہ کی طرف سے زمین پر حاکم ہیں -

#### ۶۔ وہ امت معدودہ ہیں

قرآن کریم کی آیت ہے کہ تم جہاں پر بھی ہوں گے اللہ تم سب کو جمع کرے گا اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم سورہ ہود میں امت معدودہ سے مراد حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب ہیں اللہ کی قسم وہ سب ایک پل میں اس طرح جمع ہوں جائیں گے، جس طرح ہوا کے اثر سے بادل جمع ہو جاتے ہیں -

#### ۷۔ ۳۱۳ اصحاب میں سے ۵۰ عورتیں ہیں

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ کی قسم بادلوں کی طرح آنے والے ان ۳۱۳ اصحاب میں پچاس عورتیں ہیں -

## 18 رجعت و حکومت

### حکومت

ادیان و مکاتب کے قوانین جامعہ میں اس وقت اجرا ہو سکتے ہیں جب حکومت اس کی پشت پناہی کرے اس لئے کہ ہر گروہ حکومت کا طالب ہے تاکہ اپنے مقاصد کا اجرا کر سکے، اسلام بھی جب کہ تمام آسمانی آئین میں بالا تر ہے، اسلامی حکومت کا خواہاں رہا ہے حکومت حق کا وجود اور اس کی حفاظت اپنا سب سے بڑا فریضہ جانتا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنی تمام کوشش اسلامی حکومت کی تشکیل میں صرف کر دی اور شہر مدینہ میں اس کی بنیاد ڈالی، لیکن آنحضرت کی وفات کے بعد، اگرچہ معصومین (ع) و علماء حکومت اسلامی کی آرزو رکھتے تھے معدودہ چند کے علاوہ، حکومت الہی نہیں تھی اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور تک اکثر باطل حکومتیں ہوں گی۔

جو روایات پیغمبر و ائمہ (علیہم السلام) سے ہم تک پہنچی ہیں حکومتوں کا عام نقشہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام سے قبل بیان کیا گیا ہے، ہم ان چند موارد کی طرف اشارہ کریں گے۔

### الف) حکومتوں کا ظلم

ظہور سے پہلے من جملہ مسائل میں ایک مسئلہ جو انسان کی اذیت کا باعث ہوگا، وہ حکومتوں کی طرف سے لوگوں پر ہونے والے ظلم و ستم ہیں، رسول خدا ﷺ اس سلسلے میں فرماتے ہیں: کہ زمین ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی حدیہ ہے کہ ہر گھر میں خوف و دہشت کی حکمرانی ہوگی۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ زمین ظلم و استبداد سے پر ہوگی یہاں تک کہ خوف و اندوہ ہر گھر میں داخل ہو چکا ہوگا۔ امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) خوف و دہشت کے دور میں ظہور کریں گے۔

یہ خوف و ہراس وہی ہے جو اکثر ستمگروں خود سر حاکموں سے وجود میں آتا ہے؛ اس لئے کہ آنحضرت (ع) کے ظہور سے پہلے، ظالم دنیا کے حاکم ہوں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت قیام کریں گے جب جامعہ کی رہبری ستمگروں کے ہاتھ میں ہوگی۔ ابن عمر کہتے ہیں: کہ غیر تمند ذی حیثیت و صاحب ثروت انسان (آخر زمانہ) میں اس شکنجے اور اندوہ سے جو حاکموں سے

پہنچیں گے مرنے کی آرزو کریگا۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ کے ماننے والے صرف اجنبی حکومتوں سے رنجور نہیں ہوں گے بلکہ اپنی خود مختار ظالم حکومت سے بھی انہیں تکلیف ہوگی اس درجہ کہ زمین اپنی تمام وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی ، اور آزادی کے احساس کے بجائے خود کو قید خانہ میں محسوس کریں گے جیسا کہ فی الحال ایران کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک و مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کر رہے ہیں بلکہ اجنبی بنے ہوئے ہیں ۔ اس سلسلے میں روایات میں اس طرح آیا ہے :

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں : کہ آخر زمانہ میں شدید مصیبت ، کہ اس سے سخت ترین مصیبت سنی نہ ہوگی ۔ اسلامی حکام کی طرف سے میری امت پر آئے گی ، اس طرح سے کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو جائے گی ، اور زمین ظلم و ستم سے لبریز ہوگی ، ایسی کہ مومن ظلم سے چھٹکارے کے لئے پناہ کا طالب ہوگا لیکن کوئی جائے پناہ نہ ہوگی ۔

بعض روایتوں میں اپنے رہبروں کے توسط مسلمانوں کے ابتلائے کی تصریح ہوتی ہے ان ظالم حکام کے پیچھے ایک مصلح کل کے ظہور کی نوید دی گئی ہے ان روایات میں ، تین قسم کی حکومت کا ، جو رسول خدا کے بعد قائم ہوتی ہے ذکر آیا ہے ۔ یہ تین قسم کی حکومتیں ہیں : خلافت ، امارت و ملوک ، اس کے بعد جابر حاکم ہوں گے ، رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں : کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ ان کے بعد جابر و ستمگر حاکم ہوں گے پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے ۔

## (ب) حکومتوں کی تشکیل

لوگ اس وقت عیش و عشرت کی زندگی گزار سکتے ہیں جب حکومت کا کارگذار با شعور و نیک ہو لیکن اگر غیر مناسب افراد لوگوں کے حاکم ہو جائیں گے تو فطری بات ہے کہ انسان رنج و الم میں مبتلا ہوگا بالکل وہی صورت حال ہوگی جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل کے زمانے میں حکومتیں خائن اور فاسق و فاجر ستمگر کے ہاتھ میں ہوں گی ۔

## (ج) حکومتوں میں عورتوں کا نفوذ

آخر زمانہ سے متعلق حکومتوں کے مسائل میں ایک مسئلہ ، عورتوں کا تسلط اور ان کا نفوذ ہے یا وہ ڈاریکٹ لوگوں کی حاکم ہوں گی (جیسا کہ بعض ممالک میں عورتیں حاکم ہیں) یا حکام ان کے ماتحت ہوں گے اس مطلب میں ناگوار حالات کی عکاسی ہے ، حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ فاسد و زناکار لوگ ناز و نعمت سے بہرہ مند ہوں گے اور

پست و ذلیل افراد پوسٹ و مقام حاصل کریں گے اور انصاف پرور افراد ناتواں و کمزور ہوں گے پوچھا گیا کہ یہ دور کب آئے گا؟ تو امام (علیہ السلام) نے فرمایا: ”ایسا اس وقت ہوگا جب عورتیں اور کنیزیوں لوگوں کے امور پر مسلط ہوں اور بچے حاکم ہو جائیں۔“

## (د) بچوں کی فرمانروائی

حاکم کو تجربہ کار اور مدیر ہونا چاہئے تاکہ لوگ سکون و اطمینان سے زندگی گزار سکیں اگر ان کے بجائے بچے یا کوتاہ نظر، امور کی ذمہ داری لے لیں تو رونما ہونے والے فتنہ سے خدا وندا عالم سے پناہ مانگنی چاہئے۔

اس سلسلے میں دو روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ۷۰ ویں سال کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے خدا کی پناہ مانگنی چاہئے۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں: کہ ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا جس کی ابتداء بچوں کی بازی ہے۔

## (ه) حکومت کی نا پایداری

وہ حکومت اپنے ملک کے لوگوں کی خدمت پر قادر ہے جو سیاسی دوا م رکھتی ہو اس لئے کہ اگر تغیر پذیر ہو جائے تو بڑے کاموں کے انجام دینے پر قادر نہ ہوگی۔

آخر زمانہ میں حکومتیں پائیدار نہیں ہیں کبھی ایسا بھی ہوگا کہ صبح کو حکومت تشکیل پائی تو غروب کے وقت زوال پذیر ہوگئی۔ اس سلسلے میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ تم کیسے ہوگے جب تم لوگ کسی امام ہادی اور علم و دانش کے بغیر زندگی گزار رہے ہوگے اور ایک دوسرے سے نفرت و بیزاری کے طالب ہوگے؟ اور یہ اس وقت ہوگا جب تم آزمائے جاؤ اور تمہارے اچھے بُرے لوگوں کی پہچان ہو جائے اور خوب اُبال آجائے اس وقت جب تلواریں کبھی غلاف میں تو کبھی باہر ہوں گی۔ جنگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں ایک حکومت دن کی ابتداء میں تشکیل پائے گی اور آخر روز میں زوال پذیر ہو جائے گی۔ (اگر جائے گی)

## (و) حکومتیں ملک کو کنٹرول کرنے سے بے بس و مجبور

امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل ظالم حکومتیں ناتواں ہو جائیں گی اور یہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی عالمی حکومت کے قیام کا مقدمہ ہوگا۔

حضرت امام سجاد (علیہ السلام) آیہ شریفہ > حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَآيُوعَدُ وْنَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضَعُفُ نَاصِرًا وَّ اَقْلَ عَدَدًا ترجمہ۔ جب اس وقت دیکھیں گے کہ وہ کیا وعدہ ہے جو اس آیت میں کیا گیا ہے، حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اصحاب و یاور اور آپ کے دشمنوں سے متعلق ہے جب

حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو آپ کے دشمن سب سے کمزور و ناتواں دشمن ہوں گے نیز سب سے کم فوج و اسلحہ رکھتے ہوں گے ۔

## امام مہدی علیہ السلام کی مدت حکومت اور خاتمہ دنیا :

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا پایۂ تخت شہر کوفہ ہوگا مکہ میں آپ کے نائب کا تقرر ہوگا ۔ آپ کا دیوان خانہ اور آپ کے اجرا حکم کی جگہ مسجد کوفہ ہوگی ۔ بیت المال ، مسجد سہلہ قرار دی جائیگی اور خلوت کدہ نجف اشرف ہوگا ۔ (حق الیقین ۱۴۵) آپ کے عہد حکومت میں مکمل امن و سکون ہوگا ۔ بکری اور بھیڑ گائے اور شیر ، انسان اور سانپ ، زنبیل اور چوہے سب ایک دوسرے سے بے خوف ہوں گے (درمثور سیوطی جلد ۳ ص ۲۳) ۔ معاصی کا ارتکاب بالکل بند ہو جائے گا اور تمام لوگ پاک باز ہو جائیں گے ۔ جہل ، جن ، بخل کا فور ہو جائیں گے ۔ عاجزوں ، ضعیفوں کی دادرسی ہوگی ۔ ظلم دنیا سے مٹ جائے گا اسلام کے قالب بے جان میں روح تازہ پیدا ہوگی دنیا کے تمام مذاہب ختم ہو جائیں گے ۔ نہ عیسائی ہوں گے نہ یہودی ، نہ کوئی اور مسلک ہوگا ۔ صرف اسلام ہوگا ۔ اور اسی کا ڈنکا بجاتا ہوگا آپ دعوت بالسیف دیں گے جو آپ کے درپے نزاع ہوگا قتل کر دیا جائے گا ۔ جزیہ موقوف ہوگا خدا کی جانب سے شہر عکا کے بڑے بھرے میدان میں مہمانی ہوگی ، ساری کائنات مسرتوں سے مملو ہوگی ۔ غرضکہ عدل و انصاف سے دنیا بھر جائے گی ، (الیواقۃ الجواہر جلد ۲ ص ۱۲۷)۔

دنیا کے تمام مظلوم بلائیں جائیں گے اور ان پر ظلم کرنے والے حاضر کئے جائیں گے ، حتیٰ کہ آل محمد تشریف لائیں گے اور ان پر ظلم کے پہاڑ توڑنے والے بلائے جائیں گے حضرت امام علیہ السلام مظلوم کی فریاد رسی فرمائیں گے اور ظالم کو کیفر و کردار تک پہنچائیں گے ۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تمام امور میں نگرانی کا فریضہ ادا کرنے کے لئے جلوہ افروز ہوں گے اسی دوران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی سابقہ ارضی ۲۳ سالہ زندگی میں ۷ سالہ موجودہ ارضی زندگی کا اضافہ کر کے چالیس سال کی عمر میں انتقال کر جائیں گے اور آپ کو روضہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم میں دفن کر دیا جائے گا ۔ (حاشیہ مشکوٰۃ ۴۶۳) ، سراج القلبزب ۷۷ ، عجائب القصص ۲۳) اس کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا اور حضرت امیر المومنین نظام کائنات پر حکمرانی کریں گے جس کی طرف قرآن مجید میں ”دابة الارض“ سے اشارہ کیا گیا ہے اب رہ گیا یہ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی مدت حکومت کیا ہوگی ؟ اس کے متعلق سخت اختلاف ہے ارشاد مفید کے ۵۳۳ میں سات سال اور ۵۳۷ میں انیس سال اور اعلام

الوری کے ۳۶۵ میں ۱۹ سال، مشکوٰۃ کے ۴۶۲ میں ۷، ۸، ۹ سال، نورالابصار کے ۱۵۴ میں ۷، ۸، ۹، ۱۰ سال - غایۃ المقصود جلد ۲ ص ۱۶۲ میں بحوالہ حلۃ الاولیاء ۷، ۸، ۹ سال اورینابج المودۃ شیخ سلیمان قندوزی بلخی کے ۴۳۳ میں بیس سال مرقوم ہے میں نے حالات احادیث، اقوال علما سے استنباط کر کے بیس سال کو ترجیح دی ہے ہوسکتا ہے کہ ایک سال دس سال کے برابر ہوں (ارشاد مفید ۵۳۳، نورالابصار ۱۵۵) غرض کہ آپ کی وفات کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام آپ کو غسل و کفن دیں گے اور نماز پڑھا کر دفن فرمائیں گے، جیسا کہ علامہ سید علی بن عبدالحمید نے کتاب انوار المصنیہ میں تحریر فرمایا ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عہد ظہور میں قیامت سے پہلے زندہ ہونے کو رجعت کہتے ہیں - یہ رجعت ضروریات مذہب امامیہ سے ہے (مجمع البحرین ۴۲۲) اس کا مطلب یہ ہے کہ ظہور کے بعد بحکم خدا شدید ترین کافراور منافق اور کامل ترین مومنین حضرت رسول کریم اور آئمہ طاہرین، بعض انبیا سلف برائے اظہار دولت حق محمدی دنیا میں پلٹ کر آئیں گے۔ (تکلیف المکلفین فی اصول الدین ۲۵) اس میں ظالموں کا ظلم کا بدلہ اور مظلوموں کو انتقام کا موقع دیا جائے گا اور اسلام کو اتنا فروغ دے دیا جائے گا کہ ”لیظہرہ علی الدین کلہ“ دنیا میں صرف ایک اسلام رہ جائیگا (معارف الملة الناجیه والناریه ۳۸۰) امام حسین علیہ السلام کا مکمل بدلہ لیا جائے گا (غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۸۴ بحوالہ تفسیر عیاشی) اور دشمنان آل محمد کو قیامت میں عذاب اکبر سے پہلے رجعت میں عذاب ادنیٰ کا مزہ چکھایا جائے گا (حق الیقین ۱۴۷ بحوالہ قرآن مجید) - شیطان سرور کائنات کے ہاتھوں سے نہر فرات پر ایک عظیم جنگ کے بعد قتل ہوگا - آئمہ طاہرین کے ہر عہد حکومت میں اچھے برے زندہ کئے جائیں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عہد میں جو لوگ زندہ ہوں گے ان کی تعداد چار ہزار ہوگی (غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۷۸) شہداء کو بھی رجعت میں ظاہری زندگی دی جائے گی تاکہ اس کے بعد جو موت آئے اس سے آیت کے حکم ”کل نفس ذائقة الموت“ کی تکمیل ہوسکے اور انہیں موت کا مزہ نصیب ہو جائے (غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۷۳) اسی رجعت میں بوعده قرآنی آل محمد کو حکومت عامہ عالم دی جائے گی، اور زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہوگا جس پر آل محمد کی حکومت نہ ہو، اس کے متعلق قرآن مجید میں: ”ان الارض یرثھا عبادی الصالحون“ و ”نریدان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم الوارثین -“ موجود ہے (حق الیقین ۱۴۶)۔

اب رہ گیا کہ یہ کائنات کی ظاہری حکومت و وراثت آل محمد کے پاس کب تک رہے گی، اس کے متعلق ایک روایت آٹھ ہزار سال کا حوالہ دے رہی ہے اور پتہ یہ چلتا ہے کہ امیر المومنین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیر نگرانی حکومت کریں گے اور دیگر آئمہ طاہرین ان کے وزرا اور سفرا کی حیثیت سے ممالک عالم میں انتظام و انصرام فرمائیں گے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر امام علی الترتیب حکومت کریں گے حق الیقین و غایۃ المقصود - حضرت علی کے ظہور اور نظام عالم پر حکمرانی کے متعلق قرآن مجید میں بصراحت موجود ہے - ارشاد ہوتا ہے:

” اخرجنا لهم دابة من الارض - “ (پارہ ۲۰ رکوع ۱)

علماء فریقین یعنی شیعہ و سنی کا اتفاق ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں ۔ ملاحظہ ہو۔ میزان الاعتدال علامہ ذہبی و معالم التنزیل علامہ بغوی و حق الیقین علامہ مجلسی و تفسیر صافی علامہ محسن فیض کاشانی اس کی طرف توریث میں بھی اشارہ موجود ہے ۔ (تذکرۃ المعصومین ۲۴۶) آپ کا کام یہ ہوگا کہ آپ ایسے لوگوں کی تصدیق نہ کریں گے جو خدا کے مخالف اور اس کی آیتوں پر یقین نہ رکھنے والے ہوں گے وہ صفا اور مروہ کے درمیان سے برآمد ہوں گے ، ان کے ہاتھ میں حضرت سلیمان کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا جب قیامت قریب ہوگی تو آپ عصا اور انگشتی سے ہر مومن و کافر کی پیشانی پر نشان لگائیں گے ۔ مومن کی پیشانی پر ”ہذا مومن حقا“ اور کافر کی پیشانی پر ”ہذا کافر حقا“ تحریر ہو جائے گا ۔ ملاحظہ ہو (کتاب ارشاد الطالبین اخوند درویشہ ۴۰۰ و قیامت نامہ قدوۃ المحدثین علامہ رفیع الدین ص ۱۰) علامہ لغوی کتاب مشکوۃ المصابیح کے ص ۴۶۴ میں تحریر فرماتے ہیں کہ دابة الارض دوپہر کے وقت نکلے گا ، اور جب اس دابة الارض کا عمل درآمد شروع ہو جائے گا تو باب توبہ بند ہو جائے گا اور اس وقت کسی کا ایمان لانا کارگر نہ ہوگا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی مسجد میں سو رہے تھے ، اتنے میں حضرت رسول کریم تشریف لائے ، اور آپ نے فرمایا ”قم یا دابة الله -“ اس کے بعد ایک دن فرمایا : ”یا علی اذا کان اخرجک الله الخ -“ اے علی ! جب دنیا کا آخری زمانہ آئے گا تو خداوند عالم تمہیں برآمد کریگا اس وقت تم اپنے دشمنوں کی پیشانیوں پر نشان لگاؤ گے ۔ (مجمع البحرین ۱۲۷) آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ”علی دابة الجنة“ ہیں لغت میں ہے کہ دابة کے معنی پیروں سے چلنے پھرنے والے کے ہیں ۔ (مجمع البحرین ۱۲۷)۔

کثیر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آل کی حکمرانی جسے صاحب ارجح المطالب نے بادشاہی لکھا ہے اس وقت تک قائم رہے گی جب تک دنیا کے ختم ہونے میں چالیس یوم باقی رہیں گے ۔ (ارشاد مفید ۱۳۷، و اعلام الوری ۲۶۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چالیس دن کی مدت قبروں سے مردوں کے نکلنے اور قیامت کبریٰ کے لئے ہوگی ۔ حشرونشر، حساب و کتاب ، صور پھونکنا اور دیگر لوازمات کبریٰ اسی میں ادا ہوں گے ۔ (اعلام الوری ۲۶۵) اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام لوگوں کو جنت کا پروانہ دیں گے ۔ لوگ اس لئے کرپل صراط پر سے گزریں گے ۔ (صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی ۷۵) و اسعاف الراغبین ۷۵ بر حاشیہ نور الابصار) پھر آپ جوض کوثر کی نگرانی کریں گے جو دشمن آل محمد جوض کوثر پر ہوگا ، اسے آپ اٹھا دیں گے ۔ (ارجح المطالب ۷۶۷) پھر آپ لواء الحمد یعنی محمدی جھنڈا لے کر جنت کی طرف چلیں گے ، پیغمبر اسلام آگے آگے ہوں گے انبیاء اور شہداء و صالحین اور دیگر آل محمد کے ماننے والے پیچھے ہوں گے ۔ (مناقب اخطب خوارزمی قلمی و ارجح المطالب ۷۷۴) پھر آپ جنت کے دروازہ پر جائیں گے اور اپنے دوستوں کو بغیر حساب داخل جنت کریں گے اور دشمنوں کو جہنم میں جھونک دیں گے (کتاب

شفاقاضی عیاض وصواعق محرقہ) اسی لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر حضرت عثمان اور بہت سے اصحاب کو جمع کر کے فرمادیا تھا کہ علی زمین اور آسمان دونوں میں میرے وزیر ہیں اگر تم لوگ خدا کو راضی کرنا چاہتے ہو تو علی کو راضی کرو، اس لئے کہ علی کی رضا خدا کی رضا اور علی کا غضب خدا کا غضب ہے۔ (مودۃ القربی ص ۵۵۔ ۶۲) علی کی محبت کے بارے میں تم سب کو خدا کے سامنے جواب دینا پڑے گا اور تم علی کی مرضی کے بغیر جنت میں نہ جاسکو گے اور علی سے کہ دیا کہ تم اور تمہارے شیعہ ”خیر البریہ“ یعنی خدا کی نظر میں اچھے لوگ ہیں۔ یہ قیامت میں خوش ہوں گے اور تمہارے دشمن ناشاد و نامراد ہوں گے، ملاحظہ ہو (کنز العمال جلد ۶ ص ۲۱۸ و تحفۃ اثناعشریہ ۶۰۴ تفسیر فتح البیان جلد ۱ ص ۳۲۳)۔

## 19 خصوصیاتِ حکومت

### سنت محمدی کو زندہ کرنا

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی قضاوت، جدید احکام نیز جو آپ اصلاح کریں گے اس کے متعلق بہت ساری روایات پائی جاتی ہیں ایسے احکام جو موجودہ فقہی متون اور کبھی ظاہر روایات و سنت کے موافق نہیں ہیں بھائی کی میراث کا قانون عالمِ ذر میں، شرابخور، بے نمازی کا قتل، جھوٹے کی پھانسی، مومن سے سود لینا حرام ہے معاملات میں مسجدوں کے مناروں کا خاتمہ، مساجد کی چھتوں کو توڑ دینا انہیں میں سے ہے جو روش حضرت اپنے کاموں اور امور میں اختیار کریں گے جس کا بیان گذشتہ فصل میں ہو چکا ہے اس طرح ہے۔

روایات میں اس طرح عبارت کی تبدیلی سے جیسے جدید فیصلے، نئی سنت، نئی دعائیں، نئی کتاب اسماء کا ذکر ہے کہ ہم اسے صرف سنت محمدی کو زندہ کرنے کا نام دیتے ہیں۔

لیکن دگرگونی و اختلاف کچھ اتنا ہوگا کہ دیکھنے والے لوگ دینِ جدید سے تعبیر کریں گے۔

جب ایسی روایتوں کا معصومین (علیہم السلام) سے صادر ہونا ثابت ہو جائے تو چند نکتوں کی جانب توجہ لازم و ضروری ہوگی۔

۱۔ بعض احکام الہی اگرچہ ان کا سرچشمہ خداوند عالم ہی ہے لیکن اعلان و اجراء کے شرائط حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کے زمانے میں فراہم ہوں گے وہ ہے جو ان احکام کا اعلان اور اجراء کریں گے۔

۲۔ مرور زمانہ سے طاقتوروں اور تحریف کرنے والوں کی جانب سے احکام الہی میں دگرگونی و تحریفیں واقع ہوئی ہیں حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کے بعد اسے صحیح و درست کر دیں گے۔

کتاب القول المختصر میں ہے کہ: کوئی بدعت اور سنت ایسی نہیں ہوگی جس کا پھر سے احیاء نہ کریں۔

۳۔ اس لئے بھی کہ جو فقہاء نے حکم شرعی حاصل کیا ہے قواعد و اصول سے حاصل کیا ہے کبھی حاصل شدہ حکم شرعی واقع کے مطابق نہیں ہوگا اگرچہ اس استنباط کا نتیجہ مجتہد اور مقلد کے لئے حجت شرعی ہے لیکن امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت میں حضرت احکام واقعی کو بیان کریں گے۔

۴۔ بعض احکام شرعی خاص شرائط و اضطراری صورت اور تقیہ کے عالم میں غیر واقعی صورت میں بیان ہوئے ہیں جب کہ حضرت کے زمانہ میں تقیہ نہیں ہوگا اور احکام واقعی کی صورت میں بیان ہوں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تقیہ ختم ہو جائے گا اور حضرت تلوار نیام سے باہر نکالیں گے تو لوگوں سے تلوار کا لین دین کریں گے اور بس۔

مذکور بالا موارد سے متعلق چند روایت بیان کرتے ہیں:

امام جعفر صادق (علیہ السلام) ایک مفصل حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں: کہ تم

مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہمارے امر کے سامنے تسلیم رہو اور تمام امور کی بازگشت ہماری جانب کرو نیز ہماری اور اپنی حکومت اور فرج کے منتظر رہو جب ہمارے قائم ظہور کریں گے اور ہمارا بولنے والا بولے گا نیز قرآن کی تعلیم دین و احکام کے قوانین نئے سرے سے تمہیں دیں جس طرح رسول خدا ﷺ پر نازل ہوئے ہیں تو تمہارے علماء حضرت کی اس رفتار کا انکار کریں گے اور تم خدا کے دین اور اس کی راہ پر ثابت نہیں رہو گے مگر تلوار کے ذریعہ جو تمہارے سروں پر سایہ فگن ہوگی۔

خداوند عالم نے اس امت کے لئے گزشتہ امتوں کی سنت قرار دی ہے لیکن ان لوگوں نے سنت کو تبدیل کر دیا اور دین میں تحریف کر ڈالی کوئی لوگوں کے درمیان رائج حکم نہیں ہے مگر یہ کہ وحی شدہ کے اعتبار سے تحریف کر دی گئی ہے خدا تم پر رحمت نازل کرے جس چیز کی تمہیں دعوت دی جائے اسے قبول کرو تاکہ مجدد دین آجائے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب حضرت قائم ظہور کریں گے تو لوگوں کو نئے

سرئے سے اسلام کی دعوت دیں گے اور انہیں اسلام کی راہنمائی کریں گے جب کہ لوگ پرانے اسلام سے برگشتہ اور گمراہ ہو چکے ہوں گے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کسی نئے دین کی پیشکش نہیں کریں گے بلکہ چونکہ لوگ واقعی اسلام سے منحرف ہو چکے ہیں دوبارہ اسی دین کی دعوت دیں گے جیسا کہ رسول خدا نے اس کی دعوت دی ہے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے بريد سے کہا: اے بريد خدا کی قسم کوئی حريم الہی ایسی نہیں ہوگی جس سے تجاوز نہ کیا گیا ہو اور اس دنیا میں کتاب خدا وندی و سنت رسول خدا پر کبھی عمل نہیں ہوا اور جس دن امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے رحلت کی ہے اس کے بعد سے لوگوں کے

درمیان حدود الہی کا اجراء نہیں ہوا اس وقت فرمایا قسم خدا کی روز و شب ختم نہیں ہوں گے مگر یہ کہ خداوند عالم مردوں کو زندہ، زندوں کو مردہ کرے گا اور حق اس کے اہل کو لوٹا دے گا اور اپنے آئین کو، جو اپنے اور رسول خدا کے لئے پسند کیا ہے، باقی رہے گا تمہیں مبارک ہو مبارک کہ حق صرف اور صرف تمہارے ہاتھ میں ہے۔ یہ روایت بتاتی ہے کہ دگرگونی و تغیر بعض موارد میں شیعوں اور ان کے مخالفین کے لئے بھی ہے۔

## الف) احکام جدید

### ۱۔ زنا کار اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کو پھانسی

ابان بن تغلب کہتے ہیں: کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا: اسلام میں حکم خدا وندی کے مطابق دو خون حلال ہے نیز اس وقت تک اس کا کوئی حکم نہیں دے گا جب تک کہ خداوند عالم ہمارے قائم کو نہ بھیج دے وہ خدا کے حکم کے مطابق حکم دیں گے اور کسی سے گواہ و شاہد کے طالب نہیں ہوں گے۔ حضرت زنائے محصنہ کرنے والوں (زن دار مرد، اور شوہر دار عورت) کو سنگسار کریں گے اور جو زکوٰۃ نہیں دے گا اس کی گردن مار دیں گے۔

امام جعفر صادق و امام موسیٰ کاظم (علیہما السلام) فرماتے ہیں: کہ جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو تین ایسا حکم دیں گے کہ آپ سے پہلے کسی نے ایسا حکم نہ دیا ہوگا آنحضرت بوڑھے زنا کار مرد کو پھانسی دیں گے اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کو قتل کر دیں گے ایک برادر دینی کی میراث دوسرے برادر دینی کو دیں گے (یعنی جو عالم ذر میں باہم بھائی رہے ہوں گے)۔

علامہ مجلسی زکوٰۃ نہ دینے والے کی پھانسی کے بارے میں کہتے ہیں مسلمان ہر زمانہ میں زکوٰۃ کے وجوب پر متفق اور زکوٰۃ کو اسلام کے پنجگانہ ارکان میں سے ایک جانتے ہیں لہذا جو اس کے

وجوب کو قبول نہ کرے جبکہ فطری مسلمان ہو اور مسلمانوں کے درمیان نشو و نما پائی ہو تو اسے بغیر توبہ کے پھانسی دیدیں گے اور اگر مسلمان ملی ہوگا تو اسے تین بار مرتد ہونے کے بعد توبہ کی مہلت دیں گے اس کے بعد پھانسی دیدیں گے۔ یہ احکام اس صورت میں ہیں جب آگاہ و باشعور انسان وجوب کے بارے میں علم رکھتا ہو لیکن اگر وجوب سے ناواقف ہو تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگے گا

مجلسی اول اس روایت کی شرح میں بعض وجوہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں : کہ شاید مراد یہ ہو کہ حضرت ان دو مورد میں اپنے علم کے مطابق حکم اور قضاوت کریں گے اور شاید ضرورت نہیں ہوگی جیسا کہ یہی روش حضرت کے دیگر فیصلوں میں بھی ہوگی ان دو مورد سے اختصاص دینے کا راز اہمیت کے لحاظ سے ہے ۔

## ۲۔ قانون ارث

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ خداوند عالم نے، جسم سے دس ہزار سال قبل ارواح کو خلق فرمایا: ان میں سے جو ایک دوسرے سے آسمان پر آشنا و متعارف رہے ہیں وہ زمین پر بھی آشنا رہیں گے اور جو ایک دوسرے سے اجنبی رہا ہے زمین پر بھی ایسا ہی ہوگا جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو برادر دینی کو میراث تو دیں گے لیکن نسبی برادر کو محروم کر دیں گے یہی معنی ہیں خداوند عالم کے قول کے سورہ مومنون میں : >فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ< جب صور پھونکا جائے گا تو اس وقت لوگوں کے درمیان کوئی نسب نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کی علت دریافت کریں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے جسم کی خلقت سے دس ہزار سال قبل، ارواح کے درمیان بھائی چارگی قائم کی لہذا جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو برادران دینی جن کے درمیان برادری قائم ہے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور نسبی بھائی جو ایک ماں باپ سے ہوں گے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

## ۳۔ جھوٹوں کا قتل

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ ”جب حضرت قائم ظہور کریں گے تو سب سے پہلے جھوٹے شیعوں کا تعاقب کریں گے اور انہیں قتل کر ڈالیں گے۔“ احتمال ہے کہ شاید اس سے مراد منافقین اور مہدویت کے مدعی اور بدعت گذار افراد ہوں جو دین سے لوگوں کے منحرف ہونے کا سبب بنے ہیں ۔

## ۴۔ حکم جزیہ کا خاتمہ

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: خداوند عالم دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں کرے گا جب تک حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام نہ کریں اور ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود اور جزیہ قبول نہ کریں اور صلیب و بتوں کو نہ توڑ دیں نیز جنگ کا زمانہ ختم ہوگا اور لوگوں کو مال و دولت لینے کے لئے آواز دیں گے اور ان کے درمیان اموال کو برابر سے تقسیم کریں گے اور لوگوں سے عادلانہ رفتار رکھیں گے۔

رسول خدا نے صلیبوں کے توڑنے سووروں کے قتل کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب جزیہ کا حکم اور مسیحیت کا دور ختم ہونا ہے۔ فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی ایک منصف فرمانروا کی حیثیت سے ظہور کریں گے صلیبوں کو توڑ اور سووروں کو قتل کر ڈالیں گے نیز اپنے کارگزاروں کو حکم دیں گے مال و دولت لئے شہروں کا چکر لگائیں تاکہ نیاز مند اسے لے لیں لیکن کوئی نیاز مند اور محتاج نہیں ملے گا شاید یہ حدیث مسیحیت اور اہل کتاب کے آخری دور کی طرف اشارہ ہو۔

## ۵۔ امام حسین (علیہ السلام) کے باقی ماندہ قاتلوں سے انتقام

ہروی کہتے ہیں کہ: میں نے حضرت امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا: کہ یا بن رسول اللہ! امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی اس بات کا آپ کی نظر میں کیا مطلب ہے۔ کہ آپ فرماتے ہیں: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو امام حسین (علیہ السلام) کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے آباؤ اجداد کے گناہ کی سزا پائیں گے ”کیا ہے؟“ حضرت امام رضا (علیہ السلام) نے کہا یہ بات ٹھیک ہے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اس آیت > وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰی< ”کوئی کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا“ کے کیا معنی ہیں۔

تو آپ نے کہا جو خدا نے کہا ہے وہ درست ہے لیکن امام حسین (علیہ السلام) کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے آباؤ اجداد کے رویہ سے خوشحال ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور جو کوئی کسی چیز سے خوش ہو تو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے انجام دیا ہو اگر کوئی شخص مشرق میں قتل کیا جائے اور دوسرا مغرب میں رہ کر اس قتل پر اظہار خوشی کرے خداوند عالم کے نزدیک قاتل کے گناہ میں شریک ہے۔

اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) امام حسین (علیہ السلام) کے قاتلوں کے باقی ماندہ افراد کو نیست و نابود کریں گے اس لئے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے کردار پر اظہار خوشی کرتے ہیں “ میں نے کہا: آپ کے قائم سب سے پہلے کس گروہ سے شروع کریں گے؟ آپ نے کہا بنی شبیبہ سے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لئے کہ وہ مکہ معظمہ میں خانہ خدا کے چور ہیں۔

## ۶۔ رہن و وثیقہ کا حکم

علی کہتے ہیں کہ میرے والد سالم نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے حدیث ”جو کوئی رہن اور وثیقہ حوالہ کرنے پر برادر مومن سے زیادہ مطمئن ہو میں اس سے بیزار ہوں“ کے بارے میں میں نے سوال کیا ۔

تو امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کہا: یہ مطلب قائم اہل بیت (علیہم السلام) کے زمانے میں ہے ۔

## ۷۔ تجارت کا فائدہ

سالم کہتا ہے: کہ میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے کہا: کہ ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ مومن کا برادر مومن سے سود لینا حرام اور رہا ہے؟ حضرت نے کہا: یہ مطلب ہمارے اہل بیت (علیہم السلام) قائم کے ظہور کے وقت ہوگا؟ لیکن آج جایز ہے کہ کوئی شخص کسی مومن سے کچھ فروخت کرے اور اس سے فائدہ حاصل کرے تو جائز ہے۔

مجلسی اول اس روایت کی سند کو قوی جاننے کے بعد فرماتے ہیں: کہ اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ جو روایات کسی مومن سے فائدہ لینے کو مکروہ سمجھتی ہیں اور اسے ربا کہتی ہیں، مبالغہ نہیں ہے ممکن ہے کہ فی الحال مکروہ ہو لیکن حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں حرام ہو جائے لیکن مجلسی دوم اس روایت کو مجہول قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ: شاید ان دو مورد میں حرمت حضرت حجت کے قیام کے زمانے سے مقید ہو۔

## ۸۔ برادر دینی کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

اسحاق کہتے ہیں: کہ میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا کہ حضرت نے برادر مومن کی مدد و تائید کی بات چھیڑ دی اور اس وقت کہا۔ ”کہ جب قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو برادران مومن کی مدد اس وقت واجب ہو جائے گی اور چاہئے کہ ان کی مدد کریں ۔

## ۹۔ قطاق کا حکم (غیر منقول اموال کا مالک ہونا)

(امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ قطاق حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کے وقت نیست و نابود ہو جائیں گے اس طرح سے کہ پھر کوئی قطاق کا وجود نہیں ہوگا۔ قطاق - یعنی بہت بڑا سرمایہ، جیسے دیہات میں بے شمار زمینیں اور قلعے ہیں جسے باد شاہوں

اور طاقتور افراد نے اپنے نام درج کرا لیا ہے ساری کی ساری امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے وقت ان کی ہو جائیں گی۔

## ۱۰۔ دولتوں کا حکم

معاذ بن کثیر کہتا ہے: کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ ہمارے خوشحال شیعہ آزاد ہیں کہ جو کچھ حاصل کریں راہ خیر میں خرچ کر دیں لیکن جب قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو ہر خزانہ دار پر اسی کا ذخیرہ حرام ہو جائے گا مگر یہ کہ اسے حضرت کی خدمت لائے تاکہ اس کے ذریعہ دشمن سے جنگ میں مدد حاصل کریں یہی خداوند عالم فرماتا ہے کہ ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ ”جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں لیکن اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی بشارت دیدو۔“

## حکومت حق

دنیا کی وسعت اور گسترش کے باوجود اس کا ادارہ کرنا ایک دشوار و مشکل کام ہے جو صرف الہی راہبر اور دلسوز و ہمدرد کارگذار الہی نظام اور اسلامی حکومت کے اعتماد کے ساتھ ہی امکان پذیر ہے۔ (ممکن ہیامام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) دنیا کا ادارہ کرنے کے لئے ایسے ایسے وزراء بھیجیں گے جو جنگی سابقہ رکھتے ہوں گے اور تجربہ و عمل کے اعتبار سے اپنی پائیداری و ثبات قدمی کا مظاہرہ کیا ہوگا۔

صوبہ کا مالک اپنی بھاری بھر کم شخصیت کے ساتھ صوبوں کی اداری ذمہ داری قبول کرے گا جو صرف اسلامی حکومت اور خوشنودی خداوندی کا خواہش مند ہوگا ظاہر ہے کہ جس ملک کے ذمہ دار ایسے ہوں گے وہ مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں نیز گزشتہ حکومتوں کی تباہی کامیابی میں تبدیل ہو جائے گی اور ایسی حالت ہو جائے گی کہ زندہ افراد مردوں کی دوبارہ حیات کی آرزو کریں گے۔

توجہ رکھنا چاہئے کہ حضرت (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت امور کی باگ ڈور ہاتھ میں لیں گے جب دنیا بے سر سامانی اور ملیونوں زخمی، جسمی و روحانی اور ذہنی بیماریوں سے بھری ہوگی دنیا پر تباہی و بربادی سایہ فگن ناامنی و بے چینی عالم پر محیط ہوگی شہر جنگ کی وجہ سے ویران ہو چکے ہوں گے کھیتیاں آلودہ فضا کی وجہ سے خراب و روزی میں کمی ہوگی۔

دوسری طرف دنیا والوں نے احزاب، پارٹیاں، کمیٹیاں حکومتیں دیکھی ہیں جو دعویدار تھیں

اور ہیں کہ اگر حکومت مجھے مل جائے تو دنیا اور اہل دنیا کی خدمت کریں اور چین و سکون، راحت و آرام اقتصادی حالت کو بہتر بنادیں گے لیکن ہر ایک عملی طور پر ایک دوسرے سے بُرا ہی ثابت ہوتا ہے سوائے فتنہ و فساد، قتل و غارتگری، ویرانی کے کچھ نہیں دیتے۔ کمیونسٹ نے تلاش کی۔ مائٹوئسٹیم اپنے راہبروں کی نظر میں معتبوب ٹھہرا۔ مغربی ڈیموکراسی نے انسان فریبی کے علاوہ کوئی نعرہ نہیں لگایا۔ آخر میں ایک ایسا دن آئے گا کہ عدل و عدالت ایک قوی خدا رسیدہ الہی انسان کے ہاتھ میں ہوگی اور ظلم و جور سے مردہ زمین پر عدالت قائم ہوگی وہ اس شعار کے اجرا کرنے میں ((يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا)) ”زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے“ مصمم ہوں گے جس کے آثار ہر جگہ ظاہر ہوں گے۔ حضرت حکومت اس طرح تشکیل دیں گے اور لوگوں کو ایسی تربیت کریں گے کہ ذہنوں سے ستم مٹ چکا ہوگا بلکہ روایات کی تعبیر کے اعتبار سے پھر کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا حدیث کہ حیوانات بھی ظلم و تعدی سے باز آجائیں گے گوسفند، بھڑینے ایک ساتھ بیٹھیں گے۔

ام سلمیٰ کہتی ہیں: کہ رسول خدا نے فرمایا: ”مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سماج میں ایسی عدالت قائم کریں گے کہ زندہ افراد آرزو کریں گے کہ کاش ہمارے مردے زندہ ہوتے اور اس عدالت سے فیضیاب ہوتے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) آیہ شریفہ

>وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا<

”جان لو کہ خداوند عالم زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرے گا“ کی تفسیر فرماتے ہیں: کہ خداوند عالم زمین کو حضرت قائم کے ذریعہ زندہ کرے گا آنحضرت زمین پر عدالت برپا کریں گے اور اسے عادلانہ انداز سے زندہ کریں گے جب کہ ظلم و جور سے مردہ ہو چکی تھی۔

نیز امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ خدا کی قسم یقینی طور پر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی عدالت گھروں کے اندر بلکہ کمروں میں نفوذ کر چکی ہوگی جس طرح سردی و گرمی کا اثر ہوتا ہے۔

ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ بعض گروہ کے چاہنے اور مخالفت کے باوجود عدالت پوری دنیا میں بغیر استثناء قائم ہوگی۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) آیہ شریفہ >الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ< ”اگر زمین میں ان لوگوں کو حاکم بنادیں تو وہ نماز قائم کریں گے وغیرہ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: یہ آیت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اور ان کے ناصروں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ اپنے دین کو ظاہر کرے گا اس طرح سے کہ ظلم و ستم کا خاتمہ اور بدعت کا نشان تک مٹ جائے گا۔

امام رضا (علیہ السلام) اسی سلسلے میں فرماتے ہیں : کہ جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو جامعہ میں ایسی میزان عدالت قائم کریں گے جس کے بعد پھر کوئی ظلم نہیں کرے گا ۔

نیز حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت کسانوں اور لوگوں کے درمیان عادلانہ رویہ اپنائیں گے ۔

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں : کہ ایک شخص نے امام محمد باقر (علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا: کہ یہ پانچ سو درہم بابت زکات کے ہیں اسے لے لیجئے ! امام نے کہا: ”اسے تم خود ہی اپنے پاس رکھو اور اپنے پڑوسیوں ، بیماروں ، ضرورت مند مسلمانوں کو دیدو“ پھر فرمایا: جب ہمارے مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو برابر سے مال تقسیم کریں گے اور عدالت کے ساتھ ان سے رفتار رکھیں گے جو ان کی پیروی کرے گا گویا اس نے خدا کی پیروی کی ہے اور جو نافرمانی کرے خدا کا نافرمان شمار ہوگا اسی وجہ سے حضرت کا نام مہدی رکھا گیا ہے کہ پوشیدہ امور و مسائل سے آگاہ ہوتے ہیں ۔

حضرت مہدی کی عدالت زمانے میں اتنی وسیع ہوگی کہ شرعی اولویت کی بھی رعایت ہوگی یعنی جو لوگ واجبات انجام دیتے ہیں ان پر مستحبات انجام دینے والوں کو مقدم رکھا جائے گا ۔

حج ابراہیمی شعار الہی کا ایک جز ہے جو حکومت اسلامی کی وسعت سے پھر کوئی حج پر جانے سے مانع و رکاوٹ نہیں ہوگی اور لوگ باڑھ کی مانند کعبہ کی سمت روانہ ہوں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ کعبہ کے ارد گرد ایک بھیڑ اڑدہام ہوگا اور اتنا کہ حج کرنے والوں کے لئے کافی نہ ہوگا پھر امام (علیہ السلام) حکم دیں گے اولویت ان کو ہے جو واجب ادا کرنے آتے ہیں امام صادق (علیہ السلام) کے بقول یہ سب سے پہلی عدالت کی جلوہ گاہ ہوگی ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ سب سے پہلے حضرت (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی عدالت سے جو چیز آشکار ہوگی وہ یہ کہ حضرت اعلان کریں گے کہ جو لوگ مستحبی حج ، مناسک اور حجر اسود کو چومنے مستحبی طواف انجام دینے جارہے ہیں وہ واجب حج ادا کرنے والوں کے حوالے کر دیں ۔“

## الف) دلوں پر حکومت

واضح ہے کہ کوئی حکومت مختصر مدت میں دشواریوں پر حاکم ہو اور بے سرو سامانی کا خاتمہ اور دلوں سے یاس و ناامیدی کو ختم کرے اور ان دلوں میں امید کی لہر دوڑائے تو یقیناً لوگ اس کی حمایت کریں گے نیز ایسا نظام جو جنگ کی آگ بجھا دے امنیت و آسائش کی راہ ہموار

کردے حتیٰ کہ حیوانات اس سے بہرہ مند ہوں یقیناً لوگوں کے دلوں پر حاکم ہوگا نیز لوگ ایسی حکومت کے خواہشمند بھی ہیں اس لحاظ سے روایات میں امام سے لگاؤ اور تمسک کو پسندیدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے ۔

رسول خدا فرماتے ہیں : کہ تم لوگوں کو مہدی قریشی کی بشارت دیتا ہوں جس کی خلافت سے زمین و آسمان کے رہنے والے راضی ہیں ۔“

نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ : میری امت کا ایک شخص قیام کرے گا جسے زمین و آسمان والے دوست رکھیں گے صباح کہتا ہے کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں بزرگ خرد ہونے اور خرد بزرگ ہونے کی تمنا کریں گے شاید اس لئے چھوٹے ہونے کی آرزو ہو کہ وہ زیادہ دن تک حضرت مہدی کی حکومت میں رہنا چاہتے ہوں اور خرد بڑے ہونے کی آرزو اس لئے کریں گے کہ وہ مکلف ہونا چاہتے ہوں گے تاکہ حضرت ولی عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی الہی حکومت کے پروگرام کو اجراء کرنے میں خاص نقش و کردار پیش کر سکیں اور اخروی جزا کے مالک ہوں ۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت اس درجہ موثر ہوگی کہ مردے زندہ ہونے کی آرزو کریں گے ۔

حضرت علی (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں : کہ میرے فرزندوں میں سے ایک شخص ظہور کرے گا جس کے ظہور اور حکومت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مردے قبر میں رہنا نہیں چاہیں گے مگر یہ کہ وہی تمام سہو لیتی و فوائد انھیں قبر میں حاصل ہوں وہ لوگ ایک دوسرے کے دیدار کو جائیں گے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کی خوشخبری دیں گے ۔

کامل الزیارات میں ، ”الفرحة“ خوشی و شادمانی کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور لفظ میت کا روایت میں استعمال قابل غور ہے ، اس لئے کہ یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ عیش و عشرت عمومی و نوعی ہے اور ارواح کے کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے ، اگر اس روایت کو ان روایات سے ضمیمہ کر دیں جو کہتی ہیں : ”کافروں کی روح بدترین حالت اور زنجیر و قید خانوں میں زندگی بسر کریں گی“ تو اس روایت کے معنی روشن ہو جاتے ہیں ، اس لئے کہ امام کے ظہور کے ساتھ ہی انھیں عذاب سے رہائی کا حکم مل جائے گا یا حالت (کشایش و رحمت کے فرشتوں کی رفتار کے مطابق عذاب نہیں ہے) دگرگون ہو جائے گی ایک مدت کے لئے خواہ کوتاہ کیوں نہ ہو زمین پر الہی حکومت کے تشکیل پانے کے احترام میں کافروں ، منافقوں کی روح سے شکنجہ عذاب ختم ہو جائے گا۔

## (ب) حکومت کا مرکز

ابو بصیر کہتے ہیں کہ: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا : اے ابو محمد گویا میں دیکھ رہا

ہوں کہ قائم آل محمد ﷺ اپنی فیملی (خانوادہ) کے ساتھ مسجد سہلہ میں نازل ہوئے ہیں ‘ ‘ میں نے کہا کیا ان کا گھر مسجد سہلہ ہے ؟ امام نے کہا: ”ہاں“ وہی جگہ جو حضرت ادریس کا ٹھکانا تھی کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہو ا جب تک وہاں اس نے نماز نہیں پڑھی جو وہاں ٹھہرے ایسا ہی ہے کہ رسول خدا کے خیمہ میں ہو ۔ کوئی مومن مرد و عورت ایسا نہیں ہے جس کا دل وہاں نہ ہو ہر روز و شب فرشتہ الہی اس مسجد میں پناہ لیتے ہیں اور خدا کی عبادت کرتے ہیں اے ابو محمد ! اگر میں بھی تمہارے قریب ہوتا تو میں نماز اسی مسجد میں پڑھتا ۔ اُس وقت ہمارے قائم قیام کریں گے ، اور خدا وند عالم اپنے رسول اور ہمارے تمام دشمنوں سے انتقام لے گا ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مسجد سہلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ ہمارے صاحب (حضرت مہدی) (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا گھر ہے جس وقت وہ اپنے تمام خاندان سمیت وہاں قیام پذیر ہوں گے ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے اور وہیں قیام پذیر ہوں گے نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ: جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کریں گے تو کوفہ کی سمت جائیں گے تو ہر مومن حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے آس پاس اُس شہر میں مقیم ہونا چاہے گا یا حد اقل اس شہر میں ۔

حضرت امیر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ ایک روز آئے گا کہ یہ جگہ (مسجد کوفہ) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا مصلیٰ قرار پائے گی ۔

ابو بکر حضرمی کہتے ہیں امام محمد باقر یا امام جعفر صادق (علیہما السلام) سے میں نے کہا: کونسی زمین اللہ اور رسول خدا کے حرم کے بعد زیادہ فضیلت رکھتی ہے ؟ تو آپ نے کہا اے ابو بکر ! سر زمین کوفہ پاکیزہ جگہ اور اس میں مسجد سہلہ ہے ایسی مسجد ہے جس میں تمام پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں سے عدالت الہی جلوہ گر ہوگی نیز اللہ کے قائم اور تمام قیام کرنے والے وہیں ہوں گے یہ پیغمبروں اور ان کے جانشینوں کی جگہ ہے ۔

محمد بن فضیل کہتا ہے : کہ اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک تمام کہ مومنین کوفہ میں جمع نہ ہو جائیں رسول خدا فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ۱۰/۹ سال حکومت کریں گے اور لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت کوفہ کے لوگ ہیں ۔

تمام روایات سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ شہر کوفہ (امام زمانہ) کی کارکردگی و فعالیت نیز فرمانروائی کا مرکز ہوگا ۔

## ج) حکومت مہدی کے کارگذار۔

فطری ہے کہ جس حکومت کی رہبری حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہاتھ میں ہوگی اس کے عہدیدار و کارگذار بھی امت کے نیک اور صالح افراد ہوں گے اس لحاظ سے ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت پیغمبروں ان کے جانشینوں، صاحبان تقوا، زمانہ کے نیک افراد، اور گذشتہ امتوں، بزرگ اصحاب پیغمبر کے ذریعہ تشکیل کو بیان کرتی ہے کہ ان بعض کا نام درج ذیل ہے۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)۔ اصحاب کہف کے سات آدمی، یوشع و صی موسیٰ (علیہ السلام) مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی و قبیلہ ہمدان۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں روایات متعدد الفاظ سے یاد کرتی ہیں کبھی وزیر، جانشین، کمانڈر حکومت کے مسؤل و ذمہ دار وغیرہ۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے وزیر، راز دار، جانشین ہیں۔ اس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے تو حضرت کے اموال دریافت کرنے کے مسؤل ہوں گے نیز اصحاب کہف ان کے پیچھے ہوں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب قائم آل محمد قیام کریں گے ۱۷ افراد کو کعبہ کی پشت سے زندہ کریں گے وہ سترہ ۱۷ افراد یہ ہیں پانچ قوم موسیٰ (علیہ السلام) سے وہ لوگ جو حق کے ساتھ فیصلہ کرتے ہوئے عادلانہ رفتار رکھیں گے، ۷ آدمی اصحاب کہف سے یوشع و صی موسیٰ (علیہ السلام)۔ مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی۔

بعض روایات میں ان کی تعداد ستائیس تک بیان کی گئی ہے نیز قوم موسیٰ (علیہ السلام) سے چودہ کی تعداد مذکور ہے اور ایک دوسری روایت میں مقدار کا بھی نام مذکور ہے۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: سپاہی حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے آگے آگے ہوں گے اور قبیلہ (۱) ہمدان کے لوگ آپ کے وزیر ہوں گے۔

پھر بھی اس سلسلے میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ ”خدا ترس لوگ حضرت مہدی کے ساتھ ہوں گے ایسے لوگ جنہوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی ہے وہی لوگ حضرت کی نصرت کریں گے اور آپ کے وزیر اور امور حکومت کو سنبھالیں گے جو کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

ابن عباس کہتے ہیں: کہ اصحاب کہف حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ناصر و مدد گار ہیں۔

حلبی کہتے ہیں کہ: تمام اصحاب کھف عرب قبیلہ سے ہیں وہ صرف عربی بولتے ہیں اور وہی لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے وزیر ہیں -

مذکورہ بالا روایات سے نتیجہ نکلتا ہے کہ حکومت کی اتنی بڑی ذمہ داری اور وسیع و عریض اسلامی سر زمین کی مدیریت ہر کس و ناکس کو نہیں دی جا سکتی بلکہ ایسے افراد اس ذمہ داری کو قبول کریں گے جو بارہا کہ آزمائے ہوئے ہوں اور اپنی صلاحیتوں کو مختلف آزمائشوں میں ثابت کر چکے ہیں - اسی لئے دیکھتا ہوں کہ، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت کے وزراء میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سر فہرست ہیں اسی طرح حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت کے لائق و قابل اہمیت افراد میں سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی ہوں گے یہ لوگ رسول خدا اور حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) کے زمانہ میں بھی اپنی استعداد و صلاحیت ظاہر کر چکے ہیں نیز قبیلہ ہمدان نے تاریخ اسلام میں حضرت علی (علیہ السلام) کے دور میں نمایاں کام انجام دیئے ہیں لہذا اس حکومت کے بھی وہ لوگ منصب دار ہوں گے -

## (د) مدت حکومت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت کی کتنی مدت تک ہے اس سلسلے میں شیعہ و سنی کی متعدد روایات ہیں بعض روایات ۷ سال معین کرتی ہیں تو بعض ۱۰/۹ اور ۲۰ سال بیان کرتی ہیں بلکہ بعض روایات ہزار سال تک بیان کرتی ہیں لیکن جو مسلم اور قطعی ہے وہ یہ کہ آپ کی حکومت ۷ سال سے کم نہیں ہے نیز بعض ائمہ (علیہم السلام) سے مروی روایات اسی کہ زیادہ تاکید بھی کرتی ہیں -

شاید یہ کہا جا سکے کہ مدت حکومت ۷ سال ہے لیکن اس سال اس زمانے کے سالوں سے متفاوت ہوگا جیسا کہ بعض روایات میں ذکر ہوا ہے کہ ”حضرت مہدی کی حکومت ۷ سال ہے لیکن ہر سال تمہارے سالوں کے دس سال کے برابر ہے لہذا تمہارے اعتبار سے حکومت ۷۰ سال تک ہوگی - حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سات سال حکومت کریں گے کہ ہر سال تمہارے سال سے دس گنا ہوگا -

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہم سے ہیں اور سات سال تک جملہ امور کی دیکھ بھال کریں گے -

نیز فرماتے ہیں: کہ ”آنحضرت اس امت پر سات سال تک حکومت کریں گے -“

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت سات سال تک ہے اگر کم ہو ورنہ ۱۰/۹ سال تک ہوگی نیز مذکور ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)

۹/ سال اس دنیا میں حکومت کریں گے۔

جابر بن عبد اللہ

نصاری صلی اللہ علیہ وسلم

محمد باقر (علیہ السلام) سے سوال کیا: کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کتنے سال زندگی کریں گے؟ حضرت نے کہا: قیام کے دن سے وفات تک ۱۹/ سال طولانی ہوگی۔

رسول خدا نے فرمایا: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ۲۰/ سال تک حکومت کریں گے اور زمین سے خزانے برآمد کریں گے نیز سرزمین شرک کو فتح کریں گے۔

نیز حضرت فرماتے ہیں کہ مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) میرے فرزندوں میں ہیں اور ۲۰/ سال حکومت کریں گے۔

اسی طرح روایت میں ہے کہ آنحضرت ۱۰/ سال حکومت کریں گے۔

حضرت علی (علیہ السلام) اس سوال کے جواب میں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کتنے سال حکومت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ۳۰/ یا ۴۰/ سال حکومت کریں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ”حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہمارے فرزندوں میں ہیں اور حضرت ابراہیم خلیل کی عمر کے برابر عمر ہوگی ۸۰/ سال میں ظہور کریں گے اور چالیس سال حکومت کریں گے۔“

نیز آنحضرت نے فرمایا کہ ۱۹/ سال و کچھ مہینے حکومت کریں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ ۳۰۹/ سال حکومت کریں گے جس طرح اصحاب کہف غار میں اتنی مدت رہے ہیں۔ س

مرحوم مجلسی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ہیں کہ: جو روایات حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت کی تعیین کرتی ہیں درج ذیل توجیہ کی جا سکتی ہے۔ بعض روایات تمام مدت حکومت پر دلالت کرتی ہیں بعض حکومت کے ثبات و برقراری پر بعض سال اور ایام کے اعتبار سے ہیں جن سے ہم آشنا ہیں۔ بعض احادیث حضرت کے زمانے میں سال و روز پر دلالت کرتی ہیں جو طولانی ہوں گے اور خداوند عالم حقیقی مطلب سے آگاہ ہے۔

مرحوم آیہ اللہ علیہ السلام طہری صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

والد بزرگ۔ ان روایات کو بیان کرنے کے بعد ۷/ سال والی روایت کو ترجیح دیتے ہیں؛ لیکن یہ بھی کہتے ہیں کہ: اس معنی میں کہ ہر سال ہمارے سالوں کے مطابق دس سال کے برابر ہوگا۔

## اجتماعی اصلاح، مسجد کی عمارت کی تجدید

### ۱۔ مسجد کوفہ کی تخریب اور اس کے قبلہ کا درست کرنا

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین (علیہ السلام) کوفہ میں داخل ہوتے وقت جب کہ اس وقت ٹھکروں اور مٹی سے بنا ہوا تھا فرمایا: کہ اس شخص پر وای ہو جس نے تجھے ویران و کھنڈر کر دیا اس شخص پر وای ہو جس نے تیری بربادی کی آسانی پیدا کی ہے اس پر وای ہو جس نے نرم و پختہ مٹی سے بنایا اور حضرت نوح (علیہ السلام) کے قبلہ کا رخ موڑ دیا پھر بات جاری رکھتے ہوئے اس شخص کو مبارک ہو جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں تیری ویرانی کے گواہ ہوں وہ لوگ امت کے نیک لوگ ہیں جو ہماری عترت کے نیک لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: کہ بے شک جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو مسجد کوفہ کو خراب اور اس کے قبلہ کو درست کریں گے۔

### ۲۔ راستے میں واقع مساجد کی تخریب

ابو بصیر کہتے ہیں: کہ امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو کوفے میں چار مسجد کو ویران کر دیں گے نیز کسی بلند پایہ مسجد کو نہیں چھوڑیں گے اور اس کی اونچائی و کنگورہ کو گرا دیں گے اور بغیر بلندی و سادہ حالت میں چھوڑ دیں گے نیز جو مسجد راستہ میں واقع ہوگی اُسے گرا دیں گے۔

شاید اس سے مراد وہ چار مسجدیں ہیں جسے لشکر یزید کے سربراہوں نے امام حسین (علیہ السلام) کے قتل کے بعد شکرانہ کے عنوان سے کوفہ میں بنائی تھیں اور بعد میں ”مساجد ملعونہ“ کے نام سے مشہور ہوئیں اگرچہ آج یہ مساجد موجود نہیں ہیں لیکن ممکن ہے کہ بعد میں ایک گروہ اہل بیت (علیہم السلام) کی دشمنی میں دوبارہ بنا ڈالے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) ان مساجد کے بارے میں فرماتے ہیں: ”کوفہ میں قتل حسین (علیہ السلام) پر خوشی منانے کے عنوان سے چار مسجد بنائی گئی یعنی مسجد اشعث، مسجد جریر، مسجد سماک، مسجد شبت بن ربیع۔“

### ۳۔ مناروں کی ویرانی

ابو ہاشم جعفری کہتا ہے: کہ امام حسن عسکری (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا تو آپ نے فرمایا:

کہ جب قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو منارے اور محراب سے مساجد کو ویران کریں گے میں نے خود سے کہا: حضرت ایسا کیوں کریں گے؟ امام حسن عسکری (علیہ السلام) نے میری طرف رخ کر کے کہا: اس لئے کہ یہ ایسی بدعت، نئی تبدیلی ہے جسے رسول خدا اور کسی امام نے ایسا نہیں کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق

موم صدوق نقل کرتے ہیں کہ

کہ حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے ایک ایسی مسجد کے پاس سے جس کا منارہ بلند تھا گذرتے وقت کہا: اسے ویران کر دو۔

مجلسی اول کہتے ہیں: کہ ان روایات سے بلند منارے کی مسجد بنانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے اس لئے کہ مسلمانوں کے گھروں پر بلندی و تسلط رکھنا حرام ہے لیکن اکثر فقہاء نے اس روایت کو کراہت پر حمل کیا ہے (یعنی ایسا کرنا مکروہ ہے) مسعودی و طبری کی نقل کے مطابق آپ منبروں کے ویران کرنے کا حکم دیں گے۔

#### ۴۔ مساجد کی چھتوں اور منبروں کی تخریب

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: سب سے پہلے جس چیز کا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) آغاز کریں گے وہ یہ ہے کہ مساجد کی چھتوں کو توڑ دیں گے۔ اور عرش موسیٰ (علیہ السلام) کی طرح اس پر سائبان بنائیں گیس سے گرمی و سردی میں بچاؤ ہو سکے) اس روایت کو استحباب پر حمل کیا گیا ہے اس لئے کہ آسمان و نماز گزار کے درمیان کسی مانع اور رکاوٹ کا نہ ہونا مستحب ہے نیز مانع کا نہ ہونا نماز و دعا کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔

#### ۵۔ مسجد الحرام و مسجد النبی کا اصلی حالت پر لوٹانا

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ”حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) مسجد الحرام کی موجودہ عمارت توڑ کر پہلے کی طرح اسے پرانی حالت میں تبدیل کر دیں گے نیز مسجد رسول خدا کو بھی توڑ کر اس کی اصلی حالت پر لوٹا دیں گے اور کعبہ کو اس کی اصلی جگہ پر تعمیر کریں گے۔“

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے، تو خانہ کعبہ کو اسکی پہلی صورت میں لوٹا دیں گے نیز مسجد رسول خدا اور مسجد کوفہ میں بھی تبدیلی لائیں گے۔

## علم و دانش اور اسلامی تہذیب میں اضافہ

جس حکومت کا راہبر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) جیسا ہو علم و دانش کے دروازے ان پر کھلے ہیں نہ اس حد تک کہ جیسا پیغمبروں اور اولیاء خدا پر کھلے تھے بلکہ تیرہ گنا سے بھی زیادہ علم و دانش سے بہرہ مند ہوں گے قطعی طور پر علمی ترقی حیرت انگیز ہوگی اور دنیا علم و دانش میں خیرہ کر دینے والے تبدیلی واقع ہوگی۔

علم و دانش کا دراک و شعور امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دور میں آج کی ترقی سے قابل مقایسہ نہیں ہے نیز لوگ بھی ترقی پذیر دانش کا خیر مقدم کریں گے حتیٰ عورتیں جن کا سن ابھی زیادہ گذرا نہیں ہوگا اس طرح کتاب خدا وندی و مذہب کے مبنی سے آشنا ہوں گی آسانی سے حکم خدا قرآن سے نکال لیں گی۔

نیز صنعت و تکنالوجی کے لحاظ سے بھی حیرت انگیز ترقی ہوگی اگرچہ ان جزئیات کو روایات نے بیان نہیں کیا ہے تمام ان روایات سے جو اس سلسلے میں بیان ہوئی ہیں حیرت انگیز دگرگونی و تغیر کا پتہ چلتا ہے، جیسے وہ روایات جو بتاتی ہیں کہ: ایک شخص مشرق میں ہونے کے باوجود مغرب والے برادر کو دیکھے گا، حضرت تقریر کے وقت تمام دنیا والوں کو دیکھیں گے حضرت کے چاہنے والے دوری کے باوجود ایک دوسرے سے باتیں کریں گے اور ایک دوسرے کی بات سنیں گے تعلیمی (چھڑی) لکڑی اور جوتے کے بند و فیتے انسان سے گفتگو کریں گے گھر کے اندر موجود چیزیں انسان کو خبر دیں گی اور بادل پر سوار ہو کر اس سمت سے اس سمت پرواز کرے گا بہت سارے نمونے ہیں اگرچہ بعض اعجاز کی طرف اشارہ ہوں لیکن روایات کی جانب توجہ کرنے سے ان دگرگونی کو دریافت کیا جا سکتا ہے۔

روایات امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دور میں دنیا کو مہذب و متمدن، طاقتور، علمی اعتبار سے ترقی یافتہ بتاتی ہیں کلی طور پر آج کی صنعتی ترقی اس زمانہ کی ترقی سے کوسوں دور تصور کی جائے گی جس طرح آج کی صنعت اور تکنالوجی گذشتہ سے قابل مقایسہ نہیں ہے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اور آج کے دور میں بنیادی فرق یہ ہے کہ آج ہمارے دور میں علم و صنعت کی ترقی جامعہ انسانی کی اخلاقی و ثقافتی گراؤ پر مبنی ہے جتنا انسان علمی ترقی کرتا جا رہا ہے اتنا ہی انسانیت سے دور ہوتا جا رہا ہے اور تباہی و بربادی، فتنہ و فساد کی طرف مائل ہے لیکن حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانہ میں بالکل برعکس شرائط ہوں گے باوجودیکہ انسان علم اور تکنالوجی کے اعتبار سے بلندی کی طرف جا رہا ہے لیکن اخلاقی گراؤ، کج رفتاری سے ہٹ کر اسے اخلاق کی بلندی و انسانی کمال کی اعلیٰ منزل پر ہونا چاہئے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت میں خداوندی پروگرام کے اجراء سے اتنا انسان کی شخصیت کی تربیت ہوگی کہ گویا وہ لوگ انسانوں کے علاوہ تصور کئے جائیں گے جو سابق میں زندگی گزار چکے ہیں۔ وہ لوگ جو کل تک درہم و دینار کی خاطر اپنے نزدیک ترین شخص کا خون بہاتے تھے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دور حکومت میں مال و دولت ان کی نظر میں اتنی بے قیمت ہو جائے گی کہ ان کا سوال اور مانگنا پستی و گرواٹ کی علامت بن جائے گا اگر کل تک ان کے دلوں میں بغض و حسد، کینہ و کدورت حاکم تھے تو حضرت کے زمانے میں دل ایک دوسرے سے نزدیک ہوں جائیں گے گویا د و قالب ایک جان ہو جائیں گے جن لوگوں کے دل سست اور کمزور تھے اتنے محکم و مضبوط ہوں گے کہ لوہے سے بھی سخت و قوی ہو جائیں گے۔

ہاں آنحضرت کی حکومت عقلوں کے کمال و اخلاقی بلندی، رشد و آگہی کا سبب ہوگی وہ دور کمال و ترقی کا دور ہوگا جو کچھ کل تک ہوا وہ انسانی تنگ نظری کا نتیجہ تھا لیکن حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے الہی نظام میں انسان عقل و خرد، اخلاق و کردار، فکرو نظر، آرزو و تمنا کے اعتبار سے اعلیٰ منزل پر فائز ہوگا یہ وہی بڑا وعدہ ہے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دور حکومت میں پورا ہوگا جسے کسی حکومت نے انسانیت کو ایسا ہدیہ نہیں پیش کیا۔

## الف) صنعت و دانش کی بہار

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: علم و دانش کے ۲۲ حروف ہیں اور اب تک جو کچھ پیغمبروں نے پیش کیا ہے وہ دو حرف ہے اور بس لوگ آج دو حرف کے علاوہ (حروف سے) آشنا نہیں ہیں جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو باقی ۲۵ حروف کو پیش کریں گے اور لوگوں کے درمیان رایج و نشر کریں گے نیز ان دو حروف کو ضمیمہ کر کے مجموعاً ۲۷ حروف لوگوں کے درمیان پیش کریں گے۔

خرائج میں راوندی کی نقل کے مطابق ”جزاً“ صرفاً کا بدل ہے (صرفاً کی جگہ پر ہے۔)

اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسان علم و دانش کے لحاظ سے جتنا بھی ترقی کر لے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانہ میں بارہ گنا بڑھ جائے گا اور معمولی غور و فکر سے معلوم ہو جائے گا کہ انسان حضرت کے زمانہ میں کس درجہ حیرت انگیز اور خیرہ کر دینے والی ترقی کرے گا۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: علم و دانش کتاب خداوندی و سنت نبوی کے اعتبار سے ہمارے مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دل میں اس طرح اُگے گا جس طرح گھاس عمدہ

کیفیت کے ساتھ اُگتی ہے تم میں سے جو بھی حضرت کا زمانہ درک کرے اور ان سے ملاقات کرے تو ان پر میرا سلام کرے کہ تم پر سلام ہو اے خاندانِ رحمت و نبوت، علم و دانش کے خزانہ، جانشینِ رسالت۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: کہ یہ امر (عالمی اسلامی حکومت) اس کی شان میں ہے جو (امامت کے وقت) سن و سال کے اعتبار سے ہم سب سے کم ہوگا لیکن اس کی یاد ہم سب سے زیادہ دلنشین ہوگی خداوند عالم علم و دانش انہیں عطا کرے گا، اور کبھی انہیں خود پر موقوف نہیں کرے گا۔

آنحضرت دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: کہ جس امام کے پاس قرآن، علم اور اسلحہ ہوں وہ مجھ سے ہے۔

یہ روایات بشریت کے کمال و ترقی کے بارے میں بتاتی ہیں اس لئے کہ ایسا پیشوا سماج کو ترقی و خوش بختی کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے جس میں تین چیز پائی جائے ۱۔ ایسا قانون الہی جو انسانیت کو کمال کی سمت ہدایت و راہنمائی کرے ۲۔ ایسا علم و دانش جو انسانی زندگی کو رفاہ و عیش کی جہت دے اور قدرت و اسلحہ جو بشریت کے کمال و ترقی کے لئے سد راہ و رکاوٹ ہیں راستے سے ہٹائے اور حضرت ولی عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ان چند چیزوں کے مالک ہیں اس بناء پر دنیا میں حکومت کریں گے اور علمی و تکنالوجی کی ترقی کے علاوہ اخلاقی و انسانی ترقی کی بھی راہ پر گامزن کریں گے۔

### یہاں پر ہم بعض اہم امور

کو بیان کریں گے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں علمی و صنعتی ترقی پر دلالت کرتی ہیں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں ارتباط کی کیفیت سے متعلق فرماتے ہیں: کہ حضرت کے زمانے میں مشرق میں رہنے والا مومن مغرب میں رہنے والے بھائی کو دیکھے گا اسی طرح مغرب میں رہنے والا مشرقی مومن کو مشاہدہ کرے گا۔

یہ روایت تصویری ٹیلیفون کی اختراع و ایجاد کے باوجود زیادہ قابل فہم و ادراک ہے واضح نہیں ہے کہ یہی روش اس طرح سے دنیا میں رائج ہوگی کہ تمام لوگ اس سے استفادہ کریں گے یا یہ کہ ترقی یافتہ سیسٹم (sistem) اس کا جاگزیں ہوگا یا ان سب سے بالا ترکوئی دوسرا مطلب ہوگا۔

نیز آنحضرت ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں: کہ جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو خداوند عالم ہمارے شیعوں کی قوت سماعت و بصارت میں اضافہ کر دے گا اور اتنا کہ حضرت کا قاصد چار فرسخ سے آپ کے شیعوں سے گفتگو کرے گا وہ لوگ ان کی باتیں سنیں گے اور انہیں دیکھیں گے جب کہ حضرت اپنی جگہ پر قائم و موجود ہوں گے۔

مفضل بن عمر نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کیا: کس جگہ اور کون سی سر زمین پر حضرت ظہور کریں گے ؟

حضرت نے فرمایا: کوئی دیکھنے والا نہیں ہے جو حضرت کو، ظہور کے وقت دیکھے لیکن دوسرے لوگ اسے نہ دیکھیں (یعنی ظہور کے وقت سبھی اس کو دیکھیں گے) اگر کوئی اس کے علاوہ مطلب کا اثبات کرے تو اس کی تکذیب کرو۔

امام جعفر صادق (علیہ

السلام) فرماتے ہیں: کہ

گویا حضرت قائم (عجل اللہ

تعالیٰ فرجہ) کو رسول خدا

ﷺ کی زرہ پہنے ہوئے دیکھ

ریا بلویوں پر جگہ کا رہتے

والا حضرت کو اس طرح دیکھے گا کہ گویا آپ اس کے ملک و شہر میں ہیں۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ: لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں موجودہ وسائل کے علاوہ سے حضرت کو دیکھیں گے اس لئے کہ روایت میں ہے کہ: ”لوگ آنحضرت کو اس طرح دیکھیں گے کہ گویا حضرت ان کے ملک و شہر میں موجود ہیں“ اس سلسلے میں دو احتمال ہے ۱۔ جانبہ تصویر کے نشر کا سسٹم اس زمانے میں پوری دنیا میں پھیل چکا ہوگا۔ ترقی یافتہ سسٹم اس کی جگہ پر ہوگا جس کے ذریعہ حضرت کو دیکھیں گے یا یہ کہ حدیث امام (علیہ السلام) کے اعجاز کی جانب اشارہ کرتی ہے۔

رسول خدا ﷺ اس زمانے میں حمل و نقل کی کیفیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ”ہمارے بعد ایسا گروہ آئے گا جسے طی الارض (یعنی زمین اس کے قدموں تلے سمٹے گی) کی صلاحیت ہوگی اور دنیا کے دروازے ان کے لئے کھل جائیں گے زمین کی مسافت ایک پلک جھپکنے سے پہلے طے ہو جائے گی اس طرح سے کہ اگر کوئی مغرب و مشرق کی سیر کرنا چاہے تو ایک گھنٹہ میں ایسا ممکن ہو جائے گا۔

حضرت کی حکومت اور ظہور کے زمانے میں ذرائع ابلاغ کی ترقی کے بارے میں روایات ہیں یہاں پر صرف دو روایت کے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک برپا ہوگی جب تعلیمی لکڑی (چھڑی)، جوتے، عصا (لاٹھی) خبر دینے لگیں کہ ہمارے گھر سے نکلنے کے بعد گھر والوں نے کیا کیا۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں اخبار و

اطلاعات سے متعلق فرماتے ہیں: کہ حضرت کو مہدی اس لئے کہتے ہیں کہ پوشیدہ امور کو جان لیں گے تو پھر انہیں ایسی جگہ بھیجیں گے جہاں لوگ مجرم و گناہ گار کو قتل کرتے ہیں -  
حضرت کی اطلاع لوگوں کے بنسبت اتنی ہوگی کہ گھر میں بات کرنے والا ڈرے گا کہ کہیں گھر کی دیوار حضرت سے کہہ نہ دے اور اس کے خلاف گواہی نہ دیدے -

یہ روایت ممکن ہے کہ حضرت کے زمانے میں متحیر و چکا چوندر دینے والی اطلاعات کی جانب اشارہ ہو البتہ عالمی حکومت کے لئے ضروری ہے کہ تشکیلات اور مخفی خبر دینے والے سسٹم بھی ہوں ممکن ہے کہ مراد وہی ظاہری عبارت ہو یعنی گھر کی دیواریں خبر دیدیں -

## (ب) اسلامی تہذیب کا رواج

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت میں لوگ اس طرح بے سابقہ اسلام کی طرف مائل ہوں گے، نیز اضطراب، گھٹن اور دینداروں کے کچلنے و مظاہر اسلامی پر پابندی لگانے کا دور ختم ہو چکا ہوگا ہر جگہ اسلام کا راگ بج رہا ہوگا اور مذہبی آثار جلوہ فگن ہوں گے بعض روایات کی تعبیر کے مطابق اسلام ہر گھر، خیمے، و محل میں پہنچ چکا ہوگا جس طرح سردی و گرمی نفوذ کرتی ہے اس لئے کہ سردی و گرمی کا نفوذ اختیاری نہیں ہے ہر چند اس سے بچاؤ کیا جائے پھر بھی نفوذ کر کے اپنا اثر دیکھا ہی دیتی ہے اسلام اس زمانے میں بعض لوگوں کی مخالفت کے باوجود شہر، دیہات، دشت و صحرا بلکہ دنیا کے چپہ چپہ میں نفوذ کر کے سب کو اپنے زیر اثر لے لے گا۔

ایسے ماحول میں فطری طور پر مذہبی شعار و مظاہر اسلامی سے لوگوں کی دلچسپی، بے سابقہ ہوگی لوگوں کا قرآنی تعلیمات، نماز جماعت نماز جمعہ میں شریک ہونا قابل دید ہوگا نیز موجود ہ مسجد یا جو بعد میں بنائی جائیں گی لوگوں کی ضرورتیں ہر طرف نہیں کر پائیں گی جو روایت میں ہے وہ یہ کہ ایک مسجد میں بارہ ۱۲ دفعہ نماز جماعت ہوگی یہ خود ہی مظاہر اسلامی کے حد درجہ قبول کرنے کی واضح و آشکار دلیل ہے یہ مطلب قابل توجہ ہے جب امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کے دور والی روایت کو دیکھیں کیوں کہ دنیا قتل و کشتار سے کم ہو جائے گی -

ان حالات میں ادارے، وزارت خانوں جنگی ذمہ داری دینی مذہبی ہے۔ کا بڑا کردار ہے اور آبادی کے لحاظ سے مسجدیں بنائی جائیں گی حتیٰ بعض ایسی جگہ پر بھی مسجد بنانا لازم ہوگا جہاں پانچ سو دروازے ہوں گے یا روایت میں ہے کہ اُس زمانے میں سب سے چھوٹی مسجد آج کی مسجد کوفہ ہے جب کہ یہ مسجد آج دنیا کی سب سے بڑی مسجد ہے۔

یہاں پر قرآن کی تعلیم، معارف دینی، مساجد، رشد معنوی و اخلاق کریمانہ روایت کی نظر میں دوران حکومت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) بیان کریں گے۔

## ۱۔ اسلامی معارف و قرآن کی تعلیم

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: گویا ہم اپنے شیعوں کو مسجد کوفہ میں اکٹھا دیکھ رہے ہیں کہ وہ (یعنی چادریں بچھا کر) چادروں پر لوگوں کو قرآن کی تنزیل کے اعتبار سے تعلیم دے رہے ہیں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ گویا میں علی کے شیعوں کو دیکھ رہا ہوں کہ قرآن ہاتھ میں لئے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: کہ میں نے حضرت علی (علیہ السلام) کو کہتے ہوئے سنا: کہ گویا غیر عرب (عجم) کو دیکھ رہا ہوں کہ مسجد کوفہ میں اپنی چادریں بچھائے تنزیل کے اعتبار سے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں یہ روایت تعلیم دینے والوں کا نقشہ کھینچ رہی کہ وہ سب عجم (غیر عرب) ہوں گے، و لغت دان حضرات کے مطابق یہاں عجم سے مراد اہل فارس و ایرانی ہیں۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ ”حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں تمہیں اتنی حکمت و فہم و فراست عطا ہوگی کہ ایک عورت اپنے گھر میں کتاب خدا و سنت پیغمبر کے مطابق فیصلہ کرے گی۔“

## ۲۔ تعمیر مساجد

حبہ عرفی کہتے ہیں: کہ جب امیر المؤمنین (علیہ السلام) سر زمین ”حیرہ“ کی

طواف فرما رہا تھا تو فرمایا: ”یقیناً حیرہ“

شہر میں ایک مسجد بنائی جائے گی جس میں پانچ سو در ہوں گے اور بارہ ۱۲ / عادل امام

جماعت اس میں نماز پڑھائیں گے میں نے کہا: یا امیر المؤمنین (علیہ السلام)

جس طرح آپ بیان کر رہے ہیں کیا مسجد

کوفہ میں لوگوں کی اتنی گنجائش ہوگی؟ تو آپ نے کہا: وہاں چار مسجد بنائی جائے گی کہ موجود ہ مسجد کوفہ ان سب سے چھوٹی ہوگی اور یہ مسجد (مسجد حیرہ جو پانچ سو در والی ہے) اور دو ایسی مسجدیں کہ شہر کوفہ کے دو طرف میں واقع ہوں گی بنائی جائیں گی اس وقت حضرت نے بصرہ اور مغرب والوں کے دریا کی طرف اشارہ کیا۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں : کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنی تحریک جاری رکھیں گے تاکہ قسطنطنیہ یا اس سے نزدیک مسجدیں بنادی جائیں ۔

مفضل کہتے ہیں کہ: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا : کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کے وقت شہر کوفہ سے باہر ایک ہزار در کی مسجد بنائیں گے۔

شاید (ظہر الکوفہ) سے مراد روایت میں شہر نجف اشرف ہو چونکہ دانشمندوں نے شہر نجف کو ظہر الکوفہ سے تعبیر کیا ہے۔

### ۳۔ اخلاق و معنویت میں رشد و اضافہ

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں عبادت و دین کی طرف مائل ہوں گے اور نماز جماعت سے پڑھیں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ کوفہ کے گھر کربلا و حیرہ سے متصل ہو جائیں گے اس طرح سے کہ ایک نماز گزار نماز جمعہ میں شرکت کے لئے تیز رفتار سواری پر سوار ہوگا لیکن وہاں تک نہیں پہنچ سکے گا ۔

شاید یہ کنایہ آبادی کی زیادتی اور لوگوں کے اژدہام کی جانب ہو جو نماز جمعہ میں شرکت سے مانع ہو اور جو یہ کہا گیا ہے کہ تمام نماز گزار یکجا ہو جائیں گے اور ایک نماز جمعہ ہوگی شاید اس کی وجہ تین شہروں کا ایک ہو جانا ہو ، اس لئے کہ شرعی لحاظ سے ایک شہر میں ایک ہی نماز جمعہ ہو سکتی ہے ۔

مفضل بن عمر کہتے ہیں : کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا حضرت قائم کے قیام کے وقت ایک شخص اپنی رات نادانی ، بزدلی کنجوسی میں گزارے گا لیکن صبح ہوتے ہی سب سے زیادہ عاقل ، شجاع ، جو ادانسان ہو جائے گا اور کامیابی حضرت کے آگے آگے قدم چومے گی۔ حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ حضرت قائم کے قیام کے وقت لوگوں کے دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے ۔

نیز پیغمبر اکرم ﷺ اس سلسلے میں فرماتے ہیں : کہ اس زمانے میں کینے اور دشمنی دلوں سے ختم ہو جائے گی ۔

شیعوں کے دوسرے پیشوا اخلاقی فساد ، و انحراف کے بارے میں فرماتے ہیں : کہ خداوند عالم آخر زمانہ میں ایک شخص کو مبعوث کرے گا کہ کوئی فاسد و منحرف نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ

### اس کی اصلاح ہو جائے، حضرت کے زمانہ

کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حرص و طمع لوگوں کے درمیان سے ختم ہو جائیں گی اور بے نیازی

پیدا ہو جائے گی -

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: کہ جس وقت حضرت قائم قیام کریں گے تو خداوند عالم لوگوں کے دلوں کو غنی و بے نیازی سے بھر دے گا اس درجہ کہ حضرت اعلان کریں گے جسے مال و دولت چاہئے وہ میرے پاس آئے لیکن کوئی آگے نہیں بڑھے گا۔

اس روایت میں قابل غور و توجہ نکتہ یہ ہے کہ اس حدیث میں لفظ ”عباد“ کا استعمال ہوا ہے یعنی روحی دگرگونی و تغیر کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ اندرونی تغیر و تبدیلی تمام انسانوں کے لئے ہے۔

اسی میں آنحضرت فرماتے ہیں: کہ تم کو مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی خوشخبری دے رہا ہوں، جو لوگوں کے درمیان مبعوث ہوں گے جب کہ لوگ آپسی کشمکش اور اختلاف و تزلزل میں مبتلا ہوں گے پھر اس وقت زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی نیز زمین و آسمان کے ساکن اس سے راضی و خوشنود ہوں گے۔

خداوند عالم امت محمد ﷺ کے دل بے نیازی سے بھر دے گا اس طرح سے کہ منادی ندا دے گا جسے بھی مال کی ضرورت ہے آجائے (تاکہ اس کی ضرورت بر طرف ہو) لیکن ایک شخص کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا اس وقت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کہیں گے: ”خزانہ دار کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے حکم دیا ہے کہ مجھے مال و ثروت دیدو“ خزانہ دار کہے گا: دونوں ہاتھوں سے پیسہ جمع کرو و ہ بھی پیسے اپنے دامن میں بھرے گا؛ لیکن ابھی وہاں سے باہر نہیں نکلے گا کہ

پشیمان ہوگا اور خود سے کہے گا کیا ہوا کہ میں محمد کی امت کا سب سے لالچی انسان ٹھہرا! کیا جو سب کی بے نیازی و غنا کا باعث بنا ہے وہ ہمیں بے نیاز کرنے سے ناتواں ہے پھر اس وقت واپس آکر تمام مال لوٹا دے گا، لیکن خزانہ دار قبول نہیں کرے گا اور کہے گا ہم جو چیز دیدیتے ہیں وہ واپس نہیں لیتے۔ روایت میں (یملاء قلوب امة محمد) کا جملہ استعمال ہوا ہے تو شایان غور و دقت ہے اس لئے کہ غناء و بے نیازی کا ذکر نہیں ہے بلکہ روح کی بے نیازی مذکور ہے ممکن ہے کہ ایک انسان فقیر ہو لیکن اس کی روح بے نیاز و مطمئن ہوگی اس روایت میں (یملاء قلوب امة محمد) کے جملے کا استعمال یہ بتاتا ہے کہ ان کے دل بے نیاز و مطمئن ہیں اس کے علاوہ مالی اعتبار سے بھی بہتر حالت ہوگی۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں اخلاقی کمال، قلبی قوت، عقلی رشد و اضافہ کے بارے میں چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں -

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے تو اپنا ہاتھ بندگان خدا کے سروں پر پھیریں گے ان کی عقلوں کو جمع کریں گے (رشد عطا کریں گے اور ایک

مرکز پر لگا دیں گے) ان کے اخلاق کو کامل کریں گے۔“

بحار الانوار میں (احلامہم) کا استعمال ہوا ہے یعنی ان کی آرزوؤں کو پورا کریں گے۔

امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) جب اسلامی قوانین کو بطور کامل اجراء کریں گے تو لوگوں کی رشد فکری میں اضافہ کا باعث ہوگا نیز رسول خدا ﷺ کا ہدف کہ آپ کہتے تھے: کہ میں لوگوں کے اخلاق کامل کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں ”محقق ہوگا۔ (عملی ہو جائے گا)

رسول خدا ﷺ حضرت فاطمہ (سلام علیہا) سے فرماتے ہیں: ”خداوند عالم ان

دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح اور سیاہ دل، کور باطن، مردہ ضمیروں کو تسخیر کرے گا۔“

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے فرمایا: ایک شخص میرے فرزندوں میں ظہور کرے گا اور اپنے ہاتھ بندگان خدا کے سر پر رکھے گا اس وقت ہر مومن کا دل لوبے سے زیادہ مضبوط اور سندان (جس پر لوہار لوہا کوٹتے ہیں) سے زیادہ محکم تر ہو جائے گا اور ہر شخص چالیس مرد کی قوت کا مالک ہوگا۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دور حکومت کے افراد دنیا کے فریب کا یقین کرتے ہوئے تمام مصیبتوں و گناہوں کو جان لیں گے نیز تقویٰ و ایمان کے لحاظ سے ایسے ہو جائیں گے کہ پھر دنیا انہیں فریب نہیں دے پائے گی۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: ”زمین اپنے سینے میں محفوظ بہتر سے بہتر چیزوں کو باہر نکال دے گی جیسے سونے چاندی کے ٹکڑے، اس وقت قاتل آئے گا اور کہے گا ہم نے ان چیزوں کے لئے قتل کیا ہے جس نے قطع رحم کیا ہے کہے گا یہ قطع رحم کا باعث ہوا ہے چور کہے گا اس کے لئے میرا ہاتھ قطع ہوا ہے پھر سب سونے کو پھینک دیں گے اور کوئی بھی اس سے کچھ نہیں لے گا۔

زید زراء کہتے ہیں: کہ میں نے امام صادق (علیہ السلام) سے عرض کی: مجھے خوف ہے کہ کہیں میں مومنین میں نہ رہوں آپ نے کہا: کیوں؟ میں نے کہا: چونکہ میں اپنے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں پا رہا ہوں جو درہم و دینار پر اپنے دینی بھائی کو مقدم کرے دیکھ رہا ہوں کہ درہم و دینار

ہمارے نزدیک اُن برادر دینی و ایمانی پر اہمیت رکھتے ہیں جو امیر المؤمنین (علیہ السلام) کی ولایت و دوستی کا دم بھرتے ہیں۔

حضرت نے کہا: ”نہیں تم ایسے نہیں ہو بلکہ تم مومن ہو؛ لیکن تمہارا ایمان ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل کامل نہیں ہوگا اس وقت خداوند عالم تم میں برد باری، صبر عطا کرے گا پھر اس وقت کامل مومن بن جاؤ گے۔“

## حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کی خصوصیتیں

### پہلی خصوصیت

حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ حکومت زمین کے کسی ایک خاص حصہ پر نہیں بلکہ پوری دنیا پر ہوگی۔

اس بارے میں بہت سی روایاتیں و آیتیں موجود ہیں جن میں سے ہم یہاں پر صرف ایک آیت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں :

.....ان الارض يرثها عبادي الصالحون۔

اس کے علاوہ دوسری آیتیں بھی ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ ایک زمانہ میں نیک لوگ زمین پر حاکم ہوں گے۔

اس حکومت کی ایک خصوصیت جو دوسری حکومتوں سے مختلف ہے وہ یہ ہے کہ پوری دنیا پر صرف ایک ہی حکومت ہوگی، دنیا کی حکومت مختلف حصوں میں نہیں بٹے گی۔

ہم شیعوں کا یہی عقیدہ ہے کہ دنیا کی مختلف حکومتیں ختم ہوں اور ایک انٹرنیشنل حکومت بنے، جس میں سب کو حصہ ملے۔

### دوسری خصوصیت

حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس وقت اسلام پوری دنیا میں پھیل جائے گا، کوئی بستی ایسی نظر نہ آئے گی جس سے آذان کی آواز نہ آئے۔

سوال : اس وقت مختلف آسمانی دین جیسے یہودی و عیسائی باقی رہیں گے یا نہیں ؟

جواب : ابھی ہم اس بارے میں بحث نہیں کر رہے ہیں اس کے بارے میں بعد میں بحث کریں گے ابھی تو ہم صرف یہی بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام پوری دنیا میں پھیل جائے گا۔

آپ سب جانتے ہیں کہ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی آبادی کتنی ہے، آج دنیا میں ۱/۶ مسلمان ہیں آج دنیا کا زیادہ حصہ غیر مسلم لوگوں کے ہاتھ میں ہے لیکن حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کے وقت پوری دنیا مسلمانوں کے ہاتھ میں ہوگی۔

## تیسری خصوصیت

حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کی تیسری خصوصیت ظلم کا مقابلہ اور اس کو مٹانا ہے اس کام میں حضرت کو پوری طرح سے کامیابی ملے گی وہ زمین سے ظلم کو بالکل مٹا دیں گے۔ روایاتوں میں ملتا ہے کہ حضرت ظلم کا صفایا کر دیں گے۔ نہ عوام ایک دوسرے پر ظلم کرے گے اور نہ حکومت عوام پر ظلم کرے گی۔

## چوتھی خصوصیت

حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ پوری دنیا میں چاروں طرف انصاف ہوگا، ظلم کا نام و نشان مٹ جائے گا کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا، زندگی کے ہر پہلو میں انصاف ہی انصاف نظر آئے گا۔ روایتوں میں ملتا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ان سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

## پانچویں خصوصیت

حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کی پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ وہ اسلام کو زندگی کے ہر پہلو میں داخل کریں گے۔ یعنی پوری دنیا میں انسانوں کی زندگی میں اسلامی قانون جاری ہوگا اس وقت سارے علاقوں میں اسلامی قانون جاری ہوں گے۔ اس طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام پوری دنیا سے ظلم مٹا کر عدالت کے ساتھ حکومت کریں گے اور سب کو ان کے حق دئے جائیں گے۔

## قضاوت

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کے بعد ایک ہوا کو بھیجے گا جو ہر زمین پر آواز دے گی کہ یہ مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہیں جو داؤد و سلیمان کی روش پر فیصلہ کریں گے اور اپنے فیصلہ پر کوئی شاہد و گواہ کے طالب نہیں ہوں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ایسے احکام ہوں گے کہ بعض آپ کے چاہنے والے اور ہمرکاب تلوار چلانے والے بھی معترض ہوں گے وہ

حضرت آدم (علیہ السلام) کی قضاوت ہے لہذا حضرت اعتراض کرنے والوں کی گردن ماردیں گے پھر دوسرے انداز میں فیصلہ کریں گے جو حضرت داؤد کا انداز تھا پھر حضرت کے چاہنے والوں کا دوسرا گروہ اس پر معترض ہوگا تو حضرت اس کی بھی گردن مار دیں گے۔

تیسری دفعہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی روش پر فیصلہ کریں گے تو پھر حضرت کے چاہنے والوں کا گروہ معترض ہوگا حضرت اس کی بھی گردن ماردیں گے اور انہیں پھانسی دیدیں گے اس کے بعد حضرت رسول خدا کی روش سے فیصلہ کریں گے تو پھر کوئی اعتراض نہیں کرے گا۔

بڑی بڑی نامور کمیٹیاں جو محرومین اور حقوق بشر کا دم بھرتی ہیں وہ ایسی رفتار رکھیں گی کی بشریت سے دشمنی کے سوا کچھ اور ظاہر نہیں ہوگا۔

حکومت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا انجام دنیا کا وارث و مالک ہونا ہے جس میں دشمن اپنی پوری طاقت سے انسانیت کے ساتھ مبارزہ کرے گا اور انسانوں کی خاصی تعداد کو قتل کر چکا ہوگا اور جو لوگ زندہ رہ جائیں گے دوسری حکومتوں سے نا امید ہو کر ایک ایسی حکومت سے متمسک ہوں گے جو اپنا وعدہ پورے کرے گی۔ یہ وہی مہدی آل محمد کی حکومت ہے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ہماری حکومت و سلطنت آخری حکومت ہوگی کوئی خاندان، پارٹی، گروہ حکومت کا مالک نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ ہم سے پہلے بروی کار آکر وہ بھی اس لئے کہ اگر ہماری حکومت کی روش و سیاست دیکھیں تو نہ کہیں کہ اگر ہم بھی امور کی باگ و ڈور تھامتے تو ایسی رفتار کرتے یہی خداوند عالم کے قول کے معنی ہیں کہ فرمایا:

<وَأَعَابَهُ لِّلْمُتَّقِينَ> (ی) ”انجام متقین کے لئے ہے۔“

## شورشوں کی سرکوبی - فتنوں کی خاموشی

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور و مختلف شہروں و ملکوں کے فتح ہو جانے کے بعد بعض شہروں قبیلے کے لوگ حضرت کے مقابل آجائیں گے لیکن حضرت کے لشکر کے ذریعہ شکست کھائیں گے نیز بعض کج فکر افراد حضرت کی بعض مسائل میں نا فرمانی کریں گے اور حضرت کے خلاف طغیانی کریں گے پھر دوبارہ حضرت کے لشکر کے ذریعہ سرکوب ہوں گے اس سلسلہ میں روایات ملاحظہ ہوں ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ تیرہ ۱۳/ شہر و طائفہ ایسے ہیں جو حضرت کے ساتھ جنگ کریں گے اور حضرت ان سے جنگ کریں گے وہ تیرہ درج ذیل ہیں ۔

مکہ، مدینہ، شام، بنی امیہ، بصرہ، دمنسیان، کرد، عرب قبیلے، بنی ضبہ، غنی باہلہ، ازد، سرزمین ری

کے لوگ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی باتوں سے بعض لوگوں کی پر خاش کے بارے میں کہتے ہیں : جب حضرت مہدی کچھ احکام بیان کریں گے یا بعض سنت کی بات کریں گے تو بعض گروہ حضرت پر اعتراض و مخالفت کرتے ہوئے مسجد سے باہر نکل پڑیں گے حضرت ان کے تعاقب کا حکم دیں گے حضرت کا لشکر تمارین محلہ میں ان پر قابو پائے گا اور انہیں اسیر کر کے حضرت کی خدمت میں لائیں گے تو حضرت حکم دیں گے کہ سب کی گردن مار دو یہ حضرت کے خلاف آخری شورش و سرپیچی ہوگی۔

مقام رمیلہ میں یورش اور اس کی نابودی کے بارے میں ابی یعفور کے بیٹے کہتے ہیں کہ: امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں اس وقت آیا جب کہ ایک گروہ ان کے پاس موجود تھا حضرت نے مجھ سے کہا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ ”میں نے کہا ہاں: لیکن اس معروف و مشہور قرآن سے امام نے کہا: میری مراد یہی تھی“ میں نے کہا اس سوال کا کیا مطلب؟ تو آپ نے کہا: کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے لئے کچھ بیان کیا، لیکن وہ اس کے اہل نہیں تھے اور حضرت کے خلاف مصر میں قیام کر بیٹھے موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی ان کے ساتھ مبارزہ کیا اور قتل کر ڈالا۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے بھی اپنی قوم کو کچھ کہا ان لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور ان کے خلاف شہر تکریت میں قیام کر بیٹھے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی ان کے روبرو آگئے اور انہیں نابو دکر دیا یہ خداوند عالم کے قول کے معنی ہیں -

<فامنت من بنی اسرائیل >

نبی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرا گروہ کافر ہو گیا تو ہم نے ایمان لانے والی کی نصرت کی اور دشمنوں پر کامیابی عطا کی۔

حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) بھی جب ظہور کریں گے تو ایسی باتیں کہیں گے کہ جس کو برداشت نہیں کر پاو گے اس اعتبار سے شہر رمیلہ میں حضرت کے خلاف قیام اور جنگ کریں گے تو حضرت بھی تمہارے مقابل آکر تمہیں قتل کریں گے یہ حضرت کے خلاف آخری یورش ہوگی۔

## ھ) جنگوں کا خاتمہ

حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت برقرار اور نظام الہی کے استوار ہونے اور شیطانی طاقتوں کے خاتمے سے جنگ رک جائے گی پھر کوئی ایسی طاقت نہیں ہوگی جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی فوج سے نبرد آزمائی کرے اس لحاظ سے فوجی ساز و سامان بغیر مانگ کے بازاروں میں نظر آئیں گے آخر کار سستے اور کوئی خریدار نہ ہوگا۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جنگ ختم ہو جائے گی۔

کعب کہتے ہیں: کہ اس وقت ایام کا خاتمہ ہوگا جب قریش سے ایک شخص بیت المقدس میں ساکن ہو جائے اور جنگیں بند ہو جائیں۔

رسول خدا نے ایک خطبہ میں دجال اور اس کے قتل ہونے کے بارے میں فرمایا: اس کے بعد ایک گھوڑے کی قیمت چند درہم ہو جائے گی۔

ابن مسعود کہتے ہیں: کہ قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ عورت اور گھوڑے مہنگے ہو جائیں گے اس کے بعد سستے ہو کر قیامت تک پھر کبھی ان کی قیمت نہیں بڑھے گی۔

شاید ظہور امام زمان (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے پہلے عورت کی گرانی سے مراد یہ ہو کہ اقتصادی حالات کے ناگوار ہونے سے ایک عورت کی حفاظت اور خاندانوں کی تشکیل مشکل ہو جائے اس طرح سے کہ جنگوں کی زیادتی اور گھوڑوں کی ضرورت کی بناء پر جنگی سامان کی فراہمی دشوار اور گراں ہوگی لیکن جنگ بند ہونے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کے بعد جنگی آلات سستے ہو جائیں گے اور اقتصادی حالات کی بہتری کی وجہ سے ازدواجی مشکل آسان ہو جائے گی گویا عورت سستی ہوگئی ہو۔

زمخشری نقل کرتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کی ایک علامت یہ ہے کہ شمشیر کو کلہاڑی کی جگہ استعمال کیا جائے گا۔

اس لئے کہ جب اس زمانے میں پھر کوئی جنگ نہ ہوگی نتیجہ کے طور پر وہ آلات و ہتھیار سے جو جنگ میں استعمال ہوتے ہیں کھیتوں کی ترقی میں استعمال ہوں گے۔

رسول خدا فرماتے ہیں: کہ گائے کی قیمت بڑھ جائے گی لیکن گھوڑے کی قیمت گھٹ جائے گی (۲) شاید اس روایت کی بھی تفسیر اسی طرح ہو اس لئے کہ گائے کا استعمال کھیتی میں ہونے لگے گا اور اس کا گوشت و دودھ قابل استفادہ ہوگا لیکن گھوڑوں کا زیادہ استعمال جنگی آلات کی جگہ ہوتا ہے۔

## 20 امام اور عدالت

### عدالت امام مہدی علیہ السلام

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بعد جس عدالت کا وعدہ کیا گیا ہے، وہ اتنے بڑے پیمانہ پر ہے کہ دنیا کی حکومتیں ایسی عدالت قائم کرنے میں ناکام ہیں۔

عدالت، ظلم کے مقابلہ میں بولا جانے والا لفظ ہے لہذا عدالت کو سمجھنے کے لئے ظلم کو سمجھنا ضروری ہے اسلامی روایتوں میں ظلم کو تین حصوں میں بانٹا گیا ہے -

۱۔ خدا پر ظلم... کفر اور شرک ۲۔ اپنے اوپر ظلم... گناہ ۳۔ دوسروں پر ظلم اور بے گناہ ستانہ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام ظہور کے بعد ظلم کو ختم کر کے عدل کو پھیلا دیں گے لہذا اوپر بیان کئے گئے تینوں ہی حصوں میں عدالت برپا کی جائے گی۔

ہم اس حصہ میں امام مہدی علیہ السلام کی عدالت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ روایتوں کے مطابق اس طرح کر سکتے ہیں -

## ۱۔ انسان اور خدا کے رابطے میں عدالت

کچھ روایتوں میں ملتا ہے کہ سب سے پہلا ظلم، کفر اور شرک ہے، جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عدالت قائم ہوگی تو اس طرح کا ظلم دنیا سے مٹ جائے گا اس بارے میں ابوبصیر کی روایت ہے کہ میں نے اباعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ قرآن کریم کی اس آیت ”وہ جس نے اپنے رسولوں کو بدآیت اور صحیح دین کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ پورے دین کو ظاہر کریں چاہے یہ بات مشرکوں کو اچھی نہ لگے“ کا کیا مطلب ہے؟ حضرت نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم ابھی اس آیت کی تاویل نازل نہیں ہوئی ہے میں نے کہا کہ میں آپ پر قربان، یہ بتا دیجئے کہ کب نازل ہوگی؟ امام نے جواب دیا کہ جب اللہ کی مرضی سے قائم قیام کریں گے بس جب وہ قیام کریں گے تو کافر اور مشرک باقی نہیں رہیں گے ان لوگوں کے علاوہ جو ان کے قیام سے خوش نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اگر کوئی کافر یا مشرک پتھر کے اندر بھی ہوگا تو پتھر آواز دے گا کہ اے مومنین، کافر یا مشرک میرے اندر چھپا ہوا ہے، اسے قتل کر دو۔ بس اللہ اسے ظاہر کرے گا اور وہ مومن اسے قتل کر ڈالے گا۔

اس آیت کے بارے میں ایک روایت اور ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو کفر اور شرک کا نام و نشان مٹ جائے گا اور پوری دنیا میں دین حق کا بول بالا ہوگا

## ۲۔ انسان کی اپنے ساتھ عدالت

حضرت امام مہدی علیہ السلام جب ظہور کریں گے تو ہر طرح کے ظلم کو ختم کر کے عدالت قائم کریں گے وہ اس ظلم کو بھی ختم کر دیں گے جو انسان اپنے اوپر کرتا ہے -

روایت میں ملتا ہے کہ اللہ، حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ امت کو وسعت دے گا اور وہ

بندوں کے دلوں کو عبادت سے بھر دے گا اور ان کی عدالت کو پھیلا دے گا۔ اللہ امام کے ذریعہ جھوٹ کو ختم کر دے گا اور لڑائی جھگڑے والی جانوروں جیسی زندگی کو ختم کر کے تمہاری گردن سے غلامی و ذلت کے طوق کو نکال دے گا۔

حضرت امام علی علیہ السلام کی ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے زمانے میں عدالت انسان کے اندر بھی پھیل جائے گی اور سب لوگ صحیح و سچی زندگی کی طرف پلٹ جائیں گے۔

وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے پوری دنیا ان کے سامنے جھک جائے گی تمام کافر ایمان لے آئیں گے برے لوگ اچھائی کو اپنائیں گے اور ان کی حکومت میں جانور بھی ایک دوسرے کے ساتھ میل جول سے رہیں گے۔

### ۳۔ دوسرے انسانوں کے ساتھ عدالت

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ قائم کے ذریعہ ہر طرح کی برائی کو دور اور ہر طرح کے ظلم کو ختم کر دے گا... جب وہ قیام کریں گے تو زمین اللہ کے نور سے روشن ہو جائے گی، وہ عدل کی ترازو کو گاڑ دیں گے پھر کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

### حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ مختلف امور میں ہونے والے عدالت

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بعد جب ان کی حکومت قائم ہوگی تو پورے انسانی معاشرے میں انصاف قائم ہوگا اور انسانی زندگی کا کوئی بھی پہلو انصاف سے خالی نہیں رہے گا آپ کے وقت میں قائم ہونے والے کچھ انصافوں کا تذکرہ روایتوں میں اس طرح ہوا ہے :

### علم اور تہذیب سے متعلق عدالت

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں تعلیم و تہذیب کے ارتقاء کا سب کو برابر کا حق حاصل ہوگا چاہے وہ کسی بھی رنگ اور نسل کے ہوں ان کی حکومت کے دوران جہل، اور کم عقلی کا خاتمہ ہو جائے گا اور ہر انسان اپنی ضرورت کے مطابق پڑھ لکھا ہوگا اس بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک حدیث ہے کہ جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو اللہ اس کے ہاتھ کو بندوں کے سروں پر پھروائے گا جس سے ان کی عقل بڑھ جائے گی۔

ایک دوسری حدیث میں ملتا ہے کہ ان کی حکومت کے دوران تمہارے اندر اتنی حکمت پیدا ہو جائے گی کہ گھر میں بیٹھی ہوئی عورتیں بھی اللہ کی کتاب اور پیغمبر اسلام کی روش سے مجتہدوں کی طرح اپنے مسائل کو حل کریں گی۔

## فیصلوں میں عدالت

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت میں سبھی فیصلے انصاف سے ہوں گے اور ان میں کسی بھی طرح کی کوئی غلطی نہیں ہوگی اس طرح سماج میں ظلم کو روکا جائے گا۔  
اس متعلق بہت سی روایتیں موجود ہیں جن میں سے ہم یہاں صرف کچھ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں -

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب قائم آل محمد قیام کریں گے تو لوگوں کے درمیان حضرت داؤد کی طرح فیصلے کریں گے انہیں کسی ثبوت یا گواہ کی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ اللہ ان پر سب باتوں کا الہام کرے گا اور وہ اپنے علم سے فیصلہ کریں گے وہ ہر قوم کو اس چیز کے بارے میں بتائیں گے جو انہوں نے چھپائی ہوگی۔

## اقتصادی عدالت

معاشرتی عدالت کی ایک اہم اساس اقتصادی عدالت ہے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ انسانی معاشرہ میں جو مختلف انقلاب آئے ہیں وہ کسی نہ کسی طرح اقتصادی نظام سے متعلق رہے ہیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ انسان نے اقتصادی عدالت کے لئے جتنی زیادہ کوشش کی ہے اسے اس کے متعلق اتنی ہی کم کامیابی ملی ہے کچھ محدود وقت کو چھوڑ کر زمین پر اقتصادی عدالت نہی رہی ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت جو کہ زمین پر آخری حکومت ہوگی، اس میں اقتصادی عدالت کو ترجیح دی جائے گی اس کے متعلق بہت سی حدیثیں ملتی ہیں جیسے :  
پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ مہدی میری امت سے ہیں... میری امت ان کے وقت میں (چاہے وہ نیک ہوں یا بد) ایسی خوش حالی میں ہوگی کہ اس سے پہلے ایسی خوش حالی انہیں کبھی نصیب نہیں ہوئی ہوگی آسمان سے خوب بارشیں ہوں گی اور زمان سے بہت سی چیزیں پیدا اس وقت میں مال و دولت فصول کے بکھرے ہوئے ڈھیر کی طرح ہوگی جب کوئی انسان ان کے پاس مدد مانگنے کے لئے آئے گا تو وہ جتنا اٹھا سکے گا اس کے کپڑے میں باندھ دیں گے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ان کے زمانے کی اقتصادی عدالت کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ وہ مال و دولت کو اللہ کی مخلوق کے درمیان عدالت کے ساتھ بانٹیں گے چاہے وہ لوگ نیک ہوں یا برے۔

## حکومت عدل

عدالت، ایک ایسا لفظ ہے جس سے سبھی آشنا و متعارف ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ عدالت ایک ایسی چیز ہے کہ سب سے ظاہر ہو یہ نیک اور اچھی چیز ہے ذمہ داروں اور حکام سے اس کا ظہور اور بھی اچھی چیز ہے لیکن افسوس کا مقام ہے اکثر زمانوں میں عدالت کا صرف نام و نشان باقی رہا ہے اور بشریت نے تھوڑے زمانے میں - وہ بھی اللہ والوں کی حکومت میں عدالت دیکھی ہے۔

استعمار نے اپنے فائدہ اور اپنی حاکمیت کے نفوذ کی خاطر مختلف شکلوں میں اس مقدس لفظ سے سوء استفادہ کیا ایسے دلکش نعرے سے کچھ گروہ کو اپنے ارد گرد جمع کرتے تو ہیں لیکن زیادہ دن نہیں گذرتا کہ رسوا ہو جاتے ہیں اور اپنی حکومت کے دوام کے لئے طاقت اور نا انصافی کا استعمال کرنے لگتے ہیں -

## مرحوم طبرسی کی نظر

مرحوم طبرسی کے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ذریعہ سنت کے زندہ کرنے کے بارے میں اقوال ہیں جسے ہم ذکر کریں گے -

اگر سوال کیا جائے کہ تمام مسلمان معتقد ہیں کہ حضرت ختمی مرتبت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا لیکن تم شیعہ لوگ عقیدہ رکھتے ہو کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو اہل کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے جو بیس سال سے زیادہ ہو، اور احکام دین کو نہ جانتا ہوگا اسے قتل، مساجد، دینی زیارت گاہوں کو ویران کریں گے اور داؤد کے طریقہ پر کہ وہ حکم صادر کرنے میں گواہ نہیں چاہتے تھے - حکم کریں گے اس طرح کی چیزیں تمہاری روایات میں وارد ہوئی ہیں یہ عقیدہ دیانت کے نسخ ہونے کا سبب اور دینی احکام کے ابطال کا باعث ہے اور حضرت خاتم کے بعد ایک پیغمبر کا تم لوگ اثبات کرتے ہو اگرچہ اس کا نام تم لوگ پیغمبر کا نام نہ دو - تمہارا جواب کیا ہے۔

ہم کہیں گے: جو کچھ سوال کیا گیا ہے - یعنی یہ کہ قائم جزیہ قبول نہیں کریں گے بیس سالہ شخص جو احکام دینی نہ جانتا ہو اسے قتل کریں گے ہم اس سے باخبر نہیں ہیں اور اگر فرض کر لیا جائے کہ اس سلسلے میں خصوصی روایات ہیں تو قطعی طور پر اسے قبول نہیں کیا جا سکتا - ممکن ہے کہ بعض مساجد، زیارت گاہوں کی تخریب سے مراد وہ مساجد اور زیارت گاہیں ہوں جو تقویٰ و دستور خد اوندی کے خلاف بنائی گئی ہوں - تو یقیناً یہ مشروع و جایز کام ہوگا نیز رسول خدا نے بھی ایسا کام کیا ہے - یہ جو کہا گیا ہے قائم، حضرت داؤد (علیہ السلام) کی طرح بغیر شاہد کے فیصلہ کریں گے تو یہ بھی ہمارے نزدیک قطعی و یقینی نہیں ہے اگر صحیح بھی

ہوتو اس کی تاویل اس طرح ہوگی کہ جن موارد میں قضیوں کی حقیقت اور دعوے کی صداقت کا خود علم رکھتے ہیں اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور شاہد و دلیل کے طالب نہیں ہوں گے اس لئے کہ اگر امام یا قاضی کسی مطلب پر یقین حاصل کر لے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے علم کے مطابق عمل کرے اور یہ نکتہ دیانت کے منسوخ ہونے کا باعث نہیں ہے۔

اسی طرح جو یہ بات کہی ہے: کہ قائم جزیہ نہیں لیں گے اور گواہ و شاہد کی بات نہیں سنیں گے، اگر یہ درست ہوتو بھی دیانت کے ختم ہونے کا سبب نہیں ہے اس لئے کہ نسخ اسے کہتے ہیں کہ اس کی دلیل منسوخ شدہ کے بعد ہوا اور ایک ساتھ بھی نہ ہو اگر ہر دو دلیل ایک ساتھ ہوں تو ایک دوسرے کا نسخ نہیں کہہ سکتے اگرچہ معنی کے اعتبار سے مخالف ہو مثلاً اگر فرض کریں گے شنبہ کے دن فلاں وقت گھر میں سرکاٹو اور اس کے بعد آزاد ہو، تو ایسی بات کو نسخ نہیں کہتے؛ اس لئے کہ دلیل رافع دلیل موجب کے ہمراہ ہے۔

چونکہ یہ معنی روشن ہو چکے ہیں کہ رسول خدا نے ہمیں بتایا ہے کہ قائم ہمارے فرزندوں میں سے ہیں اس کے حکم کی پیروی کرو اور جو حکم دیں قبول کرو ہم پر واجب ہے کہ ان کی پیروی کریں قائم جو ہمیں حکم دیں اس پر عمل کریں لہذا اگر ہم نے ان کے حکم کو قبول کیا۔ اگرچہ بعض گذشتہ احکام سے فرق ہوگا دین اسلام کے احکام کو منسوخ نہیں جانتے؛ اس لئے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ نسخ احکام ایسے موضوع میں جس کی دلیل وارد ہو ثابت نہیں ہوتا۔

## 21 انبیاء سے مشابہت

### جناب آدم علیہ السلام سے شبہات

۱۔ اللہ نے آدم علیہ السلام کو پوری زمین پر اپنا خلیفہ بنایا اور ان کو زمین کا وارث بنایا ان کے بارے میں قرآن میں آیا ہے

انی جاعل فی الارض خلیفہ یعنی میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں [1]

اللہ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو بھی زمین کا وارث اور زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے قرآن کریم کی آیت ہے کہ

وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض

اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ تم میں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل انجام دیے ہم ان کو زمین

پر ضرور خلیفہ بنائیں گے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس آیت میں جو یہ کہا گیا ہے کہ (تم میں سے جو) اس سے مراد قائم وان کے اصحاب ہیں۔ وہ ظہور کے وقت مکہ میں اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہیں گے کہ اس اللہ کا شکر ہے کہ جس نے ہم سے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کیا اور زمین کو ہماری وراثت میں دیدیا۔ [2]

۲۔ حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ نے آدم کو تمام اسماء کی تعلیم دی۔ قائم کو وہ بھی سکھایا گیا جو آدم کو بتایا گیا تھا اور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ بتایا گیا۔ کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اسم اعظم کے پچیس حروف سیکھے تھے اور پیغمبر اسلام نے ۷۲۰۰۰ سیکھے تھے جو چیزیں پیغمبر اسلام کو دی گئی تھیں وہ ان کے وصیوں کو بھی دی گئی ہیں اور ان میں حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی ہیں۔

ثقة الاسلام شیخ کلی نے حضرت امام صادق علیہ السلام کی ایک صحیح حدیث نقل فرمائی ہے جس میں آپ نے بیان فرمایا ہے کہ جو علم حضرت آدم علیہ السلام کو دیا گیا تھا، اس کو واپس نہیں لیا گیا۔ کوئی عالم ایسا نہیں ہے جس نے اپنے علم کو وراثت کے طور پر نہ چھوڑا ہو۔ زمین عالم کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی۔ [3]

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام نے زمین کو اللہ کی عبادت سے زندہ کیا کیونکہ جن اس کو کفر و بغاوت کے ذریعہ مردہ بنا چکے تھے۔

اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی زمین کو اللہ کے دین، عبادت اور عدالت کے ذریعہ زندہ کریں گے، جبکہ وہ کفر، ظلم اور گناہوں کی وجہ سے بے جان ہو چکی ہوگی۔

بحار الانوار میں یہ روایات موجود ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن کریم کی اس آیت یحی الارض بعد موتہا یعنی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرے گا۔ [4]

کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اللہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرے گا۔ یہاں پر زمین کی موت سے مراد اس پر کافروں کا بڑھ جانا ہے کیونکہ کافر حقیقت میں مردہ ہیں۔ [5]

وسائل الشیعہ میں حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام کی روایت نقل ہوئی ہے کہ یحی الارض بعد موتہا یعنی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرے گا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بارش سے زمین کو زندہ کرے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ کچھ ایسے لوگوں کو چنے گا جو عدالت کو زندہ کریں گے اور زمین عدالت کے زندہ ہونے سے زندہ ہوگی بیشک اگر زمین پر ایک حد جاری ہو جائے تو وہ وحد چالیس دن کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔ [6]

وسائل الشیعہ میں پیغمبر اسلام کی یہ حدیث بھی موجود ہے کہ امام عادل کا ایک گھٹنے کا وجود، ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے اور زمین پر اللہ کے لئے ایک حد کا جاری ہونا، چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے۔

[1] سورہ بقرہ آیت ۳۰۔

[2] تفسیر البرہان جلد ۳ صفحہ ۱۴۶۔ سورہ زمر آیت ۷۴۔

[3] کافی جلد ۱ ص ۲۳۳

[4] سورہ روم ایہ ۱۹

[5] بحار الانوار ج ۵۱ ص ۵۸

[6] وسائل الشیعہ ج ۱۸ ص ۳۰۸

## 22 امام سے منسوب مقامات

### مسجد مقدس جمکران :

وہ مقامات جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی توجہ کا مرکز ہیں ان میں سے ایک مسجد جمکران بھی ہے۔ چونکہ یہ مسجد جمکران نامی گاؤں کے پاس واقع ہے، اس لئے اس کو مسجد جمکران کہا جاتا ہے اور چونکہ یہ مسجد حسن بن مٹلہ کے ذریعہ بنی ہے، اس لئے اس کو مسجد حسن بن مٹلہ بھی کہتے ہیں اور چونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حکم سے بنی ہے اس لئے اس کو مسجد امام زمانہ بھی کہا جاتا ہے۔

یہ مسجد حسن بن مٹلہ کے زمانے میں بنی اور جب سے اب تک کئی بار تعمیر ہو چکی ہے۔ یہ مسجد ایک بار جناب مرحوم صدوق کے زمانے میں، پھر کئی بار صفوی حکومت کے زمانے میں، پھر حوزہ علمیہ قم کے بانی حضرت عبدالکریم حائری کے زمانے میں، پھر حجة الاسلام محمد تقی بافقی کے زمانے میں، ان کے بعد قم کے ایک مشہور تاجر کے ذریعہ تعمیر ہوئی۔ انقلاب اسلامی ایران کے بعد جب مومنین کی رفت و آمد اس مسجد میں بہت زیادہ بڑھ گئی تو اس مسجد کی ایک انتظامیہ کمیٹی بنائی گئی اور اس کی دیکھ ریکھ میں اس مسجد کے اندر بہت سے تعمیری کام ہوئے۔

اب اس مسجد میں ایک بہت بڑا پروگرام حال، کتاب خانہ، کتابوں کے لئے نمائش گاہ، اسپتال، کواٹرس و..... موجود ہیں اور مسجد کی عمارت کو اور زیادہ بڑھانے کا کام چل رہا ہے۔

آج یہ مسجد، محبان اہلبیت علیہم السلام کے جمع ہونے کا ایک بہت بڑا مرکز بن گئی ہے۔ یہاں پر ہر ہفتہ شب چہار شنبہ میں ہزاروں مومنین زیارت اور عبادت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تاریخ ولادت ۱۵ شعبان، پر یہاں پر ۱۵، ۱۰ لاکھ مومنین جمع ہوتے ہیں اور عبادت، دعا و مناجات کے ساتھ ساتھ اللہ سے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی دعائیں کرتے ہیں۔

### مسجد جمکران کی تعمیر کی داستان

قم کے مشہور عالم دین، حسن بن محمد بن حسن اپنی کتاب تاریخ قم میں شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب مونس الحزین فی معرفۃ الحق و الیقین کے حوالہ سے مسجد مقدس جمکران کے وجود میں آنے کا واقعہ اس طرح لکھتے ہیں :

شیخ صالح و عقیف، حسن بن مثلہ جمکرانی کا بیان ہے کہ ۳۹۳ ہجری قمری میں ۱۷ رمضان المبارک کی رات تھی میں اپنے گھر میں سو رہا تھا، آدھی رات گزرنے کے بعد میرے کانوں میں کچھ لوگوں کے بولنے کی آوازیں آئیں وہ میرے گھر کے پیچھے کی طرف جمع تھے اور مجھے آوازیں دے رہے تھے جب میں جاگ گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ شیخ! ٹھو تمہیں امام زمانہ علیہ السلام نے اپنے پاس بلایا ہے۔

شیخ حسن کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں لباس پہن سکوں، یہ کہہ کر میں نے قمیص اٹھائی تو دروازہ سے آواز آئی، یہ تمہاری نہیں ہے! لہذا میں نے اسے پہننے کا ارادہ ترک کر دیا اور پا جامہ پہننے کے لئے اٹھا یا تو پھر دروازہ سے وہی آواز آئی کہ یہ تمہارا نہیں ہے، تم اپنا پا جامہ اٹھاؤ! میں نے اسے زمین پر پھینک دیا اور ایک دوسرا پا جامہ اٹھا کر پہن لیا، اس کے بعد میں دروازہ کا تالا کھولنے کے لئے چابی تلاش کرنے لگا تو پھر دروازہ کی طرف مجھے وہی آواز سنائی دی دروازہ کھلا ہوا ہے تم چلے آؤ! جب میں باہر آیا تو وہاں پر بزرگوں کی ایک جماعت کو کھڑا پایا! میں نے انہیں سلام کیا تو سلام کا جواب دینے کے بعد انہوں نے مجھے اس واقعہ پر مبارکباد دی اور مجھے اس جگہ پر لے کر آئے (جہاں آج مسجد جمکران ہے) میں نے وہاں ایک تخت دیکھا جس پر بہترین قسم کا قالین بچھا تھا اور ایک تقریباً تیس سالہ جوان تکیہ پر ٹیک لگائے اس پر بیٹھا تھا۔ ایک بوڑھا آدمی انہیں ایک کتاب میں سے کچھ پڑھ کر سنارہا تھا تقریباً ساٹھ آدمی جن میں سے کچھ سفید اور کچھ سبز لباس پہنے ہوئے تھے اس جگہ کے اطراف میں نماز پڑھ رہے تھے۔

اس بوڑھے شخص نے مجھے اپنے برابر میں جگہ دی اور اس نورانی جوان نے میرا حال احوال پوچھنے کے بعد مجھ سے میرا نام لے کر کہا (بعد میں معلوم ہوا کہ وہ بوڑھے شخص حضرت خضر علیہ السلام اور وہ جوان حضرت امام زمانہ علیہ السلام تھے) کہ تم حسن بن مسلم کے پاس جاؤ اور اس سے کہنا کہ تم پانچ سال سے اس زمین کو کھیتی کے لئے تیار کرتے ہو اور ہم اسے خراب کر دیتے ہیں اس سے کہنا کہ تمہارا اس سال بھی اس میں کھیتی کرنے کا ارادہ ہے جبکہ تمہیں ایسا کرنے کا حق نہیں ہے۔ تم کئی سال سے یہاں کھیتی کر رہے ہو لہذا اس سے ہونے والا فائدہ لوٹا دو تاکہ اس زمین پر ایک مسجد بن سکے۔

اس کے بعد فرمایا کہ حسن بن مسلم سے یہ بھی کہنا کہ یہ مقدس زمین ہے جسے اللہ نے تمام زمینوں کے درمیان سے منتخب کیا ہے اور تونے اس زمین کو اپنی زمینوں میں ملا لیا ہے اللہ کے اس جرم کی سزا نے تیرے دو بیٹوں کو تجھ سے چھین لیا، لیکن تو اس پر بھی بیدار نہیں ہوا، اگر تونے یہ کام پھر کیا تو اللہ کی طرف سے ایسی سزا ملے گی جس کا تو تصور بھی نہیں کر سکتا۔ حسن بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ مولا مجھے کوئی ایسی نشانی دیدیجئے کہ لوگ میری بات پر یقین کر لیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اس جگہ پر ایسی نشانی چھوڑیں گے کہ لوگ تمہاری بات کی تصدیق کریں گے تم سے جو کہا گیا ہے تم اس کو انجام دو تم سید ابوالحسن کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ حسن بن مسلم کو حاضر کریں اور اس سے اس فائدہ کی رقم کو لیجوا اس نے کئی سال سے اس زمین سے کمائی ہے اور اس رقم کو لوگوں میں بانٹ دو تاکہ وہ مسجد کو بنانا شروع کریں باقی خرچ رہیق نامی جگہ کی آمدنی سے پورا کیا جائے گا جو کہ اردھال کے ذریعہ ہماری ملکیت ہے۔ ہم نے رہیق کی آدھی آمدنی اس مسجد کو بنانے کے لئے وقف کر دی ہے، تاکہ ہر سال اس کی پیداوار کو اس مسجد کی عمارت بنانے اسے آباد کرنے اور اس سے متعلق دوسرے کاموں میں خرچ کیا جاسکے۔

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں سے کہو کہ وہ اس جگہ کو محترم و مقدس مانیں اور یہاں آکر چار رکعت نماز پڑھیں۔

پہلی در رکعت نماز تحیت کی نیت سے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں حمد کے بعد سات مرتبہ سورہ توحید پڑھیں اور دونوں رکعتوں میں ذکر رکوع و سجود سات سات مرتبہ پڑھیں

دوسری در رکعت نماز، نماز امام زمانہ کی نیت سے اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ حمد پڑھتے وقت جب ایاک نعبد و ایاک نستعین پر پہنچے تو اس آیت کو سو بار پڑھے پھر باقی حمد پڑھ کر ایک بار سورہ توحید پڑھے اور دونوں رکعت میں ذکر رکوع و سجود سات بار پڑھے نماز تمام کرنے کے بعد ایک بار لا الہ الا اللہ کہے اور حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح ۳۴ بار اللہ اکبر

۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھ کر سجدہ کرے اور سجدہ میں سو بار صلوات پڑھے۔ اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ اس نماز کا پڑھنا، کعبہ میں نماز پڑھنے کے مانند ہے۔

حسن بن مثلہ کا کہنا ہے کہ جب میں نے یہ بات سنی تو اپنے آپ سے کہا کہ گویا یہ جگہ مورد نظر حضرت ہے لہذا یہاں پر امام زمانہ (ع) پر عظمت مسجد ہوگی۔ اس کے بعد امام زمانہ علیہ السلام نے مجھے چلے جانے کا اشارہ کیا۔

میں وہاں سے چلنے لگا ابھی کچھ ہی دور گیا تھا کہ حضرت نے مجھے دوبارہ آواز دی اور فرمایا کہ جعفر کا شانی چوپان (بھیڑ، بکریاں پالنے اور چرانے والا) کے ریوڑ میں جاو ہاں ایک بکری ہے اگر لوگ اس کی قیمت دیں تو ان کے پیسہ سے اور اگر نہ دیں تو اپنے پیسہ سے خریدنا اور بدھ کے دن اٹھارہ رمضان المبارک کو اسے یہاں لا کر ذبح کرنا اور رمضان المبارک کی انیسویں رات میں اس کا گوشت بیماروں اور مصیبت زدوں کے درمیان تقسیم کر دینا، اللہ ان سب کو شفا عطا کرے گا اس بکری کی نشانی یہ ہے کہ وہ کالے اور سفید رنگ کی لمبے بالوں والی ہے اس کے بدن پر سات کالے و سفید دھبے ہیں جن میں تین بدن کے ایک طرف و چار بدن کے دوسری طرف ہیں اور ان میں سے ہر ایک دھبہ ایک درہم کے برابر ہے۔

حسن بن مثلہ کہتا ہے کہ میں گھر واپس آیا اور اوروں کی رات اس واقعہ کے بارے میں سوچتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو نماز پڑھنے کے بعد علی بن منذر کے پاس گیا اور اس سے پورا واقعہ بیان کیا اور اس کے ساتھ اس جگہ پر گیا جہاں رات مجھے لے جایا گیا تھا۔ حسن بن مثلہ اپنی بات پوری کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ کی قسم ہم نے دیکھا کہ حضرت نے جو نشانیاں وہاں چھوڑی تھیں ان میں کیلیں اور زنجیریں تھیں جس سے مسجد کی حدود کو گھیرا گیا تھا۔ اس کے بعد ہم دونوں سید ابوالحسن رضا شاہ کے گھر کی طرف چل دیے جب ہم اس کے دروازہ پر پہنچے تو اس کے نوکروں کو کھڑا دیکھا انہوں نے ہمیں دیکھ کر کہا کہ کیا تم جمکران کے رہنے والے ہو؟ ہم نے جواب دیا ہاں ! انہوں نے کہا کہ سید ابوالحسن صبح سے تمہارا ہی انتظار کر رہے ہیں۔

اس کے بعد ہم گھر میں داخل ہوئے سید کو سلام کیا انہوں نے مجھ سے کہا اے حسن بن مثلہ : میں نے رات خواب میں دیکھا کہ کسی نے مجھ سے کہا کہ صبح کو تمہارے پاس جمکران کا رہنے والا حسن بن مثلہ آئے گا وہ تم سے ملے گا اس کی بات کی تصدیق کرنا کیونکہ اس کی بات ہماری بات ہے اس کی بات کو برگزرد نہ کرنا یہ دیکھ کر میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت سے اب تک آپ ہی کا انتظار کر رہا ہوں۔

اس کے بعد حسن بن مثلہ نے رات کے پورے واقعہ کو بیان کیا سید نے اپنے نوکروں کو گھوڑے تیار کرنے کا حکم دیا اور ان پر سوار ہو کر اس جگہ کی طرف چل پڑے۔ جمکران کے پاس راستے میں انہیں جعفر چوپان کا ریوڑ ملا، حسن بن مثلہ اس ریوڑ میں اس چلتی بکری کو ڈھونڈنے لگا جس کے بارے

میں حضرت نے فرمیا تھا۔ وہ بکری ریوڑ کے پیچھے تھی جیسے ہی اس کی نگاہ حسن بن مثلہ پر پڑی وہ تیزی سے اس کے پاس آئی حسن اسے پکڑ کر جعفر کے پاس لایا اور اس سے اسے خریدنا چاہا، جعفر کاشانی نے قسم کھا کر کہا میں نے آج سے پہلے اس بکری کو کبھی اپنے ریوڑ میں نہیں دیکھا، آج جب میں نے اسے اپنے ریوڑ کے پیچھے چلتے دیکھا تو اسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن نہیں پکڑ سکا۔ میرے لئے یہ بات بہت تعجب کی ہے کہ تمہارے پاس یہ خود کیسے آئی ؟ اس کے بعد وہ لوگ بکری کو لیکر مسجد کی جگہ پر آئے اور اس کو ذبح کر کے حضرت کے حکم کے مطابق اس کا گوشت مریضوں میں تقسیم کر دیا۔

اس کے بعد سید نے حسن بن مثلہ کو بلایا اور اس سے زمین کی کئی سال کی آمدنی کو وصول کیا اور رھق نامی جگہ کی پیداوار کی آمدنی میں ملا کر اس سے مسجد جمکران کی تعمیر کرا کر اس پر لکڑی کی چھت ڈالی۔ سید ان کیلوں و زنجیروں کو اپنے گھر رقم لے گئے اس واقعہ کے بعد سے جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو اپنے آپ کو ان زنجیروں سے مس کرتا تھا اور اللہ اسے شفا دیدیتا تھا۔ ابوالحسن محمد بن حیدر کہتا ہے کہ میں نے سنا ہے کہ جب سید ابو الحسن کا انتقال ہو گیا تو انہیں موسویان نامی جگہ پر دفن کیا گیا۔ ان کے مرنے کے بعد جب ان کا ایک بیٹا بیمار ہوا تو وہ اس صندوق کے پاس گیا جس میں وہ زنجیر اور کیلیں رکھی ہوئیں تھیں لیکن جیسے ہی اس نے اس صندوق کو کھولا اس سے کیلیں اور زنجیریں لاپتہ تھیں۔

## 23 ماہرینِ اسلام اور مہدویت

دنیا کے سونجومیوں کا متفقہ فیصلہ اور ان کے حساب سے تاریخ  
ظہور امام مہدی علیہ السلام

بحوالہ اخبار لیڈر کراچی مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۲ء

مورخہ ۲۲ ستمبر ۷۲ء و جاپان، ساوتھ کوریا، ہانگ کانگ، انڈیا، اور دیگر دنیا کی ممالک کی ۱۰۰ مستقبل شناس (اہل نجوم) سیول کوریا میں جمع ہوئی اور وہ سبب جن چند باتوں پر متفق ہیں ان میں سیایک یہ ہے کہ ۲۰۲۰ء میں ایک مقدس و پاکیزہ انسان ظاہر ہوگا جو حضرت عیسیٰ سیبہ حد مشابہ ہوگا ممکن ہے اس کی ظہور کی جگہ کوریا ہو۔

نوٹ: جائی ظہور کا تعین نجومیوں کا اپنا خیال ہے لیکن اصل جائی ظہور مشرق وسطیٰ ہے

پوریدنیامیں چونکہ اطلاع ظہورہوگی لہذاہر حساب داں اپنی علاقہ میں ظہورکا اظہارکر رہاہے  
ان نجومیوں نے سن کاتعین کیاہے اورائمہ علیہم السلام نے  
ارشادفرمایاہے کہ وقت کی قیدلگانے والے جھوٹے ہیں لہذایہ ضروری نہیں کہ سن یہی ہوگا اس  
رازکا علم صرف اللہ کوہے البتہ اپنے علم سے عظیم شخصیت کے ظہوربرہ سب متفق ہیں اوراس  
تحریرسیمہمارا مقصد صرف یہی ہے۔

## 24 بسم اللہ الرحمن الرحیم

### امریکی روحانی خاتون اور تصور حضرت امام مہدی علیہ السلام

امریکہ کی مشہور و معروف خاتون مسز جین ڈکسن محتاج تعارف نہیں، یہ دوسری عالمگیر جنگ سی  
چند سال قبل جرمنی کے ایک گاؤں میں عالم وجود میں آئیں بچپن میں ان کے والدین نقل  
وطن کر کے مستقل طور پر کیلی فورنیا میں آباد ہو گئی اس طرح وہ دراصل جرمن نژاد ہیں جین بچپن  
ہی سی انتہائی خدا ترس مذہب پرست اور نیک دل خاتون ہیں۔ خداوند عالم نے انہیں مستقبل  
کی پیشین گوئیاں کرنی کی الہامی صلاحیت عطا فرمائی ہے اور اس سلسلہ میں انہوں نے آج تک  
جس قدر بھی پیشین گوئیاں کی ہیں ان میں تقریباً ۹۹ فی صدی ہمیشہ درست ثابت ہوئی ہیں جین  
ابھی تک زندہ ہیں اور اس سلسلہ میں بین الاقوامی شہرت کی مالک ہیں ان کی مشہور پیشین  
گوئیوں میں ویت نام کی جنگ، صدر کینڈی کی موت، صدر سوئیکارنو کی معزولی نہرو اور گاندھی  
کی موت، کمیونسٹ چین کا عالم وجود میں آنا وغیرہ وغیرہ شہرت حاصل کر چکی ہیں جین ڈکسن  
کی ہاتھ میں عجیب و غریب لکریں ہیں جن کا وجود ان سے پہلے عموماً نہیں پایا گیا۔ قمر کی  
ابھار پر چاند کا نشان ہے اور اس پر ایک ستارہ دماغ کی لکیر دوہری ہے ایک خانہ بدوش عورت نے  
ان کو بچپن میں دیکھ کر بتایا تھا کہ یہ دنیا میں بہت مشہور ہوگی اور اسی کی عقل و دانش  
لا محدود ہے اس عورت نے جین ڈکسن کو ایک بلورین گولہ بطور تحفہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم اس  
کی اہل ہو چنانچہ جس وقت جین دنیا کی کسی معاملہ کی متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتی ہیں تو  
اس گولہ میں غور و خوض کرتی ہیں اور اس کس متعلق مناظر اور کیفیات اس معاملی کی رموز کو ان  
پر منکشف کر دیتی ہیں بعض اوقات حالت خواب میں بھی کچھ معلومات ہوتی ہیں اور اکثر وہ  
ایسی چیزیں دیکھ لیتی ہیں جو دوسروں کو نظر نہیں آتیں ان کی تخیلی مناظر بھی غلط نہیں  
ہوتی اس زمانی میں جین کی پیشین گوئیاں پوری دنیا کی ممالک میں مشہور ہیں اور مختلف کتابیں  
اس موضوع پر مختلف زبانوں میں موجود ہیں چنانچہ اردو زبان میں بھی ایک کتاب بنام جین

ڈکسن کی پیشین گوئی ۴۲۰ سال روڈ لاپورسی اسی سال چند ماہ پیشتر شائع ہوئی ہے اس میں جملہ اہم پیشین گوئیوں کا ذکر موجود ہے کتاب بازار میں مل سکتی ہے اس کتاب میں تحریر کیا گیا ہے کہ اب مستقبل کی لئی جین ڈکسن یہ کہتی ہیں کہ ۱۹۶۸ء میں اسلحہ کی دوڑ تیز ہو جائی گی مگر امریکہ کو انتہائی خرابیوں سے دوچار ہونا پڑی گا روس سب سے پہلی ۱۹۷۰ء تک انسان کو چاند پر اتار دی گا چین روسی سرحدوں پر حملہ کری گا روس اور امریکہ کا حلیف بن جائی گا چین مستقبل میں جراثیمی جنگ چھیڑی گا تیسری عالمگیر جنگ ۱۹۸۱ء میں شروع ہوگی جس کا سلسلہ بیس سال جاری رہی گا۔

مگر جین کی ایک مشہور معروف پیشین گوئی یہ ہے کہ ۵ فروری ۱۹۶۲ء کو صبح سات بجی مشرق وسطیٰ میں ایک کسان کی گھرایک بچہ پیدا ہوا ہے جو ساری دنیا میں انقلاب لائی گا اور اس پر حکومت کری گا جین کہتی ہیں کہ اس بچہ کی آنکھوں میں علم و ہنر کی خزانہ پوشیدہ نظر آتی ہیں چنانچہ یہ بچہ دنیا میں انقلاب کا باعث بنی گا اور موجودہ صدی کی آخر میں ساری دنیا کو ایک واحد عقیدہ پر متحد کری گا اس بچہ کی ذریعہ نیامذہب عالم وجود میں آئی گا جو خدائی تعالیٰ کی دانائی اور حکمت کا سبق دی گا اور سب لوگ اس پر ایمان لائیں گی دنیا کو اس عظیم شخص کو روحانی قوت کا احساس ۱۹۸۰ء تک ہوسکی گا اور اس کی بعد آنی والی دس سالوں میں دنیا کی حالت بدل جائی گی ۱۹۹۹ء تک وہ بہت زیادہ طاقت ور ہو جائی گا اور دنیا کی لوگ اس بیان کی صداقت سے آگاہ ہو جائیں گی۔

جین ڈکسن کا کہنا ہے کہ ”جس امن کی دنیا کو تلاش ہے وہ ۱۹۹۹ء تک قائم ہوسکی گا۔ لیکن اس وقت لوگوں میں ایک خاص روحانی انقلاب آچکا ہوگا امریکہ کو چین سے لڑنا پڑی گا روس اور چین کی جھڑپیں شدید نہ ہوں گی مگر امریکہ اپنی عیش و عشرت کی فراوانی کی وجہ سے بی حد تباہ ہو جائی گا اور جنگ کی وجہ سے کثرت سے افراد مرجائیں گی آخر کار ایک مقدس شعلہ نمودار ہوگا جو دنیا کی لئی پیغام رحمت بنی گا اور دنیا کی لئی مکمل امن کا سبب ہو جائی گا۔

جین کہتی ہیں کہ ۱۹۸۰ء کی بعد بلاخیز زمانہ نظر آتا ہے مگر اس لڑکی کی طاقت میں روز افزوں اضافہ ہے ہوتا چلا جائی گا اور ۱۹۹۹ء میں وہ تمام روئی زمین پر امن قائم کر دی گا اور عالمگیر حکومت کا سربراہ بن جائی گا۔

نوٹ: اصل انگریزی زبان سے ترجمہ کرنی والی اسرار صاحب زیدی و جلال صاحب نقوی نے اس لڑکی سے مراد حضرت امام مہدی علیہ السلام لئی ہیں۔

نوٹ: میرا ذاتی خیال ہے کہ جین ڈکسن نے اپنی بلوریں گولہ میں اس صدی کی آخر کی جو کیفیات ملاحظہ کی ہیں ان کی اعتبار سے وہ بچہ جسے کاجین نے ذکر کیا ہے آخری صدی میں تقریباً چالیس سال کا ہوگا اس لحاظ سے جین نے خیال کیا کہ ۱۹۶۲ء میں وہ متولد ہوا ہوگا

اور چونکہ وقت ظہور امام بھی یہی عمر بتائی گئی ہے اس لئی ترجمہ کرنی والوں نے اس سے مراد امام مہدی علیہ السلام لی لئی ممکن ہو سکتا ہے کہ امام کی بچپن کی کیفیت جین پر ظاہر کی گئی ہو مگر میرا خیال ہے کہ جین پر سید حسنی کی کیفیت ظاہر کی گئی ہے جو ایران میں پیدا ہوئی ہوں گی اور دینا کی کثیر علاقے کو اپنی زیرنگین لاکر امام کی سپرد کر دیں گی -

لیکن جین نے اس بچہ کا جو شجرہ نسب بیان کیا ہے یعنی یہ کہا ہے کہ وہ بچہ فرعون خاندان سے ہو گا یہ جین کی تصور کی غلطی ہے جیسا کہ خو جین نے بیان کیا ہے کہ میں اکثر مناظر کی توضیحات میں غلطی کر لیتی ہوں لیکن مناظر غلط نہیں ہوتا اور یہ بات اس لیے بھی درست ہے کہ خود اسلامی عقیدے کی اعتبار سے کوئی شخص امام کی مشاہدے کا زمانہ غیبت میں دعویٰ نہیں کر سکتا بلکہ صرف مناظرہ کا دعویٰ ہو سکتا ہے ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ یہ تو ممکن ہے کہ ہم نے اکثر امام کو اپنی زندگی میں دیکھا ہے مگر یہ نہ سمجھی ہوں کہ یہ امام ہیں یہ کیفیت مناظرہ ہے لیکن مشاہدہ کسی شی کی حقیقت کو سمجھ کر پہچاننا یعنی یہ سمجھ کر پہچاننا کہ جس کو دیکھا جا رہا ہے وہ امام مہدی علیہ السلام ہے ہیں یہ مشاہدہ ہے توجین پر صرف مناظرہ کی کیفیت ظاہر ہوئی ہے اس لئی اگر اس نے نسل غلط بیان کی تو محل تعجب نہیں اور عقیدے کی اعتبار سے ہم یہ بھی سمجھتی ہیں کہ جب امام کی غیبت راز سربستہ ہے تو اس کی اشاری تو جین کو خدا کی عطاء کردہ روحانی طاقت کی بناء پر مل سکتی ہیں لیکن وہ اپنی مشاہدے میں امام کو محدود نہیں کر سکتیں دوسری میرا یہ شبہ کہ جین نے اس بچہ کو ۱۹۶۲ء میں پیدا شدہ دیکھا ہے اس لیے عقلاً ماننا پڑتا ہے کہ امام مہدی تو وہ بچہ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ امام تو پیدا شدہ ہیں اور غائب ہیں جس کی تصدیق میں ہزاروں احادیث و اقوال موجود ہیں اس لیے اس سے مراد کوئی اور بچہ ہو گا اور چونکہ سید حسنی بھی مشرق وسطیٰ میں پیدا ہوئی گی اور ان کی عمر بھی تقریباً یہی ہوگی اس لیے جین نے سید حسنی کی ارتقاء کو دیکھا ہے ان کی ترقی بھی درحقیقت امام کی لئی ہے اور ان کی فتح کردہ زمین بھی امام کو ہی پیش ہوگی اس لئی ان پر یہ کیفیت صادق آتی ہے اور چونکہ سید حسنی کی خروج کا اختتام بھی امام کی حکومت کی قیام اور امن و سکون کی بقاء پر ہو گا اس لئی میرا خیال ہے کہ سید حسنی شاید پیدا ہو چکی ہیں چوں کہ حالات تیزی سے بدل رہی ہیں علامات مسلسل پایہ تکمیل کو پہنچ رہی ہیں ہم چونکہ متوجہ نہیں ہیں اس لئی محسوس نہیں کر رہی ہیں ورنہ خداوند عالم کی قدرت سے بعید نہیں کہ بہت جلد یہ سب امور مکمل ہو جائیں مگر یہ بہر حال طے ہے کہ اگر جین کی پیش گوئیاں درست ثابت ہوتی ہیں اور وہ واقعی روحانی عورت ہے جس کو خداوند عالم نے عطیہ خصوصی سے نوازا ہے تو لازم تھا کہ مستقبل کی اہم اطلاع اس کو دی جاتی چنانچہ وہ دی گئی اور جین کا یہ کہنا کہ وہ بچہ مشرق وسطیٰ میں پیدا ہوا ہے اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ روحانی اقتدار مشرق سے متعلق ہے اور اسی علاقہ کا کوئی فرد دنیا کو یکسر بدل دی گا اور میری نزدیک ایسی فرد کو مشرق وسطیٰ سے متعلق کرنا

ہی جین کی سچاہونی کی دلیل ہی ورنہ وہ علاقائی اور مذہبی تعصب کا بنا پر روحانی اقتدار کو مرکز یورپ اور امریکہ کو بتاتی مگر جین نے سچائی اور دیانت سے کام لیا ہی اس لئے ان کا یہ بیان بالکل توجہ کی قابل ہی کیونکہ اس بیان میں صداقت کا جلوہ ہی اب یہ کہ جس بچہ کو جین نے دیکھا ہی وہ کون ہی اس کو صرف خدا جانتا ہی ۔

## امریکی روحانی خاتون جین ڈکسن اور مستقبل کی اطلاعات

مشرق وسطی کی جنگ تباہیاں بربادیاں اور فرزند خلیل کا ظہور بحوالہ اخبار جہاں ۲۳ ستمبر ۱۹۷۰ء وغیرہ وغیرہ

امریکہ کی مشہور روحانی خاتون جین کے متعلق میں پہلے بھی اپنی موجودہ کتاب میں بہت کچھ تحریر کر چکا ہوں اب ان صفحات میں موصوفہ کے چند دیگر انکشافات تحریر کر رہا ہوں جو ان پر میری کتاب قیامت صغریٰ کے چھپنے کے بعد منکشف ہوئے ہیں ۔

تفصیل یہ ہے

جین ڈکسن اپنے مراقبہ کی خداداد صلاحیتوں کے ذریعہ سے ارشاد فرماتی ہیں کہ مجھے اپنے وجدانی علم سے نظر آ رہا ہے کہ ۲۰۰۰ میں چینی اور منگول افواج مشرق وسطیٰ پر مسلسل حملے کر رہی ہے اور دریائے اردن کے مشرق میں انتہائی طویل اور تباہ کن جنگ ہو رہی ہے یہ مشرق کی مغرب کے خلاف شدید جنگ ہوگی اس جنگ میں مشرق وسطیٰ کا شدید نقصان ہوگا اور مجھے یقین ہے کہ مشرق وسطیٰ افریقہ اور لاطینی امریکہ میں بھی بہت جلد مستقبل میں خوفناک مسلح تصادم ہوں گے مجھے یہ بھی نظر آ رہا ہے کہ نیویارک کی سیاسی مشین امریکہ میں بے پناہ مذہبی و معاشرتی طوائف الملوکی پیدا کر کے ایک آنے والے دجال مسیحی کے لیے زمین تیار کر رہی ہے جس کا ظہور بہت قریب ہے یہ دجال پورے عالم کا اغوا کر کے سیاسی و مذہبی و فلسفیانہ فطریات کا پاک انتہائی پرکشش ملغوبہ تیار کر کے کرۂ ارض کے مختلف آبادیوں کے ایمان یا اللہ والے افراد کو اذیت ناک اور شدید بحران کے بھنور میں ڈال دے گا اس کے اثرات عالمی پیمانے پر ہوں گے اور یہ عالمی حکومت کا پیشرو ہوگا جس کو امریکہ اور دنیا کی کرپٹ حکومتیں خوش آمدید کہیں گی ۔

مگر میں یہ بھی دیکھ رہی ہوں کہ ۱۹۶۲ء میں مشرق وسطیٰ کا فرزند خلیل پیدا ہو چکا ہے جو دنیا میں انسانیت کا مطلوبہ انقلاب برپا کر دے گا اور دنیا کے مختلف مذاہب اس کے ہاتھ پر ایک دین واحد اور دین غالب بن جائیں گے ۱۹۸۰ء کے بعد اہل دنیا کو اس رجل رشید کی بے پناہ قوتوں کا احساس ہوگا اور پھر اس کا بول بالا ہوتا رہے گا یہاں تک کہ ۱۹۹۹ء میں وہ کرۂ ارض کا فرمان روا بن جائے گا اور اس وقت تک دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب آچکا ہوگا روئے زمیں کی کوئی

طاقت اس کے سامنے دم نہ مار سکے گی اس کی حکمت اور حکومت عالمگیر ہوگی اس بچہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی بہت سی مشابہتیں ہوں گی مگر اس کا دین ظاہری دین عیسیٰ سے مختلف ہوگا وہ بچہ اس وقت سرسبز و شاداب اور گنجان علاقہ میں موجود ہے اس کے گرد کچھ فعال قوتیں ہیں جو اس کی حفاظت کر رہی ہیں عالم عرب میں اس کی آمد ایک روحانی ارتعاش بنی ہوئی ہے اس آنے والے کا ہیڈ کوارٹر یروشلم ہوگا وہ ایمان باللہ کو کمرۂ ارض پر غالب کر دے گا مگر اس سے پہلے یروشلم ایک شدید اور بھیانک زلزلے سے دوچار ہو چکا ہوگا جس سے وہاں قیامت صغریٰ نمودار ہو جائے گی ۔

موجودہ صدی کے چند سال اور ارضی و سماوی انقلابات میں دیکھ رہی ہوں کہ اس صدی میں بے شمار جغرافیائی تبدیلیاں کرۂ ارض کا حلیہ بدل کر رکھ دیں گی زلزلے بہت آئیں گے جن کی وجہ سے بے شمار دریا خشک ہو جائیں گے اور بے شمار دریا اپنے راستے تبدیل کر دیں گے اور بہت سے نئے دریا نمودار ہو جائیں گے جن کا تیز و تند بہاؤ ہر چیز کو تھس تھس کر دے گا خواہ وہ پہاڑ ہوں یا جنگل کھلے میدان ہوں یا آبادی والے گنجان علاقے ۱۹۷۷ء میں امریکہ کو ایک المناک جنگ سے دوچار ہونا پڑے گا جس کے بعد یہاں کا نظام حکومت ہی تبدیل ہو جائے گا اور اس سے ہمیں المناک سبق ملے گا۔

## موجودہ نسل کا حشر بے پناہ مصائب کا انبوه اور جراثیمی جنگ

مجھ پر انکشاف ہوا ہے کہ موجودہ نسل کے جوان جنہوں نے روحانی اقدار سے کاملا انحراف کا راستہ اختیار کیا ہے وہ ایسی بے شمار تکالیف اور اذیت ناک مصائب برداشت کریں گے جو نادیدہ ناشنیدہ ہوں گے موجودہ نسل جو زہریلی فصل اپنے افعال سے تیار کر رہی ہے اس کے تیار شدہ کھیت وہ خود کاٹے گی میں یہ بھی دیکھ رہی ہوں کہ آئندہ دس سال میں دنیا میں روحانیت کا تذکرہ بہت بڑھ جائے گا لوگوں کی دلچسپی علم مابعد النفسیات پر زیادہ ہو جائے گی۔ لیکن اس سے قبل ہم ایک جراثیمی جنگ سے دوچار ہوں گے یہ انتہائی مہنگی اور ہولناک قسم کی جنگ ہوگی اس میں انسانی جانوں، جانوروں اور فصلوں کی تباہی و اتلاف کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہے ان کل مصائب و تکالیف کا اختتام آنیوالی روحانی پیشوا کی آمد پر ہی ہو سکے گا۔

## 25 بسم الله الرحمن الرحيم

## سرزمین ایران کا مشہور ستارہ شناس حکیم جاماسپ اور اطلاع ظہور امام مہدی علیہ السلام یا بادشاہ دیں کی آمد

### جاماسپ نامہ کے اشعار کا ترجمہ

شاہ گستاخ نے حکیم جاماسپ سے دریافت کیا کہ دنیا میں انسان و حیوان کو کس وقت نجات حاصل ہوگی اور اس کی علامتیں کیا ہیں تو حکیم جاماسپ نے جواب دیا کہ بادشاہ اور اس کے وزیر آگاہ ہوں کہ مستقبل کا زمانہ خوف ترسیدگی میں بسر ہوگا ترکستان کے گرگ چہرے بھیڑنے ایران پر یلغار کریں گے اور دیندار افراد کمزور و ضعیف ہو جائیں گے خلق اللہ بکثرت موت کی نیند سو جائے گی اور زندگی ابترا و دشوار ہو جائے گی ظلم تشدد دنیا میں اس قدر ہوگا جو اس سے پہلے کبھی نہ ہوا ہوگا اس کے بعد ترک و نازی اور رومی دریائے دجلہ و فرات کے کنارے شدید جنگ کریں گے ایسے عالم میں بادشاہ دین پہنچے گا اس خوف و ہراس کے عالم میں خدائے عزوجل سے دعا کی جائے گی قبول ہوگی اے بادشاہ یہ وہ زمانہ ہوگا کہ جب بدکرداری عام ہوگی مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر قناعت کر لیں گی مرگ مفاجات بکثرت ہوگی ایسے بھیانک عالم میں وہ نیک بزرگ شخصیت ظاہر ہوگی جس کی ہدایت و اعانت سرزمین ایران سے بدی اور گمراہی دور ہوگی اور سچا دین رواج پائے گا اور جو اس کے سچے دین کو قبول نہ کرے گا وہ زلزلہ عظیم سے دوچار ہوگا آسمان سے خون برسے گا اور عظیم قحط دنیا میں رونما ہوگا اس کے بعد اللہ کا کرم ہوگا العلم عندہ لیعلم الغیب الا اللہ (حکیم جاماسپ پہلوی) حکیم موصوف نے علم نجوم کے ذریعہ سے اپنے اشعار میں مختلف قرانوں کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح دجال کے خروج کی اطلاع دی کہ:

ازین چوں فتادہ زخاکی قراں

دگر بارہ از گردش اختراں

چون آئند در روس و کیوال بہ ثور

زحل ارلود فصل چارم ز برج آفتاب

بمیزاں بود زہرہ با آفتاب

بود ماہ مریخ ز برج آفتاب

ہماں تیر سوزند در زیر مہر

چیسن گویند آن کاروان سپہر

کہ یک چشم مردم زبوم عرب

بیایدکنندروزدیں ازچو شب

بگوید نخستین کہ پیغمبرم

دگر بارہ گوید کہ خود داورم

فراواں کند خلق عالم ہلاک

خويزداں ندارد کسی ترس و باک

گذشتہ اشعار میں قرآن کا حوالہ دیتے ہوئے حکیم موصوف نے بتایا کہ سرزمین عرب سے ایک آنکھ والا انسان برا مدہوگا جو پہلی خو دکو نبی اور پھر خدا کہیگا اور مخلوق کو کثیر تعداد میں قتل کرے گا اسی کو احادیث میں دجال کہا ہے۔

دوسرے مقام پر مسلسل نظم میں حکیم ارشاد فرماتے ہیں کہ :

چون آید بسر باز دور زحل

شود از قدیم جہاں مبتدل

بمیزان رسد دور چو مشتری

جہاں را دگرگوں شود اداری

شدہ چون ہزار از مدار فلک

زسی صد فزوں بس بو دگر دیک

ز تائخ ختم ملوک عجم

بدیں گونہ باشندہ بیش ونہ کم

ان اشعار میں ایران میں ہشہ شبایت کے خاتمے کی اطلاع دی گئی ہے سال کا حوالہ شمسی اعتبار سے ہے شاید

دوسری نظم میں حکیم موصوف نے بالکل آخر زمانہ کی اطلاعات نظم کی ہیں اور سرزمین ایران کی تباہی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی خبر اس طرح نظم کی ہے اس نظم میں چینوں کے حملہ کا خاص طور سے تذکرہ ہے۔

چین گفت جاماسپ روشس رواں

بدانید دوران آخر زمان

ہمہ کش شوندرق محنت چنان  
چہ دارندہ چہ مردم خاص عام  
بہ ہشتاد و ہشتم سپاہی زچین  
بحد سمرقند و ماچین و چین  
بہ ہشتاد و نہ کشور نیمرد  
ستانند تا دامن اسپروز  
گہی نظم تاریخ ایران نگر  
کنند بینان جملہ زیروزبر  
سراسر بدوم و پراں کند  
مکان پلنگا و شیراں کند  
چہ قحط دست و تنگی بہ ایران تسمین  
کجا لشکر ترک و ماچین و چین  
کافی اشعار کہ بعد فرماتے ہیں اور اطلاع ظہور دیتے ہیں -  
شہی آید از جانب ملک روم  
یگر دسرتخت تاتار و روم  
ذرا یا زده ماہ شاہی کند  
کہ مہدی کہ صاحب زمان در رسد  
سراسر پر آباد دارد زمین  
ازاں پس کہ آید بہماں شاہ دیں  
بز ارون درود و ہزاروں سلام  
ز ماہاد بروح پیغمبران

## امریکہ کے مشہور و معروف مستقبل شناس کے انکشافات

جناب کریسول جن کی اب تک ۸۶ فی صدی پین گوئیاں ہمیشہ درست ثابت ہوئی ہیں -

ترجمہ وتلخیص جناب افسر آذر صاحب بحوالہ داستان ڈائجسٹ جولائی ۱۹۷۲ء۔

صاحب موصوف انتہائی وثوق سے ۷۲ء میں ارشاد فرماتے ہیں کہ آئندہ دس برس روئے زمین پر بسنے والے افراد کے لیے ہلاکت، تباہی بربادی، تخریب اور شکست وریخت کا پیغام لائیں گے نوع انسانی پرارضی و سماوی تباہیاں نازل ہوں گی زمین آگ اگلے گی کرۂ ارض کے سخت اور ٹھوس خول کو پھاڑ کر تباہی کے عفریت چنگھاڑتے ہوئے ابل پڑیں گے سمندروں کی تہوں سے آگ کے شعلوں اور دیوپیکر چنگاریوں کے فوراً پھوٹیں گے آسمان سے زہریلی گیس دنیا کو مفلوف کر دے گی دوسرے سیاروں کی مخلوق زمین کو اپنا مسکن بنائے گی سیارے آپس میں ٹکرا کر رات کو دن کی طرح روشن کر دیں گے اور دن میں سورج کی روشنی سیاروں کے ٹکراؤ سے پیدا ہونے والی ایٹمی آگ سے ماند پڑ جائے گی زمین کی زہریلی گیس تمام سبزی اور ترکاریوں کو مسموم بنائے گی اور ایک پورا جیتا جاگتا شہر تین دن میں شہر خموشاں بن جائے گا نہ انسان باقی رہے گا اور نہ جانور پھر اس مردہ شہر کے مردوں کو ٹھکانے لگانے کے لئے اس بد قسمت شہر کو ایٹم بم سے تباہ کر دیا جائے گا سمندروں میں ایسے طوفان اٹھیں گے کہ آج تک تمام طوفان مجموعی طور سے ان کے سامنے ہیچ ہوں گے ایشیا، آسٹریلیا اور جاپان میں اس سمندری طوفان سے کروڑوں افراد موت کی وادی میں سوجائیں گے، نت نئی قسم کی بیماریاں اور وباؤں کی وبا ہندوستان سے پھیلے گی اور کروڑوں افراد کو قلمہ اجل بنائے گی انسان انسان سے نفرت کرے گا محبت رفاقت کے جذبات مفقود ہو جائیں گے قحط ایسا پڑے گا کہ والدین اپنے شیرخوار بچوں کو اور طاقتور اپنے سے کمزور کو مار کر کھا جائے گا اور یوں اپنی بھوک مٹانے کے سامان کر کے گامین اپنے مدارس سے ہٹ جائے گی اور مریخ کی بے پناہ کشش کی اسیر بن جائے گی ہر ملک میں بڑی بڑی شخصیتوں کو قتل کیا جائے گا لوٹ مار قتل و غارت گری کے رجحانات عام ہو جائیں گے اور بیسویں صدی کے ترقی یافتہ اور آسانیوں اور آسائشوں میں پلا ہوا نحیف و زار اور نازک انسان ان سختیوں اور مصیبتوں کو نہ جھیل سکے گا۔

۱۹۸۰ء تک دس برس میں ہونے والے واقعات اور آنے والی تباہیوں کی ہلکی سی جھلک ان پیش گوئیوں سے ظاہر ہے موصوف فرماتے ہیں کہ مجھے افسوس ہے کہ آئندہ دس برس کے لیے نوع انسان کے لیے کوئی خوش آئند پیشین گوئی نہیں کر سکتا بہر حال میں نے آنے والے خطرات سے آگاہ کر دیا ہے اب آپ ان کو پڑھنے اور آنے والے مصائب کے لئے تیار رہئے۔

## مرزا برادران اور حضرت امام مہدی علیہ السلام

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر آئمہ علیہم السلام نے احادیث میں پیشتر ہی

اطلاع دی تھی کہ امام قائم کا اس وقت تک خروج نہ ہوگا جب تک کہ ساٹھ جھوٹے افراد دعویٰ نبوت نہ کر لیں چوں کہ یہ ارشاد پیغمبر و آئمہ تھا اس لئے اس کا مکمل ہونا بھی لازمی تھا اور رہے چنانچہ شواہد موجود ہیں کہ زمانہ پیغمبر سے یہ سلسلہ جاری رہا ہے اور ہنوز باقی ہے ہمارے خیال میں تو شاید یہ تعداد پوری ہو چکی ہے لیکن اگر ابھی کچھ ایسے دعویٰ کرنے والے باقی ہیں تو یقین کامل ہے کہ وہ بھی بہت جلد اس علامت کے مکمل ہونے میں معاون ہوں گے مگر اس سلسلہ میں یہ ظاہر کرنا اشد ضروری ہے کہ بنے ہوئے جھوٹے انبیاء نے اپنے مسلک کا اظہار کرتے ہوئے اور خود کو نبی ثابت کر کے جس مذہب سے افراد عالم کو روشناس کرایا ہے وہ زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہا ہے اور اگر کسی صورت وہ باقی بھی رہا ہے تو اس نے دنیا میں موافق حالات اور سازگار ماحول نہ ہونے کی بنا پر زیادہ شہرت حاصل نہیں کی ہے کیوں کہ پرانے زمانے میں افراد میں حقیقی مذہب سے دلچسپی تھی اور مذہب حق کی معلومات بہم پہنچانے سے کام رہتا تھا مگر امتداد زمانہ اور تقلید مغرب کے پیش نظر جب یہ جذبہ ختم ہو گیا اور ہر آواز دینے والے کے پیچھے چلنا عادت عمومی میں شامل ہو گیا تو چند ایسے مذاہب کو فروغ کا موقع مل گیا اور انہوں نے قدرے شہرت بھی حاصل کر لی چنانچہ ایسے مذاہب جو آج بھی کافی مشہور ہیں ان کے بانی مرزا برادران تھے جن میں کے ایک صاحب نے سرزمین ایران سے یہ سلسلہ شروع کیا ان کا پھیلا یا ہوا مذہب بہائیت کے روپ میں پھیل رہا ہے دوسرے سرزمین ہند کی ایک عجیب و غریب شخصیت تھے جن کا مذہب بجائے ان کی ذات کے ان کے وطن کے نام سے زیادہ مشہور ہے اور تقریباً ہر جگہ اس مذہب کو قادیانیت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ان حضرات نے عجیب و غریب دعویٰ کئے اور خوب شہرت حاصل کی مثلاً بابی فرقے کے مورث اعلیٰ علی محمد باب نے پہلے خود کو امام کہا اور پھر نبی بتایا اور آخر میں جب دماغ زیادہ خرابی کی منزل سے متصل ہوا تو الوہیت کا دعویٰ کر دیا اور قرآن کے مقابلے پر ایک کتاب بھی ”البيان“ کے نام سے پیش کر دی اس طرح ہندوستان کے مدعی نے بھی پہلے خود کو مہدی بتایا یعنی پہلے امام بنے پھر خود کو مریم کہا بعد میں روحانی طور سے جنس تبدیل ہو گئی اور موصوف مسیح موعود بن گئے یہ سب کچھ موصوف کی ذاتی تحریرات میں موجود ہے چونکہ ہر گمراہ سے گمراہ آدمی کو کچھ نہ کچھ ماننے والے مل ہی جاتے ہیں اس لئے یہ حضرات بھی اس سلسلے میں دنیا سے ناکام اٹھے بلکہ ان کے حضرات کے پیرو بھی آج دنیا میں کثیر تعداد میں موجود ہیں ۔

ان حضرات کے پیروں کا ہونا اور ان کا شہرت حاصل کرنا ہمارے لئے زیادہ باعث تعجب اس لئے نہیں کہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ آج کل بازار میں اگر کوئی شخص اپنی صحت کے کمالات ظاہر کرنے لگتا ہے تو ان کے دیکھنے کے لئے بھی مجمع لگ ہی جاتا ہے دیکھنے والے اگرچہ جانتے ہیں کہ وقت ضائع ہو رہا ہے اور شعبدہ باز جو کچھ دکھا رہا ہے اس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے مگر پھر بھی دیکھنے والے دیکھتے ہی رہتے ہیں اور ایسا کرنے والوں کو کچھ نہ کچھ دامن ہی

جاتی ہے تو پھر ایسے حضرات کے اگر کچھ ماننے والے پیدا ہو جائیں تو تعجب کیا ہے جبکہ پورے عالم میں عام طور سے گمراہی کا زور و شور ہے اور مذہب حق سے واقفیت پہچانے کا ذوق و شوق قطعاً ختم ہو چکا ہے اس لئے ایسے مذاہب کو پھلنے پھولنے کے کافی مواقع موجود ہیں اور پھر ایسے مذاہب کی پشت پناہی عہدیدار و سرمایہ دار کرتے ہوں تو ذرا سادھی تعجب باقی نہیں رہتا مگر ہمیں تو تعجب ان حضرات کی تحقیقات، تخلیقات، مکاشفات اور ان کے احکامات پر ہوتا ہے اور ان کی جرات کی داد دینیے بغیر دل مانتا ہی نہیں ہے چنانچہ آپ ان حضرات کی کاوشوں کو ملاحظہ فرمائیں تو صرف اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ایسے لوگ آپ کو سچا ثابت کرنے اور کم پڑھے لکھے لوگوں کو بیوقوف بنانے کے لئے صرف یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ اپنے مفاد کے پیش نظر ارشاد خدا اور احادیث پیغمبر اکرم کی حسب منشاء تاویل کر لیتے ہیں اور یقیناً اس میدان میں ان حضرات کو اور ان کے ماننے حضرات کو ید طولی حاصل ہے مگر اکثر تاویلات تو اس قدر عجیب و غریب ہوتی ہیں کہ پڑھ کر تبسم لبوں پر کھیلنے لگتا ہے اور عقل ماتم میں مشغول ہو جاتی ہے اور بے ساختہ زبان سے نکل جاتا ہے کہ برین عقل و دانش باید گریست

آپ کے لطف اندوز ہونے کے لئے یہ مثال کافی ہے کہ اکثر احادیث میں یہ تذکرہ ہے کہ دور آخر میں دجال ظاہر ہوگا اور اس کے حلیے میں خاص بات یہ ہے کہ اس کے ایک آنکھ ہوگی جو بجائے حلقہ چشم کے پیشانی پر چمکتی ہوگی اور اس کئی کئی میل تک وہ آنکھ کام کرے گی تقریباً چونسٹھ ہاتھ دجال کا جسم لمبا ہوگا خود کو مہدی ثابت کرنے ہندوستانی مرزا صاحب نے فوراً اس حدیث کی تاویل کی چونکہ سلسلہ روایت معتبر تھا اس لئے اس کو نظر انداز تو نہیں کر سکے بلکہ تاویل کر کے یہ ارشاد فرمایا کہ میرے ظہور کے موقع پر یہ علامت مکمل ہوگئی یعنی دجال ظاہر ہو گیا لوگوں نے پوچھا کہ حضور دجال کیا ہے؟ آپ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد ریل ہے دیکھو یہ میرے زمانے میں ہندوستان میں ظاہر ہوئی ہے اور اس کے درمیان میں روشنی ہے اور چونسٹھ ہاتھ لمبی ہے یہ ہے جناب والا ایسے حضرات کی امامت اور نبوت ایسی خرافات سے کتابیں بھری ہیں

مگر ہمیں ان پر قطعاً تعجب نہیں اس لئے کہ یہ علامت پوری ہونا تھی اور کسی نہ کسی کونبوت کا دعویٰ کرنا ہی تھا لہذا انہوں نے بڑا احسان کیا کہ اس علامت کے مکمل ہونے میں معاونت کر دی مگر افسوس تو صرف اس امر کا ہے کہ ان حضرات نے اپنے ظہور اور دعویٰ کے اثبات کی جوا حدیث پیش کی ہیں اور اپنی آمد کی جوشانیاں بتائی ہیں وہ زیادہ تر شیعہ اثنا عشری فرقہ کے آئمہ علیہم السلام سے منسوب ہیں کیونکہ بعد از پیغمبرانہیں حضرات نے اس موضوع پر زیادہ توجہ دی ہے اور بقول علامہ جوہری کیوں توجہ نہ دیتے کیوں کہ یہ تو خالص انہیں کے گھر کا معاملہ تھا اس لئے ان حضرات کو اور کہیں تو ان حضرات نے حسب عادت ان مشہور اقوال کی تاویل کر کے جملہ علامات کی اپنی ذات پر چسپاں کر دیا اور طریقہ بیان ایسا اختیار کیا کہ اچھے خاصے پڑھے لکھے

افراد دھوکہ کھا گئے اور گمراہی کا ایک جدید دروازہ کھل گیا مگر ان باتوں سے صرف وہی حضرات دھوکہ کھا جاتے ہیں جن کو علامات ظہور کا تفصیل علم نہیں ہے چونکہ اردو زبان خصوصاً ایسی کوئی کتاب نہ تھی جس میں علامات ظہور تفصیل سے تحریر ہوں اس لئے میں نے یہ ضروری سمجھا کہ ایسی کتاب مرتب کر دی جائے چونکہ مجھے بھی اکثر ان مذاہب کے مبلغین سے شرف ملاقات حاصل رہا ہے اور مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کا موقع بھی ملا ہے مگر میں نے ہمیشہ ان کا زور صرف اسی بات پر صرف ہوتے دیکھا ہے کہ جس طرح ہوسکے اقوال و احادیث و قرآن کا حسب منشاء تاویل کر لی جائے اور اپنے مقصد کو جس طرح ہوسکے ثابت کر دیا جائے بہر حال یہ ایک طریقہ ہے جو انہیں حضرات کو زیب دیتا ہے۔

مگر میں نے صرف مندرجہ ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کتاب ہذا تالیف کر دی ہے اور اس میں احادیث معتبرہ سے اخذ کردہ تمام اہم ترین علامات ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام کو جمع کر دیا ہے اب دیکھنا صرف یہ ہے کہ یہ حضرات کس کس علامت کی کیا کیا تاویل کرتے ہیں اور کس طرح کرتے ہیں دوسرے اس کتاب کے بعد تقریباً ہر مسلمان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ خود بھی دریافت کرے کہ ان مندرجہ ذیل علامات میں سے ان حضرات کے بے بنیاد دعووں کے وقت کون کون سی علامات مکمل ہو چکی ہیں مثلاً سید حسنی نے کب خروج کیا فتنہ سفیانی کب ظاہر ہوا؟ آسمانی چیخ کب سنی گئی روسیوں اور انگریزوں کی جنگ مشرق وسطیٰ میں کب ہوئی؟ ان حضرات کی آمد کا بہ زبان فصیح اعلان کب ہوا سورج چلتے چلتے کب رکا وغیرہ وغیرہ۔

نیز اس کتاب سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ ایسے لاعلم اور بے دین حضرات جنہیں مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور پھر بھی وہ مذہبی میدان میں شہرت حاصل کرنے کے لئے مختلف قسم کی بے تکی باتیں کرتے رہتے ہیں کبھی خدا کے وجود سے انکار کرتے ہیں کبھی مسلمانوں کے متفق علیہ عقیدے یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود کے منکر ہو کر اپنے عقائد کا پرچار کرتے ہیں اور یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ عقیدہ یہودیوں کا پیدا کردہ ہے اسلام سے اس کا دور کا بھی

واسطہ نہیں نہ کوئی مہدی ہے اور نہ کوئی دجال مجھے یقین ہے کہ اب ان کی زبان بھی بند ہو جائے گی کیونکہ میں نے مسلمانوں کے جملہ فرقوں کی کتابوں سے اخذ کردہ علامات کو تحریر کیا ہے ان میں کی یہ علامت اس امر کی شاہد ہے کہ اگر کوئی آنے والا نہ تھا تو پھر یہ بیانات کیوں دیئے گئے ہیں ان علامات کی جانب متوجہ کیوں کیا گیا اور مسلمانوں کی کتابوں میں اس قدر مواد اس موضوع پر کیوں موجود ہے ظاہر ہے کہ اگر امام مہدی علیہ السلام کا وجود نہ ہوتا پیغمبر اکرم و آئمہ کرام اور اصحاب کرام کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ نعوذ باللہ کذب و افترا کے پھیلائے کی کوشش کرتے اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو ارتکاب گناہ پر مجبور کرتے مگر چونکہ یہ مسلمہ حقیقت تھی اس لئے ان حضرات نے امت محمدیٰ تک اس امر کے پہنچانے میں کسی کوتاہی سے

کام نہیں لیا بلکہ اس قدر مواد جمع کر دیا کہ اب ظہور امام تک وہ مٹ نہیں سکتا بلکہ ہر منزل پر صداقت کا مینار ثابت ہوگا اور ہر مومن کے لئے اضافہ ایمان کا سبب بنے گا علامات میں موجود ہے کہ کثرت سے مسلمان امام کے وجود سے انکار کر دیں گے اس لئے اگر آپ مختلف گوشوں سے انکار کی آوازیں سنیں تو متعجب نہ ہوں غصہ میں نہ آئیں بلکہ مسرت کا اظہار کریں کیونکہ ایک علامت اور مکمل ہوئی اور ظاہر ہے کہ جس قدر علامات جلد مکمل ہو جائیں گی اسی قدر عجلت سے ظہور کا امکان پیدا ہو جائے گا اور بعد ظہور انشاء اللہ تعالیٰ ظلم و جور سے بھرپور عالم عدل و انصاف کی دولت سے مالا مال ہو جائے گا جہنم کدہ دنیا جنت ارضی کی شکل اختیار کر لے گا وعدہ الہی بہر حال مکمل ہو کر رہے گا اور جھوٹے دعوے کرنے والے اس نور خدا کو منزل کمال پر فائز ہونے سے برگزیدہ نہیں روک سکتے کیونکہ خدا کا وعدہ ہے کہ نور الہی مکمل ہو کر رہے گا لوگ نور خدا کو اپنی پھونکوں سے گل کرنا چاہتے ہیں مگر خدا اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا کہ اپنے نور کو مکمل کرے خواہ کفار کتنی ہی کراہیت کیوں نہ کریں خدا کا دین جملہ ادیان باطل پر غالب آکر رہے گا اگرچہ مشرکین کو یہ ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔

## شاہ نعمت اللہ ولی اور ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام

شاہ صاحب انتہائی معروف شخصیت ہیں آپ بخارا، ایران سے ہندوستان بھی تشریف لائے تھے اور آج تک دنیا ان کے تقدس کے گن گاتی ہے انھوں نے مختلف قصیدے مستقبل کے پیشین گوئیوں سے متعلق نظم فرمائے ہیں کہا جاتا ہے کہ لوگوں نے اگلے قصائد میں کافی آپریشن کر دئے ہیں ذیل میں موصوف کے ایک قصیدے سے اخذ کئے ہوئے چند اشعار پیش ہیں جن میں حضرت امام کے متعلق اشارے موجود ہیں۔

قدرت کردگار می بینم

حالت روزگاری بینم

از نجوم این سخن نمی گویم

بلکہ از سریاری بینم

جنگ و آشوب فتنہ بیداد

از یمن و یساری بینم

غار و قتل و لشکر بسیار

در میان و کنار می بینم

مذہب و دین ضعیف می بینم

مبتدع و افتخار می بینم

ترک تاجیک را بہم دیگر

خصمی و کرو دار می بینم

اندکی امن اگر بود آن روز

در حد کوہسار می بینم

غم مخور آنکہ من درین تشویش

حرمی وصل یار می بینم

بعد آن سال و چند سال دیگر

عالمی چون پنگار می بینم د

نائب مہدی آشکار شود

بلکہ من آشکامی بینم

بادشاہ تمام دانائی

سرور باوقار می بینم

بندگان جناب حضرت او

سر بر تاجدار می بینم

نوٹ : اس قصیدے میں بھی تقریباً وہی علامتیں بیان کی گئی ہیں جو پہلے تحریر کر چکا ہوں مگر یہ نتیجہ ظاہر ہے کہ اولیاء اللہ کو بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کا انتظار رہا ہے اور اب بھی ہے چونکہ یہ واقعات ہونے والے ہیں اس لئے اکثر اولیاء اللہ کو بھی اس کا علم ہے ۔

**26 بسم اللہ الرحمن الرحیم**

## سرزمین عرب کے مشہور و معروف کاہن سطح کا روح پرور بیان

بحار الانوار میں کعب ابن الحرث سے منقول ہے کہ ”ذاجان“ بادشاہ کو کسی امر میں شک پیدا ہوا تو اس نے مشہور و معروف کاہن سطح کو طلب کیا جب سطح اس کے پاس آیا تو بادشاہ نے اس کے علم کو آزمانے کے لئے اپنے پاؤں کے نیچے ایک دینار چھپالیا اور پھر سطح کے اپنے پاس بلایا اور اس سے پوچھا کہ بتا میں نے کیا چیز چھپائی ہے تو سطح نے فصیح زبان میں عرض کیا کہ میں بیت اور حرم کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور ٹھوس پتھر (حجر اسود کی قسم کھاتا ہوں اور میں قسم کھاتا ہوں رات کی جب وہ تاریک ہو جائے یا اور قسم کھاتا ہوں صبح کی جب وہ مسکرانے لگے میں قسم کھاتا ہوں ہر فصیح و غیر فصیح کی کہ تونے میرے امتحان کے لئے ایک دینار چھپایا ہے اپنے پیر کے نیچے اور قدم کے درمیان۔

بادشاہ خوش ہوا اور اس نے دریافت کیا کہ سطح یہ بتاؤ تمہارے پاس یہ علم کہاں سے آیا ہے اس نے جواب دیا کہ میرا ایک بھائی ہے جو بروقت میرے پاس رہتا ہے وہ مجھے علم دیتا رہتا ہے اور میں بتاتا رہتا ہوں۔

تب بادشاہ نے دریافت کیا کہ مجھے آنے والے زمانے میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کی خبر دے یہ سن کر سطح نے جواب دیا کہ اے بادشاہ سن جب دنیا سے نیک لوگ ختم ہو جائیں اور شریر ترین افراد سربلندی حاصل کر لیں تقدیر الہی کے متعلق جھوٹ بولا جائے آنکھیں جھک جائیں اور رحم قطع کئے جانے لگیں مالداروں کا وقار بڑھ جائے اور باغی و سرکش افراد زیادہ پیدا ہو جائیں جو حلال اسلام کو حرام کر دیں کلمہ میں اختلاف پیدا ہو جائے اور دنیا سے احترام اٹھ جائے تو یہ سب اس وقت ہوگا کہ جب ایک ستارہ طلوع کرے گا جس سے اہل مغرب ہراساں ہوں گے اس کی دم دم دار ستارہ سے مشابہ ہوگی اس کے بعد بارشیں رک جائیں گی قیمتیں ساری دنیا میں گراں ہو جائیں گی پھر اہل بربر زرد جھنڈوں کے ساتھ خوبصورت سواریوں پر سوار ہو کر مصر میں نازل ہو جائیں گے اس وقت صخر کی اولاد سے ایک شخص خروج کرے گا اور وہ کالے جھنڈوں کو سرخ میں تبدیل کر دے گا اور محرمات کو مباح قرار دے گا عورتوں کو پستانوں کے بل لٹکایا جائے گا یہی وہ آدمی ہے جو کوفہ کو تاراج کرے گا اس وقت کتنی سفید پنڈلیوں والی (حسین عورتیں) ایسی ہوں گی جو سر راہ پڑی ہوں گی اس حالت میں کہ ان کے شوہر قتل کئے جا چکے ہوں گے اور ان کی کمر ٹوٹ چکی ہوگی عصمتیں لوٹ چکی ہوں گی اس وقت نبی کے فرزند مہدی کا خروج ہوگا اور یہ اس وقت ہوگا کہ جب ایک مظلوم مدینہ میں قتل کر دیا جائے گا اور اس کا ابن عم (چچا زاد بھائی) حرم مکہ میں قتل کر دیا جائے گا اس وقت خفی سے (پوشیدہ چیز) ظاہر ہوگی یہ اس وقت ہوگا جب رومی (انگریز) زور پکڑیں گے اور قتل و غارت کا بازار گرم ہوگا اس

زمانے میں دنیا میں کئی گرہیں لگیں گے پھر اس کے بعد صفیں مرتب کی جائیں گی یعنی جنگ کی تیاریاں تیز ہوں گی تب ایک بادشاہ ضایع یمن سے خروج کرے گا جو روٹی کی طرح سفید ہوگا اور اس کا نام حسن یا حسین ہوگا اس کے خروج فتنے بند ہو جائیں گے تب وہ مبارک ہادی و مہدی ظہور کرے گا جو سید علوی ہوگا اس وقت لوگ خدا کی اس نعمت کے آنے پر مسرت محسوس کریں گے اور انتہائی خوشی کا اظہار کریں گے ان کے نور سے ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اور حق پوشیدہ ہونے کے بعد ظاہر ہوگا لوگوں میں مال کی مساوی تقسیم ہوگی تلوار نیام میں رکھ دی جائیگی لوگ خوشی و خوشحالی کی زندگی بسر کریں گے اور حق حقداروں کی جانب لوٹ آئے گا لوگوں میں ضیافت و مہمانداری عام ہوگی اور ان کے عدل کی وجہ سے گمراہی کافور ہو جائے گی گویا جو گرد اٹھی ہوئی تھی وہ بیٹھ جائے گی یہ انے والا زمین کو عدل و داد سے بھر دے گا اور دن و رات کو محبت سے سرشار کر دے گا۔

## 27 سوال و جواب

### سوال و جواب

سوال : اگر امام مہدی علیہ السلام کی حکومت اچھی حکومت ہے تو منافق کس طرح ذلیل ہوں گے؟ کیا امام علی علیہ کی حکومت اچھی حکومت نہیں تھی، جس میں منافقوں نے اپنی جگہ بنائی اور امام علی علیہ السلام کو خانہ نشین کر دیا؟

جواب : حکومت کئی طرح سے اچھی ہوتی ہے، جیسے حاکم اچھا ہو، حکومت کے قانون شرعی ہوں، عوام کے ساتھ حکومت کا سلوک اچھا ہو یا حکومت میں عدالت پائی جاتی ہو۔

تمام معصومین علیہم السلام کی حکومت اچھی حکومت ہے، امام مہدی (عج) کی حکومت پوری دنیا پر ہوگی، اس میں عدالت، شریعت کے قانون اور اللہ کا نور حاکم ہوگا۔ لیکن گناہ و گمراہی بھی باقی رہے گی اہل بیت علیہم السلام کی روایاتوں سے پتا چلتا ہے کہ دجال کا خروج امام مہدی (عج) کی حکومت کے خلاف ہوگا یہودی و ناصبی لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور امام کی حکومت کے خلاف جنگ کریں گے۔

سوال : امام مہدی کب اور کہاں ظہور کریں گے؟

جواب : امام مہدی (عج) کے ظہور کا وقت معین نہیں ہے ان کے ظہور کے وقت کو معین کرنے والا جھوٹا ہے۔

فضیل کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین ہے۔ حضرت نے میرے جواب میں فرمایا کہ جو ظہور کے وقت کو معین کرے وہ جھوٹا ہے۔

بحار الانوار ج ۵۲ صفحہ ۱۰۳

محمد بن مسلم کا کہنا ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ جو تمہارے لئے امام کے ظہور کا وقت معین کرے اس کو جھٹلانے میں نہ جھجکو، کیونکہ ہم ظہور کا وقت معین نہیں کرتے۔

بحار الانوار ج ۵۲ صفحہ ۱۰۴ و ۱۱۷

لہذا حضرت کے ظہور کا وقت قیامت کی طرح معین نہیں ہے اور جو کوئی وقت معین کرے وہ جھوٹا ہے۔

کچھ روایاتوں میں اتنا ضرور ملتا ہے کہ آپ جمعہ کے دن ظہر کے وقت ظہور کریں گے جن روایاتوں میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ عاشور کے دن یا عید نوروز کو ظہور کریں گے وہ بھی صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ یہ تینوں چیزیں ایک دن میں جمع ہو سکتی ہیں۔

ہاں امام مہدی (عج) کے ظہور کی جگہ معین ہے وہ یقینی طور پر مکہ میں ظاہر ہوں گے۔

مفضل نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے مولا امام مہدی علیہ السلام کہاں پر اور کس طرح ظہور کریں گے؟ تو حضرت نے جواب دیا کہ اے مفضل وہ تنہا ظہور کریں گے اور تنہا خانہ کعبہ کے پاس آئیں گے اور تنہا رات وہیں گزاریں گے۔

بحار الانوار جلد ۵۳ صفحہ ۷

سوال : امام مہدی علیہ السلام کن حالات میں اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب : امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش کے حالات عام نہیں تھے چونکہ پیغمبر اسلام نے فرمایا تھا کہ ”وہ مہدی آل محمد جو ظالموں کا خاتمہ کر کے زمین کو عدل سے بھرے گا، امام حسن عسکری کا بیٹا ہوگا“ اس لئے بنی عباس کے خلیفاؤں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو سامرہ نامی ایک شہر میں بند کر دیا تھا خلیفہ کا مقصد یہ تھا کہ اگر ان کے کوئی بیٹا پیدا ہوا تو اسے قتل کر دیں گے جس طرح فرعون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی فکر میں تھا۔

اس طرح کے خوف کے حالات میں حضرت امام مہدی علیہ السلام پوشیدہ طور پر دنیا میں تشریف لائے امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی

پھوپھی جناب حکیمہ خاتون کا بیان ہے کہ ایک روز میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس گئی تو آپ نے فرمایا کہ ائے پھوپھی آپ آج ہمارے ہی گھر میں رہیں کیونکہ خداوند عالم مجھے آج ایک وارث عطا فرمائے گا میں نے کہا کہ یہ فرزند کس کے بطن سے ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ نرجس کے بطن سے متولد ہوگا جناب حکیمہ نے کہا! بیٹے میں تو نرجس میں حمل کے کچھ بھی آثار نہیں پاتی ہوں امام نے فرمایا کہ ائے پھوپھی نرجس کی مثال مادر موسیٰ جیسی ہے جس طرح حضرت موسیٰ کا حمل ولادت کے وقت سے پہلے ظاہر نہیں ہوا تھا اسی طرح سے میرے فرزند کا حمل بھی بروقت ظاہر ہوگا غرض کہ امام علیہ السلام کی خواہش پر میں اس شب وہیں رہیں جب آدھی رات گذر گئی تو میں اٹھی اور نماز تہجد میں مشغول ہو گئی، اور نرجس بھی اٹھ کر نماز تہجد پڑھنے لگی اس کے بعد میرے دل میں یہ خیال آیا کہ صبح قریب ہے اور امام حسن عسکری علیہ السلام نے جو فرمایا تھا وہ ابھی تک ظاہر نہیں ہوا! اس خیال کے دل میں آتے ہی امام علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے آواز دی! اے پھوپھی جلدی نہ کیجئے حجت خدا کے ظہور کا وقت بالکل قریب ہے یہ سن کر میں نرجس کے حجرے کی طرف پلٹی، نرجس مجھے راستہ ہی میں ملی، مگر ان کی حالت اس وقت متغیر تھی وہ لرزہ بر اندام تھیں، ان کا سارا جسم کانپ رہا تھا۔

لبشرا، شرح مودۃ القربی، صفحہ ۱۳۹

میں نے یہ دیکھ کر ان کو اپنے سینہ سے لپٹا لیا اور ”سورہ قل، انا نزلنا اور آیۃ الکرسی“ پڑھ کر ان پر دم کیا، تو بطن مادر سے بچے کی آواز آنے لگی یعنی جو کچھ میں پڑھتی جا رہی تھی، وہ بچہ بھی بطن مادر میں وہی پڑھ رہا تھا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ تمام حجرہ روشن و منور ہو گیا میں نے دیکھا کہ مولود مسعود زمین پر سجدے میں پڑا ہوا ہے میں نے بچے کو اٹھا لیا۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے حجرے سے آواز دی اے پھوپھی میرے فرزند کو میرے پاس لائیں میں لے گئی آپ نے اپنی گردن پر بٹھا لیا اور اپنی زبان بچے کے منہ میں دیدی اور فرمایا کہ ائے فرزند! خدا کے حکم سے بات کرو بچے نے اس آیت کی تلاوت کی :

”بسم اللہ الرحمن الرحیم ونزیدان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم الائمہ ونجعلہم الوارثین۔“

ترجمہ یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو زمین پر کمزور کر دیے گئے ہیں اور ان کو امام بنائیں اور انہیں کوروئے زمین کا وارث بنائیں۔

اس کے بعد کچھ سبڑ پائروں نے آکر ہمیں گھیر لیا، امام حسن عسکری علیہ السلام نے ان میں سے ایک کو بلایا اور بچے کو دیتے ہوئے کہا ”قد کفا حفظہ“ اس کو لے جا کر اس کی حفاظت کرو یہاں تک کہ خدا اس کے بارے میں کوئی حکم دے۔ کیونکہ خدا اپنے حکم کو پورا کر کے رہے گا میں نے امام

حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ طائر کون تھے؟ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل تھے اور وہ دوسرے، فرشتہ رحمت تھے اس کے بعد فرمایا کہ اے پھوپھی اس فرزند کو اس کی ماں کے پاس سے لے جاؤ تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور وہ محزون و مغموم نہ ہو اور یہ جان لو کہ خدا کا وعدہ حق ہے ”واکثر ہم لایعلمون“ اور اکثر لوگ اسے نہیں جانتے اس کے بعد اس مولود مسعود کو اس کی ماں کے پاس پہنچا دیا گیا۔

سوال: کیا منجی جہان کا عقیدہ صرف شیعوں میں پایا جاتا ہے؟

جواب: یہ عقیدہ شیعوں سے مخصوص نہیں ہے بلکہ سبھی ادیان و مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ اہل سنت کے یہاں حضرت امام ت بہت سی حدیثیں پڑھی جاتی ہیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق شیعوں و سنیوں کے درمیان صرف یہ فرق پایا جاتا ہے کہ سنی کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام پیدا ہوئے گے اور شیعہ کہتے ہیں کہ پیدا ہو چکے ہیں اور زندہ ہیں لیکن غیبت میں زندگی بسر کر رہے ہیں یہ عقیدہ اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب میں بھی پایا جاتا ہے جیسے .....

## زردشت

زردشتیوں کی مذہبی کتاب زندمیں یدافسادیوں کے اختتام اور نیک لوگوں کی حکومت کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ احریمن کا لشکر ایزدان کے لشکر سے ہمیشہ جنگ کرتا رہتا ہے اور اکثر احریمن کی جیت ہوتی ہے لیکن اس طرح نہیں کہ وہ ایزدان کا بالکل صفایا ہی کر دیں۔ کچھ دنوں کے بعد آسمان کے خدا ار مزد کی طرف سے، اس کے بیٹے ایزدان کے پاس مدد آئے گی اور ان کی جنگ نو ہزار سال تک چلے گی اس کے بعد ایزدان کی جیت ہوگی اور احریمن کا صفایا ہو جائے گا احریمن کا اقتدار تو صرف زمین پر ہی ہے، آسمان پر اس کا وجود نہیں ہے۔

جاماسپ نامہ میں لکھا ہوا ہے کہ ہاشم کی اولاد سے ایک شخص زمین سے باہر نکلے گا، جس کا سر پندلیاں اور جسم بڑا ہوگا اور وہ اپنے جد کے دین پر ہوگا.....

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ پر بیان ہوا ہے کہ سب سے بڑا منجی عالم، دین کو دنیا میں پھیلائے گا، بھک مری کو ختم کرے گا ایزدان کو احریمن کے ہاتھوں سے بچائے گا اور دنیا کے تمام لوگوں کی تہذیب اور فکر کردار کو ایک بنائے گا۔

## ہندو

شاک منی جو کہ کافر ہندوؤں کا سردار ہے اور اس کے ماننے والے اس کو آسمانی کتاب کے ساتھ

پیغمبر مانتے ہیں، اس نے اپنی کتاب میں آخری زمانے میں ایک روحانی کے جھنڈے کے نیچے سبھی مذہبوں کے ایک ہوجانے کے بارے میں اشارہ کیا ہے۔

اس نے لکھا ہے کہ دنیا کے خراب ہوجانے کے بعد آخری زمانے میں ایک بادشاہ پیدا ہوگا جو پوری دنیا کے لوگوں کا رہبر ہوگا، اس کا نام منصور ہوگا، وہ پوری دنیا پر حکومت کرے گا اور سب کو اپنے دین میں شامل کر لے گا۔

## زبور

تمام اجسام کا خاتمہ ہو جائے گا اور اللہ کا انتظار کرنے والے زمین کے وارث بنیں گے ہاں کچھ وقت کے بعد کوئی جسم باقی نہیں رہے گا۔

اس کی جگہ کے بارے میں تم تامل کرو گے اور نہیں کر پاؤ گے۔ لیکن حلیم لوگ زمین کے وارث بنیں گے..... اور زمین پر ان کی وراثت ہمیشہ رہے گی۔

## یہودی

توریت میں ہے کہ باغ میں ایک نیا درخت اگا ہے اس کی شاخیں اس کی جڑ سے پہلے پھولیں گی اور اللہ کی روح اس پر رکے گی وہ مسکینوں کے لئے عدالت کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور مظلوموں کے لئے زمین پر سچی حکومت کرے گا۔

## عیسائی

انجیل میں ہے کہ اپنی کمربند باندھ لو اور اپنے چراغوں کو روشن رکھو اور رات میں اس طرح رہو جیسے کوئی اپنے مالک کا انتظار کرتا ہے..... کتنے خوش نصیب ہیں وہ غلام، جن کا مالک آنے کے بعد ان کو جاگتا ہو پائے،..... بس تم بھی تیار رہو، کیونکہ انسان کا بیٹا اس وقت آئے گا جس کے بارے میں تمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔